مجموعہ رسائل شاہِ ہمدان

(جلد اوّل، دوم یکجا)

تالیف

امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق، تدوین و ترجمہ

غلام حسن حسنو

ناشر

ہارون بک ڈپو اینڈ سٹیشنری

مین بازار خپلو

Marfat.com

مجموعہ رسائل شاہِ ہمدان

(جلد اول)

__ تالیف __

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

__ تحقیق، تدوین وترجمہ __

غلام حسن حسو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

Marfat.com

نام کتاب: مجموعہ رسائل شاہِ ہمدان جلد اول

نام مصنف: میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق، تدوین وترجمہ: غلام حسن حسنو ایم اے

کمپوزنگ: غلام حسین ہنڈیلی چھلو۔ محمد ناظم نور بخش چھلو

سال اشاعت: ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چھلو

سال اشاعت: 2017ء

قیمت : روپے

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل وکرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرما دیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ (ناشر)

مشتاق بک کارنر

الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

Marfat.com

فہرست مشمولات

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
1	احوال و آثار میر سید علی ہمدانی	4
2	آداب و سیر اہل کمال	33
3	سلسلۃ الاولیاء	41
4	فقریہ	47
5	تلقینیہ	54
6	عقلیہ	78
7	درویشیہ۔	106
8	عقبات	127
9	ہمدانیہ	149
10	خواطریہ	164
11	رسالہ دربارۂ حفظان صحت	182
12	معرفت النفس	191
13	رسالہ منامیہ	197
14	رسالہ مشکل حل و حل مشکل	212
15	مشیت	221
16	واردات امیریہ	229

Marfat.com

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی

صاحبُ الکشف والکرامات، زبدۃُ العلماء و السادات، قدوۃُ العارفین، برہانُ المحققین، سلطانُ الواصلین، خلاصہ خاندان مصطفوی، سلالہ دودمان مرتضوی، حضرت امیر کبیر میر سید علی المعروف بہ شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ وہ گوہر ملکوتی ہیں جن کی تمام علماء و مشائخ نے توصیف و تعریفیں کی ہیں کیونکہ آپ خود آسمان فضل و ولایت کے دُرِ شہوار تھے بھلا ان کی عظمت سے کس کو انکار ہوسکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جس جامعیت اور اکملیت کے مقام پر آپ فائز تھے وہ انہی کا خاصہ تھا۔ زندگی کے جس حسین گوشے کو دیکھئے آپ کی شخصیت وہاں مہرِ تابان نظر آتی ہے۔ آپ شاعر رنگین نوا بھی تھے اور ادیب ژرف نگار بھی۔ مبلغ دلپذیر بھی تھے اور مقرر شعلہ بیان بھی۔ درویش بے نوا بھی تھے اور ختلان کے امیر کبیر بھی۔ عالم شریعت بھی تھی اور شیخ طریقت بھی۔ سیار ملکوت بھی تھے اور طیار جبروت بھی۔ سیاح ربع مسکون بھی تھے اور واصل عالم غیب بھی۔

آپ کا خاندان حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نسبت سے موسوی و کاظمی سادات سے تعلق رکھتا تھا یہ خاندان کئی پشتوں سے ایران کے مشہور شہر ہمدان میں آباد تھا اور ہمدان کے حکمران خاندان شمار ہوتا تھا آپ کے والد گرامی حضرت سید شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ ہمدان کا گورنر اور انتظامی سربراہ تھا جبکہ آپ کا ماموں حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی ایلخانی دور کے ملوک سمنان میں سے تھا اور ان کے خاندان کے کئی افراد ایلخانی حکومت کے عہدوں پر فائز تھے۔

آپ کے والد سید شہاب الدین ہمدانی ہمدان کا انتظامی سربراہ تھا اور آپ کا خاندان ایک علمی اور بارسوخ سیاسی خاندان تھا۔ چنانچہ آپ کی بہترین انداز میں تعلیم و تربیت ہوئی۔ ۷۲۰ھ میں ۷ سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور ۷۲۵ھ تک ۱۲ سال کی عمر میں علوم مروجہ سے فراغت حاصل کی۔ علوم مروجہ سے فراغت کے بعد آپ کے والد چاہتے تھے کہ اپنے ہونہار بچے کو امور جہانبانی کی تربیت دے تا کہ وہ ان کی جگہ سنبھال لے مگر سید علی ہمدانی کو دنیا اور دنیا کے معاملات سے نفرت تھی چنانچہ ہمدان پر حکمرانی کرنے کے گر سیکھنے کی بجائے مخلوق خدا کی گردنوں پر حکم چلانے کی تربیت اور ٹریننگ لینے لگے اپنے مہربان اور شفیق ماموں حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی کی ہدایت پر پہلے آپ سمنان میں شیخ تقی الدین علی دوستی سے روحانی تربیت لیتے اور استفادہ کرتے رہے ان کی

Marfat.com

وفات کے بعد آپ مزدقان میں شیخ محمود مزدقانی سے کسب فیض کرنے لگے۔

بتایا جاتا ہے کہ شیخ محمود مزدقانی کی خانقاہ میں جس جگہ آپ خلوت نشین ہو کر ریاضت کرتے تھے وہ اب بھی موجود ہے۔

روحانی تربیت کا یہ سلسلہ ۷۳۳ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۲۰ سال تھی، تک جاری رہا۔ روحانیت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے بعد آپ کے شیوخ نے سیاحت کرنے کی ہدایت کی چنانچہ ۲۱ سال کی عمر میں آپ وطن مالوف سے نکل کھڑے ہوئے اس وقت کی معلوم دنیا کا تین بار طوفانی دورہ کیا۔

میر سید علی ہمدانی نے بے حد مصروف زندگی گزاری۔ آپ 785ھ کشمیر سے حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے پکھلی موجودہ نوکوٹ ضلع مانسہرہ پاکستان کے مقام پر پہنچے یہ علاقہ آج بھی پکھل کہلاتا ہے جہاں کا حکمران خضر شاہ شاہ ہمدان کا انتہائی عقیدت مند تھا جن کے نام شاہ ہمدان کے کئی مکتوب موجود ہیں۔ انہوں نے چند دن ان کی دارالحکومت میں ٹھہرنے کی درخواست کی جسے آپ نے قبول کیا یکم ذوالحجہ کو ظہر کے بعد علیل ہوئے اور پانچ روز اسی عالم میں گزر گئے 6 ذوالحجہ 786ء کو جان بحق ہوئے ۔ وفات کے وقت زبان مبارک پر یا رفیق الاعلیٰ کا ورد جاری تھا اور پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد فرمائی اور یہی آپ کے سال وفات کی تاریخ بھی ہے۔ تجہیز و تکفین کے بعد ختلان کے مریدین لاش اٹھا تا جکستان لے گئے جہاں آپ کا جسد خاکی مدفون ہوا آپ کا مزار مبارک وہیں اب بھی مرجع خلائق ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

کلمۃ الثناء

ذیل میں ہم میر کے بارے میں اہل علم کے آراٗ درج کرر ہے ہیں۔

نورالدین جعفر بدخشی خلاصۃ المناقب میں رقمطراز ہیں۔

"المرشد الطالبین فی الطرلق السبحانی الموصل للموجهین الی الجمال الربانی المارف المعروف بالسیدعلی همدانی" ۱

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر بخاری لکھتی ہیں۔

"ظلمت وعصیاں کو دور کرنا اور نور اسلام کا پھیلانا ایک عظیم خدمت ہے یہ وہ کار جلیل ہے جسے دنیا کے بڑے بڑے شاہان کی عظمت وسطوت اتنے کم عرصہ میں نہ کر سکی جتنی قلیل مدت میں میر سید علی ہمدانی نے کر دکھائی ۲

ڈاکٹر محمد ریاض صاحب لکھتے ہیں

شاہ ہمدان آٹھویں صدی ہجری کی عظیم اولیاء اللہ اور مصلحین میں سے تھے انہوں نے پوری زندگی سیر و سیاحت درس وعظ تبلیغ و اصلاح اور ادنیٰ و اعلیٰ افراد کی رہنمائی میں گزاری فارسی ،عربی ادبیات اور تاریخ تصوف میں شاہ صاحب کا بڑا ارفع مقام ہے کشمیر کو ایران برصغیر کہلوانے کے لائق شاہ ہمدان اور ان کے ارادت مندوں نے ہی بنایا ہے جیسا کہ یہ خطہ ہماری خاک کا جزو لاینفک ہے اس طرح شاہ ہمدان بھی ہمارے فرہنگ و تمدن کا ایک محکم ثبوت ہے ان کی ادبی وفرہنگی اور دینی خدمات نا قابل فراموش ہیں ۱

ڈاکٹر صابر آفاقی صاحب لکھتے ہیں۔

''سید علی ہمدانی ایک عالم ،صوفی ،سیاح ،مؤلف ،شاعر ،مبلغ اور سیاستدان تھے وہ ایران سے لے کر کشمیر تک سبھی ملکوں میں یکساں قابل احترام سمجھے جاتے رہے ہیں وادیٔ کشمیر میں آپ نے علوم ،صنایع ،تہذیب اور دین اسلام پھیلایا'' ۲

موصوف ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

''حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف کشمیر بلکہ برصغیر پاک و ہند میں بھی سید علی ہمدانی جیسا بڑا مؤلف نہیں گزرا'' ۳

Marfat.com

حضرت میر سید محمد نور بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ا۔خلاصۃ المناقب ص۳۔ ۲۔سید علی ہمدانی از سیدہ اشرف ظفر بخاری ص۴۔

ا۔ایران صغیر و ایران کبیر ص ۱۸۵۔ایران اور کشمیر سے متعلق چند مقالات کا مجموعہ۔اس میں رسالہ دہ قاعدہ کا متن، اردو میں مفہوم اور لفٹننٹ کرنل ریٹائرڈ عبدالرشید کے پاس موجود قلمی نسخے کا عکس شائع ہوا ہے۔ ۲۔جلوۂ کشمیر ص ۱۰۱۔ ۳۔ایضاً ص ۷۳۔

دگر شیخ شیخم که او سید است علی نام والوندی المولداست

بگشت او جهان را سراسر سه بار بدید اولیاء چار صد باهزار

نبود است پنجاه سال اختیار بجای زمضجع زهی مردِ کار[۳]

ا۔ایران صغیر و ایران کبیر ص ۱۸۵۔ایران اور کشمیر سے متعلق چند مقالات کا مجموعہ۔اس میں رسالہ دہ قاعدہ کا متن ،اردو میں مفہوم اور لفٹننٹ کرنل ریٹائرڈ عبدالرشید کے پاس موجود قلمی نسخے کا عکس شائع ہوا ہے۔

مستان شاہ کابلی لکھتے ہیں:۔

ای حریم وصالِ ربانی عارف حق نما علی ثانی

شاه کونی خلاصۂ ایجاد شمع عرفان و نور یزدانی[۱]

شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

سید السادات سالارِ عجم دستِ او معمارِ تقدیرِ امم

مرشدآن کشور مینو نظیر میرو درویش و سلاطین رامشیر

یك نگاه او کشاید صد گره تیر جسته باز گر داند ز راه

آفرید آن مرد ایران صغیر

با هنرهای غریب ودلپذیر[۲]

جان محمد قدسی لکھتے ہیں۔

ازعون و عطای کرد گاری تائید سپهر کرد یاری

از مطلع غیب تاخت نوری کرد اخترِ دولت ظهوری

سلطان ممالك معانی شاهِ همدان علی ثانی

آن شه سوار عرصۂ دین سرِّ دلِ خاتم النبیین[۳]

Marfat.com

شیخ یعقوب چرخی لکھتے ہیں

همٔو علی دانشِ ربا نیش زان لقب آمد علی ثانیش

چون به علی نسبتش آمدتمام هم بحسب هم بنسب هم بنام

۴۔صحیفۃ الاولیاص ۹ قلمی۔ا۔آتشکدۂ وحدت ص ۳۷۱۔ ۲۔جاوید نامہ ص۔۷۵۔ ۳۔تحفۃ الاحباب ص ۴۸۔

ظاهر او سرّ علیِ ولی است بل هو سر لابیه العلی ۱

سیفی کشمیری لکھتے ہیں

مظهرِ فیض و خاص رحمانی میر سید علی همدانی

واقفِ رازهای پنهانی میر سید علی همدانی

کانِ احسان و گنج عرفانی میر سید علی همدانی

قطبِ اقطاب در جهانبانی میر سید علی همدانی

خاص یزدان و غوثِ صمدانی میر سید علی همدانی ۲

م ہمدانی فرماتے ہیں۔

مانتے ہیں سب چراغ بزم ایمانی تجھے
پیش کرتے ہیں سلامی ترک وافغانی تجھے
اپنا مرشد مانتے ہیں سارے ایرانی تجھے
بخش دی عظمت خدا نے شاہ ہمدانی تجھے

کنز عرفان، باعمل عالم، فقیر و مجتہد
سیرت و کردار میں دنیا تمہاری معتقد
سیدالسادات و داورائے امیر کاروان!
اولیا میں ہے تجھے حاصل مقام منفرد

علم وعرفان سے نوازا تو نے ترکستان کو
فخر تیری ذات پر کشمیر و پاکستان کو
دین کے داعی مبلغ راہنما اے پاسبان
یاد ہیں احسان ترے ختلان و بلتستان کو

Marfat.com

امن پر راضی کیا تغلق، شہاب الدین کو
تو نے ہی کشمیر میں نافذ کیا ہے دین کو
یوں بنا اسلام کی رکھی ہے میرے دیس میں
مل نہیں پاتا ٹھکانہ اب تلک لادین کو

تو نے روشن کر دیا ظلمت کدہ کشمیر کا
بخش ڈالا علم و حکمت فن نیا تعمیر کا

ا۔ احوال و آثار میر سید علی ہمدانی ص ٦٦۔ ٢۔ ہفت روزہ انصاف راولپنڈی

دین نبوی کے وسیلے سب کو یکساں کر دیا
مٹ گیا یوں سلسلہ انسان کی تحقیر کا

تو نے ہی صنعت عطا کی خطۂ کشمیر کو
رخ بدلنے پر کیا مجبور یوں تقدیر کو
کفر پھرتا ہے ننگنا آج تیرے دیس کو
آ و پھر سے ایک جھٹکا چاہیے زنجیر کو

سب عقیدت سے پکاریں شاہ ہمدانی تجھے
حشر تک حاصل رہے گی تاب و تابانی تجھے
بے نوا انجم تری تعریف کے لائق نہیں
سارا عالم مانتا ہے ظل سبحانی تجھے ا

میر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ابھی تک نور افشاں ہے وہ تیری جلوہ سامانی
امیر ملت کشمیریاں اے پیر ہمدانی

فقط مرہون منت ہے نہیں کشمیر ہی تیرا
تو ہفت اقلیم کا ہے راہنما اے پیر ختلانی

ہوئی ہیں سات صدیاں جب کہ تو نے صور پھونکا تھا
ابھی تک زندہ ہے یہ قوم از تائیدِ یزدانی
سبق تو نے دیا ہم کو محمد کی غلامی کا

Marfat.com

مرے کشمیر میں بیشک تو ہے اسلام کا بانی

یہ ممکن ہے کہ دریائے وتستا خشک ہو جائے
کبھی ہرگز نہ ہوگا خشک تیرے چشمہ کا پانی

تری احسان بھولے گی نہیں کشمیر کی وادی
کہ حرزِ جان بنایا ہے ترا پیغام لافانی ۲

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی لکھتے ہیں

ای علی ای سید کشمیریان سید السادات پاکستانیان

۱۔ ہفت روزہ انصاف راولپنڈی۔ ۲۔ ہفت روزہ انصاف راولپنڈی۔

ای امیر کشور عرفانِ عشق گلشن پاکی تو از ایرانیان
پیر ابلاغ مسلمانان توئی کاشفِ اسرار و روشن روان
رونق عشق و محبت کار تو جای پایت بوسہ گاہِ مردمان
ای علی ای شاہ انصاف وصفا توز اخوان الصفا داری نشان
تو امیری تو کبیری تو علی
سید و سردار ملک عاشقان ۱

حافظ حسین کربلائی لکھتے ہیں

عروۂ وثقی، شاہباز با پرواز آشیان عنقا، مرتضی ممالک الاسلام، مقتدی طوائف الانام، مرشد الطالبین فی الطریق السبحانی، الموصل المتوجھین الی الجمال الرحمانی، العارف المعروف بالسید علی ھمدانی ۱

سید عظمت علی شاہ ہمدانی لکھتے ہیں

آپ کی شخصیت میں بڑی جامعیت، دل آویزی اور کشش تھی آپ دین میں پورا تبحر اور گہری بصیرت رکھتے تھے اپنے علم و فضل، زہد و تقوی، اور ورع و استغنا کے اعتبار سے ایک آفتاب جہاں تاب تھے۔ ۲

شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں

کرامت را بذاتش افتخار است ولایت را ز نامش اقتدار است
ز سر تا پا ہمہ رحمت الھی نبی و ھم ولی از وی مباھی
زنورش مھر رخشان ذرۂ ھست زیمّ فیض اویش قطرۂ ھست
نھالی از گلستانِ محمد چمن آرای بستانِ محمد

Marfat.com

دم تیغ علی المرتضی است　فروغ افزای شمع فاطمہ است
بیا ای قبلۂ من شاہ ہمدان
بدہ دیدار با مشتاقِ بی جان۱

عظمت علیشاہ ہمدانی

السلام اے شاہ ہمدان سید میر کبیر　اے امامِ عارفاں اے صاحب روشن ضمیر
کس قدر اللہ کا فضل وکرم ہے آپ پر　نور حق سے کر دیا سارے جہاں کو مستنیر

۱۔امیر کبیر میر سید علی ہمدانی سیدہ ص ۱۲۷۔　۲۔　روضات الجنان جلد دوم ص ۲۵۰۔
۱۔ذکر شاہ ہمدان ص ۷۳ مرتبین آغا حسین ہمدانی وفیض الرحمٰن ہمدانی ناشر تعمیر انسانیت لاہور ۱۹۸۸ء۔

آپ نے اسلام کا ہر سو اجالا کر دیا　مطلع اسلام پر ہیں آپ اک شمس منیر
خاص کر کشمیر ملتستان کو روشن کیا　آپ ہی ہیں مرشد آن کشور مینو نظیر
شکر ہے اللہ کا عظمت علی کو ہے نصیب
شرف نسبت آپ سے اے سید میر کبیر ۲

پروفیسر غلام محمد شاد

حضرت شاہ ہمدان کی شخصیت مجموعۂ کمالات تھی وہ ہمہ جہتی مجتہد تھے۔وہ ۱۔سالار عجم ۔۲۔گلدستہ تصوف ص ۲۵۔

بیک وقت مبلغ، داعی، مصنف، قانون دان اور فقیہہ، ماہر شریعت، غواص بحر طریقت، شہباز افلاک روحانیت، اور صاحب کثیر التصانیف تھے۔سیاسیات وقت کے نبض شناس، آداب حکمرانی کے آداب ورموز سے واقف، تسخیر قلوب کی لاتعداد کرامتوں کے حامل، اور اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی اور عملی پیرو تھے حق گوئی و بیبا کی ان کی فطرت تھی۔۱

تعلیم وتربیت

آپ کا خاندان ایک علمی اور بارسوخ سیاسی خاندان تھا۔چنانچہ آپ کی بہترین انداز میں تعلیم وتربیت ہوئی۔۷۲۰ھ میں ۷ سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور ۷۲۵ھ تک ۱۲ سال کی عمر میں علوم مروجہ سے فراغت حاصل کی۔

علوم مروجہ سے فراغت کے بعد آپ کے والد چاہتے تھے کہ اپنے ہونہار بچے کو امور جہانبانی کی تربیت دے تا کہ وہ ان کی جگہ سنبھال لے مگر سید علی ہمدانی مخلوق خدا کی گردنوں پر حکم چلانے کی تربیت اور ٹریننگ لینے

Marfat.com

لگے اپنے مہربان اور شفیق ماموں حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی کی ہدایت پر پہلے آپ سمنان میں شیخ تقی الدین علی دوستی سے روحانی تربیت لیتے اور استفادہ کرتے رہے ان کی وفات کے بعد آپ مزدقان میں شیخ محمود مزدقانی سے کسب فیض کرنے لگے۔

اسی سال ایران کے بادشاہ سلطان ابوسعید بہادر خان بن الجائتو نے دارالحکومت سلطانیہ میں ایک عالیشان عمارت مکمل کی اور اس کے حوالے سے ایران و توران کے علماً ومشائخ کو سلطانیہ میں دعوت دی آپ کے ماموں حضرت شیخ علاوالدولہ سمنانی آپ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔مجلس میں موجود علماء ومشائخ سے شیخ سمنانی نے بچے کے لئے فاتحہ پڑھنے کی درخواست کی جسے قبول کیا گیا اور تمام سادات، علماً اور فقرأ نے آپ کے لئے فاتحہ پڑھی۔ [۱]

خلاصۃ المناقب میں روحانی تربیت کے دوران کے چند مشاغل مندرج ہیں مثلاً شاہ ہمدان دیکھتے ہیں کہ شیخ علی دوستی صبح وشام وظائف پڑھتے وقت سر کو ہلاتے ہیں آپ پوچھتے ہیں کہ یہ کیا کیفیت ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ یہ ذکر ہے پوچھتے ہیں کہ ذکر کرتے وقت سر کو حرکت کیوں دی جاتی ہے؟ جواب ملتا ہے کہ میرے شیخ محمود مزدقانی نے اسی طرح کرنے کی تعلیم دی ہے اس میں سرّ یہ ہے کہ اس سے ذکر الٰہی ذاکر کے رگ و پے میں جلد اثر کرتا ہے چنانچہ آپ کی درخواست پر آپ کو بھی اس کا طریقہ سکھایا جاتا ہے تین دن کے بعد انہیں روحانی کیفیت غیبت حاصل ہوتا ہے اور جمال جہاں آرائے مصطفوی سے مشرف ہوتا ہے۔ [۲]

علی ہمدانی ہی کی درخواست پر علی دوستی انہیں شیخ محمود مزدقانی کی خانقاہ میں لے جاتا ہے سادات گھرانے کا چشم و چراغ ہونے، حاکم کا بیٹا ہونے، عالم فاضل ہونے اور روحانیت میں غیبت جیسے مقام پر فائز ہونے کی بناً پر آپ میں تھوڑا بہت غرور اور تفوق موجود ہے شیخ مزدقانی روحانی طور پر اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اسے توڑنا چاہتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب آپ سادات

۱۔خلاصۃ المناقب ص۵۴۔۵۵۔فی زمانہ کسی کے فوت ہونے پر ہم فاتحہ خوانی کرتے ہیں سلسلۂ نوربخشیہ میں ہر اہم معاملات کے لئے فاتحہ پڑھنے کا دستور رہا ہے۔افسوس نیا زمانہ اور نیا رنگ ڈھنگ۔اغیار کی نقالی نے معاملہ کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے؟

۲۔خلاصۃ المناقب ص۴۹۔

گھرانے سے ہیں عالم فاضل آدمی ہیں اگر آپ مخدومی کے لئے تشریف لائے ہیں تو میں بسر وچشم حاضر ہوں اور انشاءاللہ۔میری طرف سے خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔اور اگر خدمت کے لئے تشریف لائے ہیں تو خانقاہ کے خاکروب کی جوتی درست کرنا ہوگی۔آپ فرماتے ہیں کہ میں خدمت کے لئے آیا ہوں تو شیخ محمود خانقاہ کے خاکروب کی جوتی درست کرنے اور اس کی ہدایات پر عمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں خانقاہ اور خانقاہ میں کام کرنے والوں کے چھوٹے موٹے کام کرواتے ہیں اس مرحلے سے گزار کر آپ کو خلوت میں بٹھاتے اور ذکر خفی

Marfat.com

قوی تلقین کرتے ہیں اور مختصر مدت میں آسمان فقر وسلوک پر آفتاب ہدایت بن کر چمکنے لگتے ہیں۔

روحانیت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے بعد آپ کے شیوخ نے سیاحت کرنے کی ہدایت کی چنانچہ ۲۱ سال کی عمر میں آپ وطن مالوف سے نکل کھڑے ہوئے اس وقت کی معلوم دنیا کا تین بار طوفانی دورہ کیا۔ مختلف تذکروں اور آپ کی اپنی تصانیف میں ان شہروں اور ملکوں کا ذکر ملتا ہے جہاں سے آپ گزرے تھے حجاز، یمن، فلسطین، روم (ترکی) ماوراء النہر، چین، ختلان، بدخشان، کشمیر، تبت، لداخ، خراسان، کاشغر، سری لنکا، او ہند، عراق، شام، خوارزم وغیرہ۔ یہ عرصہ آپ کی عمر عزیز کے بیس اکیس برس پر محیط ہے۔ اس دوران آپ بھوک و پیاس، خوف و دہشت اور بے کسی و بے بسی کا شکار ہوئے۔ غول بیابانی، شیاطین وارواح خبیثہ کا سامنا ہوا۔ علمائے سوء کے ہاتھوں اذیتیں اٹھائیں۔ مقامات مقدسہ اور بزرگان دین کی زیارت و دیدار سے مشرف ہوئے۔ چین اور سری لنکا میں حضرت آدم علیہ السلام کے قدم گاہ کی زیارت کی۔ بیت المقدس میں نماز پڑھی اور اوراد فتحیہ جمع کیا ۱۔ روم (ترکی) میں عیسائی علماء کے ساتھ مناظرہ کیا کئی بار بیت اللہ الحرام کا حج بجالایا۔ اسی دوران متعدد اسلامی اہم شہروں کے ساتھ ساتھ کشمیر و بلتستان سے آپ کا گزر ہوا ان علاقوں کے مکینوں کو دعوت حق دی اور تاریخی بے مثال کامیابی حاصل کی۔

۷۵۳ھ میں آپ نے دوبارہ اپنے وطن مالوف مراجعت اختیار کی اس وقت آپ کی عمر چالیس سال ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے ہمدان ہی میں شادی کی۔ ۷۵۳ سے ۷۷۳ھ بیس سال کا عرصہ آپ نے ہمدان اور اس کے مضافات میں گزارا اسی دوران آپ ختلان بھی آتے جاتے رہے۔ اور تصنیف و تالیف کا کام بھی کرتے رہے۔ ذخیرۃ الملوک، کتاب الفتوت، مشارب الاذواق، حل الفصوص اور شرح اسماء الحسنیٰ وغیرہ اسی دور کی تصنیف ہیں۔ ۲

۷۷۳ھ میں آپ نے وطن مالوف کو چھوڑا اور مستقل طور پر آپ ختلان منتقل ہوئے اسی سال آپ نے نورالدین بدخشی کو اپنی دو کتابوں مشارب الاذواق اور حل الفصوص درساً پڑھایا۔

۳۔ ایک ہزار چار سو اولیائے عصر سے فیض حاصل کیا ۳۴ مشائخ سے خرقہ ۱۔ خلاصۃ المناقب ص ۵۳۔۵۴۔ ۲۔ سیدہ اشرف ظفر ص ۵۴۔ ۳۔ خلاصۃ المناقب ص ۲۰۳۔

درویشی حاصل کی۔ ۱۷۰ سے زائد علمی آثار چھوڑے۔ اہل بلتستان اور ترکستان کو شامل کئے بغیر ۳۷ ہزار غیر مسلموں کو مسلمان بنایا۔ انہی ولولہ انگیز خوبیوں اور ایمان افروز اوصاف کی بناء پر میر سید محمد نور بخش نے جو خود بھی بڑے ولی اللہ تھے، آپ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

پس از شاہ مردان چو سید علی

بدین جامعیت نیامد ولی ۳

Marfat.com

☆یعنی شاہ مردان شیر یزدان حضرت علی کے بعد آپ جیسا جامع الصفات ولی خدا کوئی نہیں آیا۔

آپ سلسلۂ کبرویہ کے شیخ طریقت تھے اور آپ کا سلسلہ حضرت امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے ذریعے رسول اللہ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے اپنے سلسلے کو کئی کتب و رسائل میں بطور خاص تحریر فرمایا ہے آپ سے جو سلسلہ نکلا ہے وہ تاریخ عرفان وتصوف میں ''سلسلۂ ہمدانیہ'' کہلاتا ہے جو آگے چل کر آپ کے مرید، داماد، اور خلیفۂ مجاز حضرت خواجہ اسحاق ختلانی کے دو اہم ترین مریدوں سید محمد نور بخش سے ''نوربخشیہ'' اور سید عبداللہ برزش آبادی مشہدی سے ''ذھبیہ'' منشعب ہوئے اور آج تک ایران، تاجکستان، افغانستان اور پاک وہند میں متداول ہے۔

ا۔صحیفۃ الاولیاء ص ۴۵۔ (نوربخش کے اپنے زمانے میں زندہ موجود اولیاء کا تذکرہ) یہ کتاب ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔

میر سید محمد نوربخش نے آپ کے سلسلۂ فقر وسلوک کے بارے میں لکھا ہے کہ:

بظاهر وباطن جامعیت صوری ومعنوی ...مکاشفات و اطوار دل وحقائق مجموع نزد این مظهر غیر سلسلهٔ علی الثانی یافته نشد...سلسله وی اقوی ازجمیع سلاسل اولیاء [۱]

میرے نزدیک ظاہری و باطنی مظہر جامع ......اور مکاشفات اطواردل اور مجموعہ حقائق سلسلۂ علی ہمدانی کے سوا کوئی نہیں......آپ کا سلسلہ سلاسل اولیاء میں سب سے قوی استوار ہے۔

چنانچہ آپ مسلمانوں کو ''سلسلہ ہمدانیہ'' سے وابستہ ہونے اور اس سلسلے کے مشائخ سے تمسک کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

میر سید علی ہمدانی نے ایک ہزار چار سو اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم سے فیض حاصل کیا تھا ان میں سے چار سو اولیاء سے ایک ہی مجلس میں ملاقات کی تھی [۲]۔ سفر وحضر میں آپ نے جن علماء ومشائخ سے ملاقات کی اور ان سے مستفید و مستفیض ہوئے ان کا شمار ہی ناممکن ہے ان میں سے ۳۴ مشائخ نے آپ کو خرقۂ خلافت وارشاد سے نوازا تھا جن نام گرامی یہ ہیں۔ ۱۔شیخ علاوالدولہ سمنانیؒ ۲۔شیخ تقی الدین علی دوستیؒ ۳۔شیخ محمد بن محمد اذکانیؒ ۴۔اخی محمد حافظ ۵۔اخی محسن ترک ۶۔شیخ محمد اسفرائنی ۷۔شیخ جبریل کردی ۸۔شیخ خالد لرستانی ۹۔شیخ ابوبکر طوسی ۱۰۔شیخ نظام الدین یحیٰ خراسانی ۱۱۔شیخ شرف الدین درگزینی ۱۲۔شیخ

ا۔انسان نامہ از میر سید محمد نوربخش ص ۷۴۔۷۵۔ ۲۔رسالۃ الاوراد ص ۴۸۔

اثیر الدین ورکانی ۱۳۔شیخ نجم الدین ہمدانی ۱۴۔شیخ محی الدین لعکانی ۱۵۔شیخ محمد مرشدی ۱۶۔شیخ عبداللہ مطری

Marfat.com

مصری ۱۷۔شیخ علی معری ۱۸۔شیخ برہان الدین ساغرجی ۱۹۔شیخ مراداکریدوری ۲۰۔شیخ عمر برکاتی ۲۱۔شیخ عبداللہ سفالی ۲۲۔شیخ شرف الدین احمد منیری ۲۳۔شیخ رضی الدین اوجی ۲۴۔شیخ عبدالرحمٰن مجذوب طوسی ۲۵۔شیخ محمد بن محمود مجذوب طوسی ۲۶۔شیخ حسن بن مسلم ۲۷۔شیخ زین الدین محمد مغربی ۲۸۔شیخ عوض علاف ۲۹۔شیخ ابوالقاسم تحطوی ۳۰۔شیخ عزالدین خطائی ۳۱۔شیخ بہاؤالدین قمکندی ۳۲۔شیخ ابوبکر ابوحربہ ۳۳۔شیخ اخی حسین ۳۴۔ابوسعید حبشی۔ ۱

آپ سے فیضیاب ہونے والے شاگردوں اور مریدوں کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض خدام کو آپ نے خط ارشاد سے مشرف فرمایا تھا۔آپ سے لاکھوں حضرات نے استفادہ کیا ہزاروں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھوں ایمان کی دولت پائی ۔آپ کے فیض رسانی کا سلسلہ تاحال جاری ہے بلکہ روزافزوں روبترقی ہے۔برصغیر اور افغانستان وایران کے لاکھوں مسلمان آپ کے مرتب کردہ ''اورادِفتحیہ'' روز پڑھتے ہیں اسی طرح پڑھے لکھے مسلمان آپ کی علمی آثار کا مطالعہ کر کے اپنا ایمان تازہ کرتے ہیں۔گزشتہ تین عشروں سے جب سے ''ہمدانیہ اسلامک ایسوسی ایشن'' قائم ہوئی ہے، سمیناروں اور کانفرنسوں کا سلسلہ جاری ہے۔تواتر کے ساتھ آپ کا یوم ولادت و یوم وصال

۱۔ مروج الاسلام در ایران صغیر ص ۵۹۔

منائے جارہے ہیں اس طرح آپ کی شہرت چاردانگ عالم میں پھیل رہا ہے اور آپ کی تعلیمات کو زبردست فروغ مل رہا ہے۔

میری معلومات کے مطابق آپ کے بارے میں اب تک ۲۵ کتابیں ۱ منظر عام پر آچکی ہیں اور آپ کی تعلیمات پر کئی کتابیں ترتیب و تدوین کے دور سے گزر رہی ہیں اس ضمن میں شاہ ہمدان کانفرنسوں میں پیش کردہ مقالات کے مجموعے قابلِ قدر ہیں۔

۱۔شاید ان میں اہم ترین تحقیقی کتاب سیدہ اشرف ظفر کی میر سید علی ہمدانی ہے،جنہوں نے سب سے پہلے شاہ ہمدان پر پی ایچ ڈی کیا ان کے تحقیقی کتاب کی اشاعت کے بعد شاہ ہمدان کے بارے میں تحقیقی کاموں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ان کے بعد ڈاکٹر محمد ریاض مرحوم نے زبردست کام کیا اس موضوع پر ان کی تین کتابیں اور کئی مقالے شائع ہوئے ہیں اور چند کتابوں کے تحقیقی متن اور کئی اردو ترجمے بھی چھپ چکے ہیں تیسرے نمبر پر ڈاکٹر شمس الدین احمد کشمیر آتے ہیں ان کی کتاب ''میر سید علی ہمدانی حیات اور کارنامے'' شاہ ہمدان پر شائع ہونے والی سب سے اہم کتاب ہے۔شاہ ہمدان کی اولاد میں سید عبدالرحمٰن ہمدانی، آغا حسین ہمدانی اور پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی نے آپ کی حیات اور خدمات پر کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔الحمدللہ شاہ ہمدان پر سب سے زیادہ کام کرنے کا اعزاز اس حقیر فقیر کو حاصل ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

سلسلۂ نسب ہمدانی

میر سید علی ہمدانی 12 رجب المرجب 713ھ مطابق 4 نومبر 1313ء کو ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔ سید علی بن سید شہاب الدین بن محمد بن علی بن یوسف بن شرف بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن جعفر الحجہ بن عبداللہ بن زاہد بن الحسن بن علی زین العابدین بن حسین الشہید بن علی بن ابی طالب ۔

سلسلۂ ہمدانیہ

آپ کا سلسلۂ طریقت امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے آپ نے اپنے سلسلے کو اپنے رسالوں میں بطور خاص تحریر فرمایا ہے آپ سے جو سلسلہ چل نکلا ہے وہ تاریخ تصوف میں ''سلسلہ ہمدانیہ'' کہلاتا ہے جو آگے چل کر آپ کے مرید داماد اور خلیفۂ مجاز خواجہ اسحاق ختلانی کے دو مریدوں سید محمد نور بخش سے نور بخشیہ اور سید عبداللہ برزش آبادی سے ذہبیہ دو سلسلوں میں بٹ گیا اور آج تک ایران، افغانستان اور پاک و ہند میں متداول ہے۔

آپ نے خود اپنے کئی رسالوں مثلاً سلسلۃ الاولیاء، کتاب الفتوت، فقریہ، تلقیہ وغیرہ میں ذکر کیا ہے آپ سے حضرت شیخ نجم الدین کبری تک سلسلۂ طریقت اور سلسلۂ فتوت ایک ہے پھر آگے اسماعیل قصری سے حضرت علی تک سلسلۂ فتوت اور حضرت عمار یاسر سے حضرت معروف کرخی تک سلسلۂ طریقت ہے یہی سلسلۂ طریقت دو واسطوں یعنی معروف کرخی اور امام علی رضا سے حضرت علی تک پہنچتا ہے۔ وہ کچھ اس طرح ہیں۔

میر سید علی ہمدانیؒ
شیخ محمود مزدقانیؒ
شیخ علاؤ الدولہ سمنانیؒ
شیخ نور الدین عبدالرحمن اسفرائنیؒ
شیخ احمد ذاکر جوزجانیؒ
شیخ رضی الدین علی لالا غزنویؒ
شیخ ابو الجناب نجم الدین کبریؒ

Marfat.com

شیخ اسماعیل بن حسن قصریؒ ، — شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ
محمد بن مانکیلؒ — شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ
داؤد بن محمد معروف بہ مخدوم الفقراءؒ — شیخ احمد غزالیؒ
ابوالعباس بن ادریس — شیخ ابوبکر نساجؒ
ابوالقاسم بن رمضانؒ — شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ
ابو یعقوب طبریؒ — شیخ ابوعثمان مغربیؒ
ابوعبداللہ بن عثمانؒ — شیخ ابوعلی کاتبؒ
ابو یعقوب نہر جوریؒ — شیخ ابوعلی رودباریؒ
ابو یعقوب سوسیؒ — شیخ جنید بغدادیؒ
عبدالواحد بن زیدؒ — شیخ سری سقطیؒ
حسن بصریؒ — شیخ معروف کرخیؒ
کمیل بن زیاد نخعی داؤد طائیؒ — امام علی رضاؑ
امام موسیٰ کاظمؑ

حبیب عجمیؒ امام جعفر صادقؑ

امام محمد باقرؑ
حسن بصریؒ — امام زین العابدینؑ
امام حسینؑ

علی بن ابی طالب علیہ السلام
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱

۱۔ میر سید علی ہمدانی نے سلسلۃ الاولیاء، فقریہ، تلقینیہ، داؤدیہ اور الطالقانیہ میں یہی سلسلہ دیا ہے میر سید محمد نوربخش کی کتابوں مثلاً کشف الحقائق، مشجر الاولیاً اور صحیفۃ الاولیاً، سلسلۃ الاولیاً از علی مجی، تحفۃ الاحباب از محمد علی کشمیری اور مفاتیح الاعجاز فی شرح گلشن راز، رسالہ قدسیہ از خواجہ محمد پارسا، روضات الجنان از حافظ حسین کربلائی، طرائق الحقائق از معصوم علی (باقی اگلے صفحے پر) یہ سلسلہ تاریخ تصوف میں مختلف ناموں مثلاً سلسلۂ ائمۂ طاہرین کی نسبت سے سلسلۃ الذہب، حضرت معروف کرخی سے معروفیہ، شیخ سری سقطی سے سقطیہ، شیخ جنید بغدادی سے جنیدیہ، ابوالنجیب سہروردی سے سہروردیہ، شیخ نجم الدین کبری سے کبرویہ اور میر سید علی ہمدانی سے ہمدانیہ

Marfat.com

کے نام سے معروف ہے۔

علی ہمدانی سے علی ثانی تک

چونکہ حضرت میر سید علی ہمدانیؒ اوصاف جمیلہ، اخلاق حمیدہ، اطوار جلیلہ، شجاعت، سخاوت، ترک دنیا، اعلائے کلمۃ الحق، اتباع شریعت اور خرق عادات و کرامات میں امیر المومنینؓ، شاہ ولایت، حضرت علی المرتضیٰؓ سے مشابہت و مماثلت رکھتے تھے اس لئے علی ثانی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

شیخ محمود مزدقانی سے وابستگی

سید علی بارہ سال تک اپنے ماموں شیخ علاوالدولہ سمنانیؒ سے کسب فیض کرتے رہے اس کے بعد انہوں نے آپ کا ہاتھ اپنے شاگرد شیخ علی دوستی کے ہاتھ میں دے دیا شیخ علی دوستی نے انہیں ذکر پڑھنے کی تلقین کی سید علی ہمدانیؒ کے ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ ذکر پڑھتے پڑھتے ان پر غیبت کی کیفیت طاری ہوئی دیکھا کہ مسجد کی چھت غائب ہوگئی ہے اوپر سونے کا ایک تخت ہے جس پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جمال محمدی پر نظر پڑتے ہی سید علی

(بقیہ حصہ پچھلا صفحہ) شیرازی، بستان السیاحۃ زین العابدین شیروانی مقدمہ مجموعہ مصنفات فارسی امام احمد غزالی میں بھی اسی طرح منقول ہے۔

ہمدانیؒ بے قرار ہو گئے انہوں نے مستی کے عالم میں اس مقام تک جانا چاہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے فرزند! اس مقام تک پہنچنے کے لئے تمہیں شیخ محمود مزدقانیؒ کی خدمت میں جانا ہوگا۔ [1]

دو سال بعد اخی علی دوستیؒ نے سید موصوف کو حکم دیا کہ آپ محمود مزدقانی کی صحبت میں چلے جائیں مگر سیدؒ نے دس روز توقف کیا۔ مقررہ وقت پر جو چاشت کا وقت تھا اخی خلوت خانہ سے باہر نہ آئے درویشوں کو تشویش ہوئی انہوں نے سید سے خلوت خانہ میں جانے کی درخواست کی۔ آپ اندر داخل ہوئے دیکھا کہ اخی اثبات ذکر کی جانب سر مبارک زانوں پر رکھے رحلت کر گئے ہیں۔ پس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور باہر آئے تدفین کے تین روز بعد اخی کی ارشاد کے مطابق شیخ محمود مزدقانی کی صحبت میں چلے آئے۔ شیخ نے آپ کو سیر و سیاحت کا حکم دے دیا۔

شاہ ہمدان کی چند کرامات

شاہ ہمدان سے بے شمار کرامات کا صدور ہوا جن کا ذکر طوالت کا باعث ہے اس لئے صرف چند کا ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

کشتی بسلامت پار

خود فرماتے ہیں ایک بار میں کشتی میں تھا کہ اچانک ملاح مضطرب ہوا۱۔ خلاصہ المناقب ص ۱۵۵۔

پوچھا کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ جس جگہ ہم جا رہے ہیں "زاغ سر" نامی مخلوق ہیں جن کا سر کوؤں کی مانند ہیں اس دریا میں ان کا مسکن ہے ان کے سامنے آنے کے بعد کوئی کشتی سلامت نہیں رہتی میں نے کشتی بان سے کہا خوف نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر اور محافظ ہے، ملاح نے اپنا سر اس فقیر کے قدموں پر رکھا، معذرت کرنے لگا، تمام مجمع جو کشتی میں تھا آہ و زاری کر رہا تھا منتیں مانگنے لگے حالانکہ "زاغ سر" نامی مخلوق باہر ہی نہ نکلی اور کشتی اس مقام خوف سے سلامتی کے ساتھ گزر گئی۔ ۱

اشارۂ نبوی پر خاتون کی جانب سے خرچ حج

ایک دفعہ با نیت حج ختلان سے نکل آیا جو کچھ پونجی تھی وہ مستحقین میں تقسیم کر دیا حتی کہ میں یزد پہنچا، نفقہ بہت کم رہ گیا اچانک ایک صالحہ خاتون اس منزل پر آئی جہاں میں نے قیام کیا ہوا تھا۔ بارہ ہزار نقرئی دینار لائی، اور قبولیت کے لئے التماس کی اور کہا کہ یہ حضرت مصطفیٰؐ کے اشارے سے لائی ہوں میں نے قبول کیا پھر اس صالحہ خاتون سے پوچھا کہ یہ اشارہ کیسے ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ یہ رقم میں نے حج کی نیت سے رکھے تھے۔ میں نے حضرت مصطفیٰؐ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ان دیناروں کو محفوظ رکھیں تا کہ میرے فرزندوں میں سے ایک حج کے لئے جا رہا ہے اس منزل میں قیام کرے گا اسے دے دینا

۱۔ سید علی ہمدانی ص ۲۸۔

میں نے پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ فرمایا علی ہمدانیؒ اس خواب کو پورا ایک سال ہوا اس ایک سال میں میں ہمیشہ اس منزل سے باخبر رہی ہوں مسافروں کے احوال کی تفتیش کرتی رہی ہوں حتی کہ آپ کے لقائے مبارک سے مشرف ہوئی ہوں۔ ۱

کتاب چہل اسرار

بادشاہ کشمیر سلطان قطب الدین نے ایک روز نماز ظہر کے بعد حضرت امیر سے پوچھا کہ حدیث نبویؐ میں مروی ہے کہ جو شخص نبی کریمؐ پر درود و سلام بھیجتا ہے فرشتے درود و سلام کو آنحضرت کے روضہ مقدس پر پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں ملک سے یہ درود و سلام بھیجا ہے۔ آنحضرتؐ درود پڑھنے والے کو اسی وقت جواب دے دیتے ہیں۔ درج بالا حدیث میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آنحضرتؐ اپنی امت کے بیشمار لوگوں کو ایک ہی وقت میں درود و سلام کا جواب کیسے دے سکتے ہیں جبکہ درود و سلام کسی لحہ رکے بغیر دن رات بھیجے جاتے ہیں؟ حضرت امیر فرمانے لگے کہ اس سوال کا جواب عشا کے وقت دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت امیر نے نماز مغرب

Marfat.com

سے پہلے اعلان کر دیا کہ جس کسی کو میں، بادشاہ اور دو تین خادموں کو دعوت دینے کی تمنا ہو ہم ان کی دعوت کو قبول کریں گے لیکن دو شرط ہونگے اول یہ کہ نماز مغرب کے بعد سب اپنے اپنے گھروں میں چلے جائیں اور ہمیں دعوت کھلانے کے بعد خانقاہ واپس آجائیں دوم یہ کہ اپنے گھروں میں جو کچھ حاضر ہو اسی سے ہمارے لئے کھانا تیار کریں پس آنحضرت ا۔ خلاصۃ المناقب ص ۱۸۱۔

کے حسب حکم نماز مغرب کے بعد تمام عقیدت مند اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے جس شخص کو حضرت امیر اور بادشاہ کو ضیافت دینے کا ارادہ تھا وہ ایک ایک کر کے خانقاہ میں آیا اور انہیں دعوت دیتا گیا اور وہ دعوت قبول کرتے رہے حضرت امیر ہر ایک کے گھر گئے جو کچھ حاضر تھا تناول فرمایا کھانے سے فراغت کے بعد دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی معرفت پر مشتمل ایک ایک غزل زبان مبارک سے ادا فرمائی۔ ان اشعار کو آنحضرت کے محرم راز خادم شیخ قوام الدین بدخشی جو کہ آنحضرتؒ کے ہمرکاب تھے، یادگار کے طور پر تحریر کرتے رہے۔ عشاء کی نماز کے لئے تمام مرید حاضر ہو گئے اور ایک دوسرے پر فخر کرتے اور کہتے کہ الحمدللہ! آج فضل الٰہی شامل حال ہوئی چونکہ حضرت امیر سمیت بادشاہ اور خدام ہمارے ہاں تشریف فرما تھے۔ سننے والے اس کی بات مسترد کر دیتے اور کہتے کہ جھوٹ مت بولو۔ آنحضرت نے ہمارے ہاں قدوم میمونت فرمائی تھی اور یہ شعر آنحضرت نے فرمایا ہے یوں ایک بولتا دوسرا اس کی بات رد کرتا اس طرح خانقاہ میں ایک شور بلند ہوا۔ حضرت امیر کبیرؒ نے فرمایا کہ بادشاہ سلامت کو تحقیق کرنا چاہیے اصل معاملہ کیا ہے اور ان کے پاس کیا ثبوت ہے؟ چنانچہ سلطان قطب الدین نے تحقیقات کا آغاز کیا اور دعویٰ کرنے والوں کے پاس ثبوت کے طور پر موجود تمام اشعار جمع کر لیا ان سب کو شیخ قوام الدین کے لکھے ہوئے اشعار سے موازنہ کیا۔ اس طرح ہر ایک کا دعویٰ ثبوت کو پہنچ گیا۔ بادشاہ نے حیران ہو کر حضرت امیر سے دریافت کیا کہ یہ کتنا عجیب معاملہ ہے؟ حضرت امیرؒ فرمانے لگے کہ یہ بادشاہ کے اس سوال کا جواب ہے جو عصر کے وقت استفسار کیا تھا چونکہ یہ فقیر اس درگاہ رسول کی خاک پا ہے اس قسم کے کرامات خداوند کی جانب سے مرحمت اور عطا ہوئی ہے کہ ایک ہی وقت میں اکتالیس مریدوں کے ہاں سے ضیافت کھائی۔ ہر ایک کے پاس مختلف مضامین پر مشتمل ایک ایک غزل پڑھا۔ جبکہ اس حبیب اللہ کے لئے تو فرش سے عرش تک ہر چیز مسخر کر دیے گئے ہیں اس میں تعجب کی کیا بات ہے کہ ایک ہی وقت میں ہر درود پڑھنے والے کو جواب دیں۔ ا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

رسالہ مستورات میں سرزمین پاک و ہند کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مصنف لکھتا ہے کہ قوام الدین شاہ ہمدان کے ہمراہ تھے اور اصحاب کے ساتھ طعام سے فارغ ہونے کے بعد جو دور دراز سے آئے ہوئے تھے جناب سیادت مآب پر غیبت کی کیفیت طاری ہوئی آنحضرتؒ سفر و حضر میں ہمیشہ رو بہ قبلہ بیٹھتے تھے۔ آپؒ نے

Marfat.com

دیکھا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے:

اے فرزند! کشمیر جاؤ اور وہاں کے رہنے والوں کو مسلمان بناؤ اگر چہ بعض کشمیری مشرف بہ اسلام ہیں مگر کافروں سے بدتر اور مشرک ہیں۔

ا۔ آثار شاہ ہمدان ص ۲۶ بحوالہ شیخ محمد اسماعیل ساحلی۔

جب صبح ہوئی تو سیادت مآبؒ نے زبان مبارک سے فرمایا ہم کشمیر جائیں گے، قوام الدین کا کہنا ہے کہ جب ہم کشمیر گئے تو دیکھا کہ اس سرزمین میں ایمان اور اسلام ذرہ بھر نہیں شہر میں تو مسجد کی بجائے ہر جگہ بت خانے نظر آیا۔ ا

شاہ ہمدان خواب و بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے رہتے تھے آپ کی سوانحی کتابوں میں متعدد واقعات مندرج ہیں۔

کلاہ شاہ ہمدانؒ کی برکت

کہا جاتا ہے کہ آپؒ نے کشمیر کے بادشاہ سلطان سکندر کو اپنے ہاتھوں سے بنا ہوا کلاہ مبارک عطا کیا وہ خود اور اس کے جانشین جب تک اس کلاہ کی عزت و تکریم کرتے رہے شاہمیری سلطنت قائم رہی لیکن سلطان فتح شاہ جو آپؒ کے دور کے ڈیڑھ سو سال بعد گزرا ہے، جب مرنے لگا تو وصیت کی کہ کلاہ مبارک اس کی لاش کے ساتھ دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ادھر شاہ ہمدان کسی بزرگ کو خواب میں نظر آیا اور بتایا کہ شاہمیریوں نے میری عطا کردہ کلاہ دفن کر دی ہے لہٰذا اب ان کی سلطنت بھی دفن ہو جائے گی۔ اس کے کچھ برسوں بعد شاہمیری سلطنت کا زوال شروع ہو گیا اور کشمیر میں چک پھر مغل برسر اقتدار آ گئے۔ ۲

ا۔ ذکر شاہ ہمدان ص ۵۰۔ ۲۔ ذکر شاہ ہمدان ص ۹۱۔۹۲۔

پادریوں سے مناظرہ اور مردے کا زندہ کرنا

جامع السلاسل میں مرقوم ہے کہ روم (ترکی) میں ایک دفعہ پادریوں کا علمائے اسلام سے مناظرہ ہوا۔ پادری کہتے تھے کہ اگر تمہارے پیغمبر کا قول علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی مانند ہیں، صحیح ہے تو تم میں کوئی عالم عیسیٰ کی طرح مردے کو زندہ کر کے دکھائیں۔ علماء نے چالیس روز کی مہلت حاصل کی۔ جب میعاد پوری ہوگئی تو حضرت امیرؒ دور دراز جگہ سے حسب الہام الٰہی اس ملک میں جا پہنچے اور پادریوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ہمارے پیغمبر نے جو فرمایا ہے وہ صحیح ہے۔ مردہ لایا جائے۔ جب مردہ لایا گیا تو آپؒ نے پادریوں سے پوچھا جب حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتے تھے تو کیا فرماتے تھے؟ جواب ملا کہ آپ قم

Marfat.com

بــاذن اللہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا، فرماتے تھے۔ آپؒ نے فرمایا۔ اگر میں خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق یہ کہہ کر کہ قم با ذنی میرے حکم سے کھڑا ہو جاؤ اسے زندہ کردوں تو تم مشرف بدین مصطفیٰؐ ہو جاؤ گے؟ انہوں نے شرط قبول کرلی۔ آپ نے فرمایا۔ میں پیغمبر اسلام کی امت کا ایک اولیٰ ترین فرد ہوں۔ اس زمانے میں بھی ہزاروں ایسے موجود ہیں چنانچہ آپؒ نے قم باذنی کہہ کر مردے کو زندہ کردیا تمام پادری یہ دیکھ کر حقانیت اسلام پر ایمان لے آئے۔ امیر سید محمد طالقانی اور دیگر مصنفین کتب مثلاً تاریخ درالدرداء اور تاریخ ظہیری کا بیان ہے کہ آپؒ سے یہ کرامت اس کے بعد بھی کئی مرتبہ ظاہر ہوئی ہے۔

کشف الاحوال

روضات الجنان میں حافظ حسین لکھتے ہیں کہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ ایام سیاحت میں شیخ تمیمیؒ کی خانقاہ میں آئے اور ملاقات کرنا چاہا کسی کو اطلاع دے کر بھیجا جواب ملا کہ شیخ صاحب نہیں ہیں حضرت نور ولایت سے سمجھ گئے کہ گھر میں موجود ہیں۔ آپؒ نے ایک درویش کو جو آپؒ کے ہمراہ تھے حکم دیا کہ توجہ (مراقبہ) کر کے دیکھیں کہ شیخ کس کام میں مصروف ہیں؟ درویش نے جب توجہ کی تو معلوم ہوا کہ شیخ کا ہاتھ نجاست میں ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ ٹھیک کہتے ہو وہ پیسے گن رہا ہے۔ حضرت نے شیخ کے خادم سے فرمایا ہمارے پاس شیخ کے لئے نذر ہے انہیں بتائیں کہ وہ خود آ کر ہم سے وصول کریں خادم کے بتانے پر جب وہ باہر آئے اور آپؒ سے ملے تو دوران گفتگو حضرت نے آپ سے پوچھا آپ کا سلسلہ کن سے منسلک ہے؟ انہوں نے جواب دیا شیخ ابوالجناب نجم الدین احمد کبریٰؒ کے ساتھ۔ پوچھا آپ کا طریق ذکر کس نوعیت کا ہے؟ جواب ملا۔ ہمارا ذکر اِلاَّ اللہُ ہے۔ ہم نفی نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا آئندہ اِلاَّ بھی نہ پڑھیں صرف اللہ کہیں۔ شیخ یہ سن کر بہت ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ آج تک کوئی اس حد تک نہیں بڑھا کہ میرے ساتھ اس طرح بات کرے جس طرح تو کر رہے ہیں ا۔ سا لار عجم ۱۵۔

حضرت نے فرمایا آپ ناراض نہ ہوں ابھی میرے اس درویش نے توجہ کی تھی تو دیکھا تھا کہ آپ گھر میں موجود ہیں اور روپیہ گن رہے ہیں۔ شیخ کا غصہ اور بھی تیز ہو گیا انہوں نے درویش پر قہر آلود نظر ڈالی۔ تو درویش ازخود رفتہ ہو کر زمین پر گر پڑا حضرت نے فرمایا یہ بڑا آسان کام ہے فقیر نے یہ تصرف پہلی اربعین کے پندرھویں روز حاصل کیا تھا۔ اور علو ہمت کی بنا پر اس قوت کا استعمال کبھی نہیں کیا آپ نے آستین مبارک جھاڑ کر شیخ تمیمی پر اس تصرف کا اعادہ کیا اور اپنے درویش کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آئے۔ شیخ اس کے بعد اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ اس کے زمانے کو آج تک کسی نے تتر بتر نہیں کیا سوائے اس جوان سیاح سید کے۔ اس جیسا کوئی سالک نہیں دیکھا یہ طبقۂ عالی میں تصرف کی طاقت رکھتا ہے مگر کمال کے باعث اشد ضرورت کے سوا اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ۱؎

Marfat.com

دیدار مصطفیؐ اور اوراد فتحیہ کی عطائیگی

رسالہ اوراد فتحیہ میں وہ تمام اوراد جمع ہیں جو شاہ ہمدانؒ نے ایک ہزار چار سو اولیائے کرام سے جمع کئے تھے اور انہیں پڑھنے کی اجازت دی تھی شاہ ہمدانؒ رقمطراز ہیں کہ اگر اس اوراد کے فضائل اور خواص بیان کئے جائیں تو ایک دفتر تیار ہو جائے۔ان میں ایک کرشمہ یہ ہے کہ چار سو اولیاء سے ایک ہی مجلس سلطان سعیدؒ کے دربار میں شرف صحبت حاصل ہوئی وقت رخصت میں نے دعا اور جامہ لے ۔ سالار عجم ۱۷ ۔
مبارک سے ایک پارچہ کی التماس کی وہ پارچے میں نے اپنے خرقہ پر لگا دئے ۔ان دعاؤں اوراذ کار کو میں نے جمع کیا۔یہی اوراد فتحیہ ہے۔جب میں نے کتب احادیث کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تمام اوراد احادیث میں موجود ہیں۔ جب میں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے مسجد اقصیٰ پہنچا تو ایک رات واقعہ میں حضرت مصطفیؐ کی زیارت سے مشرف ہوا۔حضورؐ نے اس خاکسار کو نوازا۔آپ نے ایک رقعہ آستین سے نکال کر مجھے دیا اور فرمایا یہ "فتحیہ لے لو" جب حضورؐ کے دست اقدس سے رقعہ مبارک لے کر میں نے دیکھا تو وہ یہی اوراد تھے جو میں نے جمع کیے تھے۔اسی وقت ان کے آثار و برکات مشاہدہ کیے۔ لے

ا۔سید علی ہمدانیؒ ۲۱۶۔ یہ واقعہ میر سید علی ہمدانی نے اپنی ایک کتاب میں بھی نقل کیا ہے جو کتاب الاراد،اوراد یہ، اسرار یہ اور اسناد اوراد فتحیہ کے نام سے مشہور ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

وفات حسرت آیات

میر سید علی ہمدانی نے بے حد مصروف زندگی گزاری آپ 785 ھ میں ختلان سے براستہ بلتستان کشمیر پہنچے اور کشمیر سے حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے پکھلی موجودہ نوکوٹ ضلع مانسہرہ پاکستان کے مقام پر پہنچے یہ علاقہ آج بھی پکھل کہلاتا ہے جہاں کا حکمران خضر شاہ شاہ ہمدان کا انتہائی عقیدت مند تھا جن کے نام شاہ ہمدان کے کئی مکتوب موجود ہیں۔ انہوں نے چند دن ان کی دارالحکومت میں ٹھہرنے کی درخواست کی جسے آپ نے قبول کیا ذو القعدہ کا مہینہ شاہی مہمان کی حیثیت سے گزارا مگر ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہوا تو یکم ذوالحجہ کو آپ نے درویشوں کے ساتھ عزلت اختیار کی۔ اسی روز ظہر کے بعد علیل ہوئے اور پانچ روز اسی عالم میں گزر گئے ان پانچ دنوں میں آپ نے کچھ نہیں کھایا مگر آخری دن چند بار پانی پیا ۶ ذوالحجہ چہار شنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد اصحاب کو بلایا انہیں مخاطب کر کے یہ وصیت کی۔

ہمیشہ حق پر قائم رہو اوراد کی ادائیگی میں ثابت قدم رہو ہمیں یاد رکھنا اور ہمیں معاف کر دو اگر وفاداری میں ثابت قدم رہ سکے تو ہمارے مشہد پر سال بھر کے لئے قیام کرنا اوراد پڑھتے رہو ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہو تا کہ دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرو۔ ورنہ تم خود ہی جوابدہ ہو پھر فرمایا خدا حافظ، جاؤ نماز ادا کرو۔ [1]

۶ ذوالحجہ ۷۸۶ھ کو جان بحق ہوئے ۔ وفات کے وقت زبان مبارک پر یا رفیق الاعلیٰ کا ورد جاری تھا اور پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد فرمائی اور یہی آپ کے سال وفات کی تاریخ بھی ہے [2]۔ تجہیز و تکفین کے بعد تنازعہ پیدا ہوا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے؟ حکمران علاقہ کا خیال تھا کہ نوکوٹ ہی میں دفن کیا جائے کشمیری مریدین آپ کی لاش کشمیر لے جانا چاہتے تھے اس تنازعے کا حل یہ نکالا گیا کہ جس علاقے کے مریدین آپ کی لاش اٹھا سکیں وہی اپنے علاقے میں لے جا کر دفن کریں چنانچہ کشمیری، ایرانی اور مقامی مریدین نہ اٹھا سکے ختلان کے مریدین میں سے صرف مولانا قوام الدین بدخشی اٹھانے میں کامیاب ہوئے چنانچہ مریدوں نے آپ کی لاش مبارک کو ختلان موجودہ کولاب تاجکستان پہنچا دیا جہاں آپ کا جسد خاکی مدفون ہوا۔ آپ کا مزار مبارک وہیں اب بھی مرجع خلائق ہے۔ آپ کی سب سے پہلی سوانحی کتاب خلاصہ المناقب میں لاش مبارک کی ختلان منتقلی کی تفصیلات موجود ہیں۔

Marfat.com

جو تابوت ماہ ذوالحج میں کنہار (موجودہ مانسہرہ کے موضع نوکوٹ) سے روانہ ہوا تھا وہ تقریباً ساڑھے پانچ مہینے کے بعد ۲۵ جمادی الاول بروز بدھ ختلان ا۔ خلاصۃ المناقب ص ۱۹۸۔ ۲۔ سید علی ہمدانی ص ۱۷۔ جس جگہ وصال ہوا اس جگہ ایک مزار موجود ہے جو علامتی مزار ہے جس کا علاقے کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں اصل مزار کولاب تاجکستان میں ہے۔

پہنچا کہا جاتا ہے کہ گرمیوں کے دن تھے اس لئے سفررات کو کیا جاتا تھا راستہ غالباً موجودہ شاہراہ قراقرم گزرنے کے مقامات جو ان دنوں شاہراہ ریشم کہلاتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تابوت زمین سے اٹھایا جاتا تو خالص مشک کی خوشبو ان نیک بخت مریدین کے دماغوں تک پہنچتی تھی۔

جس وقت جناب سیادت کا تابوت ولایت کنہار سے ماوراء النہر میں لایا گیا، واقعہ میں دیکھا گیا کہ بے شمار فرشتے سفید بادلوں کی صورت میں آسمان پر سایہ فگن حضرت سیادت کے تابوت کی تشیع کر رہے تھے۔ [1]

اولاد و احفاد

آپ نے چالیس سال کی عمر میں شادی کی تھی جس کے نتیجے میں ایک بیٹا حضرت سید محمد ہمدانی اور ایک بیٹی حضرت فاطمہ ہمدانی ہوئی جو آپ کے مرید، شاگرد اور خلیفہ حضرت خواجہ اسحاق ختلانی کے عقد میں آئی اور ان دونوں سے آپ کی نسل بڑھی۔ آپ کی اولاد مختلف ملکوں میں ''ہمدانی سادات'' کے نام سے اب تک موجود ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ شاہ ہمدان کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں موجود ہیں لیکن آپ کی جائے پیدائش اور آبائی وطن ہمدان (ایران) یا مزار مبارک اور خانقاہ کی جگہ ختلان (تاجکستان) میں موجود نہیں۔ پاک و ہند میں سادات ہمدانیہ کے نام سے ملک کے طول و عرض میں موجود ہیں اور ان میں بے حد معروف نام بھی موجود ہیں۔

ا۔ (خلاصۃ المناقب ص ۱۹۸)

☆☆☆

Marfat.com

آثار شاہ ہمدان

میر سید علی ہمدانی کا شمار ان بزرگوں میں ہوتا ہے جو تصانیف کثیرہ کے مالک ہیں جن کی تعلیمات بے حد وسیع ہیں۔آپ کی تصانیف میں کچھ امتداد زمانہ کے ہاتھوں تلف ہوئی ہیں اور کچھ باقی ہیں۔تحائف الابرار میں آپ کے رشحات قلم کا شمار ایک سوستر مرقوم ہے [1] ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر بخاری، جو زبردست شاہ ہمدان شناس ہیں اور آپ پر پی ایچ ڈی کر چکی ہیں، کے مطابق انہیں شاہ ہمدان کی ۸۳ کتابیں اور رسالے دستیاب ہوئے ہیں جن میں سے ۲۰ عربی میں اور ۶۳ فارسی میں ہیں [2] ڈاکٹر محمد ریاض جنہوں نے سید علی ہمدانی کی کتاب الفتوۃ اور احوال وآثار لکھ کر تہران یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، کادعوی ہے کہ انہوں نے سید علی ہمدانی کے ۷۰ کتب ورسائل کا مطالعہ کیا ہے[3]۔میر سید علی ہمدانی کی بعض کتابوں کے ترجمے دوسری زبانوں میں ہوئے ہیں ان میں کشمیری اردو، پشتو، جرمن، فرانسیسی، عربی، فرنچ اور فارسی شامل ہیں بعض کتابوں کے خلاصے اور شرحیں شائع ہو چکی ہیں۔بعض کتابیں متعدد بار شائع ہوئی ہیں لیکن بعض کتابیں ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔راقم السطور نے شاہ ہمدان کی تصانیف حاصل کرنے کے سلسلے میں بہت محنت کی ہے اور اب تک مندرجہ ذیل کتب ورسائل حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔

ا۔ سیدہ اشرف ظفر ص ۱۸۹۔ ۲۔ایضاً ص ۱۸۹-۳۔احوال وآثار میر سید علی ہمدانی ص ۹۳۔

شمارہ	نام کتاب	شمارہ	نام کتاب
1	ذخیرۃ الملوک	2	المودۃ القربی
3	کتاب ذکریہ	4	اورادامیریہ
5	مشارب الاذواق	6	مکتوبات امیریہ
7	کتاب الفتوۃ	8	مصباح العرفان/رہبر امشاہیہ
9	رسالۃ الاورادوراسنادواورادفتحیہ	10	چہل مقام صوفیاں
11	دہ قاعدہ	12	عقبات/قدوسیہ
13	اورادفتحیہ	14	درویشیہ

Marfat.com

15	السبعین فی فضائل امیر المومنین	16	چہل اسرار
17	منہاج العارفین	18	مرادات حافظ شیراز
19	کنز الیقین	20	مرات التائبین
21	تلقینیہ	22	ہمدانیہ رمقالات میر سید علی ہمدانی
23	آداب وسیر اہل کمال رداودیہ	24	رسالہ ذکریہ (عربی)
25	مناجات	26	الطالقانیہ
27	منامیہ	28	مشیت رمشتیہ
29	اسرار النقطہ	30	حل فصوص الحکم
31	مکتوبات امیریہ	32	فقریہ
33	اربعین فی فضائل امیر المومنین	34	اعتقادیہ
35	رسالہ ذکریہ (صغری) رنوریہ	36	جواہر الایمان
37	فی علماء الدین	38	عقلیہ
39	سادات نامہ		

یہ سب شائع شدہ ہیں بعض کئی بار چھپ چکی ہیں بعض کے تراجم ہوئے ہیں اور بعض کی شرحیں لکھی گئیں ہیں۔

مندرجہ ذیل آثار ابھی تک شائع نہیں ہوئے ہیں بعض کے اصل مخطوطات اور بعض کی فوٹو کاپیاں راقم کے پاس موجود ہیں۔

شمارہ	نام کتاب	شمارہ	نام کتاب
1	اسناد حلیہ حضرت رسولؐ	2	خواطریہ
3	مشکل حل وحل مشکل	4	سیر الطالبین
5	منازل السالکین	6	چہل حدیث فی صفۃ الفقر
7	چہل حدیث نمبر۱	8	چہل حدیث نمبر۲
9	چہل حدیث نمبر۳	10	انسان کامل المعروف بروح اعظم
11	رسالۃ التوبہ رشرائط التوبہ (عربی)	12	اقرب الطریق اذا لم یوجد الرفیق

Marfat.com

13	اسناد حلیہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	14	اصطلاحات صوفیہ
15	رسالہ در طب	16	واردات امیریہ
17	فراست نامہ	18	معرفت النفس
19	روضۃ الفردوس	20	حقیقت ایمان
21	سلسلۃ الاولیا	22	رسالہ سوالات وجوابات امیریہ
23	موچلکہ	24	شرح اسماء الحسنٰی
25	رسالہ فی صفۃ الفقر	26	حق الیقین
27	اختیارات منطق الطیر	28	موچلکہ
29	حقیقتِ انسان	30	اسرار وحی

مندرجہ ذیل کتب و رسائل بھی میر سید علی ہمدانی کی ہیں۔ محققین نے اس بات کی تصدیق کی ہے لیکن راقم السطور نے ابھی انہیں نہیں دیکھا البتہ یہ دنیا کے بڑے بڑے کتاب خانوں میں موجود ہیں۔

شمارہ	نام کتاب	شمارہ	نام کتاب
1	فی خواص اہل الباطن	2	خطبۃ الامیریہ
3	نسبت خرقہ	4	آداب المریدین
5	وجودیہ	6	طائفہٗ مردم
7	حقیقت نور	8	الناسخ والمنسوخ فی القرآن
9	فی سواد اللیل	10	معاش السالکین
11	تفسیر حروف معجم	12	شرح قصیدہ بردہ شریف
13	شرح ناد علی	14	مکارم اخلاق

ان میں سب سے بڑی تصنیف ذخیرۃ الملوک ہے جو دس ابواب پر مشتمل ہے اور بڑی ضخیم کتاب ہے اس کے بعد روضہ الفردوس اور شرح فصوص الحکم کا نمبر آتا ہے۔

راقم السطور نے اب تک آپ کی درج ذیل کتابیں شائع کی ہیں۔

شمارہ	نام کتاب	شمارہ	نام کتاب
۱	کتاب الاوراد عربی اردو ۲ بار	۲	کتاب ذکریہ فارسی اردو ۳ بار

Marfat.com

۳	مرات التائبین فارسی اردو الگ الگ	۴	ہمدانیہ صرف اردو
۵	تلقینیہ صرف اردو	۶	آداب وسیر اہل کمال اردو ۲ بار
۷	ذکریہ عربی صرف اردو ۲ بار	۸	فقریہ فارسی متن
۹	داؤدیہ فارسی متن	۱۰	عقبات صرف فارسی متن
۱۱	دہ قاعدہ اردو ترجمہ	۱۲	چہل اسرار اردو ترجمہ
۱۳	رسالۃ الاوراد	۱۴	ذکریہ صغری

زیرِ نظر کتب ورسائل

اس مجموعے میں ہم میر سید علی ہمدانی کے ۲۴ رسائل دے رہے ہیں جو اگرچہ مختلف موضوعات پر ہیں تاہم مشمولات کے لحاظ سے بعض باہم مربوط بھی ہیں ہم نے باہمی ربط کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ترتیب دیا ہے جن میں سے بعض کئی کئی بار شائع ہو چکے ہیں جبکہ بعض ابھی تک غیر شائع شدہ ہیں۔ ان رسائل اور ان کے مخطوطات کے بارے میں تفصیلات انہی کے مقدمے میں ملاحظہ فرمائیں۔

تشکر وامتنان

اس کتاب کی تیاری سے اشاعت تک بہت سے ارباب علم وفضل کا تعاون مجھے حاصل رہا ہے یہاں میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جناب حاجی شاہین نبی صاحب نے جب وہ سعودی عرب میں مقیم تھے کمپوزنگ کے لئے ایک بیش قیمت کمپیوٹر فراہم کیا اور اس وقت جناب محمد یعقوب براہوی مقیم SWEDEN نے ایک لیپ ٹاپ، کیمرہ اور ایک سکینر فراہم کیا ہے۔ جناب صوفی غلام محمد سرمک اور جناب الحاج فقیر محمد ابراہیم کھانسر چیلو اور دوسرے بہت سے احباب بار بار بزرگان نوربخشیہ کی کتابوں کا اردو ترجمہ کرنے اور انہیں شائع کرنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ میرے رفیق کار غلام حسین ہنڈیلی اور محمد ناظم نوربخش ستروپنی نے ترجمہ شدہ مسودات کی کمپوزنگ مکمل کی۔

شاہ ہمدان کے زیر نظر رسائل کا ترجمہ کافی عرصہ پہلے مکمل کر لیا تھا لیکن اردو کی آخری پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے اشاعت رکی ہوئی تھی۔ ۱۴ اور ۱۵ دسمبر ۲۰۱۵ء کو پنجاب یونیورسٹی اور خانہ فرہنگ ایران لاہور کے اشتراک سے لاہور میں دو روزہ میر سید علی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شریک اہل علم وفضل سے میں نے اپنا مسئلہ بتایا نمل یونیورسٹی کے پروفیسر محترمہ شگفتہ یاسمین اور ڈاکٹر حمیرا شہباز نے پروف ریڈنگ کی یہ ذمہ داری اٹھائی چنانچہ اب یہ مجموعہ عقیدت مندان شاہ ہمدان کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی

Marfat.com

ہمارے عزیز محمد اشرف برق چھانی اور مولانا احمد علی عارف سیر میکی نے لاہور میں اس کتاب کی تیاری کے دوران غیر معمولی انتظامات فرمائے ۔اگران خواتین و حضرات کی تحریک وتعاون شامل حال نہ ہوتا تو یقیناً میں اس بارگراں کو اٹھانے کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا۔میں ان تمام احباب کا صمیم قلب سے شکرگزار ہوں اللہ تعالی ان تمام احباب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران فرمائے آمین ثم آمین ۔

☆☆☆

Marfat.com

خسیر گرونگ خپلو بلتستان

غلام حسن حسنو ایم اے

مجموعہ رسائل شاہِ ہمدان

جلد اول

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ

تحقیق، تدوین و ترجمہ

غلام حسن حسنو ایم اے

(ناشر)

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو

Marfat.com

آداب وسیر اہلِ کمال

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	آداب وسیر اہل کمال کا تعارف اور اس کے نسخے	33
2	اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ	35
3	بے دین دھوکہ باز لوگ	36
4	مریدین کے لئے ہدایت	36
5	ان ہدایات پر عمل کرنے کے فوائد	38
6	سلسلہ طریقت	39

Marfat.com

آداب وسیر اہل کمال

(داؤدیہ المعروف بہ وصیت نامہ، فقرنامہ، ارشادنامہ)

یہ رسالہ آداب وسیر اہل کمال، داؤدیہ، وصیت نامہ، ارشادنامہ اور فقریہ چاروں ناموں سے مشہور ہے شاہ ہمدان نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا بلکہ بعد میں مشمولات کو دیکھ کر مختلف لوگوں نے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے کیونکہ اس میں شاہ ہمدان نے اپنے سلسلۂ فقر وسلوک کو بیان کیا ہے اس لئے فقریہ کا نام پایا۔ واضح رہے کہ فقریہ کے نام سے شاہ ہمدان کے ۴ رسالے ملتے ہیں ایک تو زیر نظر یہی رسالہ ہے دوسرا آپ کا مرتب کردہ چہل حدیث کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے ہر ہر حدیث کا فارسی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ دیا ہے اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِيِّه۔ تیسرا عربی میں ہے ان کا تفصیلی تعارف آگے آرہا ہے چوتھا رسالہ بالکل اسی رسالے سے ملتا جلتا ایک اور رسالہ ہے جسے آپ نے اپنے ایک اہم مرید ملک شرف الدین خضر شاہ کی درخواست پر مکمل کیا ہے۔ ان دونوں میں تقریباً ۸۵ فیصد مماثلت ہیں اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اس میں شاہ ہمدان نے اپنے ایک مخلص مرید داؤد کو نام لے کر نصیحت کی ہے اس لئے ''داؤدیہ'' نام پڑا کیونکہ اس میں اہل کمال کی سیرت وکردار بیان کیا گیا ہے اس لئے یہی ''آداب وسیر اہل کمال'' اس کا نام ٹھہرا۔ آخرالذکر نام کو ہم نے بھی اختیار کیا ہے۔

اس کا آغاز ان لفاظ سے ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِيِّه۔۔

یہ رسالہ اہل علم کے ہاں بے حد مقبول ہے جس کا ثبوت اس کے بے شمار قلمی نسخوں کی دستیابی ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد نمبر 4409 مکتوبہ 851ھ نام ''آداب وسیر اہل کمال'' یہ اب تک دریافت شدہ نسخوں میں سب سے قدیم نسخہ ہے۔

Marfat.com

2۔ برات لائبریری چپلو میں اس کے دو نسخے ہیں (1) یہ مولوی خلیل الرحمٰن بلغاری کے ہاتھ سے جمادی الاول 1376 کو بمقام شگر مکمل ہوا ہے موصوف نے اسے ایک قلمی نسخے سے نقل کیا ہے جس پر حضرت میر احمد مختار 1131ھ کی مہر لگی ہوئی تھی۔ دراصل یہ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کا پہلا رسالہ ہے (2) یہ بھی مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ایک مجموعے کا دوسرا نسخہ ہے جو رسالہ تلقیدیہ کے آخر میں اس سے ملحق لکھا گیا ہے۔

3۔ کتابخانہ انجمن ترقی اردو کراچی نمبر۔۲ق ف 43 تاریخ درج نہیں البتہ ایک مہر ہے اس پر 1155ھ کندہ ہے۔

4۔ کتابخانہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ اسے ابونصر بہاؤالدین سندھی نے 1175ھ میں کتابت کیا ہے۔

5۔ مرکزی لائبریری دانشگاہ تہران نمبر 3257 یہ مجموعے کا نواں رسالہ ہے۔

6۔ کتابخانہ ملک تہران میں تحت نمبر 4274 محفوظ ہے یہ مجموعے کا بارہواں رسالہ ہے اسے ابوذر بن عبد اللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے۔

7۔ کتابخانہ مجلس سنا (قومی اسمبلی) تحت نمبر 266 محفوظ ہے اور یہ مجموعے کا چوتھا نسخہ ہے۔

8۔ برٹش میوزیم میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

9۔ تاشقند میں دو نسخہ تحت نمبر 2357 اور 2358 محفوظ ہیں۔

10۔ لینن گراڈ b-2294 اور c-1092 میں بھی موجود ہے۔

11۔ رامپور انڈیا۔

12۔ مولانا آزاد ریسرچ لائبریری سری نگر انڈیا۔

یہ ایک بار سالار عجم مصنفہ سید عبد الرحمٰن ہمدانی میں چھپ چکا ہے اور دوسری بار اس کا اردو ترجمہ راقم کے مرتب کردہ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ساتھ 1996ء میں شائع ہو چکا ہے تیسری بار شاہ ہمدان کانفرنس سکردو ۲۰۱۴ میں پیش کردہ مقالات کے مجموعے کے ساتھ چھپ چکا ہے۔

اوپر ہم نے 14 قلمی نسخوں اور 3 چھاپی نسخوں کا ذکر کیا ہے اس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

OOO

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ

امابعد! انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد عالم میں سے برگزیدہ اولیائے عظام ہیں کیونکہ ان کے دلوں کے باغیچے انوار الہیہ کا مظہر اور ان کے سینوں کی فضائیں اسرار ذاتیہ کے مہبط (منزل) ہیں۔ یہ وہ گروہ ہے جس نے راہ طلب (سلوک وعرفان) میں نفس امارہ کو ریاضت کی بھٹی میں پگھلایا اور جمال روح کو ہوا و ہوس کی آلودگیوں سے صیقل ارادت کے ذریعے چمکایا، عمر عزیز کی کل پونجی مقام ندامت کے ذریعے دریائے کرم میں ڈال دی اور جمال محبوب کے دیدار اور الطاف مطلوب کے جھونکے کے انتظار میں گرم وطویل دنوں کی عبادت اور شب تار کی بیداری کو اپنا شعار وطریقہ بنالیا، چنانچہ جب مشرق عنایت کے مطلع سے آفتاب ولایت طلوع ہوا تو اس کا جائے نزول ومنزل ان کے نفوس مقدسہ اور قلوب طاہرہ کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ کیونکہ:

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ (التوبۃ:۱۰۸)	اس میں وہ لوگ ہیں جو طہارت و پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

چونکہ اس عالم کون وفساد کی تخلیق کا مقصد اور عالم امکان کے مراتب وایجاد کا مطلب اللہ تعالیٰ کے نزدیک انہی آراستہ و پیراستہ لوگوں کا ظہور ہے، لہذا اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آگاہی اور آپ کے قریب وبعید احباب کی تعلیم کے لئے آیت کریمہ:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (الکہف:۲۸)	اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کر کے پکارتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں

الواح ضمیر اور صحیفہ ہائے اسرار پر مہر ثبت کیا فرمایا اور:

وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ (انفال۷۲)	اگر وہ تم سے دینی معاملات میں مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد فرض ہے۔

کے اشارے کے مطابق طالبان راہ حق کی تقویت اور سالکان درگاہ حق کی تربیت ارباب حال اور منہاج کمال کے ذمے واجب ٹھہرائی۔ پس اشارہ ربانی کے مطابق میدان طلب کے پیاسوں اور بیابان درد کے بھوکوں کو معرفت و

Marfat.com

سلوک کے حوضوں کی طرف رہنمائی کرنا اور بادیہ طلب کے پیاسوں کو اسرار الٰہی کے چشموں سے فیضیاب کرنا، مہمات دینیہ میں سے ہے، اور یہ ارباب یقین کا مقام ہے۔

بے دین دھوکہ باز لوگ

جب عالم وحدت کے شاہبازوں نے مردار دنیا پر کتوں کی مانند ٹوٹ پڑنے اور اس سے آلودہ ہو جانے والوں سے دامن ہمت کھینچ لیا اور مغرور و بدقسمت لوگوں کی آلودگیوں پر شرم کرتے ہوئے قلہ قاف قربت میں پناہ گزین ہوا تو ذلیل و پست اور کمینے لوگ دنیا میں پھیل گئے اور غافل و نفس پرست خود کو واصلانِ کامل کی صورت میں ظاہر کرنے لگے۔ جنہوں نے اپنے شرمناک افعال اور قبیح اقوال کے ذریعے عامہ خلق کو بنیادی دینی احکام اور بساط شریعت سے دور کر دیا، اس طرح وہ طبیعی مالوفات اور رسمی عادات کو ''مقصد حقیقی'' سمجھنے لگے اور نفسانی لذتوں اور جسمانی راحتوں کو اپنا ''قبلہ و کعبہ'' بنا لیا۔ شیطانی دعووں اور بے معنی موشگافیوں کو ''معرفت'' کا نام دے دیا، الحاد و زندقہ کو ''فقر'' سے موسوم کر دیا۔ رقص و سرور کو سماع و وجد سمجھا اور حصول حرام کو ''مال غنیمت'' اور ''فتوحات غیبی'' قرار دیا۔ بایں ہمہ طالبانِ صادق اور راغبانِ موافق کا دامن ہمت تائید و توفیق خداوندی کی بنا پر ان گناہ آلود قوم کی صحبت و آلائش سے ملوث نہیں ہوا، بلکہ ان مقبول بارگاہ لوگوں کے باطنی اسرار اس ذلیل و کمینی قوم کی الفت و تعلق سے ذرا بھی آلودہ نہیں ہوئے۔

مریدین کے لئے ہدایت

برادر عزیز داؤد، اللہ تعالیٰ ان کے حال کی اصلاح فرمائے (آمین)، اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے مجھ سے وصیت کی استدعا کی جو آداب و سیر اہلِ کمال کا حامل ہو اور اربابِ احوال، اللہ تعالیٰ اس زمانے میں ان کی تعداد فراواں کرے اور اہل اسلام کے درمیان ان کے بابرکت نفوس کو ہمیشہ رکھے (آمین) کے متبرک ذکر اور بیعت شریف پر مشتمل ہو۔ پس اشارت آیت کریمہ:

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝	عصر کی قسم! بیشک انسان نقصان میں ہے
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر: ۱ تا ۳)	مگر جو لوگ ایمان لائے، اچھے کام کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

کے مطابق درج ذیل وصیت کی جاتی ہے

Marfat.com

برادر گرامی! آپ کو چاہیے کہ:

۱۔ تقویٰ اختیار کرے جو دنیا میں عزت اور آخرت کیلئے زادِ راہ ہے۔

۲۔ احکام خداوندی کی تعمیل کرے۔

۳۔ مداومت ذکر کے ذریعے دل کو آباد ومعمور رکھے۔

۴۔ طاعات الٰہی بجالاتا رہے۔

۵۔ مخالفت حق سے اجتناب کرے۔

۶۔ مصائب اور سختی کے وقت صبر کرے۔

۷۔ کسی کام میں شبہ ظاہر ہوتے ہی فوراً رک جائے۔

۸۔ مختلف طاعات اور عبادات بجالانے کیلئے وقت مقرر کرے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر تعلق کو توڑ دے۔

۱۰۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا خیال رکھے۔

۱۱۔ فرمان حق کی تعظیم کرے۔

۱۲۔ مخلوقات خداوندی پر رحم وشفقت کرے۔

۱۳۔ بول چال میں سچا رہے۔

۱۴۔ اور ہر کام اور معاملے میں انصاف کو ملحوظ رکھے۔

۱۵۔ لوگوں کو نصیحت کیا کرے۔

۱۶۔ نفس امارہ کو دشمن رکھے۔

۱۷۔ جسم سے ریاضت ومجاہدہ کرے۔

۱۸۔ دوستوں سے گھل مل کر رہے۔

۱۹۔ پڑوسیوں سے تعاون کرے۔

۲۰۔ رشتہ داروں سے مل جل کر رہے۔

۲۱۔ ضعیفوں کی مدد کرے۔

۲۲۔ فاجر لوگوں سے دشمنی رکھے۔

۲۳۔ فاسق لوگوں سے دور رہے۔

۲۴۔ ماتحت لوگوں پر رحم کرے۔

Marfat.com

۲۵۔ یتیموں پر شفقت کرے۔

۲۶۔ غریبوں کو دوست رکھے۔

۲۷۔ درویشوں کے ساتھ مروّت کا مظاہرہ کرے۔

۲۸۔ دین میں متحدر ہے۔

۲۹۔ دنیا میں قناعت گزینی اختیار کرے۔

۳۰۔ طاعت میں غیرت وسبقت کرے۔

۳۱۔ نظر میں عبرت ہو۔

۳۲۔ سکون میں غور وفکر ہو۔

۳۳۔ گفتگو میں امانت ہو۔

۳۴۔ حرکات وسکنات میں پاکیزگی ہو۔

۳۵۔ عہد میں وفادار ہو۔

۳۶۔ اہل حق کے ساتھ دوستی اور صلح وصفائی سے رہے۔

۳۷۔ نعمت ملے تو شکرگزار رہے۔

۳۸۔ بلاء وآزمائش میں صابر رہے۔

۳۹۔ خیرو بھلائی میں بازی لے جایا کرے۔

ان ہدایات پر عمل کرنے کے فوائد

جب طالب صادق ان اوصاف سے متصف ہو جائے، وقت کی رعایت کرنے اور فرصت کو ملحوظ رکھنے سے غافل نہ رہے اور اپنی روح قدسی کو ان اوصاف کی زینت سے مزین کرے۔ تو یقیناً اسرار روحانی کے خوشگوار جھونکے بارگاہ خداوندی سے آنے لگیں گے اور ان کے آثار حقائق سالک کی مقامات، مقربین کے اطوار اور احوال صادقین کے کشف میں ترقی کا باعث ہوں گے۔ جیسے:

اللہ تعالیٰ کا ذکر، (قدرت خداوندی میں) تفکر، (دین اسلام سے) وابستگی، خوف (خداوندی) وغم (محبوب) خشیت (الٰہی)، زہد (از دنیا)، ورع، رجا (رحمت حق)، اخلاص، توکل، تفویض (حق)، تسلیم (رضائے الٰہی) صبر ورضا شکر وحیاء، صدق وایثار، مروّت وفتوت، ادب ویقین، انس ومحبت، علم وحکمت، فراست وبصیرت، الہام وسکون، محبت وشوق، وجد وسرور، غیبت وتمکین، توحید، فنا وبقاء وغیرہ جیسے اربابِ قلوب کے بلند مراتب اور اہل کشف وشہود کے اونچے درجات۔

Marfat.com

شاہ ہمدان کا سلسلۂ طریقت

اس ضعیف و نحیف (شاہ ہمدان) نے ان آثار کے بعض ثمرات اپنے آقا و مولیٰ، سیدی و سندی، قدوۃ الواصلین، حجۃ العارفین، سلطان المحققین، برہان المدققین، شرفہ اللہ فی الارضین ابوالمعالی شرف الحق والدین شیخ محمود بن عبداللہ المزدقانی افاض اللہ علی روحہ الکریم سے پایا اور مشاہدہ کیا، انہوں نے شیخ الاسلام و المسلمین، عارف و عالم ربانی، رکن الملۃ والدین احمد بن محمد المعروف بہ علاؤالدولہ سمنانیؒ سے اخذ طریقت کیا ۔انہوں نے شیخ و عارف نورالدین عبدالرحمٰن اسفرائنیؒ سے، انہوں نے شیخ احمد ذاکر گورفانیؒ (جوزجانی) کی صحبت سے، انہوں نے شیخ علی لالاؒ سے، انہوں نے شیخ محقق، کامل مکمل ابوالجناب احمد بن عمر خیوقی المعروف بہ نجم الدین الکبریٰؒ سے، انہوں نے شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ سے، انہوں نے شیخ احمد غزالیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوبکر نساجؒ سے، انہوں نے شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوعثمان مغربیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوعلی کاتبؒ سے، انہوں نے شیخ ابوعلی رودباریؒ سے، انہوں نے سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے، انہوں نے شیخ سری سقطیؒ سے، انہوں نے شیخ معروف کرخیؒ سے، انہوں نے امام الانس والجن علی بن موسیٰ الرضاؒ سے، انہوں نے امام موسیٰ کاظمؒ سے، انہوں نے امام جعفر صادقؒ سے، انہوں نے امام علی زین العابدینؒ سے، انہوں نے امام حسین الشہیدؓ سے، انہوں نے امام الاولیاء، سلطان الاتقیاء، باب مدینۃ العلم، منبع کرم و حلم، اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالبؓ سے، انہوں نے سید المرسلین، امام المتقین، رسول رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت وارشاد پایا ہے۔

جو طالب حق چاہتا ہو کہ معاصی اور ممنوعات کے ارتکاب سے لو نہ لگائے اور بساط عبودیت پر پابند رہے تو چاہیے کہ اس کو توبہ کرائے، ذکر الٰہی کی تعلیم دے، اہل طریقت کے وظائف واوراد کی طرف رہنمائی کرے اور آداب ارباب قلوب پر پابندی کی شرط کے ساتھ اس کی رہبری کرے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ پیروی کرنے والوں پر سلامتی ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

سلسلۃ الاولیائ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	سلسلۃ الاولیاء کا تعارف اور اس کے نسخے	41
2	اللہ تعالیٰ کے خاص بندے	42
3	مریدین کے لئے ہدایت ووصیت	43
4	سلسلۂ طریقت	44

Marfat.com

سلسلۃ الاولیاء

یہ حضرت امیر کا عربی میں ایک مختصر سا رسالہ ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں حضرت شاہ ہمدانؒ کا سلسلہ طریقت بیان ہوا ہے غالباً یہ بھی شاہ ہمدان کا ایک ایسا رسالہ ہے۔ جسے شاہ ہمدانؒ نے خود کوئی نام نہیں دیا کاتب حضرات نے نسخہ لکھتے وقت مشمولات کو دیکھ کر یہ نام دیا ہے اسے شاہ ہمدانؒ نے اپنے ایک مخلص مرید کی استدعا پر سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس کا نام نہیں لیا گیا مضامین و مشمولات کے لحاظ سے فقریہ، داؤیہ، آداب سیر اہل کمال اور اس رسالے میں کوئی خاص فرق نہیں ان میں اور سلسلۃ الاولیاء میں زبان کا تو فرق ہے البتہ مفہوم و معانی چند لفظی فرق کے باوجود ایک ہے اس طرح مذکورہ بالا چاروں رسالوں میں شاہ ہمدانؒ نے کسی تفصیل میں جائے بغیر ضروری ضروری ہدایت درج کی ہیں اور آخر میں اپنا سلسلۂ طریقت بھی دیا ہے۔ کیونکہ ان میں کوئی خاص فرق نہیں اس لئے ہم ان چاروں کو یکے بعد دیگر دے رہے ہیں۔

سلسلۃ الاولیاء کا صرف یہی ایک نسخہ ہمیں دستیاب ہوا ہے۔

1۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد تحت نمبر 5417 یہ ایک مجموعہ رسائل شاہ ہمدانؒ کا انیسواں رسالہ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ غَرَّقَ فِیْ بِحَارِ عَظَمَتِہٖ اَوْھَامَ الْعُقَلَآءِ وَ تَاهَتْ فِیْ بَیْدَآءِ کِبْرِیَآئِہٖ اَفْھَامُ الْعُلَمَآءِ وَعَجَزَ عَنْ وَصْفِ جَلَالِہٖ وَ شُکْرِ نِعْمَآئِہٖ بَلَاغَةُ الْبُلَغَآءِ وَکَلَّتْ عَنْ ذِکْرِ جَمَالِہٖ وَ شَرْحِ ثَنَآئِہٖ فَصَاحَةُ الْفُصَحَآءِ وَ نَوَّرَ بِطَوَالِعِ اَنْوَارِ اَسْرَارِہٖ قُلُوْبَ الْاَوْلِیَآءِ وَ رَوَّحَ بِھُبُوْبِ نَسِیْمِ نَفَحَاتِ اَلْطَافِہٖ صُدُوْرَ الْفُقَرَآءِ وَعَطَّرَ بِتَعْبِیْقِ رَوَآئِحِ نَسَمَاتِ الْاُنْسِ بَوَاطِنَ الْعُرَفَآءِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَئِمَّةِ الْاَصْفِیَآءِ تمام تعریفیں اس ذات مطلق کے لئے ہیں جس نے عقلمندوں کے اوہام کو اپنے بحر عظمت میں غرق کر دیا علماء کے افہام کو اپنے میدان کبریا میں نیست و نابود کر دیا اس کے جلال بیان کرنے اور نعمتوں کا شکرانہ ادا کرنے سے بلغاء کی بلاغت عاجز و قاصر ہیں اس کے جمال کا تذکرہ کرنے اور اس کی حمد و ثناء کی تشریح کرنے سے فصحاء کی فصاحت گنگ ہے اس نے انوار اسرار کے طلوع کے ذریعے اولیاء کے دلوں کو منور و روشن بنا دیا اور نسیمات انس و محبت کے خوشبودار جھونکوں کے ذریعے عرفاء کے باطنوں کو معطر بنا دیا۔

صلوات و سلام ہو سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اولاد پر جو اصفیاء کے امام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

امابعد منکسر فقرائے صابرین کے لئے اعلیٰ مقام و مراتب ہیں اور منقطع الی اللہ (سب سے کٹ کر اللہ کا ہو کر رہ جانے) والوں کے لئے بلند مناصب و درجات ہیں اس زمانے میں رسم پرست باطل (جھوٹے مشائخ) کی کثرت ہوگئی ہے اور رسوم و رواج کی پستی میں پڑ کر تصوف و احسان کی بلندیوں میں ترقی کر جانے سے ست و مایوس ہو کر رہ گئے ہیں۔ جس نے احسان و عرفان کی بلندیوں میں ترقی کر جانا تھا وہ اس کمتر درجہ پر اکتفا کر بیٹھا ہے جو تسویلات نفسانی کی منزل ہے حقوق معاملات کی ادائیگی کے لئے قیام میں سستی و غفلت نے برے حکام سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ اور مجاہدات کی تلخی و ترشی کے بلند بانگ دعوے ہیں مگر ان میں بہت ہی کم راغبین حق، (اللہ تعالیٰ ان کی کثرت فرمائے آمین)، موجود ہیں جو حق کو باطل سے الگ کرنے والے ہیں وہ جلد اثر انداز ہونے والے ہیں انہوں نے اپنی دنیا کو بوجہ عدم توجہ، عقبیٰ کی آبادکاری کے لئے خراب کو دیا ہے۔ ان کی تمام تر توجہ اللہ عزوجل کے لئے ہوتی ہے۔

Marfat.com

مریدین کے لئے ہدایت و وصیت

ان میں سے ایک نے مجھ سے وصیت و نصیحت کرنے کی استدعا کی پس اس کے لئے میری یہ وصیت ہیں

-1 ☆ کہ وہ تقوی اختیار کرے۔
-2 ☆ اللہ کے احکامات کی پابندی کرے۔
-3 ☆ اس کے ذکر کے ذریعے اپنے دل کو آباد و معمور رکھے۔
-4 ☆ اس کی رسی (دین اسلام) کو مضبوطی سے تھامے رکھے۔
-5 ☆ اس کی طاعت کو لازم پکڑے۔
-6 ☆ اس کی مخالفت سے اجتناب کرے۔
-7 ☆ مصائب، سختیوں اور مشکلات میں صبر سے کام لے۔
-8 ☆ شبہات سے دوچار ہونے کی صورت میں توقف سے کام لے۔
-9 ☆ مختلف عبادات کے لئے اپنے وقت کو تقسیم کرے۔
-10 ☆ بدعتوں اور خواہشات سے باز رہے۔
-11 ☆ ریاکاری کی ہلاکت خیز بیابانوں سے بچنے کے لئے اخلاص کو مضبوطی سے پکڑے۔
-12 ☆ غیر اللہ سے تمام تعلقات توڑ لے۔
-13 ☆ نفی العوائق یعنی راہ حق میں ہر رکاوٹ کی نفی کرے۔
-14 ☆ لوگوں کے پاس موجود اشیاء سے مایوس و ناامید رہے۔
-15 ☆ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر سختی سے عمل کرے۔
-16 ☆ غیر اللہ سے محبت و بغض صرف اللہ کے لئے رکھے۔
-17 ☆ قضائے الٰہی پر خوشنود و رضامند رہے۔
-18 ☆ اللہ تعالی پر پورا پورا توکل کرے۔
-19 ☆ امر الٰہی کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی تعمیل کرے۔
-20 ☆ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالی کو تفویض کرے۔
-21 ☆ اللہ کی خاطر دوسروں سے خیر خواہی کرے۔
-22 ☆ امر الٰہی کی تعظیم و توقیر کرے۔

Marfat.com

23-☆ مخلوق خدا پر رحم و شفقت کرے۔
24-☆ افعال و اقوال میں صدق و سچائی اختیار کرے۔
25-☆ دنیا کو زوال، فنا اور حقارت کی نظر سے دیکھے۔
26-☆ دنیا سے قدر کفایت پر قناعت کرے۔
27-☆ اپنی ضرورتوں سے زائد ہر چیز کو ایثار کرے۔
28-☆ فاقہ کشی اور رنج و محنت کو غنیمت جانے۔
29-☆ ذکر دائمی کرے یہاں تک کہ اللہ کے سوا سب کچھ بھول جائے۔
30-☆ دل سے غیر اللہ کے ہر نقش و خیال کو زائل کرے۔
31-☆ غیب و شہادت اور ظاہر و آشکار کو برابر و مساوی رکھے۔
32-☆ نفحات و الطاف ربانی کی طرف خوب توجہ دے۔
33-☆ بساطِ عبودت اور جادۂ بندگی پر استوار رہے۔
34-☆ اخلاق ردیہ و ناپسندہ سے نفس کو پاک و صاف کرے۔
35-☆ صفات ملائکہ سے دل کو جلا و صفائی بخشے۔
36-☆ اخلاق الہیہ کے رنگ میں رنگ جائے۔

شاہ ہمدان کا سلسلۂ طریقت

یہ وہ آثار ہیں جنہیں میں نے مجاہدات کے دوران پایا اور یہی وہ میوے ہیں جنہیں ریاضت کے معاملات کے دوران میں نے چنانچہ میں نے اپنے شیخ و مرشد، سید و آقا، قدوۃ الواصلین، حجت العارفین، سلطان المحققین، برہان الموحدین، سر اللہ فی الارضین، ابو المعالی شرف الحق والدین، محمود بن عبد اللہ المزدقانی، اللہ تعالی ان کے روح مکرم کو رحمت و مغفرت سے فیضیاب فرمائے (آمین)، کی صحبت سے پایا انہوں نے شیخ الاسلام والمسلمین، عارف و عارف کامل علاؤ الدولہ سمنانیؒ سے اخذ طریقت کیا۔ انہوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنیؒ کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ احمد ذاکر گوربانیؒ (جوز جانی) کی، انہوں نے شیخ علی لالاؒ کی، انہوں نے شیخ نجم الحق و الدین الکبریؒ کی، انہوں نے شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ کی، انہوں نے شیخ ابو النجیب سہروردیؒ کی، انہوں نے شیخ احمد غزالیؒ کی، انہوں نے شیخ ابوبکر نساجؒ کی، انہوں نے شیخ ابو القاسم گرگانیؒ کی، انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربیؒ کی، انہوں نے شیخ ابو علی کاتبؒ کی، انہوں نے شیخ ابو علی رود باریؒ کی، انہوں نے سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادیؒ کی انہوں نے شیخ سری سقطیؒ کی، انہوں نے شیخ معروف کرخیؒ کی، انہوں نے امام علی بن موسیٰ الرضاؒ کی، انہوں

Marfat.com

نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ کی، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادقؑ کی، انہوں نے اپنے والد امام علی زین العابدینؑ کی، انہوں نے اپنے والد امام حسین الشہیدؑ کی، انہوں نے اپنے والد سلطان الاولیاء، برہان الاصفیاء، اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی، انہوں نے سید المرسلین، امام المتقین، شفیع المذنبین حضرت محمد علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین کی صحبت اختیار کی۔

والحمد للہ رب العالمین

OOO

Marfat.com

رسالہ فقریہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ فقریہ اور اس کے نسخے	47
2	فقرا و درا ویش کی فضیلت	48
3	فقراء و دراویش کی تعلیم و تربیت	49
4	جعلی فقراء و دراویش	49
5	مریدین کو نصیحت و وصیت	50
6	سلسلۂ طریقت	52

Marfat.com

فقریہ

یہ رسالہ آداب وسیر اہل کمال، داؤدیہ، وصیت نامہ اور ارشاد نامہ سے پچاسی فیصد ملتا ہے یہ وہ رسالہ ہے جسے آپ نے اپنے ایک اہم مرید ملک شرف الدین خضر شاہ کی درخواست پر مکمل کیا ہے ملک شرف الدین خضر شاہ پکھلی کے حکمران تھے اور پکھلی موجودہ مانسہرہ اور اس کے گردونوح پر مشتمل ایک وسیع ریاست تھی جس کی سرحدیں کشمیر، پنجاب، افغانستان اور دردستان سے ملتی تھی خضر شاہ، شاہ ہمدان کا مخلص مرید اور خیر خواہ تھا 786ھ میں آپ کشمیر سے حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے پکھلی پہنچے جس کا موجودہ نام نوکوٹ ہے، ملک صاحب نے آپ کو چند دن وہیں ٹھہرنے کی استدعا کی اسی دوران آپ بیمار ہوئے اور 6 ذوالحجہ 786ھ کو آپ کا انتقال ہوا تھا۔

اس رسالے کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **الحمد للہ حق حمدہ والصلوۃ علی خیر خلقه محمد و اله اجمعین**

شاہ ہمدان نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا بلکہ بعد میں مشمولات کو دیکھ کر مختلف لوگوں نے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے کیونکہ اس میں شاہ ہمدان نے اپنے سلسلہ فقر وسلوک کو بیان کیا ہے اس لئے فقریہ کا نام پایا۔ واضح رہے کہ فقریہ کے نام سے شاہ ہمدان کے تین رسالے ملتے ہیں ایک تو زیر نظر یہی رسالہ ہے دوسرا آپ کا مرتب کردہ چہل حدیث کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے ہر ہر حدیث کا فارسی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ دیا ہے اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی والصلوۃ علی نبیه----**

یہ رسالہ اہل علم کے ہاں بے حد مقبول ہے جس کا ثبوت اس کے بے شمار قلمی نسخوں کی دستیابی ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے

1۔ کتابخانۂ ملک تہران میں تحت نمبر 4274 محفوظ ہے یہ مجموعے کا چوبیسواں رسالہ ہے اسے ابوذر بن عبد اللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے۔

2۔ کتابخانۂ مجلس شوری ملی تہران میں تحت نمبر 3871 محفوظ ہے۔

3۔ برٹش میوزیم لندن۔

4۔ فرہنگستان تاشقند تاجیکستان تحت نمبر 3212 یہ 991ھ میں کتابت ہوا تھا۔

5۔ علوم شرقیہ لینن گراڈ روس c-1092 میں 112-b میں بھی موجود ہے۔

6۔ اورینٹل انسٹیٹیوٹ رام پور انڈیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقر اور درویش کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ امابعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (الحشر:۸)	اس میں ان مہاجر فقیر صحابہ کا بھی حصہ ہے جو اپنے گھروں سے بے دخل اور مال و دولت سے محروم کئے گئے ہیں وہ صرف اللہ کے فضل اور خوشنودی کے طلبگار اور آرزومند ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور وہی سچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس:۶۲)	خبردار! اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو دنیا و آخرت میں کوئی خوف ہے نہ غم و فکر۔

حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اپنے مخلوق میں سے وہ مجھے دکھا کہ میں تیرے لئے ان سے محبت کروں تو فرمایا کہ کُلُّ فَقِیْرٍ یُرْزَقُهٗ ہر وہ فقیر جسے روزی مہیا کی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ رَجُلٌ ضَعِيْفٌ مُسْتَضْعِفٌ ذُوْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا ہے کہ کیا میں تمہیں ملوک (بادشاہ) جنت کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ وہ کمزور و ناتوان اور پھٹے پرانے کپڑے والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے۔

جب انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد خلاصۂ اہل عالم اولیاء اللہ ہیں جن کے دلوں کے باغیچے انوار الٰہیہ

Marfat.com

کا مظہر اوران کے سینے اسرارِ ذات نا متناہی کے مہبط (فیضان گاہ) ہیں۔ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے اپنے نفس امارہ کو ریاضت کی بھٹی میں پگھلایا اور جمال روح قدسی کو صیقل ارادت کے ذریعے ہوا و ہوس کی آلودگیوں سے پاک وصاف کر کے چمکایا تجلی جمالِ محبوب کے انتظار اور نفحات الطافِ مطلوب کے اشتیاق کو اپنا شعار و وطیرہ بنا رکھا۔ درگاہ الٰہی کے آب کرم میں بادبانِ فرع چلانے کے لئے اپنی عمر کی سرمایہ کاری کر لی۔ یہاں تک کہ جب مشرق عنایت کے مطلع سے آفتاب ولایت طلوع ہوا تو وہ عالم عرفان کے انسانی مدارج ومنازل پر سے گزر گئے ان کے نفوس مقدسہ اور ارواح پاکیزہ کا منزل اور مہبط اور جائے غروب یہی گروہ ہے کہ:

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْا اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ	اس میں وہ لوگ ہیں جو طہارت و پاکیزگی
يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (التوبہ:۱۰۸)	کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

فقراء و دراویش کی تعلیم وتربیت

عالم امکان کے مراتب ومنازل کی تشکیل، جناب حضرت قدسی کی کائنات کو خلق کرنے کا مقصد و مدعا، اور جناب خلاق عالم کا افراد واشخاص کی تخلیق و ایجاد کا مقصود و مطلوب اسی طائفہ کا وجود شریف ہے وہی جذبات ہدایت کے مخصوص اور منظور نظر ہیں اسی لئے ان کی تعلیم آیت کریمہ:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الکہف:۲۸)	اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کر کے پکارتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں

کے تحت الواح ضمیر اور صحیفہ ہائے سرائر پر مہر ثبت کر دی پس سنت الٰہی کے مطابق اس میدان کے پیاسوں اور اس بے کنار بیابان کے بھوکوں کے لئے معارف ربانی کے حوضوں کی جانب راہنمائی کرنا، بادیۂ طلب کے تشنگان کو اسرار الٰہی کی مصنوعات سے فیضیاب کرانا اور ان کی مدد کرنا مہماتِ دین اور مقامات ارباب یقین میں سے ہے۔

جعلی فقراء و دراویش

جب عالم وحدت کے صبا رفتار لوگوں نے مردار دنیا کے کتوں کی صحبت سے اپنے دامن ہمت کو کھینچ لیا اور تر دامنانِ مغرور کے نام وننگ اور خود پرستان میثور کی عزت و ناموس سے قاف غیرت کے قلہ (چوٹی، پناہ گاہ) میں پناہ لے لی۔ جب ان پڑھ جہلاء اور خواہشات کے اسیر عقلاء نے دنیا میں پھیل کر خود کو ان عزیزوں کی مانند بنالیا اس بدقسمت قوم کے برے اعمال اور قبیح اقوال کے شوم نے مسلمانوں کے عقائد ونظریات میں اثر ونفوذ حاصل کر لیا یہاں تک کہ انہیں دینی احکام کے منہاج اور جادۂ شریعت سے دور کر دیا اس طرح وہ طبیعی مالوفات

Marfat.com

اور نفسی لذات کو مقصد حقیقی سمجھ بیٹھے اور اس نے نفسانی خواہشات اور دنیا کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا الحاد و زندقہ کو فقر سے موسوم کر دیا بہ ایں ہمہ طالبانِ صادق اور راغبانِ باتوفیق عنایت و فضل ربانی کی تائید و حمایت کی بدولت اپنے دامن ہمت کو ان کی صحبت کی آلودگی سے ملوث نہیں کئے بلکہ ان مقبول بارگاہ لوگوں کے باطنی اسرار اس ذلیل و کمینی قوم کی الفت و تعلق سے ذرا بھی آلودہ نہیں ہوئے اور توفیق ایزدی کے نور کے ذریعے حق و باطل کے درمیان انہوں نے تمیز و فرق پیدا کیا۔

مریدین کو نصیحت و وصیت

طالب صادق ملک شرف الدین خضر شاہ، (اللہ تعالیٰ ان کے حال کی اصلاح فرمائے آمین)، انہی لوگوں میں سے ایک ہیں، انہوں نے مجھ سے وصیت قلمبند کرنے کی استدعا کی جو آداب و سیر اہلِ کمال پر مشتمل ہو اور اس میں اربابِ کشف و شہود، اللہ تعالیٰ عوام الناس میں انہیں اثر و رسوخ دے اور اہل اسلام کے درمیان ان کے فیوض و برکات کو دوام بخشے (آمین) کے نسبت خرقہ شریف کا بھی ذکر ہو۔ پس اشارت آیت کریمہ:

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝	عصر کی قسم! بیشک انسان نقصان میں ہے سوائے
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان لوگوں کے جو ایمان لائے اچھے کام کا حکم
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝	دیتے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین اور صبر کی
(العصر: ۱ تا ۴)	وصیت کرتے رہے۔

کے مطابق حقیقت حال لکھا جاتا ہے۔

برادر گرامی! چاہیے کہ:

۱۔ تقویٰ اختیار کرو جو دنیا میں عزت اور آخرت کے لئے زادِ راہ ہے۔
۲۔ احکام خداوندی کی تعمیل کرو۔
۳۔ مداومت ذکر کے ذریعے دل کو آباد و معمور رکھو۔
۴۔ طاعات الٰہی خوب بجالاؤ۔
۵۔ مخالفت حق سے اجتناب کرو۔
۶۔ مصائب اور سختی کے وقت صبر کرو۔
۷۔ کسی کام میں شبہ ظاہر ہوتے ہی فوراً رک جاؤ۔
۸۔ مختلف طاعات اور عبادات بجالانے کے لئے وقت مقرر کرو۔
۹۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر تعلق توڑ لے۔

Marfat.com

۱۰۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا خیال رکھو۔
۱۱۔ فرمان حق کی تعظیم کرو۔
۱۲۔ مخلوقات خداوندی پر رحم وشفقت کرو۔
۱۳۔ بول چال میں سچے رہو۔
۱۴۔ اور ہر کام اور معاملے میں انصاف کو ملحوظ رکھو۔
۱۵۔ لوگوں کو نصیحت کیا کرو۔
۱۶۔ نفس امارہ کو دشمن رکھو۔
۱۷۔ جسم سے ریاضت ومجاہدہ کرو۔
۱۸۔ دوستوں سے گھل مل کر رہو۔
۱۹۔ پڑوسیوں سے تعاون کرو۔
۲۰۔ رشتہ داروں سے مل جل کر رہو۔
۲۱۔ ضعیفوں کی مدد کرو۔
۲۲۔ فاجر لوگوں سے دشمنی رکھو۔
۲۳۔ فاسق لوگوں سے دور رہو۔
۲۴۔ ماتحت لوگوں پر رحم کرو۔
۲۵۔ یتیموں پر شفقت کرو۔
۲۶۔ غریبوں کو دوست رکھو۔
۲۷۔ درویشوں کے ساتھ مروّت کا مظاہرہ کرو۔
۲۸۔ دین میں متحدر رہو۔
۲۹۔ دنیا میں قناعت گزینی اختیار کرو۔
۳۰۔ طاعت میں غیرت وسبقت لے جاؤ۔
۳۱۔ عبرت کی نظر سے دیکھو۔
۳۲۔ سکون میں غور وفکر ہو۔
۳۳۔ گفتگو میں امانت ہو۔
۳۴۔ حرکات وسکنات میں پاکیزگی ہو۔
۳۵۔ عہد میں وفادار ہو۔

Marfat.com

۳۶۔ اہل حق کے ساتھ دوستی اور صلح وصفائی سے رہو۔

۳۷۔ نعمت ملے تو شکر گزار رہو۔

۳۸۔ بلاء و آزمائش میں صابر رہو۔

۳۹۔ خیر و بھلائی میں بازی لے جایا کرو۔

جب طالب صادق ان اوصاف سے متصف ہو جائے، وقت کا خیال رکھنے اور فرصت کو ملحوظ رکھنے سے غافل نہ رہے اور اپنی روح قدسی کو ان اوصاف کی زینت سے مزین و آراستہ کرے تو یقیناً اسرار روحانی کے خوشگوار جھونکے بارگاہ خداوندی سے آنے لگیں گے اور ان کے آثار حقائق سالک کے مقامات، مقربین کے اطوار اور احوال صادقین کے کشف میں ترقی کا باعث ہوں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر، (قدرت خداوندی میں) تفکر، دین (اسلام) سے وابستگی، خوف (خداوندی) غم و (محبوب) خشیت (الٰہی) زہد (از دنیا) ورع، رجاء (رحمت حق) اخلاص، توکل، تفویض (حق) تسلیم (رضائے الٰہی) صبر و رضا، شکر و حیاء، صدق و ایثار، مروت و فتوت، ادب و یقین، انس و محبت، علم و حکمت، فراست و بصیرت، الہام و سکون، محبت و شوق، وجد و سرور، غیبت و تمکین، توحید، فنا و بقاء وغیرہ جیسے ارباب قلوب کے بلند مراتب اور اہل کشف و شہود کے اونچے درجات۔

سلسلۂ طریقت

اس ضعیف و نحیف (شاہ ہمدان) نے ان آثار کے بعض ثمرات اپنے آقا و مولیٰ، سیدی و سندی، قدوۃ الواصلین، حجۃ العارفین، سلطان المحققین، برہان المدققین، شرفه الله فی الارضین ابو المعالی شرف الحق والدین شیخ محمود بن عبد اللہ المز دقانی افاض اللہ علی روحہ الکریم سے پایا اور مشاہدہ کیا، انہوں نے شیخ الاسلام و المسلمین، عارف و عالم ربانی، رکن الملۃ والدین احمد بن محمد المعروف بہ علاؤ الدولہ سمنانیؒ سے اخذ طریقت کیا۔ انہوں نے شیخ و عارف نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنیؒ سے، انہوں نے شیخ احمد ذاکر گورفانیؒ (جوز جانی) کی صحبت سے، انہوں نے شیخ علی لالاؒ سے، انہوں نے شیخ محقق، کامل مکمل ابو الجناب احمد بن عمر خیوقی المعروف بہ نجم الدین الکبریٰؒ سے، انہوں نے شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ سے، انہوں نے شیخ ابو النجیب سہروردیؒ سے، انہوں نے شیخ احمد غزالیؒ سے، انہوں نے شیخ ابو بکر نساجؒ سے، انہوں نے شیخ ابو القاسم گرگانیؒ سے، انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربیؒ سے، انہوں نے شیخ ابو علی کاتبؒ سے انہوں نے شیخ ابو علی رود باریؒ سے، انہوں نے سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادیؒ سے انہوں نے شیخ سری سقطیؒ سے، انہوں نے شیخ معروف کرخیؒ سے، انہوں نے امام الانس والجن علی بن موسیٰ الرضا سے، انہوں نے امام موسیٰ کاظمؒ سے، انہوں نے امام جعفر صادقؒ سے، انہوں نے امام علی زین العابدینؒ سے، انہوں نے امام حسین الشہیدؓ سے انہوں نے امام الاولیاء، سلطان الاتقیاء، باب مدینۃ العلم، منبع کرم و حلم، اسد اللہ

Marfat.com

الغالب علی بن ابی طالبؓ سے، انہوں نے سید المرسلین، امام المتقین، رسول رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت وارشاد پایا ہے۔

جو طالب حق چاہتا ہو کہ معاصی اور ممنوعات کے ارتکاب سے لو نہ لگائے اور بساط عبودیت پر پابند رہے تو چاہیے کہ اس کو توبہ کرائے، ذکر الٰہی کی تعلیم دے، اہل طریقت کے وظائف واوراد کی طرف رہنمائی کرے اور آداب ارباب قلوب پر پابندی کی شرط کے ساتھ اس کی رہبری کرے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ پیروی کرنے والوں پر سلامتی ہو۔

☆☆☆

Marfat.com

تلقینیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ تلقینیہ اور اس کے نسخے	57
2	وجہ تصنیف رسالہ	59
3	فضل الٰہی کا آغاز	59
4	توبہ و انابت	60
5	اصل اول رسول اللہ کی مشابہت	62
6	مشابہت صوری	62
7	قول میں مشابہت	63
8	آٹھ باتوں سے زبان کی حفاظت	63
9	عیب پوشی	63
10	حصول بصیرت کے چار ذرائع	64
11	بنی آدم کے چار گروہ	65
12	ذکر خفی	65
13	ذکر خفی کا طریقہ	66
14	اعمال صبح	67
15	لباس میں مشابہت	67
16	خورد و نوش میں مشابہت	68
17	دسترخوان	68
18	رہائشگاہ میں مشابہت	69
19	ساز و سامان میں مشابہت	70

Marfat.com

20	رفتار و کردار میں مشابہت	70
21	دنیا کی زندگی میں مشابہت	71
22	ایک بزرگ کی حکایت	72
23	اصل دوم تثبت	73
24	اصل سوم تحقق	75

Marfat.com

رسالہ تلقینیہ

شاہ ہمدان کا یہ رسالہ تلقینیہ، آدابِ مبتدی اور رسالۃ التوبہ کے مختلف ناموں کے ساتھ مختلف کتاب خانوں کی زینت ہے۔ مصنف ممدوح نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا یہ رسالہ مبتدی سالکانِ راہ حق کے لئے لکھا گیا ہے۔ چنانچہ آپ خود لکھتے ہیں ''این رسالہ ایست موجز وعجالہ ایست مختصر در بیان آدابِ مبتدی وطالب الخ '(۱)'

مذکورہ بالا بیان کی روشنی میں برٹش میوزیم لندن کے نسخے کو ''آدابِ مبتدی'' سے موسوم کیا گیا ہے۔(2)

تاشقند کا نسخہ ''رسالۃ التوبہ'' کے نام سے موسوم ہے جس کی وجہ غالباً اس میں موجود توبہ کے بارے میں احکام ومسائل ہیں جو سالکانِ راہِ حق کی اولیں منزل ہے۔(3)

مذکورہ بالا ناموں کے علاوہ ''تلقینیہ'' بھی اس کتاب کی حمد سے اخذ کیا گیا ہے لیکن ہمدانیات سے وابستہ دانشور حضرات اور کتاب شناسی سے منسلک اربابِ علم کے ہاں یہی نام مروّج اور متداول ہے، چنانچہ راقم السطور نے اسی نام کو اختیار کیا ہے راقم کے نسخے کی فہرست اور عنوان میں یہی نام درج ہے۔

اس رسالے کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں راہِ طریقت کے مبتدی سالکوں کے لئے بہت سے آداب آیات واحادیث کی وضاحتوں کے ساتھ درج ہوئے ہیں جن میں توبہ وانابت اور ارادت وسلوک کے آغاز و ابتداء سے متعلق ضروری مسائل ہیں جنہیں قارئین کرام متن میں ملاحظہ فرمائیں گے اور دوسرے حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا بیان ہے اور چند سنت رسول کی مثال تبرکاً درج ہیں۔

اس ضمن میں یہاں اس بات کا ذکر بے جا معلوم نہیں ہوتا کہ علمائے اسلام کے مطابق ایمان وعمل تین باتوں سے عبارت ہے اول اقرار باللسان دوم تصدیق بالقلب اور سوم عمل بالارکان (4) لیکن میر سید علی ہمدانی ان تینوں کے ساتھ ایک چوتھے رکن کا اضافہ کرتے ہیں وہ ہے سنت نبوی کی پیروی۔ یعنی اقرار وتصدیق اور عمل جب تک متابعت سنت رسول کے مطابق نہ ہو مقبول نہیں۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ:

(۱) جو آدمی اقرار باللسان نہیں کرتا وہ کافر ہے۔

(۲) جو آدمی اقرار باللسان کرتا ہے مگر تصدیق بالقلب نہیں کرتا وہ منافق ہے۔

Marfat.com

(۳) جو آدمی اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب میں ٹھیک ہے مگر عمل بالارکان نہیں کرتا وہ فاسق ہے۔
اور (۴) جو آدمی اقرار باللسان، تصدیق بالقلب اور بالارکان میں ٹھیک ہے مگر سنت نبوی کی پیروی نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔

میر سید علی ہمدانی تمام تر روحانی کمالات اور عرفان و تصوّف کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی نہ صرف ضروری خیال کرتے ہیں بلکہ اس پر پابندی سے عمل کرنے کو لازمی تصور کرتے ہیں چنانچہ اس رسالے کے حصہ دوم کے تین مطالب میں سے پہلا اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، دوسرا اس پر پابندی سے عمل کرنا اور تیسرا اس کے ثمرات سے بہرہ ور ہونا ہے۔

یہ رسالہ ڈاکٹر محمد ریاض نے دو نسخوں کی روشنی میں ایڈٹ کیا اور دانش (اسلام آباد) کے شمارہ ۱۶ میں شائع کرادیا ہے(5) تاہم یہ نسخہ اغلاط سے بھرپور ہے راقم السطور نے اپنے پاس موجود نسخے اور ڈاکٹر صاحب کے مطبوعہ نسخہ کے درمیان موازنہ کیا ہے۔ اس طرح ایک درست ترین نسخہ تیار کرنے کے بعد اس کا اردو ترجمہ نذرِ قارئین کیا جارہا ہے۔

اس رسالے کے مندرجہ ذیل قلمی نسخوں کا راقم السطور کو علم ہے۔

۱۔ کتاب خانہ ملک تہران 4274/25 یہ ایک مجموعے کا پچیسواں رسالہ ہے۔
2۔ خانقاہ احمدیہ شیراز، بلا نمبر۔
3۔ انجمن ترقی اردو کراچی زیر نمبر 2 ق ف 43۔
4۔ اخوند علی غربوچنگ بلتستان مرحوم کے پاس ایک نسخہ موجود ہے۔
5۔ کتاب خانہ برات بلتستان، (راقم السطور کی ذاتی لائبریری) بلا نمبر
6۔ برٹش میوزیم بعنوان آداب المبتدی۔
7۔ ادارہ علوم شرقیہ تاشقند تحت نمبر 754/xxiii بعنوان رسالۃ التوبہ یہ 1079ھ میں لکھا گیا نسخہ ہے اس کے ساتھ میر سید علی ہمدانی کے 24 اقوال زرین بھی ہیں۔
8۔ ایک نسخہ اورینٹل انسٹیٹیوٹ رامپور انڈیا میں بھی ہے۔
9۔ ایک نسخہ علوم شرقیہ ریسرچ سنٹر ٹونک انڈیا میں ہے۔

ڈاکٹر محمد ریاض مرحوم نے دانش شمارہ ۱۶ میں شائع کیا تھا ۱۹۹۶ء میں میں نے مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ساتھ شائع کیا تھا۔

Marfat.com

حواشی وتوضیحات

1۔ دیکھیے افتتاحی کلمات تلقینیہ۔

2۔ دیکھیے متن رسالہ تلقینیہ۔

3۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی۔منزوی، جلد دوم ص 1096۔

4۔ دیکھیے ذخیرۃ الملوک ص 13-

5- دانش اسلام آباد ص 5 شمارہ 16۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَقَّنِیْ دَقَائِقَ الْعِرْفَانِ بِتَرْجُمَانِ اللِّسَانِ تَلْقِیْنًا وَّ عَلَّمَنِیْ مَعْرِفَةَ اٰدَابِ الْعُبُوْدِیَّةِ فِیْ حَضْرَتِ الرَّبُوْبِیَّةِ تَعْلِیْمًا۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الْاَنَامِ کَیْ یُبَیِّنَھُمْ حَقَائِقَ الْاِسْلَامِ اِجْمَالًا وَّ تَفْصِیْلًا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اھْتَدَوْا بِالْحَقِّ تَسْلِیْمًا۔

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے زبان کے ذریعے علم وعرفان کے باریک نکات اچھی طرح سمجھائے اور مجھے اپنی بندگی کے آداب سکھلا دیئے درود وسلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو لوگوں میں مبعوث ہوئے تاکہ آپ اسلام کی حقانیت اجمال وتفصیل کے ساتھ ان پر واضح کریں نیز آپ کی آل پر اوراصحاب پر جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور انہوں نے قبول کیا۔" رضوان اللہ تعالٰی اجمعین۔

وجہ تصنیف کتاب

امابعد یہ ایک مختصر سا رسالہ اور چھوٹا سا کتابچہ ہے جو ایک مخلص دوست کی تحریک پر راہِ حق کے مبتدی (سالک) کے آداب اور مقصد اصلی ومطلوبِ حقیقی تک رسائی کے بیان میں لکھا گیا ہے۔ وہ دوست خود بھی ان معانی سے پوری پوری واقفیت رکھتا ہے توقع ہے کہ انشاء اللہ یہ کتابچہ سعادتِ ابدی کے طالبوں کیلیئے رہنما اصول اور بارگاہِ ایزدی کے سالکوں کیلیئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔:

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

فضل الٰہی کا آغاز

میرے عزیز! جان لے اَلْھَمَھَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اَسْرَارَ الطَّرِیْقَةِ حُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ اللہ تعالٰی اپنی بے

Marfat.com

مثال توفیق سے ہم پر اور تم پر طریقت کے اسرار ورموز الہام کرے (آمین) جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی بندے کو عزت و بزرگی کی خلعت پہنائے اپنی ذات وصفات کے حقائق ومعارف سے متعلق علم ومعرفت عطا کرے اور اس کے نفس کو پاکیزگی دل کو صفائی اور روح کو نور عرفان سے تازگی بخشے تاکہ اس کی روح کو انوار وتجلیات ڈھانپ لیں اور اس کی ذات وصفات کے انوار کا اس پر نزول ہو، تو سب سے پہلے اس کے دل پر انوارِ قدیم سے ایک نور نازل فرماتا ہے تاکہ وہ اس نور کی مدد سے چشم بصیرت کھول لے جو نفسانی خواہشوں اور جسمانی لذتوں کے دھول و آلائش کی وجہ سے بند ہو کر رہ گئی ہے پس چشم بصیرت کے کھلتے ہی وہ اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھتا ہے۔ تخلیقِ آدم اور جملہ مخلوق پر اس کی فضیلت پر غور کرتا ہے تا آنکہ آخر کار پکار اٹھتا ہے کہ:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار (آل عمران:191)	پروردگارا! تو نے کوئی چیز بے کار پیدا نہیں کی اور تو ہر عیب سے پاک ہے پس ہمیں عذاب دوزخ سے بچا

ابھی وہ بندہ اسی تفکر وتدبّر میں کھویا ہوا ہوگا کہ وہی نور قدیم جو اس معانی کے لئے مخصوص ہے وہ بندے کی قندیل قلب میں دوسری بار جلوہ گری کریگا تو وہ کسی قسم کے حرف وآواز کے بغیر زبان حال سے پکار اٹھے گا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اَیْ لِيَعْرِفُوْن (الذاریات:56)	ہم نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت یعنی معرفت کی غرض سے پیدا کیا ہے۔

وہ درجات معرفت سے خود کو دُور پائے گا تو دل سے اپنی محرومی پر افسوس وندامت کا اظہار کرے گا اس (کے دل) میں اسے حاصل کرنے کا شوق جوش مارے گا اور وہ اس سعادت کے اسباب کو حاصل کرنے کی خواہش کرے گا اس خواہش کو صوفیہ کی اصطلاح میں ارادت کہتے ہیں۔

حصول سعادت کی خواہش کا نام ارادت رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر کام کا آغاز ''ارادہ'' سے ہوتا ہے، اسی طرح سالکوں کے مقامات کی ابتداء اور طالبوں کے معاملات کا آغاز بھی اسی سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ (خواہشِ ارادت اور) صاحب خواہش مرید (ارادہ کرنے والا یا صاحب ارادہ) کہلاتا ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ مرید خواہشاتِ نفسانی کے خلاف قدم اٹھانے کا نام ہے کیونکہ وہ (صوفیہ) ایسے شخص کو مرید کہتے ہیں جو اپنی تمناؤں کو ترک کر چکا ہو اور اپنے ارادے کو ارادۂ حق میں گم کر چکا ہو۔

پس جس کی خواہش جو ارادت سے موسوم ہے، بالفعل عمل میں آئے وہ توبہ کہلاتی ہے۔

توبہ وانابت

توبہ امر حق کی اطاعت میں داخل ہونے اور نفس وشیطان کی اطاعت سے باہر نکل جانے کا نام ہے اور

Marfat.com

یہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (النور:۳۱)	اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ (رجوع) کرو

اسی طرح مزید ارشاد فرمایا ہے:۔

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (التحریم:۸)	اللہ تعالیٰ کی طرف توبۂ نصوح کرو۔

یہاں پر توبۃ النصوح کا مطلب یہ ہے کہ :

اَلْخَالِصُ لِلّٰهِ خَالِصًا عَنِ الشَّوَائِبِ	ایسی توبہ جو ہر قسم کے (شک و تردّد سے پاک اور منزہ) صرف اللہ کے لئے ہو۔

توبہ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے:۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (حدیث نبوی)	توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ جس کا گناہ کوئی نہ ہو۔

حقیقت توبہ یہ ہے کہ گناہ کا کام فوراً ترک کرے، آئندہ پھر گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم و ارادہ کرے اور گذشتہ غلطیوں کی تلافی کرے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ فرماتے ہیں کہ:

اَلتَّوْبَةُ تَبْدِيْلُ الْحَرَكَاتِ الْمَذْمُوْمَةِ بِالْحَرَكَاتِ الْمَحْمُوْدَةِ فَلَا يَتِمُّ ذَالِكَ اِلَّا بِالْخَلْوَةِ وَ الْعِصْمَةِ وَاَكْلِ الْحَلَالِ توبہ مذموم حرکات کو پسندیدہ حرکات میں تبدیل کرنے کا نام ہے لیکن یہ اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک آدمی خلوت اور تقویٰ اختیار نہیں کرتا اور حلال خوری کا اہتمام نہیں کرتا

نیز یہ تبدیلی اس وقت تک بارآور نہیں ہوتی جب تک سالک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سنت کی پیروی نہیں کرتا اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر استقامت اختیار نہیں کرتا۔

کمال متابعت (سنت رسول کی پیروی) تشبہ (رسول اللہ سے مشابہت) تثبت (سنت رسول اور نیک کاموں پر ثابت قدمی) اور تحقق پر موقوف ہے۔ یہ تین اصول مقامات طریقت کا مدار ہیں یعنی اصل اول تشبہ، اصل دوم تثبت اور اصل سوم تحقق۔

☆☆☆

Marfat.com

اصل اوّل مشابہت

اصل اوّل تشبہ کی دو صورتیں ہیں۔ اول مشابہت صوری کے بیان میں اور دوم مشابہت معنوی کے بیان میں۔

مشابہتِ معنوی

تشبہ معنوی (سیرت کی مشابہت) یہ ہے کہ سالک اپنے باطن کو خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ مثلاً شرک، کفر، شک، حسد، بغض، عجب، ریا، بدعت پر اعتقاد، مسلمانوں پر ظلم کرنے کے ارادے، مال و دولت اور عہدہ و ریاست کی خواہش وغیرہ سے پاک وصاف رکھے اور دل کے باغیچے کو اخلاق حمیدہ اور عقائد پسندیدہ کے گوناگون پھولوں اور خوشبودار گل و ریحان مثلاً توحید و ایمان، یقین و اخلاق، صدق و توکل، صبر و رضا اور نیکی کے ارادے، موت، قبر، قیامت، حساب، پل صراط اور میزان کی یاد، شوق و انس اور محبت و معرفتِ پروردگار، اپنے اوقات کا مراقبہ، مکاشفہ، تفکّر اور تدبّر جیسے کاموں میں صرف کرنا وغیرہ سے آباد اور معمور رکھے۔ ان میں سے ہر کام انوارِ الٰہی کی جلالی اور جمالی تجلّیات کے انعکاس کے لائق بن سکے گا۔:

ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ (المائدہ:۵۴)	یہ اللہ کے فضل ہیں جسے چاہتا ہے، دیتا ہے۔

مشابہتِ صوری

تشبہ صوری یہ ہے کہ ان تمام افعال میں جو ظاہر اعمال سے تعلق رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپؐ کے اصحاب اور سلف صالحین کے فعل و عمل کی مشابہت اختیار کی جائے تا کہ بشارتِ عظمٰی سے سرفراز ہو جائے۔:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (حدیث نبوی)	کسی قوم کی مشابہت اختیار کرنے والا انہی میں سے ہے

Marfat.com

قول میں مشابہت

گفتگو اور بول چال میں مشابہت یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنی زبان کو جھوٹ بولنے، غیبت جوئی کرنے، بہتان باندھنے، الزام تراشی کرنے، چغلی کھانے، فحش بکنے، یاوہ گوئی کرنے اور زیادہ بولتے رہنے وغیرہ سے محفوظ رکھے تاکہ زبان پر ذکر حق جاری رہے اس کے ساتھ ہی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، تلاوتِ قرآن وحدیث اور اولیائے کرام ومشائخ عظام کی حکایات پڑھنے میں جو طاعت میں دلچسپی بڑھانے کے ذریعے ہیں، مصروف ومشغول رکھے۔ زبان کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

كَلَامُ بَنِيْ اٰدَمَ كُلُّهُ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ (حدیث نبویؐ)	لوگوں کی تمام تر گفتگوؤں کی ذمہ داری اسی پر ہے سوائے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ذکر اللہ کے۔

آٹھ باتوں سے زبان کی حفاظت

سالک کو چاہیے کہ زبان کو آٹھ باتوں سے بچائے۔

اول: جب کسی سے وعدہ کرے تو جب تک شرعی عذر موجود نہ ہو وعدہ خلافی نہ کرے۔

دوم: سچی یا جھوٹی، عمداً یا سہواً کسی بھی حالت میں اللہ کا نام لے کر قسم نہ کھائے۔

سوم: نفع ونقصان اور ہنسی مذاق کی خاطر جھوٹ نہ بولے۔

چہارم: کسی بھی نیک یا بُرے آدمی پر لعن طعن نہ کرے۔

پنجم: دوست یا دشمن کسی کے حق میں بددعا نہ کرے۔

ششم: لوگوں کے بارے میں کفر وشرک اور نفاق کی گواہی اور جھوٹی گواہی خصوصاً نہ دے۔

ہفتم: پاک دامن یا غیر پاک دامن کسی پر بھی تہمت نہ لگائے۔

ہشتم: گفتگو اور بول چال کے دوران ''میں، میں'' اور اسی قسم کے ایسے الفاظ استعمال نہ کرے جو انانیت پر مبنی ہوں۔

اگر سالک ان امور کو ملحوظ خاطر رکھے تو یقین ہے کہ جلد یا بدیر اپنے اقوال وافعال کے نتائج اور ثمرات کا مشاہدہ کر لے گا۔

عیب اور پردہ پوشی

نیز سالک کو چاہیے کہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں رہنے اور ان کے افشاء کرنے سے احتراز کرے بلکہ ہر

Marfat.com

وقت اپنے عیوب کی طرف دھیان رکھے اور انہیں دور کرنے کی تدبیر کرتا رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا بَصَّرَہُ بِعُیُوْبِ نَفْسِہٖ (حدیث نبوی) جب اللہ کسی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے عیوب سے آگاہی کی توفیق بخشتا ہے۔

حصولِ بصیرت کے چار ذرائع

یہ بصیرت چار ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔

پہلا ذریعہ یہ ہے کہ سالک خود کو ایسے شیخ کامل کی صحبت میں پابند رکھتا ہے جو خود بھی اپنے نفس کے عیوب کو دیکھنے والا (بینا) اور اس کی آفات خفیہ کو جاننے والا (عارف) ہوتا ہے۔ پس سالک راہ حق ان صفات کے حامل مرد کامل کو اپنے نفس پر حاکم و مختار بنائے۔ ہر کام اس کے اشارے اور ایما سے کرے۔ وہ اس بزرگ کے نور ولایت کے طفیل اپنے نفس میں موجود تمام عیوب سے آگاہ اور واقف رہے گا۔

دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ اگر ایسا شیخ یا مرد کامل نہ ملے، جیسا کہ اس زمانے میں ایسی شخصیت نہیں ملتی، تو ایک سچے اور دیندار شخص کو تلاش کرے اور اسے دوست بنا کر اپنا راز دار بنائے تا کہ جو کچھ قول و فعل اور حرکات و سکنات میں سے اسے پسند نہ آئے وہ ان کی نشاندہی کیا کرے اور سالک ان ناپسندیدہ اقوال و افعال کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر خود سے دور کرنے کی سعی کرے یہ طریقہ بھی اکابرین دین کا پسندیدہ طریقہ ہے۔

تیسرا ذریعہ یہ ہے کہ اگر ایسا سچا اور دیندار دوست بھی دستیاب نہ ہو تو اپنے عیوب کو دشمنوں کی زبانی معلوم کرے اور ان کی فراہم کردہ معلومات سے استفادہ کرے کیونکہ بہت سے عیوب ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں دوست اپنے دوست کا کمال شمار کرتا ہے لیکن دشمن ایسا نہیں کرتا۔ یہ بات محبت کی فراوانی کی وجہ سے ہوتی ہے یا دوست سے بگاڑ کے خوف کی بنا پر۔ لہٰذا دشمن سے سُن کر ان عیوب کو دُور کرے۔

چوتھا ذریعہ یہ ہے کہ ہمیشہ لوگوں کی مجالس و محافل میں حاضر ہوتا رہے اور لوگوں کے اقوال و افعال پر کڑی نظر رکھے، ان میں سے جو پسند نہ آئے ان سے بچتا رہے اور جو پسند آئے اس کو اپنانے کی کوشش کرے۔ اس طرح ان عیوب سے واقف ہو سکتا ہے اور انہیں بآسانی دور کر سکتا ہے۔

جب نفس ناپسندیدہ عیوب سے پاک ہو جائے اور باطنی بیماریوں سے روح تندرست ہو جائے تو چاہیے کہ ہر وقت نماز، تلاوت، اوراد، تقدیس اور تسبیح وغیرہ میں مصروف و مشغول رہے۔

Marfat.com

بنی آدم کے چار گروہ

(دنیا میں زندگی گزارنے کے لحاظ سے) بنی آدم کے چار گروہ ہیں۔

اول: پہلا گروہ وہ ہے جو دل وزبان کو کسب معاش کے وقفے کے سوا باقی سارا وقت ذکر حق میں مشغول رکھتا ہے۔ یہ صدیقوں کی جماعت ہے یہ مقام اس وقت حاصل ہوتا ہے جب سالک مختلف ریاضتوں اور اطاعتوں میں مصروف رہتا ہے اور طویل مدت تک خواہشات اور شہوات نفسانی سے محترز اور مجتنب رہتا ہے۔

دوم: دوسری جماعت وہ ہے جس کا ظاہر و باطن دنیا کے مختلف مشاغل میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اس جماعت کی زبان پر اتفاق کے طور پر یا رسم و عادت کی بنا پر ہی آتا ہے یہ جماعت ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔

سوم: تیسرا گروہ وہ ہے جو دنیا اور آخرت دونوں معاملات میں مصروف رہتا ہے لیکن دنیوی معاملات کے مقابلے میں اخروی معاملات کا اہتمام زیادہ کرتا ہے۔ لہذا یہ گروہ نجات پانے والوں میں سے ہے۔

چہارم: چوتھی جماعت وہ ہے جو دنیوی و اُخروی دونوں معاملات میں بھرپور حصہ لیتی ہے مگر دنیوی معاملات کی جانب زیادہ میلان رکھتی ہے اور اُخروی امور کی جانب کم توجہ دیتی ہے امید ہے کہ یہ جماعت مغفور (بخشش پانے والوں میں سے) ہوگی۔ جس طرح بنی آدم مختلف طریقوں سے زندگی گذارتے ہیں اسی طرح آخرت میں ان کے حالات مختلف ہوں گے۔ مثلاً اوّل الذکر گروہ کو دوزخ کی آگ سے کوئی سروکار نہیں ہوگا وہ سیدھے جنت میں چلے جائیں گے جب کہ دوسری جماعت جنت اور اس کی نعمتوں سے محروم رہ جائے گی اور دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہوگا۔ تیسرا گروہ اپنے اعمال کی پاداش میں سزایاب ہوگا اور بہت جلد جنت میں چلا جائے گا۔ جبکہ چوتھی جماعت اپنے کثیر گناہوں کی بناء پر طویل مدت دوزخ میں معذب رہے گی جس کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی:

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرہ ۲۰۱) اے پروردگار! ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔

ذکر خفی قوی

سالک اگر ذکر و فکر میں اشغال اختیار کرنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر خفی کی پابندی کرے جو مشائخ کبار رحمۃ اللہ علیہم سے ماخوذ ہے۔ یہ ذکر اخلاص و یقین کے زیادہ قریب اور عجب وریا سے زیادہ دور ہے۔ خاص طور پر مبتدی حضرات کے لئے ذکر خفی میں مصروف رہنا زیادہ ضروری ہے:

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيّ حدیث نبویؐ بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔

Marfat.com

ارشادِ نبویؐ سے یہ بات ثابت ہے۔ چاہیئے کہ بہترین اوقات میں ذکر خفی کیا کرے اور وہ وقت رات کا آخری حصہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک اور مغرب وعشاء کا درمیانی وقفہ ہے اگر سالک مفرد، منقطع یا ارباب عزلت میں سے ہو تو چاہیے کہ مذکورہ بالا اوقات ذکر وفکر میں گزار دے۔ اگر اہل صحبت یا صاحب اہل وعیال میں سے ہے تو چاہیے کہ رات کے آخری حصے میں پابندی سے قیام کیا کرے اور کبھی کبھی دوسرے وقفے میں بھی ذکر وفکر میں مصروف رہا کرے۔

ذکر خفی کا طریقہ

جب رات کے آخری حصے میں بیدار ہو جائے تو قرآنی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول دعاؤں کو پڑھے۔ نیز طہارت مکمل کرنے کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کرے پھر تہجد کی نمازیں پڑھے، یہ زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور کم از کم چار رکعتیں اور متوسط آٹھ رکعتیں ہیں۔ لہٰذا اوسط یعنی آٹھ رکعت نماز تہجد پڑھے، جب تہجد کی نماز سے فارغ ہو جائے تو دس بار درود شریف اور ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور سب سے آخر میں یہ دُعا پڑھے:-

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَ
اے میرے رب! تیرا ذکر اور شکر کرنے میں میری مدد فرما تیری عبادت اور اطاعت کی توفیق دے مجھے تیری
تَوْفِیْقِ طَاعَتِكَ وَاِجْتِنَابِ مَعْصِیَتِكَ یَارَبُّ هَبْ لِیْ مِنْ
نافرمانی سے باز رکھ! اے رب! مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو خوب عطا فرمانے والا ہے اے رحم
لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! میں تیری رحمت کا واسطہ دیتا ہوں۔

ذکر خفی کی کیفیت یہ ہے کہ سالک قبلہ رُخ ہو کر دو زانو ہو کر بیٹھ جائے، آنکھیں بند کرے اور دونوں ہاتھوں کو کھول کر گھٹنوں پر رکھے، پشت سیدھی کرے، سر سامنے کی جانب نیچے جھکا لے، کلمہ لَا کہتے ہوئے ناف سے پوری قوت کے ساتھ سر کو اوپر اٹھائے' کلمہ اِلٰـــہَ کہتے ہوئے سر دائیں چھاتی کی طرف جھکائے' کلمہ اِلَّا کہتے ہوئے سر کو ایک بار پھر اوپر اٹھائے' کلمہ اللہ کہتے ہوئے بائیں چھاتی کی طرف جھکائے جہاں دل ہوتا ہے۔ یاد رکھے کہ دوران ذکر فعل (وقفہ) نہ کرے۔ بلکہ مسلسل پڑھتا چلا جائے اور ہر ہر ذکر پر سانس لیتا جائے۔ اگرچہ بعض نے کہا ہے کہ ایک ایک کی بجائے کئی کئی ذکر کے بعد سانس لینا چاہیئے۔

یہ سلف صالحین کے ذکر کرنے کے طریقے کے موافق ریا سے محفوظ ترین طریقہ ہے۔ ذکر کے دوران ان

Marfat.com

تین چیزوں کی طرف دھیان رکھے۔ اول مذکور یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف، دوم دل کی طرف اور سوم روحانیتِ شیخ کی طرف۔ ذاکر اپنی نگاہ کو اپنے چہرے کی طرف مرکوز رکھے اور دل میں ذکر کا معنی و مفہوم اس طرح ادا کرے کہ مذکور یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے دل میں کوئی نہیں ہے۔ نیز ذکر کے دوران زبان اور دل بالکل موافق ہونے چاہئیں۔ پس سالک ذوق وشوق اور حضورِ قلب کے ساتھ طلوعِ فجر تک ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔

اعمالِ صبح

پھر دو رکعت نمازِ سنتِ صبح ادا کرے اور سو بار تسبیح پڑھے اور دعائے صُبحیہ پڑھے۔ اس کے بعد صبح کی فرض نماز جماعت سے ادا کرے کیونکہ جماعت راہِ سلوک کے سالکوں کیلئے شرطِ اول ہے اور اس کے بعد پورے ذوق و سے اورادِ فتحیہ پڑھے۔

اگر اربابِ خلوت میں سے ہوں تو ذکر و فکر میں مشغول رہے۔ تا آنکہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ نمازِ چاشت کو حتی الامکان ضائع نہ کرے، اسی طرح مغرب اور عشاء کے درمیان کے وقت کی حفاظت کرے، اس وقت کو ذکر و فکر یا "نمازِ اوابین" کی ادائیگی میں گزار دے، ان اوقات میں جہاں تک ہو سکے ذکرِ خفی ذوق وشوق کے ساتھ کیا کرے کیونکہ یہ تصفیہ قلب کیلئے بے حد موثر ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو غور و تفکر میں مصروف رہے کیونکہ ذکرِ الٰہی میں یہ بھی شامل ہے اور دل کو ذکرِ خفی کی نسبت اس سے زیادہ سکون و طمانیت ملتی ہے۔ اگر یہ بھی دل جمعی اور حضورِ قلب کے ساتھ ممکن نہ ہو تو نفلی نمازیں پڑھنے میں مصروف رہنا چاہیے اور عشاء کی فرض نماز کے بعد ذکر میں مشغول ہو جانا چاہیے تا آنکہ خواب کا غلبہ ہو پھر تازہ وضو کر کے سو جائے، رات کو اٹھنے کی نیت سے مسواک، وضو کے سامان اور اپنی جوتیوں کو سرہانے تیار رکھے اور اپنے پہلو کو بستر پر رکھتے ہوئے آیاتِ قرآنی اور ماثور دعاؤں کو پڑھے جس طرح قبر میں میت کو لٹا دیا جاتا ہے اسی طرح لیٹ جائے، پاؤں کو زیادہ نہ پھیلائے، دل کو بغض و حسد سے پاک کرے اور ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے سو جائے۔

جب سالکِ راہ ان باتوں پر پوری طرح عمل کرے گا تو انشاء اللہ شیطان کو اس کے دل میں کوئی راستہ نہیں ملے گا اور اس حال میں وہ جو کچھ عالمِ رویا میں دیکھ لے گا وہ سچا اور برحق ہو گا۔

لباس میں مشابہت

لباس میں مشابہت یہ ہے کہ لباس اس قدر ہو جو شرمگاہوں کو چھپائے اور سردی و گرمی سے بچائے، نرم، ہلکے، قیمتی اور رنگدار کپڑے سے حتی الامکان پرہیز کرے بلکہ اگر رنگدار کپڑے پہننے پر مجبور ہو تو کبود رنگ (ہلکا نیلا رنگ) کو اختیار کرنا چاہیے اور سرخ و زرد رنگ کپڑے استعمال نہیں کرنا چاہیے ادنیٰ لباس یہ ہے

Marfat.com

کہ صرف ایک عدد قمیض، ایک عدد شلوار، ایک پگڑی اور ایک چادر پر مشتمل ہو۔ یعنی لباس کی مقدار اتنی ہو کہ اگر میلے ہونے پر دھولئے جائیں تو ان کا بدل کوئی نہ ہو۔

اوسط لباس یہ ہے کہ مذکورہ بالا کپڑوں کے علاوہ ایک ایک اور بھی ہوتا کہ جب ان میں سے کوئی دھونا پڑے تو دوسرا لباس اس کی جگہ پہن لے۔

اعلیٰ لباس یہ ہے کہ ان کپڑوں کے علاوہ مبارک دنوں میں پہننے کے لئے الگ لباس ہو، دونوں عیدوں، جمعہ اور دوسرے مبارک دنوں میں وہ لباس زیب تن کیا کرے۔

لباس کی طرح چاہیئے کہ نرم و گداز اور آرام دہ بستر اور تکیئے سے حتی الامکان اجتناب کرے بلکہ انہی کپڑوں میں سو جائے جو روزانہ پہنا کرتا ہو۔ پرانے اور پیوند لگے کپڑوں کے پہننے اور استعمال کرنے کو عار نہیں سمجھنا چاہیے۔

خوردونوش میں مشابہت

کھانے پینے میں مشابہت یہ ہے کہ لذیذ اور مرغن کھانوں سے اجتناب کرے۔ ادنیٰ خوراک یہ ہے جو بندے کو جان نکل جانے سے بچائے۔ اس میں اتنی سکت باقی رکھے کہ جی سکے۔ ناپختہ جو کی روٹی پر اکتفا کرے۔

اوسط درجہ یہ ہے کہ جو کی روٹی پکا کر اور گندم کی روٹی پکے بغیر (نمک کے ساتھ) استعمال کرے۔

اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ گندم یا کسی اور چیز کا کھانا ہوا گر ان سے بہتر کھانا ہو تو یہ عیاشی ہے۔

ادنیٰ سالن یہ ہے جو سرکہ اور نمک پر مشتمل ہو۔ اوسط یہ ہے جس میں تھوڑا بہت گھی بھی ہو۔ اعلیٰ یہ ہے کہ جس میں گوشت بھی ہو جو کہ ہفتے میں صرف ایک بار کھایا جائے اگر دو بار سے زیادہ ہو تو یہ بھی عیاشی ہے۔

کھانے اور پینے کے سلسلے میں اعلیٰ درجے کا زہد و توکل یہ ہے جو وقتی بھوک کو دور کر سکے یعنی صبح سیر ہو کر کھائے تو شام کیلئے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھے۔

درجہ اوسط یہ ہے کہ ایک ماہ کیلئے تھوڑا بہت ذخیرہ کرے۔

درجہ اولیٰ یہ ہے کہ سال بھر کیلئے بقدر ضرورت ذخیرہ کرے۔ لیکن اس مدت میں اگر مزید کوئی اور بھی مل جائے تو اس کو قبول نہ کرے اگر قبول کرے تو اسے صدقہ کرے۔

دسترخوان

دسترخوان بچھانے اور سمیٹ لینے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ جب بھی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو دسترخوان بچھایا جائے۔ یہ کھانے کی تعظیم کیلئے ہونا چاہیے نہ کہ فخر و مباہات کے لئے۔ نیز کھانا کھاتے

Marfat.com

وقت دوزانو ہو کر بیٹھے اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر کھانا شروع کرے۔ ابتداء اور اختتام نمک پر ہونا چاہیئے۔ کھانا کھاتے وقت اور لقمہ بناتے وقت اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں کو استعمال کرے اور ہر لقمے کو نگل لینے سے پہلے خوب چبائے اور پھر نگل لے اور نگلنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے۔ جب دوسرا لقمہ اٹھائے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ کہے اور تیسرا لقمہ اٹھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔ کھانا کھانے کے دوران انبیاء کرامؑ اور سلف صالحین کی حکایات پر مبنی گفتگو جاری رکھے یعنی خاموش نہ رہے۔ اور کھاتے وقت چمچ کا استعمال نہ کرے اور پوری طرح سیر ہونے سے پہلے ہی کھانے سے ہاتھ روک لے۔ دن کو ایک ہی وقت کھانا کھانے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ دو دفعہ کھانا کھائے۔ ان میں سے ایک تو چاشت کے وقت اور دوسرا ظہر و عصر کے درمیان کھائے۔

چنانچہ سلف صالحین نے کہا ہے کہ جو شخص دن میں دو دفعہ کھانا کھائے گا اس کو بھوک نہیں لگے گی۔ نیز مٹی کے برتن میں کھانا کھایا جائے کیونکہ یہ تواضع و انکساری کے زیادہ قریب ہے جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِصَاحِبِ الطَّعَامِ وَلِآکِلِہٖ وَلِمَنْ کَانَ سَاعِیًا وَ
پروردگار مجھے بخش دے' کھلانے والے' کھانے والے اور اس میں سب کوشش کرنیوالے اور اس کا سبب بننے والے
تَسَبَّبًا فِیْہِ اَللّٰھُمَّ زِدْ نِعَمَکَ عَلٰی عِبَادِکَ وَلَا تَنْقُصْ فَضْلَکَ وَ
سب کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اپنے بندوں پر نعمتوں کی فراوانی فرما اپنا فضل و کرم ان پر تنگ (کم)
رَحْمَتَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
نہ کر اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

اگر ان دو جملوں میں سے کسی ایک پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے۔ کھانے کا ادب یہ ہے کہ پوری اشتہا کے ساتھ پیٹ بھر کر نہ کھائے۔ بلکہ اس نیت سے تھوڑا کھائے کہ ''اس کی مدد سے حقوق اللہ اور بال بچوں کے حقوق صحیح طور پر ادا کر سکوں گا'' تاکہ نیت کے موافق ثواب بھی ملے۔

رہائش گاہ میں مشابہت

رہائش گاہ میں مشابہت یہ ہے کہ وہ اتنی وسیع ہو جتنی بود و باش کیلئے ضروری ہے۔

ادنیٰ درجہ کی رہائش یہ ہے کہ مسجد، خانقاہ یا کسی سرائے کے گوشے میں اقامت گزین رہے۔ جیسا کہ اصحاب صفہ نے اختیار کر رکھی تھی۔

Marfat.com

اوسط درجہ کی رہائش یہ ہے کہ جتنے رقبے کی ضرورت ہو کسی سے کرایہ پر یا مستعار حاصل کر لے۔
اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے لئے کوئی خاص جگہ مخصوص کرے۔ لیکن اس میں بھی ضرورت سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہونی چاہیئے اور زیادہ بلند و بالا بھی نہ بنائے کیونکہ ایسا کرنا ممنوع ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی چھ ہاتھ سے زیادہ اونچا مکان تعمیر کرے ایک غیبی ندا دینے والا پکار اٹھے گا:۔

يَا اَفْسَقَ الْفَاسِقِيْنَ (حدیث نبویؐ) اے فاسقوں میں سب سے بڑا فاسق۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

مَنْ بَنٰى فَوْقَ مَايَكْفِيْهِ كُلِّفُوا اَنْ يَحْمِلَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	جو شخص ضرورت سے زیادہ بڑا مکان تعمیر کرے قیامت کے دن اس کو اٹھانے پر مجبور کیا جائیگا

ساز و سامان میں مشابہت

گھریلو ساز و سامان میں مشابہت یہ ہے کہ کھانے اور پینے کے علاوہ اور کوئی مال و اسباب نہ ہو جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

ادنیٰ درجہ یہ ہے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حال کے موافق ہو کہ آپ کے پاس ایک عدد کنگھی، ایک عدد برتن اور ایک عدد سوئی تھی، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گدا تھا جس پر آپ سوتے تھے۔ کھجور کی چھالوں سے بھرا ہوا ایک تکیہ تھا اور ایک عدد ٹاٹ کا بچھونا تھا۔

جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں کوئی چیز بطور ہدیہ آتی تو جب تک آپؐ اسے فقراء و مساکین میں تقسیم نہ کروا دیتے گھر میں قدم نہ رکھتے تھے۔

حدیث شریف میں مروی ہے کہ کبھی بھی سونے چاندی نے آپ کے گھر میں رات نہ گزاری یعنی جس وقت یہ چیزیں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتیں اسی وقت آپؐ انہیں تقسیم کروا دیتے اور رات تک کسی چیز کو گھر پر باقی نہ رہنے دیتے۔

رفتار و کردار میں مشابہت

چال چلن میں مشابہت یہ ہے کہ:

(۱) کسی بھی تہمت والی جگہ جانے سے اجتناب کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

اِتَّقُوْا عَنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ (حدیث نبوی) تہمت والی جگہوں سے بچے رہو۔

بلا ضرورت اور بلا وجہ بازاروں، حماموں اور بدنام محلوں میں نہ جائے بلکہ دن رات اپنے مرشد کے پاس رہے۔

Marfat.com

البتہ اگر سستی دُور کرنے اور مظاہر قدرت سے لطف اندوز ہونے کے لئے باہر نکل جائے تو چاہیئے کہ مشائخ کے آستانوں اور مسلمانوں کے مقبروں میں چلا جائے وہ بھی اس نیت کے ساتھ کہ وہاں سے عبرت اور سبق حاصل کریگا۔

(۲) نگونسار بنانے والا تکبر اور اسفل السافلین میں پہنچانے والی ریا کاری کو دور کر کے ذلّت وحقارت اور تواضع وانکساری اختیار کرے۔

(۳) متقی عالم اور دیندار دوست اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے بشرطیکہ وہ قیامت کے امور میں اہتمام کی ترغیب اور دنیا کی کبر ونخوت سے نفرت دیتے ہوں۔

(۴) ان کے علاوہ مریضوں کی عیادت کے لئے جایا کرے۔

(۵) جنازہ میں شرکت کرے کیونکہ یہ کار ثواب ہیں۔

(۶) جاہل، فاسق، دنیادار، بدعت پرست، گمراہ، امراء، حکام اور بادشاہ کی مجلس وصحبت سے دور رہے

(۷) اور اپنے تمام اوقات کا خاص طور پر خیال رکھے۔ ذکر، فکر اور محاسبہ میں مصروف رہے۔

(۸) جو بات کہے یا جو کام کرے اس میں نیت اچھی رکھے اور نیکی کا ارادہ کرے تا کہ اس کا اجر بھی دگنا ملے کیونکہ:

''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتْ'' اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

مذکورہ بالا اچھی عادتوں پر پوری طرح مکمل طور پر عمل کرنے کی جدوجہد کرے سستی اور غفلت کو راہ نہ دے۔ بلکہ دن رات کے اوقات میں مختلف طاعات اور ریاضات کے جملہ اقسام کو بجالانے کی کوشش کرے اور دل وجان سے انکی بجاآوری کا اہتمام کرے۔ خواہشات نفسانی اور اخلاق مذمومہ کو قلع قمع کرنے اور اوصاف حمیدہ کو چمکانے کیلئے دل میں ید بیضا پیدا کرے۔ عبادات کو رسماً یا عادتاً بجانہ لائے بلکہ جو بھی عمل بجالائے اس کی حقیقت ومعارف کو جان کر خلوص کے ساتھ بجالائے۔ عبادات وریاضات کی سختیوں اور تکالیف کو خندہ پیشانی اور بشاشت سے برداشت کرے اور ہر آن صابر وشاکر رہے۔

دنیا کی زندگی

یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کام کا آغاز نہ کریں نفس کے لئے ابتداء میں یہ ایک بوجھ بن جائے گا لہذا دل سے نفس کو اس طرح خطاب کرے کہ:

''اے نفس! جب موت آجائے گی اور تجھے نفسانی تاریکی اور جسمانی
تنگی سے نجات مل جائیگی اور تم روحانی روح وریحان اور فرحت وتازگی
کے چمن میں پہنچ جاؤ گے کیونکہ ہر آدمی کے لئے ہر وقت موت آنے کا

Marfat.com

امکان ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔:

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ السَّبِيْلِ وَعِدْ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ (حدیث نبویؐ)	تم مسافر یا غریب الدیار کی زندگی بسر کرو اور خود کو اہل قبور میں سے شمار کرو

ایک بزرگ کی حکایت

حکایتوں میں آیا ہے کہ:

ایک بزرگ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک قبر بنوا رکھی تھی اور ایک کفن بھی تیار کر رکھا تھا وہ ہر صبح کفن پہن کر قبر میں اُتر جاتا اور تھوڑی دیر اس میں لیٹ جاتا' پھر باہر نکل آتا اور اپنے نفس کو یوں کہا کرتا تھا کہ ''اے نفس! ذرا سوچو کہ تمہیں دنیا سے اٹھالیا تھا اور قبر میں اتار دیا تھا لیکن تجھے ایک بار پھر دنیا میں بھیج دیا ہے اور مزید ایک دن کی مہلت دی ہے اب چاہیئے کہ تم مختلف قسم کے اوراد واذکار اور طاعات وریاضات میں مصروف رہو معلوم نہیں کہ کل تمہیں قبر سے واپس بھیج دیں گے یا نہیں؟

مذکورہ آداب کی شرائط ایسے شخص کے لئے خاص ہیں جو کسی شیخ (مرشد) کامل کی صحبت سے مشرف ہوا ہو اور اس کی صحبت کی دولت سے مالا مال ہو چکا ہو۔ نیز ضروری ہے کہ وہ شیخ خود بھی راسخ الاعتقاد ہو۔ سالک کو چاہیئے کہ اپنے ظاہر اور باطن پر شیخ (مرشد) کو مختار کل بنائے' کسی بھی عمل یا ریاضت کو شیخ کے حکم سے بہتر نہ جانے بلکہ جو کچھ شیخ کہے فوراً اس پر عمل کرنا ضروری اور لازمی تصور کرے قلب کو شیخ پر تنقید و اعتراض کی آلودگیوں سے پاک وصاف رکھے۔ یہی بہترین طاعت اور افضل ترین عبادت ہے۔

کار تو در امر آں یك ساعت است

بهتر از بی امر عمری طاعت است

''محبوب ومطلوب کے حکم سے ایک ساعت کام کرنا اس کے حکم وہدایت کے بغیر عمر بھر طاعت بجالانے سے زیادہ بہتر وافضل ہے''۔

Marfat.com

اصل دوم تثبت

دوسرا اصل تثبت (ثابت قدمی) ہے۔ اے عزیز! جان لو! جب سالک مذکورہ بالا صفات سے متصف ہو جاتا ہے قول وفعل میں اور اخلاق وآداب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشابہت اختیار کر لیتا ہے اور رسول اللہ سے اپنی ظاہری مشابہت کی نسبت درست کرتا ہے' تو چاہیے کہ صرف مشابہت پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ ان تمام معاملات کی سختی سے پابندی کرے اور ان پر ثابت قدم رہے۔ اپنے نفس کو مختلف ریاضتوں اور مجاہدوں سے آزماتا رہے۔ ہر کام سے پہلے نیت کرے تاکہ اصل مقصد و مدعا ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ عِنْدَاللهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (حدیث نبویؐ)	اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو پابندی سے کیا جائے خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:۔

كَانَ اَعْمَالُهٗ دَائِمَةً فَكَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلاً اَثْبَتَهٗ (حدیث نبوی)	آپ کے اعمال دائمی قسم کے ہوتے ہیں جب کوئی عمل شروع کرتے تو اس پر ثابت قدم رہتے تھے

یعنی جب بھی کوئی عمل شروع کرتے اس پر پابندی کے ساتھ عمل کرتے رہتے تھے اور کسی بھی وقت اسے ادھورا نہیں چھوڑتے تھے۔

یہ معنی (عمل مسلسل) تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس میں زبردست تاثیر کا باعث بنتا ہے۔ جب سالک ایک ایسے عمل پر جو نفس کے لئے قطعاً ناپسندیدہ ہے ثابت قدم رہتا ہے اور رفتہ رفتہ نفس کو اس کا مکلّف اور عادی بنا دیتا ہے۔ ایک طویل مدت کے مجاہدے اور ثابت قدمی کے بعد وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیز نفس کے لئے یقیناً محظوظ و مرغوب بن جاتی ہے کیونکہ نفس اپنے ابتدائی حال میں دودھ پینے والے بچے کی مانند ہوتا ہے بچہ اپنی آغاز

Marfat.com

نشوونما میں محض شیر مادر سے سیر ہو جاتا ہے اور مختلف کھانوں سے جو ماں کے دودھ کی نسبت بدرجہا لذیذ ہوتے ہیں، متنفر ہوتا ہے لیکن بعد میں جب وہ کھانے پر مجبور ہوتا ہے تو وہ اس کی عادت بن جاتی ہے اور اپنے پرانی غذا (شیر مادر) سے نفرت کرنے لگتا ہے اس طرح نفس کو شروع شروع میں خواہشات وشہوات محبوب ہوتے ہیں اور عبادات وریاضات سے نفرت ہوتی ہے لیکن جب نفس کو عبادات اور اعمال صالحہ کا مکلف بنادیا جاتا ہے تو وہ اس پر پابند ہو جاتا ہے اور وہ ناگوار عمل اس کا محبوب مشغلہ بن جاتا ہے اس وقت وہ اپنے اصل مرغوب عمل جو گناہ کا ارتکاب ہے، سے اجتناب کرتا ہے۔ جب عبادات اور اعمال صالحہ اس کا محبوب و مرغوب مشغلہ بن جاتا ہے تو سستی وملالت سے جو شیطانی وسوسوں کو تیز کرنے والی اور شہوات انسانی کو برانگیختہ کرنے والی ہے رہائی پاتا ہے۔ اس حال میں وہ ان سے لذت پاتے ہیں اور ریاکاری' خواہشات پرستی' فاسد خیالات اور تشویشناک وسوسوں سے پاک وصاف ہو جاتے ہیں اس وقت اس سے کوئی عمل یا ذکر یا کوئی دعا عمل میں آتی ہے وہ محل قبولیت کے نزدیک ہوتی ہے اور اس کی تمام عبادات وریاضات احوال بلند اور مقامات پسندیدہ کا نتیجہ ہوتا ہے اس کا ایمان لسانی' ایمانِ ایقانی میں بدل جاتا ہے اور اکثر اسرار طریقت اس پر کھل جاتے ہیں اور اس کا سیر عالم ملک سے ملوک میں منتقل ہو جاتا ہے اور اس کی حقیقت:

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (البقرہ:۔۴۰)	تم اپنا عہد پورا کرو میں بھی عہد پورا کروں گا''

ظاہر ہو جاتی ہے پل صراط جو جہنم کے اوپر سے گزرتی ہے یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ یہی اصول دین کی مشکل ترین صورت اور ارباب یقین کی سخت ترین منزل ہے۔ کیونکہ صلحاء' اولیاء اور اکابرین دین میں سے ہر ایک کا قدم کچھ نہ کچھ ڈگمگا جاتا ہے۔ چنانچہ جس قدر لغزش ہوتی ہو اسی قدر وہ جہنم کی آگ میں جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم:۷۱) تم میں کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر سے نہ گزرے

اور صراط مستقیم کا جو سورہ الفاتحہ میں مذکور ہوا ہے اسی کے معنی کی طرف اشارہ ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتباع کرنیکی توفیق عطا فرما اور:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحہ:٦) اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھادے۔

Marfat.com

اصل سوم تحقق

اے عزیز! جان لو! جب سالک راہ حق ان مقامات وحالات سے انصاف کرتا ہے اپنے ظاہر کو کمال مشابہت نبویؐ سے جو شریعت سے عبارت ہے' آراستہ کرتا ہے اور باطن کو کمال تثبت واستقامت سے جو طریقت کی طرف اشارہ ہے' مختلف مجاہدوں اور متنوع ریاضتوں کے ذریعے پاک وصاف کرتا ہے چاہیئے کہ محض مشابہت اور تثبت (پابندی) پر اکتفا نہ کرے بلکہ ہر کام اور ہر عمل سے جو وہ بجالاتا ہے' الطاف الٰہی کے اور اکرام نامتناہی کے دروازوں کی کشادگی کا امیدوار اور منتظر رہے۔ یہاں تک کہ اس کے دل میں انوار قدیم کا ایک نور جلوہ گر ہو جاتا ہے اور اس کے خانہ وجود کو فنا کے جھاڑو کے ذریعے خس وخاشاک ہستی سے پاک کر دیتا ہے اور اس کے صحن دل کو غیر وحدوث کے کانٹوں سے پاک کر دیتا ہے اس کے ریاض دل میں واردات غیبی اور الہامات فلکی کے انواع و اقسام کے پھول کھلنے لگتے ہیں۔ اس کے جسم کا کونہ کونہ بلکہ سارے جہاں کے اطراف واکناف کو اس کے نور سے بھرا ہوا پاتا لیکن اس کے درمیان اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ وہ جو کچھ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بولتا ہے اور جو کچھ سنتا ہے اس سے سنتا ہے' ہر چیز میں اسے وہ نظر آتا ہے اور ہر چیز اس سے سمجھتا ہے اور وہ ہر لمحہ زبان حال سے کہتا ہے۔

اِذَا اَبْصَرْتَنِیْ اَبْصَرْتَهٗ
وَاِذَا اَبْصَرْتَهٗ اَبْصَرْتَنِیْ

☆ جب تو نے مجھے دیکھا تو میں نے بھی اسے دیکھ لیا جب میں نے اسے دیکھ لیا تو تم نے مجھے دیکھ لیا

روز و شب میگفت مجنون ایں سخن
من کیم لیلی و لیلی کیست من؟
مادو روحیم آمده در یك بدن
من کیم لیلی و لیلی کیست من؟

☆ ہر وقت مجنون یہ کہتا پھرتا تھا کہ لوگو! سنو میں لیلیٰ ہوں اور لیلی ہی میں ہوں

☆ ہم دونوں ایک ہی جسم کی دو روح ہیں اور ہم دونوں ایک ہیں' ہم میں کوئی دوئی نہیں ہے۔

Marfat.com

جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس پر:

رَئَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ (حدیث نبویؐ)	میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔

کا مقام مکشوف ہو جاتا ہے اور حقیقت:

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ (ابراہیم:۴۸)	قیامت کے دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائیگی، آسمان بھی بدل جائینگے اور سب اللہ تعالیٰ کے رُوبرُو کھڑے ہو جائینگے

واضح ہو جاتی ہے، سلطان روح تنزیہہ کے تخت پر بطور خلافت جلوہ گر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا لشکر شیطان کی فوج پر غالب آتا ہے اور بدن کے سارے اجزاء روح کے قبضے میں چلے جاتے ہیں' اس حال کا مالک اس جہاں میں رہتے ہوئے اُس جہاں میں پہنچ جاتا ہے اور موت و زیست اس کے لئے یکساں بن جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ:۱۵۴)	جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور واحساس نہیں رکھتے۔

اگر سو رہا ہو تو وہ تجلیات الٰہی سمیٹنے میں مصروف ہوتا ہے اور وہ ارشاد نبویؐ:

تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا

کا مصداق بن جاتا ہے اور اگر بیدار ہو تو وہ اسرار وارد ہونے اور انوار سے بہرہ ور ہونے کا موجب بنتا اور وہ:

تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ (الکہف:۱۸)	تم سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہوتے ہیں

کا مصداق بن جاتے ہیں۔

بنی نوع انسان، ساری کائنات تمام مختلف اشیاء، موت، حیات، روح کی ماہیت اور اس کا اجسام میں داخل ہونا، حشر ونشر، حساب، میزان اور صراط کی تخلیق کے اسباب، جنت وجہنم پیدا کرنے کی حکمت اور لقائے الٰہی کی کیفیت اس پر واضح ہو جاتی ہے اور اسے یہ سارے حقائق معلوم ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو بجا طور پر مسجود ملائکہ پاتا ہے:

Marfat.com

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوْالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الحدید:۲۱)	یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل و کرم والا ہے

ملوكِ عشق كه از گنج فقر نازان اند
ز ناز و نعمتِ كونين بی نیاز ان اند
بساطِ عالم ناسوت در نور دیده!
فراز کنگرهٔ عرش سرفرازان اند
همای همت شان کز فضای لاهوتی
به هیچ باز نیابد که شاهباز ا ن اند
بیك قدم همه شب بر بساطِ بزم وجود
چو شمع آتشِ عشق توجان گدازان اند

☆ سلاطینِ عشق گنجینۂ فقر و سلوک پر ناز کرتے ہیں اور وہ دو جہاں کے ناز و نعمت سے بے نیاز و مستغنی ہوتے ہیں۔

☆ وہ عالم ناسوت کی بساط کو لپیٹ لیتے ہیں اور وہ کنگرۂ عرش برین کی بلندیوں سے سرفراز و بہرہ ور ہیں

☆ فضائے لاہوتی میں ان کی ہمت کا ہُما محوِ پرواز ہے' کوئی باز اسے پکڑ نہیں سکتا کیونکہ وہ خود شہباز ہیں۔

☆ وہ ساری رات بزم وجود کی بساط پر تیار و مستعد رہتے ہیں اور ان کی محبت و عشق الٰہی بہت ہی جان گداز واقع ہوئے ہیں۔

والسّلام علیٰ من اتّبع الھدٰی

☆☆☆

Marfat.com

رسالہ عقلیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ عقلیہ کا تعارف اور نسخے	80
2	ترجمہ متن	82
3	حمد و ثناء	82
4	وجہ تالیفِ کتاب	82
5	باب اول عقل سے متعلق آثار	84
6	عقل سے متعلق آیات قرآنی	84
7	عقل سے متعلق احادیث نبوی	84
8	عقل سے متعلق آثار صحابہ	90
9	باب دوم عقل کے اسماء و صفات	92
10	اسماء کی اقسام	93
11	بکثرت اسمائے عقل کی وجہ	94
12	اسمائے عقل حکماء کے نزدیک	94
13	مشائخ طریقت کے ہاں اسمائے عقل	95
14	باب سوم جوہر عقل کے آثار و انوار کا کسب	99
15	عقل کے چار مشترک نام	100
16	عقل مستفاد میں لوگوں کا فرق	102
17	عقلِ رسا میں لوگوں کا فرق	103
18	علم اور عالم	104

Marfat.com

رسالہ عقلیہ اور اس کے نسخے

شاہ ہمدان کا یہ رسالہ ''رسالہ عقلیہ'' اور ''رسالہ در فضیلت عقل'' کے نام سے مشہور ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس میں عقل انسانی کے بارے میں بحث ہے شاہ ہمدان ثابت کرتے ہیں کہ انسان کے تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات ہونے کی اصل وجہ عقل ہے۔

یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں عقل کی فضیلت ہے اور اس باب میں عقل سے متعلق کتاب وسنت اور صحابہ اور تابعین کے بیانات نقل کیے گئے ہیں۔ باب دوم میں عقل کے مختلف نام صفات، متکلمین حکماء اور اہل طریقت کے اقوال شامل ہیں۔ باب سوم عقل کے انوار کے حصول میں لوگوں کے درمیان موجود تفاوت وفرق کا بیان ہے۔

یہ رسالہ امام ابو حامد محمد الغزالی کی کتاب احیاء العلوم کے کتاب عجائب العقل والقلب سے ماخوذ ہے یہ اپنے موضوع پر بڑی دلچسپ کتاب ہے اس میں بھی جا بجا آیاتِ قرآنی، احادیث نبوی اور اقوال صحابہ وتابعین سے دلائل پیش کیے ہیں۔

اس کے متعدد قلمی نسخے دستیاب ہیں۔ ذیل میں ان کی تفصیل دی جارہی ہے۔

ا۔ کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد۔ یہ اس لائبریری میں تحت نمبر 4409 محفوظ ہے یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کا لکھا نسخہ ہے جو شاہ ہمدان کے مجموعہ رسائل کے درمیان موجود ہے۔

2۔ کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد۔ یہ اس لائبریری میں تحت نمبر 14092 محفوظ ہے یہ نسخہ پندرہواں نسخہ ہے یہ آٹھویں صدی میں لکھا نسخہ ہے جو شاہ ہمدان کے مجموعہ رسائل کے درمیان موجود ہے اس میں کل ۲۴ رسائل ہیں۔

3۔ یہ نسخہ گنجینۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدرآباد سندھ بلا نمبر محفوظ ہے یہ نسخہ 1175ھ میں ابو نصر سندھی نے لکھا ہے۔ یہ بھی مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہے اس مجموعے میں شاہ ہمدان کی 22 کتب ورسائل ہیں۔

4۔ انجمن ترقی اردو تحت نمبر 2 ق ف 43 اس پر تاریخ تو درج نہیں البتہ اس پر ایک مہر لگی ہوئی ہے جس پر سال 1155 لکھا ہوا ہے

Marfat.com

5- کراچی زیر نمبر m,n,1973,240 یہ محرم 1264 کو لکھا گیا ہے

6- برٹش میوزیم لندن میں بھی ایک نسخہ موجود ہے دیکھئے ریو کی فہرست مخطوطات برٹش میوزیم جلد دوم ص 836

7- کتابخانہ ملک تہران ایران شمارہ 4274 اس مجموعے میں یہ اٹھارہواں نسخہ ہے اسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا تھا۔

8- کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران تحت نمبر 3257 یہ مجموعے کا آٹھواں نسخہ ہے جو علی بن عسکر بن مومن تولمی نے 1222ھ میں کتابت کیا تھا۔

9- لینن گراڈ c-1092 میں a/736 کے تحت موجود ہے اور یہ 850ھ میں کتابت ہوا ہے۔

10- آستان قدس رضوی مشہد 676 کے تحت محفوظ ہے۔ یہ 865ھ میں کتابت ہوا ہے۔

11- کتابخانہ فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے -3338-3340- محفوظ ہیں-

12- اس کا ایک نسخہ مرحوم جناب اخوند علی صاحب غربوچنگ چلو بلتستان کے کتابخانے میں بھی ایک مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں محفوظ ہے۔

13- رامپور انڈیا میں بھی ایک نسخہ ہے

14- نیشنل لائبریری پیرس فرانس میں بھی تحت نمبر p۳۹ ایک نسخہ ہے۔

اس کا متن ابھی تک شائع نہیں ہوا البتہ میں نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا تھا جو نوائے صوفیہ اسلام آباد کے شمارہ نمبر 105,104,103,101 میں قسطوار شائع ہو چکا ہے۔ اب کتابی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی ہمیں مل رہی ہے۔

اوپر ہم نے اس کے پندرہ قلمی اور ایک چھاپی نسخے کا تعارف کرایا ہے جس سے اس کی اہل علم کے ہاں مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وثنا

بے حد حمد وثنا اس خالقِ حکیم کے لئے ہیں جس نے مصباحِ عقل وفہم کی نورانی شعاعوں کو غیب وشہود کی منزل کی طرف چلنے والوں کے لئے ہمت کا بازو بنایا۔اس کریم کے لئے ہیں جس نے بخشش کے تقاضوں کے تحت اوجِ کمال کے طالبوں کو علم وعرفان کے ذریعے آسمانِ سعادت کی بلندیوں تک پہنچایا۔اس بدیع کے لئے ہیں جس نے خزانوں کے بند دروازوں کے تالوں کو ایجاد کی کنجی سے کھول دیا اور اس قدیم کے لئے ہیں جس نے میدانِ وجود میں لوگوں کے کانوں میں تخلیق سے پہلے ہی:

اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ (النساء:۱۳۶) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ کی صدا پہنچادی۔

بے حساب رحمتیں اور بے شمار سلام سیدِ انام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح لطیف اور جسدِ شریف پر، آپ کے آل پر جو آئمہؑ عظام اور صحابہؓ کرام ہیں، نازل ہوں۔

وجہِ تالیف کتاب

اما بعد عقل وفہم والوں کے نزدیک یہ بات طے پا چکی ہے کہ بنی نوع انسان کو علم وفضل کی وجہ سے دیگر حیوانات پر مرتبہ وامتیاز کا شرف حاصل ہے اس عظیم جوہر کے حقائق کی معرفت کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ترجمانِ عقل کو واسطہ نہ بنایا جائے اور اس روشن چراغ سے نورانی علم کا اقتباس اس وقت تک متصور نہیں ہوتا جب تک لسانِ عدل کو ذریعہ نہ بنایا جائے۔

جب چند رسم پرست لوگوں نے لطائفِ قلبی، سری اور روحی کے تجلیات سے متعلق علوم نظری کے علماء اور فلاسفروں کے اقوال میں سے کچھ باتیں سیکھ لیں پھر انہوں نے جوش کے گھوڑے میدانِ غرور میں دوڑائے اور غرور وتکبر کی بناء پر نبوت وولایت کے فانوس سے انوار علوم دینی اقتباس کرنے سے محروم رہ گئے ہیں۔اس لئے یہاں عقل کی فضیلت، اس کے نام واوصاف، اصحابِ کشف وشہود اور اہل تحقیق کے اس سے متعلق آراء، اس کے اکتساب میں موجود مخلوق کے درمیان فرق، اس کے دقیق پہلوؤں کی وضاحت اور اہل یقین وعرفان کے حقائق و تجلیات کے بارے میں چند سطور لکھی گئی ہیں اور یہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول فضائل عقل اور اس کے معنی ومراد سے متعلق آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی اور آثار صحابہ و

Marfat.com

تابعین میں جو کچھ وارد ہوا ہے (سے متعلق) ہے۔

باب دوم عقل کے نام اور صفات کے بارے میں ہے یہاں حکمائے متکلمین اور اصحابِ کشف و تحقیق اور مشائخ عظام کے اقوال ذکر کیے گئے ہیں۔

باب سوم فضائل و حقائق عقل کے اکتساب میں مخلوق (انسان) کے درمیان موجود تفاوت اور جوہر عقل کے نورانی اثرات کے بیان میں ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب اول

فضائل عقل اور اس کے معنی و مراد سے متعلق وارد آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی اور آثارِ صحابہ و تابعین کا بیان

عقل سے متعلق آیاتِ قرآنی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (آل عمران:۱۹۰)	بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن و رات کے پھیر بدل میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (الرعد:۴)	بے شک اس میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی نشانیاں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی (طہٰ:۵۴)	اس میں عقلمندوں کے لئے اللہ کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ (ق:۳۷) اَیْ عَقْلٌ	اس میں دل والوں یعنی عقلمندوں کے لئے اللہ کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

عقل سے متعلق احادیث نبوی

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

Marfat.com

مَا اكْتَسَبَ رَجُلٌ مِثْلَ عَقْلٍ يَهْدِيْ بِهٖ صَاحِبَهٗ اِلٰى هُدًى وَّ يَرُدُّهٗ عَنْ رَدًى وَمَا تَمَّ اِيْمَانُ عَبْدٍ وَّلَا اسْتَقَامَ دِيْنُهٗ حَتّٰى يَكْمُلَ عَقْلُهٗ

انسان نے عقل جیسی کوئی چیز کسب نہیں کی یہ اس کی راہنمائی کرتی اور اس کو گمراہی سے بچاتی ہے جب تک عقل کامل نہ ہو آدمی کا ایمان اور دین پر استقامت کامل نہیں ہوتی

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی جب انہوں نے اس کی تعریف میں زیادہ مبالغہ کیا تو آپ نے پوچھا کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! ہم اس کی جدوجہد سے آپ کو آگاہ کر رہے ہیں اور آپ اس کی عقل سے متعلق دریافت فرماتے ہیں؟ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

اِنَّ الْاَحْمَقَ يُصِيْبُ بِحُمْقِهٖ اَعْظَمَ مِنْ فُجُوْرِ الْفَاجِرِ

احمق اپنی بیوقوفی کی بناء پر فاسق و فاجر سے بڑا گناہ کر بیٹھتا ہے۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْقِلُوْا مِنْ رَّبِّكُمْ وَ تَوَاصَوْا بِالْعَقْلِ تَعْرِفُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ وَ مَا نُهِيْتُمْ عَنْهُ وَ اعْلَمُوْا اَنَّهٗ يُمَجِّدُكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْعَاقِلَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَاِنْ كَانَ قَبِيْحَ الْمَنْظَرِ وَ حَقِيْرَ الْخَطَرِ وَ دَنِيَّ الْمَنْزِلَةِ وَرَثَّ الْهَيْئَةِ وَاِنَّ الْجَاهِلَ مَنْ عَصَى اللّٰهَ وَاِنْ كَانَ جَمِيْلَ الْمَنْظَرِ وَعَظِيْمَ الْخَطَرِ وَ شَرِيْفَ الْمَنْزِلَةِ وَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَ فَصِيْحًا نَطُوْقًا وَالْقِرَدَةُ وَ الْخَنَازِيْرُ اَعْقَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ عَصَاهُ وَ لَا تَغْتَرُّوْا بِتَعْظِيْمِ اَهْلِ الدُّنْيَا اِيَّاكُمْ فَاِنَّكُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْقِلُوْا

لوگو! اپنے رب سے متعلق عقل سے کام لو ایک دوسرے کو عقل کی نصیحت کرو جس کے ذریعے تم اس کے امر اور نہی کو جان لو گے اور اللہ کے ہاں تمہارا وقار بڑھے گا جان لو عقلمند وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے خواہ وہ بدصورت، تنگ دل، کم حیثیت اور پریشان حال ہو اور جاہل وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے خواہ وہ خوبصورت، کھلا دل، باحیثیت، خوش شکل اور فصیح و بلیغ ہو اللہ کے ہاں نافرمان انسان سے سور اور گیدڑ زیادہ عقلمند ہیں پس تم اہل دنیا کی تعظیم سے دھوکہ نہ کھانا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ لوگو! اپنے رب سے متعلق عقل

سے کام لو

Marfat.com

مِنْ رَّبِّكُمْ وَ تَوَاصَوْا بِالْعَقْلِ تَعْرِفُوْا مَا أَمَرْتُمْ بِهٖ وَ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ وَ اعْلَمُوْا اَنَّهُ يُمَجِّدُكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْعَاقِلَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَاِنْ كَانَ قَبِيْحَ الْمَنْظَرِ وَ حَقِيْرَ الْخَطَرِ وَ دَنِيَّ الْمَنْزِلَةِ وَرَثَّ الْهَيْئَةِ وَاِنَّ الْجَاهِلَ مَنْ عَصَى اللّٰهَ وَاِنْ كَانَ جَمِيْلَ الْمَنْظَرِ وَعَظِيْمَ الْخَطَرِ وَ شَرِيْفَ الْمَنْزِلَةِ و حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَ فَصِيْحًا نَّطُوْقًا وَالْقِرَدَةُ وَ الْخَنَازِيْرُ اَعْقَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ عَصَاهُ وَ لَا تَغْرُوْا بِتَعْظِيْمِ اَهْلِ الدُّنْيَا اِيَّاكُمْ فَاِنَّكُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

ایک دوسرے کو عقل کی نصیحت کرو جس کے ذریعے تم اس کے امر اور نہی کو جان لو گے اور اللہ کے ہاں تمہارا وقار بڑھے گا جان لو عقلمند وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے خواہ وہ بدصورت، تنگ دل، کم حیثیت اور پریشان حال ہو اور جاہل وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے خواہ وہ خوبصورت، کھلا دل، باحیثیت، خوش شکل اور فصیح و بلیغ ہو اللہ کے ہاں نافرمان انسان سے سور اور گیدڑ زیادہ عقلمند ہیں پس تم اہل دنیا کی تعظیم سے دھوکہ نہ کھانا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

یعنی اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جو امر حق کی مخالفت کرتے ہیں نیز نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات کی موافقت کرتے ہیں تو زائل ہونے والے مال و دولت اور جاہ و حشمت سے مغرور نہ ہو کیونکہ دنیا میں خوشامدیوں کی تعظیم و توقیر آخرت میں تمہارے لئے خسارہ وحسرت میں گرفتاری کا سبب بن سکتی ہیں محشر عظمیٰ میں جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے، بندر اور سور ایسے لوگوں پر فوقیت و ترجیح حاصل کریں گے اور ان کے نفوس خبیثہ سور اور کتے سے بھی بدتر اور ذلیل ہوں گے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا پھر فرمایا کہ سامنے ہو جا پس وہ سامنے ہوگئی پھر فرمایا پیچھے پھر جا پس وہ پیچھے پھر گئی پھر فرمایا کہ میری عزت و جلال کی قسم !:

مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَ بِكَ اُثِيْبُ وَ بِكَ اُعَاقِبُ

میں نے تم سے زیادہ عزیز کوئی چیز پیدا نہیں کی میں تیرے ذریعے لوں گا اور تیرے ذریعے عطا کروں گا اور تیرے ذریعے ثواب و عذاب دوں گا

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

Marfat.com

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ وَّ دِعَامَةُ الْمُؤْمِنِ عَقْلُهُ فَبِقَدْرِ عَقْلِهِ تَكُوْنُ عِبَادَتُهُ اَمَا سَمِعْتُمْ حِكَايَةَ قَوْلِ فَاجِرٍ "لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ

ہر ایک کے لئے سہارا ہوتا ہے اور مومن کا سہارا اس کی عقل ہے پس عقل کے مطابق اس کی عبادت ہوتی ہے کیا تم نے فاجر کی یہ حکایت نہیں سنی جو (بقول قرآن) کہتا ہے'' اگر ہم سنتے یا غور کرتے تو ہم دوزخیوں میں سے ہرگز نہ ہوتے''

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مَّطِيَّةٌ وَّ مَطِيَّةُ دِيْنِ الْمَرْءِ الْعَقْلُ وَ اَحْسَنُهُمْ دَلَالَةً وَّ مَعْرِفَةً بِالْمُحَجَّةِ اَفْضَلُهُمْ عَقْلًا

ہر ایک کی سواری ہوتی ہے اور مومن کے دین کی سواری عقل ہے بہترین دلالت اور حجت والی معرفت فاضل عقل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ احد سے واپس تشریف لائے تو لوگوں کو کہتے سنا جو کہہ رہا تھا کہ فلان فلان سے زیادہ بہادر تھا کوئی کہتا تھا کہ فلان نے فلان سے زیادہ بہادری دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب سن کر آپ نے فرمایا کہ یہ تم نہیں جانتے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کیسے؟ فرمایا:

اِنَّهُمْ قَاتَلُوْا عَلٰى قَدْرِ مَا قَسَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مِنَ الْعَقْلِ وَ كَانَ نِيَّتُهُمْ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ فَاُصِيْبُ مِنْهُمْ مَنْ اُصِيْبَ عَلٰى مَنَازِلِ شَتّٰى فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقْسَمَ الْمَنَازِلَ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهِمْ وَ عُقُوْلِهِمْ

جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی عقل کے مطابق جنگ کی ان کی نیت عقل کے مطابق ہوتی ہے پس ان کو اجر اور منازل مختلف ملیں گی جب قیامت کے دن اجر و منازل تقسیم ہوں گی تو نیت کے مطابق انہیں یہ مل جائیں گی

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دنیا میں لوگوں کو کس چیز کی بناء پر فضیلت دی گئی ہے؟ فرمایا عقل کے ذریعے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ آخرت میں لوگوں کو کس چیز کی بناء پر فضیلت دی جائے گی؟ فرمایا عقل کے ذریعے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا لوگوں کو ان کے اعمال کا اجر نہیں دیا جائیگا؟ آپ نے فرمایا کہ:

يَا عَائِشَةُ وَ هَلْ عَمِلُوْا اِلَّا بِقَدْرِ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْعَقْلِ

اے عائشہ! کیا انہوں نے اس عقل کے مطابق عمل نہیں کیا جو اللہ نے انہیں دی؟

حضرت (عبداللہ) بن عباس روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

Marfat.com

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ اٰلَةٌ وَّ عِدَّةٌ وَّ اٰلَةُ الْمُؤْمِنِ وَ عِدَّتُهُ الْعَقْلُ وَلِكُلِّ شَیْءٍ وَّ عَامَةٌ وَّ وِعَامَةُ الدِّیْنِ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ غَایَةٌ وَّ غَایَةُ الْعِبَادِ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ رَاعٍ وَّ رَاعِیُ الْعَابِدِیْنَ الْعَقْلُ وَلِكُلِّ تَاجِرٍ بِضَاعَةٌ وَّ بِضَاعَةُ الْمُجْتَهِدِیْنَ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ اَهْلِبَیْتٍ قَیِّمٌ وَّ قَیِّمُ بُیُوْتِ الصِّدِّیْقِیْنَ الْعَقْلُ وَ لِكُلِّ خَرَابٍ عِمَارَةٌ وَّ عِمَارَةُ الْاٰخِرَةِ الْعَقْلُ	ہر ایک کا ہتھیار اور سامان ہوتا ہے مومن کا ہتھیار اور سامان اس کی عقل ہے ہر ایک کی سواری ہوتی ہے مومن کے دین کی سواری عقل ہے ہر کسی کی آرزو ہوتی ہے بندوں کی آرزو عقل ہے ہر قوم کا ایک قائد ہوتا ہے عابدوں کی قائد عقل ہے ہر تاجر کا سرمایہ ہوتا ہے مجتہدین کا سرمایہ عقل ہے ہر گھر کا ایک سربراہ ہوتا ہے خانۂ صدیقین کی سربراہ عقل ہے ہر ویرانے کی تعمیر ہوتی ہے آخرت کی عمارت عقل ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَحَبُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَنْ نَصَبَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَ نَصَحَ لِعِبَادِهٖ وَ كَمَلَ عَقْلَهٗ وَ فَضَحَ نَفْسَهٗ وَ اَبْصَرَ وَ عَمَلَ بِهٖ اَیَّامَ حَیَاتِهٖ فَاَفْلَحَ	اللہ کے ہاں مومنین میں سے سب سے محبوب وہ ہے جو طاعت الٰہی کی پابندی کرتا، اس کے بندوں سے بھلائی کرتا، عقل کامل بناتا، نفس کی رسوائی ونگرانی کرتا اور اپنے اوقات میں عمل کرتا ہے تو وہ فلاح پائے گا

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَتَمُّكُمْ عَقْلًا اَشَدُّكُمْ خَوْفًا وَّ اَحْسَنُكُمْ فِیْمَا اَمَرَ بِهٖ وَ نَهٰی عَنْهُ نَظَرًا وَ اِنْ كَانَ اَقَلَّكُمْ تَطَوُّعًا	تم میں جس کا عقل کامل ہو وہ سب سے زیادہ خوف خدا کرے گا امر اور نہی الٰہی کا اچھی طرح خیال رکھے گا اگر چہ کم نفل کیوں نہ پڑھتا ہو

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَ الْجِهَادِ حَتّٰى ذَكَرَ سَهَامَ الْخَيْرِ فَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ	کوئی آدمی نماز پڑھنے، زکوۃ دینے، روزہ رکھنے ،اور حج وجہاد کرنے والوں میں سے ہے یہاں تک کہ وہ بھلائی کے لئے قرعہ ڈالتا ہے مگر قیامت کے دن اس کو اجر عقل کی مقدار کے مطابق ملے گا

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی!:

اِذَا تَقَرَّبَ النَّاسُ اِلَى اللّٰهِ بِاَنْوَاعِ الْبِرِّ فَتَقَرَّبْ اَنْتَ بِعَقْلِكَ	جب لوگ انواع خیر کے ذریعے اللہ کے قریب ہوں تو چاہیے کہ تم عقل کے ذریعے اس کا تقرب حاصل کرو

حضرت ابودردا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابودرداء!

اُزْدُدْ عَقْلًا تَزْدُدْ مِنْ رَّبِكَ قُرْبًا	عقل بڑھاؤ تو اپنے رب سے قربت بڑھاؤ گے

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مَا خَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا اَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَقْلِ	اللہ نے عقل سے زیادہ کوئی عزیز چیز پیدا نہیں کی۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ بَعْضَ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ يَا رَبُّ! هَلْ خَلَقْتَ شَيْئًا اَعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ؟ قَالَ نَعَمْ اَلْعَقْلُ	بعض فرشتوں نے پوچھا اے رب! کیا تو نے عرش سے بڑی کوئی چیز پیدا کی ہے؟ فرمایا کہ ہاں وہ عقل ہے

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى	عقلمند وہ ہے جو اللہ کے امر پر غور کرے

Marfat.com

عقل سے متعلق آثار صحابہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رَئَیْتُ الْعَقْلَ عَقْلَیْنِ فَمَطْبُوْعٌ وَ مَسْمُوْعٌ
وَلَا یَنْفَعُ مَسْمُوْعٌ اِذَا لَمْ یَكُ مَطْبُوْعٌ
كَمَا لَا تَنْفَعُ الشَّمْسُ وَ ضُوْءُ الْعَیْنِ مَمْنُوْعٌ

☆یعنی عقل دو طرح کی ہیں مسموع اور مطبوع۔ عقل مسموع عقل مطبوع کے بغیر فائدہ نہیں دیتی جس طرح آڑ کے پیچھے سورج کی حرارت فائدہ نہیں دیتی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

هِجْرَانُ الْاَحْمَقِ قُرْبَةٌ اِلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مُوَاصِلَةُ الْعَاقِلِ اِقَامَةُ دِیْنِ اللهِ وَ اِكْرَامُ الْمُؤْمِنِ خِدْمَةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ	بیوقوف کو قربِ الٰہی سے فراق ملتا ہے، عاقل کو اقامتِ دین سے وصال حق حاصل ہوتا ہے اور مومن کو خدمت الٰہی سے عزت ملتی ہے

بعض علماء کا کہنا ہے کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ بَقِیَتْ نَفْسَهٗ فِیْ تَعَبٍ وَّ النَّاسُ فِیْ رَاحَةٍ وَالْاَحْمَقُ مَنْ بَقِیَتْ نَفْسَهٗ فِیْ رَاحَةٍ وَّ النَّاسُ فِیْ تَعَبٍ	عقلمند وہ ہے جو خود سختی جھیل کر بھی لوگوں کو راحت پہنچاتا ہے اور احمق وہ ہے جو خود عیش کرتا اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے

حضرت سہل بن عبداللہ تستری کا کہنا ہے کہ:

لِلْعَقْلِ اَلْفُ اِسْمٍ وَلِكُلِّ اِسْمٍ اَلْفُ اِسْمٍ وَ اَوَّلُ كُلِّ اِسْمٍ مِّنْهَا تَرْكُ الدُّنْیَا	عقل کے ہزار نام ہیں اور ہر نام کے ہزار ہزار نام ہیں ان میں پہلا نام ترک دنیا ہے

اہل تحقیق میں سے بعض کا کہنا ہے کہ :

Marfat.com

اَلْعَاقِلُ مَنْ تَمَسَّكَ فِيمَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ نَفْسِهٖ بِالصَّبْرِ وَالْمُجَاهِدَةِ وَ تَمَسَّكَ فِيمَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّاسِ بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ تَمَسَّكَ فِيمَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالصِّدْقِ وَ الْاِخْلَاصِ	عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ صبر و مجاہدہ سے پیش آئے، اپنے اور لوگوں کے درمیان بھلائی وتقوی کا معاملہ کرے اور اپنے اور خدا کے درمیان صدق و اخلاص کا مظاہرہ کرے

حضرت یحیٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ يَّتْرُكَهٗ وَ عَمَرَ الْقَبْرَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ وَ اَرْضَ خَالِقَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّلْقَاهُ	عقلمند وہ ہے کہ دنیا کے چھوڑنے سے قبل خود اسے ترک کرے داخل ہونے سے پہلے قبر تیار کرے اور اللہ کے پاس پہنچنے سے پہلے اسے خوشنود کرے

بعض کا کہنا ہے۔

اَلْحِسُّ نُوْرٌ فِيْ الْجِسْمِ يُفَرِّقُ بَيْنَ النَّفْعِ وَالضَّرِّ وَالْعَقْلُ نُوْرٌ فِيْ الْقَلْبِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ	احساس وشعور جسم میں ایک نور ہے وہ نفع و نقصان میں تمیز کرتا ہے عقل دل میں ایک نور ہے وہ حق اور باطل کو جدا کرتی ہے

اے عزیز! جوہر عقل ایک معنوی درخت ہے وجودِ انسانی کے باغ و بہار اس کے آثار ہیں جس کا شگوفہ علم اور پھل عمل ہے علم اور عمل قوت عقل کے لئے اس نور کی مانند ہیں جیسے جرم آفتاب کے لئے نورِ آفتابی، اور انسان کے لئے آنکھ کی بینائی۔ اس سے متعلق احکامِ شرعی اور کلامِ الٰہی کے حقایق ایسے ہیں جیسے آنکھوں کے لئے نورِ آفتاب۔ یہ ایسا مصباحِ ہدایت ہے جو مخصوصانِ عنایتِ ایزدی کے وجود کی قندیلوں میں اخلاص کے تیل اور محبت کی آگ سے روشن ہوتی ہے اور یہ حیاتِ حقیقی کا ایسا چشمہ ہے جو لمحاتِ الطاف ربانی کے سرچشمے سے اعیانِ صدیقین کی نہروں میں جاری ہوتا ہے کہ:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ (الانعام ۱۲۲)	کیا وہ بے جان نہ تھا پس ہم نے اس کو زندگی دی اور اس کے لئے نور پیدا کیا جس کی مدد سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے؟

اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنہیں تو نے تیری طاعت کی جانب ہدایت دینے والے عقل منور سے خاص و مشرف فرمایا (آمین)

Marfat.com

باب دوم

عقل کے اسماء وصفات، عقل سے
تعلق حکماء عرفاً اور مشائخ کشف وشہود کے اقوال اوران میں اختلاف

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ مِنْ اٰیٰتِہٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ	اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم کو
طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	خوف اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور
فَیُحْیٖ بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اِنَّ	آسمان سے بارش برساتا ہے جس کے ذریعے
فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ	بنجر زمین کو زندہ و شاداب کرتا ہے اس میں
(الروم ۲۴)	عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں

حضرت براء بن عازب راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ مَّطِیَّۃٌ وَّ مَطِیَّۃُ دِیْنِ	ہر ایک کی سواری ہوتی ہے اور آدمی کے دین کی
الْمَرْءِ الْعَقْلُ وَ اَحْسَنُھُمْ دَلَالَۃً وَّ	سواری عقل ہے عقل بہترین دلالت اور
مَعْرِفَۃً بِالْمُحَجَّۃِ اَفْضَلُھُمْ عَقْلاً	معرفت حجت ہے افضل ترین عقل ہے

اے عزیز جان لو کہ مخلوقات میں سے حکماً وفلاسفر اور اہل کشف وتحقیق کے مختلف گروہ اور طبقات عقل کی ماہیت، اسماء اور صفات کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں اس کے لئے بہت سے ناموں کا اطلاق کرتے ہیں ان اطلاقات اور اعتبارات سے متعلق کچھ انکاری ہیں اور کچھ حامی۔ بعض بعض کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

جو لوگ الفاظ کے پردوں سے نئی نویلی دلہن جیسے معانی اخذ کرتے ہیں وہ ہمیشہ شکوک کی گھاٹیوں میں بھٹکتے اور گمراہی کے بیابانوں میں سرگرداں رہتے ہیں اور وہ حجاب کی بھول بھلیوں میں پھنس کر حیران رہ جاتے ہیں ایسا شخص کامیابی وفلاح اور نجات وصلاح تک بہت کم پہنچتا ہے جس شخص نے تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب کے ذریعے نفسانی صفات اور قلبی آئینے کو فضائے صدر میں جو چشمِ بصیرت کی نظارہ گاہ ہے، روحانی انوار حقائق سے منور کر دیا ہو حالتِ ضبط اور ادراک معانی میں لفظی اختلاف اس کے کاسۂ فہم کا کبھی مزاحم نہیں ہوتا کیونکہ علمائے رسوم کی

Marfat.com

اصطلاحیں عامہ خلق میں متعارف ہیں اور علوم نظری کے مخصوص کردہ نام طالبین کے افہام پر حاوی ہو چکے ہیں اس لئے سب سے پہلے اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو علمائے ہیئت کے ہاں متداول ہیں پھر تبرک کے طور پر محققین میں سے ارباب طریقت کے اقوال درج کئے جائیں گے پھر ان ناموں کی وجہ تسمیہ بننے والی وجوہات کی مختصر تشریح کی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسماء کی اقسام

اے عزیز جان لو کہ اسماء کی پانچ قسمیں ہیں۔

اول اسمائے مشترکہ

اسمائے مشترکہ وہ (ایک لفظ پر مشتمل) نام ہیں جو مختلف معانی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اسم عَیۡن اس اسم کا اطلاق انسان کی آنکھ، جرم آفتاب، سونے کی کان اور پانی کا چشمہ وغیرہ پر ہوتا ہے۔

دوم اسمائے مترادفہ

اسمائے مترادفہ وہ نام ہیں جو لفظی لحاظ سے مختلف ہیں مگر ان کا معنی ایک ہوتا ہے جیسے **حِنۡطَۃٌ** ، **بِرٌّ** ، **قُمۡحٌ** یہ سب گندم کو کہتے ہیں۔

سوم اسمائے متبائنہ

اسمائے متبائنہ ایسے نام ہیں جو لفظ اور معنی دونوں لحاظ سے مختلف (باہم کوئی تعلق نہیں) ہوتے ہیں جیسے حجر (پتھر)، شجر (درخت) **جبل** (پہاڑ)۔

چہارم اسمائے متواطیہ

اسمائے متواطیہ ایسے اسماء ہیں جو لفظ اور معنی دونوں کے لحاظ سے ایک ہوتے ہیں ھٰذَا اِنۡسَانٌ وَ اِسۡمُہٗ زَیۡدٌ اور ھٰذَا اِنۡسَانٌ وَ اِسۡمُہٗ عَمۡرٌو یعنی یہ انسان ہے اس کا نام زید ہے اور یہ انسان ہے اس کا نام عمرو ہے۔

پنجم اسمائے مشتقہ

یہ ایسے نام ہیں (جو کسی ایک لفظ سے بنے ہیں) جیسا کہ کہتے ہیں کہ ھذا ضارب یہ مارنے والا ہے اور ھذا مضروب یہ مار کھانے والا مضروب ہے۔ اسم عقل (کا تعلق) پہلے یعنی اسمائے مشترکہ سے ہے اس اسم

Marfat.com

کی کثیر اضافات اسی لئے ہیں۔

بکثرت اسم عقل کی وجہ

جب یہ مقدمہ تم نے جان لیا اب مزید جان لے کہ اہل رسوم اس کو عقل نظری، عقلِ عملی، عقل مکتسب، عقل ہیولائی، عقل مستفاد، عقل منفعل، عقل فعال، عقل کل سے موسوم کرتے ہیں حکمائے یونان اسے جوہر مفارق کہتے ہیں بعض صوفیاً اسے قلب کہتے ہیں بعض قلب کی قابل تصقیل جگہ کہتے ہیں بعض حکماً قلب کونفس ناطقہ کا نام دیتے ہیں بعض اسے نفس، روح، نور اور قلب کہتے ہیں یہ حجت الاسلام ابو حامد (محمد بن محمد) غزالی کے اختیار کردہ نام ہیں بعض مشائخ طریقت اسے قلم، لوح، روحِ نبوی، روحِ ملکی اور روح قدسی کہتے ہیں یہ مشائخ متقدمین کے اختیار کردہ نام ہیں جیسے سہل بن عبداللہ تستری، ابن سالم، ابوالقاسم قشیری وغیرہ اور متاخرین میں سے جیسے شیخ نجم الدین کبری، شیخ مجد الدین بغدادی، شیخ الاسلام رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی انار اللہ براھینھم وغیرہ (کے اختیار کردہ ہیں)۔

اسمائے عقل حکماً کے نزدیک

اے عزیز! جان لے کہ عقل کے لئے بکثرت نام اس کے بکثرت آثار و نتائج کے ظہور کی وجہ سے رکھے گئے ہیں اور اس کے گونا گون اعتبارات کی وجہ اس کی خصوصیات اور قابلیات و استعدادات میں اختلاف ہیں۔

1۔ عقل نظری کیونکہ یہ ایک جوہری قوت ہے اور کلیات کی کیفیتوں کا ادراک کرنے والی ہے اس لئے اسے عقل نظری کہتے ہیں۔

2۔ عقل مکتسب کیونکہ یہ اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے مقدمات کا استنباط کرنے والی ہے اس لئے اسے عقل مکتسب کہتے ہیں۔

3۔ عقل ہیولائی کیونکہ یہ مادۂ مجردہ کی ایک قوت ہے اس لئے اسے عقل ہیولائی کہتے ہیں نیز یہ اس شخص کے قول کے مطابق ہے جو اسے لوح کہتا ہے۔

4۔ عقل عملی کیونکہ یہ ایسی قوت ہے جو کچھ دل میں تصور کرتی ہے اسے عمل میں لے آتی ہے، اس لئے اسے عقل عملی کہتے ہیں۔

5۔ عقل مستفاد حواسِ خمسہ کے ذریعے علوم شہادت حاصل کرتی اور معانی محسوسات کا ادراک کرتی ہے اس لئے اسے عقل مستفاد کہتے ہیں۔

6۔ عقل منفعل کیونکہ فضائل علمی کے آثار اور دلائل قطعی کے قابل نقوش کی حقیقت یہی ہے اس لئے اسے

Marfat.com

عقل منفعل کہتے ہیں۔

7۔ عقل فعال مطالب کمال معنوی کے حقائق کو استعداد نظری کی قوت کے ذریعے مخزنِ علم سے صحرائے شہادت میں لے آتی ہے اور مقررہ مواقع میں کما حقہ استعمال کرتی ہے اس لئے اسے عقل فعال کہتے ہیں۔

8۔ عقل کل کیونکہ اس کی حقیقت کائنات کی صورتوں کا آئینہ ہے اس لئے اسے عقل کل کہتے ہیں۔

9۔ جوہر مفارق کیونکہ یہ موجودات کے اجسام اور مخلوقات کے بدنوں کے اتصال وانفعال سے پاک ومنزہ اور اجسام فانی کے تعلقات سے مجرد ہے اس لئے اسے جوہرِ مفارق کہتے ہیں۔

یہ سب حکماء، فلاسفروں اور اہل کلام کی اصطلاحات ہیں اگرچہ وہ اس قسم کے عجیب وغریب اور بھی نام، اصطلاحات اور محاورات استعمال کرتے ہیں مگر ان میں سے یہی زیادہ مشہور ہیں لیکن عقل کے لئے روح، نفس ،قلب اور نور کا نام ابو حامد محمد غزالی کا دیا ہوا ہے انہوں نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' کے ''کتاب عجایب القلب'' میں ان کی تشریح کی ہے ان سب کا ذکر اس مختصر رسالے میں نہیں ہوسکتا۔

ان اسماء کے اطلاق کی مختصر وجہ یہ ہے کہ نص حدیث میں ان چار چیزوں کا مخلوقِ اول ہونا ثابت ہے ۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ — اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ — اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ — اللہ نے سب سے پہلے میری روح کو پیدا کیا

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ — اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا

کشفی، شرعی اور عقلی علوم کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق اول صرف ایک جوہر ہے کیونکہ:

لَایَصْدِرُ مِنَ الْوَاحِدِ اِلَّا الْوَاحِدُ ایک سے ایک چیز ہی صادر/ پیدا ہوسکتی ہے

مگر کیونکہ حدیثِ نبوی سے ایک سے زائد تعداد ثابت ہوتی ہے جبکہ جوہر کی ذات میں تعدد کا اثبات ممکن نہیں ہے۔

پس اس لئے صفات میں تعدد کی ضرورت ہوئی نسبت واضافات میں تعدد سے ذات میں تعدد لازم نہیں آتا۔

مشائخ طریقت کے ہاں اسمائے عقل

جب یہ مقدمہ معلوم ہوگیا اب جان لے کہ اہل تحقیق کے نزدیک یہ جوہر صفاتِ متعددہ کا حامل ہے اور یہ ہر صفات میں ظہور کرتا ہے اور ہر اسم سے مسمّٰی ہوتا ہے پس:

1۔ روح کیونکہ یہ جوہر بذاتہ زندہ ہے اور دوسروں کو زندہ کرتا ہے اس لئے اسے روح کہتے ہیں کیونکہ روح کی تعریف یہ ہے کہ وہ خود زندہ ہوتی اور دوسروں کو زندہ کرتی ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ زندگی کی دو قسمیں ہیں اول جان سے اشیاء میں زندگی ہے اور دوم حیاۃ علم سے ارواح میں زندگی ہوتی ہے کیونکہ یہ جوہر حیات علوم حقیقی

Marfat.com

کے ذریعے ارواح وقلوب کو زندہ کرنے والا ہے اس لئے اسے روح کہتے ہیں۔

2- قلب کیونکہ یہ جوہر غیب وشہادت کے اطوار میں الٹ پھیر کرتا رہتا ہے اس لئے اسے قلب (کا معنی بدلتے رہنا اور الٹنا پھرنا ہے) کہتے ہیں کیونکہ یہ کبھی مراتبِ جسمانی کے مطالعہ کے ذریعے امور محسوسہ کے معانی کو باطن میں تشخیص کرتا ہے اس کے عواقب، لوازم، عوارض کے نتائج پر حکم نافذ کرتا ہے اور کبھی اسرار الہام اور واردات غیبی کے دلہن کو خزانۂ اسرار سے نکال لیتا ہے اور لطیف عبارات اور دقیق اشارات کے ذریعے مظاہر ومناظر موجودات میں جلوہ گری کرتا ہے۔

3- نفس کیونکہ اس جوہر کی حقیقت ذات اسرار روحانی کے پھیلاؤ کی وجہ سے شروع سے آخر تک جسمانی انبساط ہے اس لئے اسے نفس کہتے ہیں۔

4- نور کیونکہ یہ کمالات کا مظہر اور حالات کو واضح کرنے والا ہے اس لئے اسے نور کہتے ہیں۔

5- لوح یہ الہامات سری کے اسرار کا قابل اور تنزلات ملکی کے انوار کا حامل ہے اس لئے اسے لوح کہتے ہیں

-

6- قلم کیونکہ یہ ارباب بصیرت کے الواحِ ضمیر پر تجلیاتِ قدسی کے حقایق لکھنے والا اور وارداتِ غیبی کے اشکال نقش کرنے والا ہے اس لئے قلم کہتے ہیں ۔

7- روحِ نبوی کیونکہ یہ الطاف ربانی کے فیضان اور انفاسِ روحانی کی خوشبو کے ذریعے قوائے روحانی کو بڑھانے والا اور صفاتِ شیطانی کو گھٹانے والا ہے اس لئے روح نبوی کہتے ہیں۔

8- روحِ ملکی کیونکہ یہ طاعاتِ خداوندی کی ترغیب دینے والا اور ریاکاری کی کدورتوں سے اعمال کو پاک کرنے والا ہے اس لئے اسے روحِ ملکی کہتے ہیں۔

9- روحِ قدسی کیونکہ یہ بہیمی، سبعی اور شیطانی اوصاف کی آلودگیوں اور میل کچیل سے پاک وصاف کرنے کا سرچشمہ اور طہارت وپاکیزگی کا منبع ہے اس لئے روح قدسی کہتے ہیں۔

غرض اگر اس جوہر کو ہزاروں نام بھی دے دیئے جائیں اس کی قابلیتیں اور خصوصیات کے تنوع، تجلیاتِ ذاتی، صفاتی، افعالی اور آثاری کے فیضان مملکت انسانی کی تدبیر وتصرفات اور جسمانی حقائق پر فوقیت کی وجہ سے سب درست ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کا ارشاد ہے:

لِلْعَقْلِ اَلْفُ اِسْمٍ وَلِكُلِّ اِسْمٍ اَلْفُ　عقل کے ہزار نام ہیں اور ہر ہر نام کے مزید اِسْمٍ　ہزار نام ہیں

اسی کی جانب اشارہ ہے اس لئے بعض اہل تحقیق کہتے ہیں کہ مملکتِ وجودِ انسانی میں یہ وزیر کی حیثیت رکھتی ہے

Marfat.com

مملکتِ آفاقی میں یعنی امور معنوی کی تدبیر ،تصریف اور مقاصد دنیوی کے اسباب تقدیر سب اسی کے سپرد ہیں۔

اسم وَزِیرُ فَعِیلُ کے وزن پر ہے یہ واؤ، زا اور را سے بنی ہے اس میں واؤ مکسور اور مفتوح دونوں طرح آ سکتا ہے کیونکہ ان دونوں کے معنی اس میں موجود ہیں اگر واؤ مکسور کے ساتھ پڑھے تو اس کے معنی گراں بار یا بوجھل کے ہیں یعنی اعیانِ مملکت کے بوجھ اٹھانے والے۔ گر مفتوح پڑھے تو اس کا معنی ماوی و ملجا (ٹھکانا اور جگہ) ہے کیونکہ تمام اشخاص و افراد کے حظوظ جسمانی کی اسبابِ تحصیل اور تعلیم روحانی کے اکتساب کی سعادت اسی سے متعلق ہوتی ہے کیونکہ اس کی ذات گرامی اور جوہر لطیف مکارم اخلاق کا منبع اور محاسن اوصاف کا مجمع ہے۔

بعض کتب سابقہ میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس جوہر کی تخلیق و پیدائش کا ارادہ فرمایا تو اس کو فضائل کا مجموعہ اور وسائل کی حفاظت گاہ بنا دیا:

اس کی ذات عدل ہے۔
اس کا سر ہمت ہے
اس کا چہرہ جمال ہے۔
اس کی ابرو حفظ ہے۔
اس کی آنکھ عبرت ہے۔
اس کی جبین حیا ہے۔
اس کے کان عظمت ہیں۔
اس کی ناک غیرت ہے۔
اس کا منہ صدق ہے۔
اس کی زبان حکمت ہے۔
اس کی گردن کوشش ہے۔
اس کا سینہ شجاعت ہے۔
اس کے بازو یقین ہیں۔
اس کی کہنی توکل ہے۔
اس کی کلائی عصمت ہے۔
اس کی ہتھیلی جود ہے۔
اس کی انگلیاں ایثار ہیں۔

Marfat.com

اس کا داہنا مبارک ہے۔
اس کا باہنا آسانی و سہولت ہے۔
اس کی پشت عزت ہے۔
اس کی شکم ورع و سادگی ہے۔
اس کا دل فطنت (دانائی) ہے۔
اس کی روح علم ہے۔
اس کی شرمگاہ عفت ہے۔
اس کا زانو حرفت ہے۔
اس کی پنڈلی استقامت ہے۔
اس کے قدم خوف و رجا ہیں۔
اس کی زندگی امانت ہے۔
اس کا لباس تقویٰ ہے۔
اس کا تاج خضوع ہے۔
اس کا دستار خشوع (فروتنی) ہے۔
اس کی انگوٹھی علم ہے۔
اس کا مسکن انس و محبت ہے۔
اس کا راستہ ہدایت ہے۔
اس کا چراغ عنایت ہے۔
اس کا شعار فہم ہے۔
اس کا چوغہ کیاست و دانائی ہے۔
اس کا پرچم فراست ہے۔
اس کا کسب معرفت ہے۔

اے اللہ! ہمیں ان خوش نصیبوں میں سے کر دے جو اس کے آثار سے مستفیض ہوتے ہیں خواہشات کے لشکر کو اس کی تائید و حمایت میں مغلوب کرتے ہیں بے شک وہی قبول فرمانے والا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب سوم

جوہر عقل کے آثار وانوار اور فضائل کسب کرنے میں مخلوق میں تفاوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت:۶۹)
جو ہماری راہ میں جد وجہد کریں ہم انہیں ضرور رسائی کا راستہ دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! کیا تو نے عرش سے بھی بڑی کوئی چیز پیدا کی ہے؟ فرمایا کہ ہاں ''عقل'' اس سے بڑی ہے عرض کیا کہ اس کی قدر کہاں تک ہے؟ فرمایا کہ اس کے علم کا احاطہ نہیں ہوسکتا کیا تمہیں ریت کے ذروں کا علم ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا کہ:

فَاِنِّیْ خَلَقْتُ الْعَقْلَ اَصْنَافًا شَتّٰی کَعَدَدِ الرَّمَلِ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ اَعْطٰی حَبَّةً وَّ مِنْهُمْ مَنْ اَعْطٰی حَبَّتَیْنِ وَّ مِنْهُمُ الثَّلَاثَ وَّ مِنْهُمُ الْاَرْبَعَ وَّ مِنْهُمْ مَنْ اَعْطٰی فَرْقًا وَّ مِنْهُمْ مَنْ اَعْطٰی وَسَقًا وَّ مِنْهُمْ مَنْ اَعْطٰی اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ

میں نے عقل کی کئی قسمیں ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر پیدا کی ہیں کچھ لوگوں کو ایک، کچھ کو دو، کسی کو تین، کسی کو چار دانے، کسی کو ایک فرق (۸ سیر) کسی کو ایک وسق (ایک بوجھ) دیا اور کسی کو اس سے بھی زیادہ دیا

حضرت ابودرداء روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابودرداء!

اُزْدُدْ عَقْلًا تَزْدُدْ مِنْ رَّبِّكَ قُرْبًا
عقل بڑھاؤ وہ تجھے رب کے قریب کردیگا

عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں ایسا کیسے کروں؟ فرمایا کہ:

Marfat.com

اِجْتَنِبْ مَحَارِمَ اللّٰہِ وَ اَدِّ فَرَائِضَ اللّٰہِ تَکُنْ عَاقِلاً وَّاعْمَلِ الصَّالِحَاتِ مِنَ الْاَعْمَالِ تَزْدَدْ فِیْ عَاجِلِ الدُّنْیَا رِفْعَةً وَّکَرَامَةً وَّتَنِلْ بِھَا رَبِّکَ الْقُرْبَ وَالْعِزَّةَ

محرمات الٰہی سے بچو اوامر پر عمل کرو تم عقلمند ہو جاؤ گے اعمال صالحہ بجالاؤ دنیا میں سربلندی وعزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تقرب وعزت پاؤ گے

عقل کے چار مشترک نام

اے عزیز! جان لے کہ دوسرے ناموں کے اعتبار سے عقل کے مشترکہ ناموں پر اطلاق ہوتا ہے یہ چار معنی ہیں۔

قسم اول کہتے ہیں کہ عقل صفت ہے جس کی بنیاد پر انسان دوسری مخلوقات حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے اور یہ استعداد نظری علم کا قبول کرنا ہے جسے حارث محاسبی نے اختیار کیا ہے اس نے عقل کی تعریف یوں کی ہے:

اَلْعَقْلُ عَزِیْزَۃٌ تَھِیَّتْ بِھَا دَرْکُ عُلُوْمِ النَّظَرِیَّةِ

عقل وہ جوہر ہے جس کی مدد سے علوم نظری حاصل کیا جاسکتے ہیں

اس کے ساتھ علوم کی نسبت ایسی ہے جیسے آنکھ کی بینائی کے لئے الوان واشکال کا نظر آنا۔اس سے متعلق تعریفات الٰہی اور تحسینِ نبوی ایسی ہے گویا نورِ آفتاب کی نسبت نورِ بصارت کے ساتھ۔جس طرح نورِ بصارت کے لئے الوان واشکال نور آفتاب کے بغیر نظر آنا ممکن نہیں اسی طرح جوہر عقل بھی اسرار وحی والہام کے انوار اسرار کی روشنی کے بغیر سعادتِ ابدی اور کمالاتِ سرمدی کے حقائق کا ادراک نہیں کرسکتا۔

قسم دوم ظہورِ علم ہے ذات عاقل ممیز سے ظہور علم ضروری ہے یہ جائز کے جواز اور مشکلات کے حل کے ذریعے ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک ضرور جانتا ہے کہ ''دو ایک سے زیادہ ہوتا'' ہے۔

قسم سوم کثرت تجربہ کے ذریعے علم مستفاد ہے کیونکہ ہر شخص کو حوادثِ زمانہ کے شکنجے سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کا نفس آزمائش کی بھٹیوں میں تہذیب پاتا ہے لہذا یقیناً اس شخص کے مقابلے میں اس کی دانائی اور دانشمندی میں اضافہ وترقی زیادہ ہوتی ہے جس نے دستِ روزگار سے شربت ناکامی نہ پیا ہو اور اپنوں وبیگانوں کی راہ سے دکھ دسکھ نہ دیکھا ہو۔

چہارم عقل کی انتہائی رسائی ہے جس کے ذریعے یہ معاملات کے انجام کا مشاہدہ کرتی ہے اس کی مدد سے درجات روحانی کی سعادت اور قربِ ربانی کی لذت میں غور وتامل کرتا ہے اس کی بدولت حرمان ابدی اور خسرانِ سرمدی کی رسوائی وگرفتاری اور پردۂ محرومی میں غور وفکر کرتا ہے اور قوت عزم کے ذریعے طریقِ سعادتِ اُخروی اختیار کرتا ہے شہواتِ نفسانی کی رکاوٹوں اور حظوظ جسمانی کے گرد وغبار سے خود کو بچاتا ہے۔

Marfat.com

پس قسم اول ان اقسام کی اصل اور ان کا منبع ہے قسم دوم قسم اول کی شاخ ہے یہ دونوں بدیہی ہیں قسم سوم اور قسم چہارم مکتسب (کسب کردہ) ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

اَلْعَقْلَ عَقْلَیْنِ فَمَطْبُوْعٌ وَ مَسْمُوْعٌ عقل دو ہیں مسموع اور مطبوع

اسی معنی کا بیان ہے۔

آخری دونوں اقسام میں لوگوں کے درجات وتفاوت دو قسم کے ہیں

☆☆☆

Marfat.com

عقل مستفاد میں لوگوں کا فرق

قسم سوم میں لوگوں کا فرق ظاہر ہے کیونکہ درست اور غلط کی کثرت وقلت کے لحاظ سے لوگوں کی کئی انواع واقسام ہیں یہ فرق:

ا۔ یا تو اس جوہر کے فیوض قبول کرنے کی استعداد کے اعتبار سے ہے۔

۲۔ یا علوم وتجربوں میں مہارت کے اعتبار سے۔

اما نفوس حقانی کی استعداد میں فرق نہیں ہوا کرتا اس معنی میں لوگوں کی عقلمندی وبیوقوفی مشاہدے میں آتی ہے کیونکہ نور عقل کی چمک کا آغاز سنِ تمیز کو پہنچنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے پس لیل ونہار کے بدلنے اور گزرنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ چالیس سال کی عمر میں یہ درجۂ کمال کو پہنچتا ہے اس مدت میں:

ا۔ بعض نفوس کو نیکوکاروں اور بدکاروں کی تاثیر صحبت کے لحاظ سے کمال حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ بعض کو علوم رسمی ودینی میں تجربات کی قلت وکثرت کے اعتبار سے۔

۳۔ اور بعض کو انوار مجاہدات اور اصناف ریاضات میں تزکیۂ نفس وتہذیب اخلاق کی کمی وبیشی کے اعتبار سے۔

بعض کے نفوس جبلی قابلیت اور نظری استعداد کی بدولت آلودگیوں کی رکاوٹوں اور میل کچیل کے حوادث سے ایسے پاک وصاف ہو جاتے ہیں کہ جذبات عنایت کی تجلی اور نسمات ہدایت کے دبدبے کی بناء پر ان کے قنادیل اسرار سعی وکوشش کے بغیر ہی روشن ومنور ہو جاتے ہیں اور ان کے وجود کی مشکوٰۃ انوارِ ملکوتی کی تاثیر اور اسرار جبروتی کی تائید سے ہمیشہ منور ومعطر رہتے ہیں کہ:

يَكَادُ زَيْتُهَا وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَار (النور ۳۵)	عنقریب آگ سے جلائے بغیر بھی اس کا تیل روشن ہو جائے گا

جیسا کہ اعیانِ انبیاً اور خواص اولیاً کے نفوسِ پاکیزہ اور قلوبِ طاہرہ کسی تکلیف اٹھائے اور تعلیم میں اشتغال کے بغیر القائے ملکی اور الہام الٰہی کے اسرار قبول کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں انوارِ قدسی کے ذوقِ تنزلات اور اسرار

Marfat.com

انسی کی تجلیات کی بدولت ان کے پاکیزہ جسموں کے مسامات سے عطر روحانی کی مہک اٹھتی رہتی ہے ان کی خوشبو اور مہک کے جھونکے طالبان سعادت دینی کے مشام جان تک پہنچتی ہیں وادی طلب کے مضطرب و پیاسے اور ویرانہ غفلت وتعب کے تشنگاں ان خضر صفت حضرات کے آب شیرین کے حوضوں پر آ کر تسکین پاتے ہیں اور ان کے انوارِ نصائح کی روشنیاں جہان اور اہل جہان کی ہدایت وراہنمائی کا سبب بنتے ہیں:

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہے، وہ دیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلُ الْعَظِيْمُ (البقرۃ:۱۰۵) — اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

عقل رسا میں لوگوں کا فرق

لیکن قسم چہارم میں شبہات ترک کرنا اور اندیشے چھوڑ دینا جو ہر عقل کی قوت و غلبے کے لحاظ سے ہے اس میں نوع بشر کے درجات میں فرق واضح ہیں گردشِ زمانہ کے تقاضوں اور دوستوں وعزیزوں کی تاثیر صحبت سے لوگوں کی حالت مختلف ہو جاتی ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو بعض خواہشات چھوڑ دینے پر قادر اور بعض چھوڑنے سے قاصر ہیں؟ مثلاً کوئی شخص جوانی میں شراب اور سود ترک کرنے پر قادر ہے مگر شہوت چھوڑنے سے عاجز۔ جب وہی جوان بڑھاپے کو پہنچتا ہے تو شہوت ترک کرنے پر بھی قادر ہوتا ہے مگر حرص وبخل چھوڑنے سے عاجز ہوتا ہے کیونکہ بہت سے اخلاق بشری اور صفاتِ ذمیمہ بڑھاپے میں پختہ ہو جاتے ہیں جیسے عہدے کی خواہش، جھوٹی امیدیں، حرص اور کنجوسی وغیرہ ۔حدیث نبوی اس بات پر شاہد ہے کہ:

يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَ يَشِيْبُ مِنْهُ — آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان

اِثْنَانِ اَلْحِرْصُ وَالْاَمَلُ — ہو جاتی ہیں اول حرص اور دوم جھوٹی امید

کبھی خلوت وجلوت کی حالتیں اختلاف کا موجب بنتی ہیں چنانچہ بعض لوگ تنہائی وعزلت کی حالت میں کذب بیانی اور غیبت اور لایعنی باتوں کی آفات سے محفوظ رہتے ہیں لیکن لوگوں کے ساتھ میل جول کی حالت میں ان سے احتراز نہیں کر سکتے۔

کبھی یہ اختلاف علم میں کمی وبیشی کی وجہ سے ہوتا ہے چنانچہ جس کو جس قدر راہ دین کے خطرات کا علم و معرفت زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی تحصیلِ نجات کے لئے ہوشیاری ومستعدی کامل ہوتی ہے۔ جس کی سعادت ابدی کا نور معرفت جس قدر زیادہ روشن ہوتا ہے اتنا ہی وہ خواہشاتِ نفسانی ترک کرنے اور عبادات کی سختی برداشت کرنے کے ذریعے خسرانِ سرمدی کو سعادتِ نعیم باقی سے بدلنے میں کوشاں ہوتا ہے یہی مقام ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَ اَخْشٰيكُمْ مِنْهُ — میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوں

اسی طرح وادی غفلت کے مدہوشوں کو اس عبارت سے تنبیہ فرمائی:

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا — جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم کم ہنسو گے اور زیادہ رو گے

علم اور عالم

اس قسم کا انتباہ کتاب وسنت کے علوم کا نتیجہ ہے جن کا ظاہر ترغیب وترہیب کا موجب اور باطن تحذیر (خوف دلانا) وتخویف کا مورث ہے نہ کہ فلاسفہ کے ہذیانات اور نظریہ سازوں کے خرافات کا علوم رسمی۔ یہ طے ہے کہ علم فلسفہ وحکمت کے تجربات سے سنگدلی اور محرومی کے سوا کچھ اضافہ نہیں ہوتا متکلمین وادبا کے اصطلاحات یاد کرنے سے سوائے عجب، بد دماغی اور شیخی بگھارنے کے کچھ نہیں ملتا۔ یہی اسرار تھے کہ سفیان ثوری قدس اللہ سرارہ فرماتے ہیں کہ:

اَلْعُلَمَاءُ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ بِاللّٰهِ وَ بِاَحْكَامِ اللّٰهِ فَهُوَ الْعَالِمُ الْكَامِلُ وَعَالِمٌ بِاللّٰهِ غَيْرُ عَالِمٍ بِاَحْكَامِ اللّٰهِ فَهُوَ التَّقِيُّ الْخَائِفُ وَعَالِمٌ بِالْاَحْكَامِ غَيْرُ عَالِمٍ بِاللّٰهِ فَهُوَ الْعَالِمُ الْفَاجِرُ — عالم تین ہیں اللہ اس کے احکام کا عالم وہ عالم کامل ہے، اللہ کا عالم مگر اس کے احکام سے نا آشنا وہ پرہیزگار و خائف ہے اور احکام کا عالم مگر خدا سے بیگانہ وہ عالم فاجر ہے۔

ابو حامد (امام محمد) غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَدْ كَانَ اِسْمُ الْعَالِمِ يُطْلَقُ عَلَى الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ وَبِاٰيَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ فِىْ خَلْقِهِ الَّذِيْنَ كَانَتْ عِنَايَتُهُمْ فِىْ مُرَاقَبَةِ الْبَاطِنِ وَالتَّفْتِيْشُ عَنْ صِفَاتِ النَّفْسِ وَ مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ وَ غَوَائِلِ الدُّنْيَا وَ تَحْصِيْلِ مُقَامَاتِ الدِّيْنِ مِنَ الْوَرْعِ وَ التَّقْوٰى وَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ وَ التَّفَكُّرِ وَ الْمُجَاهَدَةِ وَ التَّوَكُّلِ وَالْاِخْلَاصِ — اسم عالم کا اطلاق اللہ اس کی آیات اور افعال کے علم والوں پر ہوتا ہے اس کی مخلوق میں۔ یہ وہ ہیں جو اپنی تمام توجہ باطنی مراقبہ میں مبذول رکھتے ہیں نفس کے صفات، شیطان کے مکر وفریب اور دنیا کے حوادث سے بچاؤ اور ورع، تقوی، زہد خوف، حزن، تفکر، مجاہدہ، توکل اور اخلاص سے دینی مقامات کی تحصیل میں مگن رہتے ہیں۔

Marfat.com

جب چوتھی صدی ہجری میں علم کلام میں تصنیف وتالیف کا کام ہوا اور اس میں بکثرت غور وخوض اور بحث ومناظرہ ہونے لگا اشعار وقصص سے مزین خرافات کو وعظ ونصیحت کا نام دیا گیا جن کی تمام تر توجہ تدریس ،قضاء،تولیتِ وقف، مالِ یتامیٰ کی نگرانی اور سلاطین سے میل جول پر مرکوز رہتی تھی۔

یہ حجۃ الاسلام (امام غزالی) کی باتیں ہیں۔

وَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ سنی سنائی خبر اور مشاہدہ یکساں نہیں ہوا کرتے

انصاف کی نظر سے اس زمانے کے علماء کو دیکھیں ان میں سے اکثر خواہشاتِ نفسانی کی تدبیر اور اسبابِ دنیوی کی تحصیل، مال وجاہ اور غرور وشہوات کے اہتمام میں لگے ہوئے ہیں نہ کہ امورِ دین کی اصلاح اور مقاماتِ اہل یقین کے حصول میں۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ حضرت سعید بن میتب سے روایت ہے کہ عمرو بن کعب اور ابو ہریرہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے ؟ فرمایا عقلمند آدمی۔ عرض کیا لوگوں میں سب سے عبادت گزار کون ہے؟ فرمایا عقلمند آدمی۔ عرض کیا سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ:

اَلْعَاقِلُ مَنْ تَمَّتْ مُرُوَّتُهٗ وَ ظَهَرَتْ فَصَاحَتُهٗ وَ جَادَتْ كَفُّهٗ وَ عَظُمَتْ مَنْزِلَتُهٗ
عقلمند وہ ہے جس کی مردانگی کامل ہو، فصاحت ظاہر ہو، ہاتھ کشادہ ہو اور منزلت عظیم ہو

مزید فرمایا کہ یہ سب دنیا کے مال ومتاع ہیں البتہ:

وَلَلْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ اللہ کے ہاں انجام نیک متقین کے لئے ہے

اِنَّ الْعَاقِلَ هُوَ الْمُتَّقِيُّ وَ اِنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا خَسِيْسًا
بیشک عقلمند ہی متقی ہے اگر چہ دنیا میں وہ رسوا اور پست کیوں نہ ہو

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے حق کو پہچانا اور اس کی پیروی کی اور باطل کو جان لیا اور اس سے اجتناب کیا جنہوں نے تقویٰ کو اپنا لباس بنایا دنیا کی رکاوٹوں اور مشکلات سے بچا جن کا مقام منازلِ علیا ہیں بمنه و كرمه انه قريب مجيب

والسلام على من اتبع الهدى

☆☆☆☆

Marfat.com

رسالہ درویشیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ درویشیہ اور اس کے نسخے	108
2	نیکی وبدی	111
3	انسان کی خلقت	112
4	جسمانی وروحانی بیماریوں کا علاج	112
5	روحانی بیماریوں کا علاج	113
6	عوام الناس کی طاعت	114
7	ضرورت پیرومرشد	115
8	مرید نیک بخت	115
9	مرید بدبخت	116
10	آج کل کی پیری مریدی	116
11	اکابرین ملت کا فرض	117
13	مسلم عوم الناس	118
14	جہاد بالنفس	119
15	قیامت کا دن	120
16	لوگوں کی توجہ	123
17	اللہ کے خاص بندے	124
18	طالبان عقبیٰ اور عاشقان مولیٰ	124
19	قابل تشکر وامتنان	125
20	قابل افسوس وندامت	125

Marfat.com

درویشیہ

یہ رسالہ بھی متعدد ناموں سے موسوم ہے ایران سے ڈاکٹر سید اسد اللہ مصطفوی نے ''نفس شناسی'' اثر سید محمد نور بخش کے عنوان سے شائع کیا ہے جو انہیں ایران کے کسی کتابخانے سے ملا تھا۔ رسالے پر نام نہیں صرف اتنا لکھا ہے کہ ھذا رسالۃ قدوۃ العارفین وزبدۃ السالکین سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ (ا)

اسے نفس شناسی کا نام ڈاکٹر صاحب نے بعض مشمولات کے پیش نظر دیا ہے جس کی انہوں نے توضیح بھی کی ہے محترم سید حسن شاہ شگری نے ڈاکٹر صاحب کے اسی نسخے کا اردو ترجمہ اسی نام سے کراچی سے شائع کیا ہے۔

یہ رسالہ فہرست نگاروں کے ہاں ''رسالہ دررد صوفیاں'' کے عنوان سے معروف رہا ہے۔ بعض نے اسی بناء پر شاہ ہمدان کو شیعہ امامیہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور بعض اس رسالے کو شاہ ہمدان کی طرف منسوب کرنا بھی غلط خیال کرتے ہیں لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ اس رسالے میں اسلامی تصوف و عرفان کا رد ہرگز نہیں ہے البتہ ان نام نہاد صوفیوں کے کرتوتوں کی تردید کی گئی ہے جو شریعت اسلامی سے انحراف کرتے ہیں۔ اس ضمن میں اس رسالے کے آخری ا۔ نفس شناسی ص ا۔

عنوانات کی بناء پر اسے ردّ صوفیاں کا نام دیا گیا ہے۔

یہ رسالہ اسلام آباد سے ڈاکٹر محمد ریاض کی کتاب ''احوال و آثار میر سید علی ہمدانیؒ'' کے ساتھ شائع ہو گیا ہے اس کے مندرجہ ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ یہ نسخہ ملک تہران میں تحت نمبر 4250 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بیسواں نسخہ ہے۔ اسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے ۔

2۔ یہ نسخہ ملک تہران میں تحت نمبر 4274 ایک مجموعہ رسائل میں دوسرا رسالہ ہے۔

3۔ یہ نسخہ مجلس شورای ملیّ تہران میں تحت نمبر 3610 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بارھواں نسخہ ہے ۔ 917ھ میں کتابت ہوا ہے۔

4- ۔ دانشکدۂ ادبیات زیر نمبر 346/8 جو 1207ھ میں کتابت ہوا ہے۔

5- یہ نسخہ مجلس شورای ملیّ تہران میں تحت نمبر 5180 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ

Marfat.com

بارہواں نسخہ ہے ۔1069ھ میں کتابت ہوا ہے۔

6۔ یہ نسخہ مجلس شورای ملی تہران میں تحت نمبر 3455 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے۔

7۔ یہ نسخہ کتاب خانہ سنا تہران میں تحت نمبر 366 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ چوتھا نسخہ ہے

8۔ یہ نسخہ یونیورسٹی لائبریری تہران میں تحت نمبر 272666,2920,5960 چار نسخے ہیں جن میں سے آخری ایک مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ بیسواں نسخہ ہے۔

9۔ نسخہ کتابخانہ فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے تحت نمبر 2359 اور 2360 ایک مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے

10۔ نسخہ کتابخانہ فرہنگستان تاجکستان میں تحت نمبر 754/viii اور 780/xvii- دو مجموعۂ رسائل میں محفوظ ہے جو بالترتیب 1078 اور 1245 میں لکھے گئے ہیں۔

11۔ نسخہ کتابخانہ خدیویہ قاہرہ مصر

12- آستان قدس رضوی تین نسخے ہیں (1) تحت نمبر 441 (2) زیرنمبری 146 یہ 1298ھ میں کتابت ہوا ہے اور (3) زیرنمبر 1350 جو 1083ھ میں کتابت شدہ ہے۔

13- اس کے علاوہ وہیں ایک اور نسخہ بھی تحت نمبر 1372 محفوظ ہے رسالے کا نام رسالۂ سلوک اور مصنف سید محمد نوربخش کو دکھایا گیا ہے اور یہ 1308 میں کتابت ہوئی ہے یہ نہایت خوبصورت، خوشخط اور شروع سے آخر تک سرخ، سبز، سیاہ اور نیلی روشنائی سے رنگین کتابت ہوئی ہے مگر افسوس درمیان میں کئی افتادگی ہیں۔

14- مجلس سنا میں دو نسخے تحت نمبر (۱) 737/29 (۲) 366/4 محفوظ ہیں۔

15۔ نسخہ برٹش میوزیم لندن۔

16 نسخہ کتابخانہ رضا رامپور بھارت۔

17۔ قومی عجائب گھر کراچی میں تین نسخے ہیں تحت نمبر ۔5-1957-912/40۔ ایم این مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ پانچواں نسخہ ہے دوم تحت نمبر 2-9-221958/ ایک مجموعہ رسائل میں محفوظ ہے مجموعے میں یہ نواں نسخہ ہے اور سوم نمبر 240-1973 ۔این۔ایم ہے

18۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں ۳ نسخے محفوظ ہیں ان کا نمبر 4409، 5417 اور 14092 ہے۔

19- کراچی انجمن ترقی اُردو کراچی میں ایک نسخہ تحت نمبر۔3ق ف 43 محفوظ ہے۔

Marfat.com

20 نذر صابری صاحب کیمبل پور کے پاس بھی ایک نسخہ موجود ہے

-21 اس کا نسخہ پٹنہ میں، ایک مزیا بہار میں، ایک رامپور میں اور چار نسخے سری نگر انڈیا میں ہیں۔

چھاپی نسخے

یہ کتاب اہل علم وفضل کے ہاں بڑی حد تک مقبول ومتداول رہی ہے اور اب تک کئی بار شائع ہو چکی ہے ذیل میں اس کے چھابی نسخوں کا تعارف کیا جاتا ہے۔

1- نسخہ خانقاہ احمدیہ تہران

یہ کتاب سب سے پہلے 1338 ش میں خانقاہ احمدیہ تہران کی جانب سے مجموعۂ رسائل دراویش میں شائع ہوئی۔(2) یہ اشاعت میں نے نہیں دیکھی۔

2- نسخۂ مصطفوی تہران

یہ نسخہ دوسری بار 1351 ش میں ڈاکٹر اسد اللہ مصطفوی نے شائع کیا ڈاکٹر صاحب نے اس کا نام درویشیہ کی بجائے نفس شناسی اور بطور مصنف سید علی ہمدانی کی بجائے سید محمد نور بخش کا نام دیا یہ اب تک کئی بار شائع ہو چکا ہے۔

2۔احوال وآثار میر سید علی ہمدانی ص156)

3- نسخۂ حسن شاہ۔

اسی کتاب کا اسی نام واسی مصنف کے نام کے ساتھ اردو ترجمہ جناب سید حسن شاہ شگری صاحب نے صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ کراچی کی جانب سے شائع کیا ہے۔

4- نسخہ گنج بخش

تیسری بار یہ ڈاکٹر محمد ریاض کی کتاب احوال وآثار میر سید علی ہمدانی کے ساتھ ضمیمے کے طور پر 1980 میں پہلی بار شائع ہوئی۔ یہی ایڈیشن 1991 میں دوسری بار پھر شائع ہوا ہے۔

5- نسخہ راقم

1996 میں راقم نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ساتھ شائع کیا۔

اوپر ہم نے اس کے 37 قلمی اور 6 چھاپی نسخوں کا جائزہ لیا ہے جن سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ

اما بعد! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (یونس: ۵۷)	اے ایمان والو! تمہارے پاس تمہارے رب کی نصیحت اور دلوں میں موجود امراض کی شفاء آ گئی ہے۔

نیز فرمایا ہے:۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲)	ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو ماننے والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے

یعنی ہم تمہارے پروردگار ہیں۔ قرآن حکیم کی آیتیں اور احکامات مومنین کو لاحق بیماریوں کی دوا کے طور پر نازل کرتے ہیں یہاں تک کہ کلام ربانی کی ہر ہر آیت اور اخبار نبوی کی ہر ہر حدیث معنوی امراض کو شفاء دینے والی اور قلبی و سری و روحی نقائص کو دور کرنے والی ہے۔

نیکی اور بدی

جس طرح باطنی بیماریوں کے مادے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح آثار آیات و احادیث کے نتائج و اثرات بھی مختلف ہوتے ہیں یہ اس طرح کہ یہ ایک قوم کے حق میں تو سعادت مندی کا سبب بنتے ہیں جبکہ دوسری قوم کے لئے بدبختی و شقاوت کا موجب۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جن کی ذات بابرکات جہاں اور اہل جہاں کے لئے سراپا رحمت تھی، اس کے باوجود آپ کی صحبت بعض لوگوں (صحابہ کرام) کے لئے تو سعادت ابدی کا ذریعہ بنی جبکہ ایک دوسرے بدبخت اور مردود قوم مثلاً ابوجہل، ابولہب اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے لئے شقاوت سرمدی کا سبب بنی۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد:

رُبَّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا الرَّجُلُ لَا یَکُوْنُ لَہٗ سَیِّئَۃٌ اَضَرَّ عَلَیْہِ مِنْھَا وَرُبَّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا الرَّجُلُ لَا یَکُوْنُ لَہٗ حَسَنَۃٌ اَنْفَعَ لَہٗ مِنْھَا	بہت سی نیکیاں جو آدمی کرتا ہے، برائی سے بڑھ کر ضرر رساں ہوتی ہیں اور بہت سی برائیاں جن کا آدمی مرتکب ہوتا ہے نیکی سے بڑھ کر مفید ہوتی ہیں۔

Marfat.com

اسی معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی بہت سی نیکیاں ایسی ہیں جو بندے کے حق میں معصیت سے بڑھ کر ضرر رسان اور نقصان دہ ہیں اور بہت سی برائیاں ایسی ہوتی ہیں جو نیکیوں کے مقابلے میں زیادہ نفع بخش اور فائدہ مند ہیں۔

ارباب قلوب کے ہاں یہ طے شدہ بات ہے کہ جو طاعت بندے میں عجب اور غرور پیدا کرے عین معصیت ہے اسی طرح وہ معصیت جو طالب حق کو اعتراف وعاجزی اور عذر کے مقام پر لا کھڑا کرے، درحقیقت وہ مفید طاعت ہے۔

انسان کی خلقت

اے عزیز! جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو متضاد جوہروں سے پیدا فرمایا ہے:

۱۔ایک جوہر لطیف اور نورانی ہے جسے روح کہتے ہیں۔

۲۔دوسرا جوہر کثیف اور ظلمانی ہے جسے ہم جسم کہتے ہیں۔

ان دونوں جوہروں کی غذا صحت اور بیماریاں الگ الگ مقرر ہیں۔اسی طرح ہر مرض کا علاج مخصوص ہے وہ یوں کہ جس طرح بدن کی غذا پانی اور خوراک ہے اسی طرح دل اور روح کی غذا ذکر ومحبت اور معرفت خداوندی ہے امراض روحانی وجسمانی کی علامت یہ ہے کہ مرغوب غذا بھی طبیعت کے لئے ناموافق اور ناگوار بن جاتی ہے۔

جسمانی اور روحانی بیماریاں

جس طرح جسمانی بیماری کی نشانی یہ ہے کہ جسم انسان فاسد مادوں کی غذا سے نفرت کرنے لگتا ہے اور غذا کھانے کی طرف رغبت نہیں کرتا، اسی طرح دلی قلبی اور روحانی بیماری کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیوی مصروفیات' نفسانی لذات اور جسمانی خواہشات کی وجہ سے ذکر الٰہی کی حلاوت اور محبت ومعرفت خداوندی کے ذوق سے محروم رہ جاتا ہے اور ذکر حق سے مانوس نہیں ہوتا۔اگر اس سے کوئی طاعت عمل میں آ بھی جائے یا اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر جاری ہو بھی جائے تو یہ سمجھ لو کہ محض رسم اور عادت کے طور پر ہے۔لہٰذا اس کو انوار روحانی اور صفائے مناجات سے کوئی حصہ نہیں ملے گا جو مخصوصان ازلی یعنی مقربین اور صدیقین کی ارواح مقدسہ کو صحرائے فضل وکرم سے نصیب ہوتا رہتا ہے۔

جس طرح جسمانی بیماریوں کے اسباب ہوتے ہیں ان اسباب کو دور کرنے اور بیماری کو ختم کرنے کے لئے خاص دوا مقرر ہے جن کے طبعی آثار اور خواص کو طبیب حاذق کے سوا کوئی نہیں جانتا، اسی طرح روحانی اور قلبی بیماریوں کے بھی اسباب ہوتے ہیں جنہیں دور کرنے کی روحانی دوا مختلف طاعات، اذکار اور عبادات ہیں جن کی حقیقت انبیائے کرام، اولیائے عظام، مشائخ طریقت اور علمائے متدین (دیندار) جو حکمائے دین ہیں، کے سوا

Marfat.com

کوئی نہیں جانتا۔

روحانی بیماری کا علاج

اگر چہ دوا مطلق دوا ہوتی ہے مگر ہر بیماری کے لئے خاص دوا مفید ہوتی ہے ایک دوا ایک خاص مرض کے لئے مفید ہو سکتی ہے مگر دوسرے کے لئے نقصان دہ۔ اسی طرح مختلف طاعات وعبادات اگر چہ سب برحق ہیں لیکن ہر آدمی کی قلبی بیماری کو ختم کرنے کے لئے خاص طاعت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی حالت کے منافی طاعت اس کو چنداں فائدہ نہیں دیتی بلکہ فائدہ کے مقابلے میں نقصان زیادہ پہنچاتی ہے۔ ان حقائق کے اسرار کو حکمائے دین یعنی انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

آپ نہیں دیکھتے کہ ایک شخص میں صفراء غالب ہے وہ بلغم جلانے والی دوا سے اس مرض کا علاج کرتا ہے تو وہ کبھی شفا نہیں پا سکتا بلکہ ان دواؤں کی وجہ سے اس میں صفراء کا مادہ بڑھتا جائے گا اور اسے ہلاک کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت قرآن حکیم کے گراں قدر ثواب کے باوجود فرمایا کہ:
ہائے افسوس! بہت سے قرآن پڑھنے والوں کو بُعد ومحرومی، لعنت وملامت اور نقصان وخسارے کے سوا کچھ نہیں ملتا کہ:

رُبَّ تَالِیِ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُهٗ　　بہت سے قاریوں پر قرآن لعنت بھیجتا ہے

اور حضرت ابوسعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

کَمْ مِنْ صَائِمٍ یَّکُوْنُ صَوْمُهٗ وَبَالاً عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَکَمْ مِنْ غَازِیٍ یَّکُوْنُ غَزْوَتُهٗ سَلَاسِلاً عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَکَمْ مِنْ مُتَصَدِّقٍ یَّکُوْنُ صَدَقَاتُهٗ وَ زَکٰوتُهٗ زَوَالاً لِاَعْمَالِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ	قیامت کے دن بہت سے روزے داروں کے روزے ان کے لئے وبال بن جائیں گے اور بہت سے غازیوں کا جہاد اس کے لئے بیڑیاں بن جائیں گی بہت سے صدقہ دینے والوں کے لئے ان کا صدقہ اور زکوۃ ان کے اعمال کے زوال کا سبب بن جائے گا

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا باعث کون سی چیز ہوگی؟

فرمایا۔

اَکْلُ الْحَرَامِ وَرُؤْیَةُ الْمَخْلُوْقِیْنَ　　حرام خوری اور مخلوق کے لئے ریاکاری۔

یعنی بہت سے لوگ روزہ رکھیں گے مگر قیامت کے دن وہ ان کے لئے وبال بن جائے گا اور بہت سے غازیوں کے لئے ان کا جہاد زنجیر بن کر انہیں جکڑ لے گا، بہت سے صدقہ دینے والوں کو ان کا صدقہ اور زکوۃ اعمال کے زوال کا

Marfat.com

باعث بن جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! کونسی چیز ان کے اعمال کی تباہی کا باعث بنے گی؟ فرمایا حرام خوری اور ریا کاری۔ یعنی نیک نامی کی تمنا اور مخلوق کی نظر میں قابل تعریف ٹھہرنے کی امید۔

عوام الناس کی طاعت

عزیز من! جب تم ان آیات و احادیث پر غور کرو جن میں نیک اعمال کی تباہی کا سبب اخلاق بشری کا گھٹیاپن، بہیمی، سبعی اور شیطانی اوصاف کی آلودگی قرار پائی ہے تو تمہیں معلوم ہوگا اکثر عبادات جنہیں عام لوگ رسم و عادت کے طور پر بجالاتے ہیں، انہیں میزان عدل میں تولا جائے تو وہ الاّ ماشاء اللہ! ان کی اپنی گرفتاری کا سامان ثابت ہوں گی۔ اس معنی کی تحقیق میں یہ بھی سن لے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (الزمر:۴۷)	اور وہاں اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوجائیگا جس کا انہوں نے کبھی گمان تک نہیں کیا ہوگا۔

یعنی ان پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے روز محشر میں وہ چیز واضح ہو جائے گی جو ان کے گمان میں بھی نہ ہوگی، تو رسولؐ اللہ سے اس کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

هِيَ اَعْمَالٌ حَسِبُوْهَا حَسَنَاتٍ فَوَجَدُوْهَا فِيْ كَفَّةِ السَّيِّئَاتِ	یہ ایسے اعمال ہوں گے جنہیں لوگ دنیا میں نیکی سمجھتے رہے لیکن بروزِ قیامت وہ اسے معصیت کے پلڑے میں پائیں گے۔

یعنی یہ ایسے اعمال ہوں گے جنہیں لوگ طاعت تصور کرتے رہیں گے لیکن قیامت کے دن وہ انہیں معصیت کے پلڑے میں نظر آئیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحیح معنوں میں طاعت خداوندی کی بجا آوری کے لئے:

۱۔ کسی راہ حق کے جاننے والے۔

۲۔ شریعت و طریقت کی منزلیں طے کرنے والے۔

۳۔ اسرار حقیقت کا ذوق رکھنے والے۔

پیر و مرشد کی صحبت کا اختیار کرنا ناگزیر ہے کیونکہ جس طرح دنیوی بادشاہ کی خدمت بادشاہوں کے مقرب لوگوں کے سوا کوئی بخوبی بجانہیں لاسکتا اسی طرح قرب خداوندی کے دقیق اسرار و رموز راہ سلوک پر چلنے والوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

Marfat.com

ضرورتِ پیر و مرشد

جس طرح جب کوئی بادشاہ کی قربت حاصل کرنا چاہتا ہے تو بادشاہ کے کسی بھی قریبی مصاحب کی صحبت اختیار کر لیتا ہے کیونکہ اس کے بغیر منزل مراد یعنی بادشاہ تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب تک عالم وحدت کے سیر کرنے والے کسی مرد کامل کی دامن ارادت سے وابستہ نہیں ہو جاتا مراد حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اِتَّخِذُوْا الْاَيَادِيْ عِنْدَ الْفُقَرَآءِ فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةٌ — اللہ کے بندو! دست ہمت سے فقراء کا دامن تھام لو کیونکہ وہی اہل دولت ہیں

یعنی دست طلب سے درویشوں کا دامن تھام لو کیونکہ حقیقت میں ارباب دولت وہی ہیں۔ اس حدیث میں لفظ "اِنَّ" مبالغہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی ایسی دولت جس کی کوئی انتہا نہیں، ایسی سلطنت جس کی شان و شوکت کی کوئی غایت نہیں۔

مرید نیک بخت

جب کوئی طالب حق عنایت ازلی کا مقبول بارگاہ بن جاتا ہے تو وہ خوش نصیب اور سعادت مند کسی ایسے مرد کامل کی صحبت میں پہنچ جاتا ہے:

۱۔ جس کا ظاہر شریعت کے آداب سے آراستہ اور نفس زہد و تقوی کی پابندی سے پیراستہ ہوتا ہے۔

۲۔ جس نے عجب و ریا کی آنکھ پھوڑ دی ہے اور حرص و طمع کا دہانہ قناعت کی سیل سے بند کیا جا چکا ہے۔

۳۔ جس کا ظاہر بساط عالم شریعت پر ادب پا چکا ہے اور باطن طریقت کی بھٹی میں (پگھل کر) تہذیب و صفائی حاصل کر چکی ہے۔

۴۔ جس کا سِرّ عالم حقیقت میں اسرار توحید کی خوشبوؤں سے معطر ہے۔

وہ ہر وقت لطیف نصیحتوں کا بیج قلب طالب کی کھیتی میں بوتا اور ہر روز دقیق آداب کے پانی سے اس کی سینچائی کرتا ہے۔

یہاں تک کہ پیر و مرشد کی حسنِ رعایت، طالب حق کے قبولِ نصیحت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و مدد کے نتیجے میں طالب حق کے صالح اعمال اور پسندیدہ افعال بارآور ہو جاتے ہیں اور بلند و ارفع مقامات تک اسے پہنچا دیتے ہیں، قلب طالب کے باغ میں واردات غیبی کے گل و ریحان کھلنے لگتے ہیں اور اس کا باطن روح و صفا کے انوار اور محبت و وفا کے اسرار سے منور و مصفا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مرید بد بخت

مرید کی بدقسمتی و بدبختی کی نشانی یہ ہے کہ:

ا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سبقت لے جانے والے اس کے دوست بن جاتے ہیں اور اسے بھی راہ دین کا رہزن بنا دیتے ہیں۔

۲۔ باطل خیالات اور فاسد خرافات کے ذریعے حق کا راستہ اس کے لئے مسدود کر دیتے ہیں، اور بدعت وضلالت کے کانٹے بچھا دیتے ہیں۔

۳۔ ذلت و کمینگی کا بیج اس کے دل میں بو دیتے ہیں۔

اور ۴۔ اس کے باطن کو طمع وحسد کی نجاست سے آلودہ کر دیتے ہیں۔

آج کل کی پیری و مریدی

بزرگوں کا کہنا ہے کہ:

لَیۡسَ الۡخَبَرُ کَالۡمُعَایَنَۃِ۔ سنی ہوئی باتیں ذاتی مشاہدے کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتیں۔

زمانہ حال کے پیر و مرید کا حال دیکھو تو نظر آئے گا کہ:

ا۔ شیطان کس طرح مکر و فریب کی دکان سجائے بیٹھا ہے اس نے اپنے نام کے ساتھ ''سلطان الفقراء '' کا لاحقہ لگائے ہوتے ہیں۔

۲۔ کس ڈھٹائی کے ساتھ ان بدبختوں نے اولیاءاللہ کا لباس زیب تن کر رکھا ہے؟

۳۔ مردود لوگ کس طرح خود کو مقبولان بارگاہ الٰہی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں؟۔

۴۔ عفریت اور شیطان ارباب یقین کی صورت میں کس طرح راہ دین میں ظاہر ہوئے ہیں؟۔

ا۔ ان کا طریقہ:	الحاد و زندقہ ہے۔
۲۔ ان کا خرقہ:	محض دھوکہ وفساد ہے۔
۳۔ ان کا وجد اور حال:	رقص وسرود اور اچھل کود ہے۔
۴۔ ان کے آداب صحبت:	بدعت و بے نمازی ہے۔
۵۔ ان کی مجلسوں اور محفلوں کی رونق:	بحث و مناظرہ ہے۔
۶۔ ان کی خلوت کے اسرار:	خباثت اور فخر و مباہات ہیں۔
۷۔ ان کا فقر:	تحصیل حرام اور گداگری ہے۔

Marfat.com

۸۔ان کے کارنامے: بے شرمی و بے حیائی ہیں۔

ان تمام کے باوجود جاہل عوام کی ایک بڑی تعداد اس گروہ کی عیاشیوں اور مکروفریب پر وارفتہ وفریفتہ ہو چکی ہے اور ان بد بخت وذلیل لوگوں کی نت نئی فتنہ سامانیوں کی مددگار اور حامی و ناصر بن چکی ہے جنہوں نے راحت پسندی اور کفروالحاد کا نام طریقت وفقر رکھ لیا ہے اور وہ دین اسلام کے حقیقی احکامات سے بیگانہ ہو کر انہی گمراہ لوگوں کے پیچھے میدان ضلالت میں بھٹک رہے ہیں۔

اکابرین ملت کا فرض

اللہ تعالیٰ بروز قیامت حکام مملکت اسلامیہ کے قاضی حضرات اور ائمہ اسلام سے ان لوگوں کے فسادات کی چشم پوشی اور اس کے خاتمے سے غفلت برتنے کے بارے میں ضرور سوال کرے گا کیونکہ قواعد اسلام کا استحکام، اہل زیغ وعدوان اور ان کی گمراہیوں کا قلع قمع کرنا سلاطین و حکام اسلام کے ذمہ واجب ہے اور حدود شرعیہ کی حمایت ونفاذ ان پر فرض ہے۔

لیکن آج کل کے حکام وقت مگر افسوس کہ آج کل حکومت وسلطنت کی باگ دوڑ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئی ہے جو:

۱۔صرف علوم دین کے اسرار سے بے بہرہ ہیں۔
۲۔ان کی پوری توجہ لہو ولعب کی طرف مرکوز رہتی ہے۔
۳۔جنہوں نے فسق وفجور کو اپنا طریقہ بنا رکھا ہے۔
۴۔ظلم وشر کو اپنا آئین قرار دے رکھا ہے۔
۵۔وہ فاسق وفاجر لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتے ہیں۔
۶۔وہ اس فانی دنیا کو اپنے لئے بہشت بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔
۷۔وہ اپنے نفس کے غلام اور خواہشات کے اسیر بنے ہوئے ہیں۔
۸۔وہ شیطان کی بندگی میں مستعد ہیں۔
۹۔انہوں نے خدا اور رسول کے احکامات کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔
۱۰۔تعلیم وتدریس اور قضاء وافتاء کے عہدوں پر فائز لوگوں نے اختلافی مناقشوں اور کلامی بحثوں کا نام علم قرار دے رکھا ہے۔
۱۱۔منطقیوں کی خرافات اور فلاسفروں کی ہذیانات کو اپنی شہرت ومرتبے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔
۱۲۔وہ علوم دین کے حقائق جو کتاب وسنت کے دقیق اسرار ورموز کی معرفت ہیں، سے اعراض کرتے

Marfat.com

ہیں۔

جس کی وجہ سے گمراہ بدعتیوں کے اغویٰ کی سرگرمیاں دنیا بھر میں پھیل گئی ہیں، بے دین اور زندیقوں کا گروہ عالم اسلام میں طاقت ور ہو چکا ہے، اسلامی احکامات اور حدود کے انوار بجھ گئے ہیں اور شریعت محمدیہ کے سیدھے راستے کی برکتیں غائب ہوگئی ہیں۔ ان حالات میں اولیاء اللہ اور ارباب قلوب ان تر دامن سجادہ نشینوں اور درویش صورت کافر سیرت نام نہاد مسلمانوں کے نزدیک معتوب ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ اس کے ردعمل میں وہ گوشہ نشین ہونے پر مجبور ہیں۔ گرد و پیش نظر آنے والی معصیت کے ماتم میں زندگی گزارنے لگے ہیں۔

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔ (یوسف۱۸) اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔

آن دم که از و نور و صفا آید کو
آن کس که از و بوی خدا آید کو
اسلام شده فسوس این مشتی دیو
مردی که از و نور و وفا آید کو

منظوم ترجمہ:

وہ دل کہاں کہ نور وصفا جس سے آسکے
وہ دم کہاں کہ بوئے خدا جس سے آسکے
اسلام آہ! بن گئی جاگیر شیطنت
اس کو بُلا کہ نورِ وفا جس سے آسکے

مسلم عوام الناس

عزیزم! مسلمانوں کے بشری اوصاف کو خباثت سے پاک کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ ناپسندیدہ افعال اور اخلاق رذیلہ کے ساتھ مسلمان ہونے کا دعویٰ اس وقت تک محض دھوکہ سمجھا جائے گا جب تک آئینۂ دل اوصاف بشری کی آلودگیوں سے پاک نہ ہو جائیں۔ جن کے افعال و اعمال اخلاص پر مبنی نہیں وہ رذائل نفسانی کے امراض سے خلاصی کبھی نہیں پا سکیں گے۔ جو شخص نفس کا بندہ اور طبیعت کا جو کہ روح کا دشمن ہے، غلام ہو، کبھی بھی فلاح و نجات کا چہرہ نہیں دیکھ سکے گا۔ کیونکہ نجات ایمان کا پھل اور فوز و فلاح اسلام (عمل) کا نتیجہ ہے۔

حقیقت اسلام نفس امارہ کی تمام تر خواہشات کی مخالفت اور اللہ تعالیٰ کی مثالی فرمانبرداری ہے حدیث میں آیا ہے کہ:

Marfat.com

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا مُوْسٰی اِنْ اَرَدْتَ رِضَائِیْ فَخَالِفْ نَفْسَکَ اِنِّیْ لَمْ اَخْلُقْ خَلْقًا یُنَازِعُنِیْ غَیْرَھَا

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر تم میری رضا چاہتے ہو تو اپنے نفس کی مخالفت کرو کیونکہ میں نے خود سے نزاع کرنے والی نفس کے سوا کوئی مخلوق پیدا نہیں کی

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر تم ہماری رضا کے خواہشمند ہو تو اپنے نفس کے خواہشات کی مخالفت کرو کیونکہ ہم نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کہ جو ہم سے منازعت کرتی ہو سوائے نفس کے۔

جہاد بالنفس

پس ثابت ہوا کہ نفس کی فرمانبرداری سراسر کفر ہے اور اس کے ساتھ موافقت کرنا دوسرے گناہوں کے مقابلہ میں عظیم تر گناہ ہے اسی طرح اس کی مخالفت حقیقی طاعت ہے۔ صحیح حدیث میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جب ہم غزوہ خیبر سے واپس لوٹ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَدْ غَزَوْا وَبَقِیَ جِھَادُ الْاَکْبَرِ

ان غازیوں کے لئے خوش آمدید جنہوں نے جنگ کیا ابھی ان کے لئے جہاد اکبر درپیش ہے

صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا۔

جِھَادُ النَّفْسِ جَاھَدَ نَفْسَہُ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْہِ

یہ جہاد بالنفس کرنا ہے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے

یعنی جب ہم غزوۂ خیبر سے کامیاب و کامران لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! خوش آمدید ایسی قوم کو جس نے جہاد اصغر میں کامیابی حاصل کی اور اب جسے جہاد اکبر درپیش ہے عرض کیا کہ حضور جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا جہاد اکبر نفس کے ساتھ جنگ ہے۔ وہ ایسا دشمن ہے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ وہ ہر وقت شہوت کے جال اور غضب کی تلوار کے ساتھ دین کے مضبوط قلعہ یعنی ایمان وایقان پر حملہ آور ہوتا رہتا ہے، اس کی بنیادوں کو ہلا دیتا ہے اور نجات کے قلعہ کو مسمار کر دیتا ہے اور آفات وہلاکتِ ابدی کا راستہ کھول دیتا ہے۔ اگر تم اس غدار دشمن کے دبدبے کو دور کر سکے اور خطرۂ ایمان ذلیل اژدہے کا سر کچل سکے تو تم سعادت ابدی کی شاہراہ پر چل سکو گے جو کوئی اس جہاد کی دولت سے محروم رہے، اُسے چاہیے کہ:

۱۔ اپنے دین کا ماتم کیا کرے۔

۲۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ چھوڑ دے۔

۳۔ شرک کی خباثت کو ایمان نہ سمجھے۔

Marfat.com

۴۔نفس اور خواہشات کے مکر و فریب کو اسلام نہ جانے۔

۵۔اور اللہ تعالیٰ کا پاک نام گندی زبان پر نہ لائے۔

کیونکہ پرکھنے والا البصیر (دیکھنے والا) ہے اور حاکم خبیر (خبر رکھنے والا) ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ (البقرہ ۲۲۰)	اللہ تعالیٰ مفسد اور مصلح کو خوب جانتا ہے۔

مرد می باید تمام این راه را

جان فشانی باید این درگاه را

کار آسان نیست با درگاهِ او

خاك می باید شدن در راهِ او

سالها کردند مردان انتظار

تایکی شان باریافت از صد هزار

☆ راہِ طریقت پر چلنے والے کو مردِ مجاہد اور مردِ کامل ہونا چاہیے کیونکہ اس کی بارگاہ تک پہنچنے کے لئے جان کی بازی لگانے کی ضرورت ہے۔ اس کی بارگاہ تک پہنچنا آسان نہیں ہے وہاں تک پہنچنے کے لئے اس راہ میں پامال ہونا پڑتا ہے تب وہاں تک رسائی ہو جاتی ہے۔ مردان راہ حق سالوں سال تک درگاہِ الٰہی میں باریابی کا انتظار کرتے رہتے ہیں تب کسی ایک کو باریابی کا موقع مل جاتا ہے۔

قیامت کا دن

عزیز من! یہ دنیا طالبانِ حق کے لئے بازارِ تجارت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تجارت کا سرمایہ عمر ہے۔ پس دنیا کی اس منزل کی قدر و قیمت صرف مخلصین ہی جانتے ہیں اور جوہرِ عمر کی قیمت صرف عرفاء کو معلوم ہے جسے وہ نورِ یقین کی مدد سے پہچانتے ہیں۔ جو کوئی اس دنیا میں سعادت کسب نہ کرے وہ آخرت میں محروم رہ جائے گا۔ ہر وہ طالبِ حق جو دنیا میں خلعتِ کمال زیبِ تن نہیں کرتا وہاں اسے خلعتِ کمال نہیں ملے گا، جو کوئی اس دنیا میں چشمِ دل کو سرمۂ عرفان سے روشن نہیں کرتا وہاں اندھا رہ جائے گا:

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل:۷۲)	جو آدمی اس دنیا میں اندھا ہو وہ قیامت کے دن بھی اندھا اور سخت گمراہ ہی رہے گا۔

Marfat.com

لوگ گمان کرتے ہیں کہ قیامت اچانک کسی دوراہے پر سامنے آئے گی حالانکہ یہ غلط ہے۔ یہ غلطی فکر ونظر میں قصور کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عالم ابد کے مسافر جب مملکت ازل کے میدان سے دنیا کی عارضی منزل میں قدم رکھتے ہیں تو قضا وقدر کے راز دار جب تک حد بلوغ کو نہیں پہنچتے انہیں معاف رکھا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح بلوغت کو وہ اس دوراہے پر پہنچ جاتا ہے جس کے آگے اجل کی منزل ہے پھر قیامت کے مجمع میں اعمال کا دفتر کھولا جائے گا۔ چونکہ راہ سعادت میں مشکلات اور سختیوں کی گھاٹیاں زیادہ پیش آتی ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔:

حُفَّتِ الْجَنَّتُ بِالْمَكَارِهِ جنت سختیوں اور تکلیفوں میں گھری ہوئی ہے

یہی وجہ ہے کہ اس درگاہ کی رغبت رکھنے والے نادر اور اس راہ پر چلنے والے کمیاب ہوتے ہیں۔ چونکہ عوام الناس راہ شقاوت کی تازگی کو زیادہ دیکھنے والے اور شہوات کے ہتھکنڈوں کو زیادہ پسند کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔

حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جہنم شہوات وخواہشات سے ڈھکی (بھری) ہوئی ہے۔

چنانچہ اکثر لوگ راہ شقاوت اختیار کرتے ہیں اور انہیں خبر نہیں ہوتی کہ جب وعدہ گاہ قیامت میں پہنچیں گے تو اپنے قبیح اعمال اور رسوا کن احوال کا مشاہدہ کرنا پڑے گا۔ جب انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائیگا تو حسرت وندامت کے آنسو بہانے لگیں گے اور بے جا نالہ وشیون کرنے لگیں گے اور کہنے لگیں گے کہ:

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا (السجدہ:۱۲)	پروردگارا! ہم نے سب کچھ دیکھ اور سن لیا اب ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے! وہاں ہم نیک عمل کیا کریں گے۔

یعنی پروردگارا! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا اور اپنے انجام کا یقین بھی کر لیا۔ اب ہمیں پھر دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل ہی کریں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوگا کہ:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ (الفاطر:۳۷)	کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی جس میں تم کوئی سبق لے سکتے تھے اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آیا تھا پس اب مزا چکھو بیشک ظالمین کے لئے کوئی مددگار نہیں

یعنی ہم نے تمہیں بازار دنیا میں عمر عزیز کا سرمایہ دے دیا اور تمہارے پاس انبیائے کرام اور اولیائے عظام کو بھیجا تاکہ وہ تمہیں راہ سعادت دکھائیں اور تمہیں عذاب سرمدی سے ڈرائیں۔ انہوں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا۔ تم نے ان کی ساری باتیں سنیں اور انہیں فراموش کر دیا۔ تم نفس اور خواہشات کی پیروی وخدمت پر کمربستہ رہے اور نفسانی

Marfat.com

خواہشات اور دنیا کی خرافات کو اپنے دل کا قبلہ بنالیا۔ ہمارے احکامات اور ہمارے نبیوں کی نصیحتوں کو پس پشت ڈال دیا۔ دنیا کی کھیتی میں شقاوت ابدی کا بیج بویا اور اس کی آبیاری کرتے رہے تا آنکہ وہ خبیث اعمال بار آور ہوئے۔ اب گونا گون عذاب کا مزہ چکھو۔ اب تمہیں چاہیے کہ اب کسی فریاد رس یا شفاعت کرنے والے کی امید نہ رکھے کیونکہ اب:

ذَهَبَ مَحَلُ الْاَعْمَالِ وَبَقِیَ عمل کرنے کا وقت گزر چکا ہے اور آفتوں کا اَثْقَالُ الْاَنْكَالِ بوجھ اٹھانے کا وقت آ گیا ہے اب اسی کو اٹھاؤ۔

اور:

طَلَبُ الْحَالِ بَعْدَ الزَّوَالِ مَحَالٌ وقت گزر جانے کے بعد اس کی طلب امر محال میں سے ہے۔

ای بد نیا بی سر و پا آمده
باد در کف خاك بی ما آمده
گر همه عالم شوندت زیردست
می نخواهی برد جز خاکی بدست
نا مرادی و مراد این جهان
تابخسپی بگذرد در یك زمان
چون جهان می بگذرد بگذر تونیز
ترك او گیر و بد و منگر تونیز
زانکه هر چیزی که اوپائنده نیست
هر که دل بند د برو دل زنده نیست

☆ اے وہ شخص جو اس بے سروپا دنیا میں چلا آیا ہے تم ناکام و نامراد رہ جائے گا کیونکہ تم ہمارے بغیر ہی چلا آیا ہے۔ اگر سارا جہاں تمہارا مطیع وزیردست ہو جائے تو بھی تم یہاں سے جاتے وقت اپنے ساتھ مٹھی بھر مٹی بھی لے کر نہیں جا سکو گے۔ اس جہاں کی ناکامی و نامرادی اور کامیابی و کامرانی ایسی آنی جانی اور غیر اہم باتیں ہیں گویا ایک لمحے کی اونگھ جو تم اونگھتے ہو۔ یہ دنیا گزر جانے والی آنی جانی شے ہے لہذا تم بھی اس کو نظر انداز کر کے گزر جاؤ اسے ترک کر دو اور اس کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھو۔ جو چیز پائندہ و باقی رہنے والی نہیں جو آدمی اس میں دل لگائے جان لے کہ وہ دل زندہ نہیں بلکہ مردہ دل ہے۔

Marfat.com

لوگوں کی توجہ

میرے عزیز! ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے۔ سچے طالب حق کی نشانی اپنی کھوئی ہوئی قیمت اور معرفت کی جستجو کرنا ہے۔ ہر چیز کی قیمت اس کی ہمّت کے لحاظ سے ہوتی ہے اس معنی میں لوگ مختلف ہیں، عورتوں کی ہمت (وتوجہ) رنگ و بو کی طرف ہوتی ہے جبکہ بچوں کی صرف کھانے پینے کی طرف۔ اہل دنیا کی توجہ گفتگو کی طرف اور اہل آخرت کی توجہ جستجو کی طرف۔ طالبان حق کی توجہ سیر مدام کی طرف اور سالکان حق کی توجہ غیر اللہ سے پاک و صاف ہونے کی طرف۔

ا۔ راغب وہ ہے جو:

دنیا چھوڑ کر آخرت طلب کرتا ہے۔

۲۔ طالب وہ ہے جو:

دونوں کو طلاق دیتا ہے۔

۳۔ سالک وہ ہے جو:

راہ حق میں خواہشات کو سد راہ بننے نہیں دیتا۔

۴۔ اور عارف وہ ہے جو:

اپنے وجود کی لوح سے ہستی اغیار کے نقش و اثر کو مٹا ڈالتا ہے۔

ہمت طالب کی ابتداء یوں ہوتی ہے کہ جو چیز اسے رسوا کن محسوس ہو اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ غیرت جمال محبوب کے سوا کسی کے لئے اپنے چہرے سے نقاب نہیں اٹھاتا۔ اس دولت کی فتوحات ایسے وقت کارآمد ثابت ہوتی ہیں جب طالب ماسوا اللہ پر تبرّا (بریت) کا خط کھینچ لیتا ہے۔

تا بادیۂ درد بپایان نبری
از هیچ طرف راه بدرمان نبری
تا برسرِ نام و کامِ گامی نزنی
بوی زنسیم وصل جانان نبری

☆ جب تک تو بیابانِ درد کو طے نہیں کرتا تمہیں کسی جگہ سے درد کا مرہم محنت کیے بغیر مفت نہیں مل سکتا۔ اور جب تک تو نام و ناموس کو لات مار کر محبوب کی قدموں تلے بیٹھ نہیں جاتا، تو محبوب کے نسیم وصل کی خوشبو کبھی نہیں سونگھ سکتا۔

Marfat.com

اللہ کے خاص بندے

جو کوئی سعادت کا چہرہ دیکھ لیتا ہے اس پر غیبی انعام واکرام کے دروازے کھل جاتے ہیں، وہ دنیا و آخرت کے فکر اور سود و زیاں کے غم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ جس کسی کو ابھی تک یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی، اسے چاہیے کہ برکت ایمان سے خود کو محروم نہ کرے جو اسی حقیقت سے عبارت ہے۔ اسے حقیقی معنوں میں جاننا چاہیے کہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی موجود ہیں کہ مملکت دین کے قواعد ان کے سچے اقدامات کی بدولت مستحکم و آباد ہیں اور سرّ آدم و آدمیت ان کے جمال حال پر نازاں و مسرور ہے۔ یہی لوگ میدان ولایت کے بادشاہ اور بارگاہ عنایت کے مقرب ہیں جن کی ہمت کے عقاب قاف قربت کی چوٹیوں کے سوا کسی جگہ نہیں بیٹھتے اور جن کی دولت کے عنقا آستان کبریا کے سوا کسی جگہ قرار نہیں پاتے۔ وہی لوگ عالم وحدت کے ایسے شہباز ہیں جن کی ہمت کا اکسیر بیابان جہالت کے مردود اور بیگانوں کے کھوٹ کو پاکیزگی و صفائی کا چھا گل بنا دیتا ہے وہی بارگاہ الٰہی کے ایسے پاک باز لوگ ہیں جن کی بابرکت سانس ضلالت و جفا کے رذیلوں کو قبول وفا کی بساط پر لے آتے ہیں۔ پہاڑوں کی بلندیاں ان بزرگوں کا بار ہمت برداشت نہیں کر سکتی بلکہ ان بزرگوں کے دست ہمت کی سطوت عرش الٰہی کو ہلا دیتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اِھْتَزَّ الْعَرْشُ بِمَوْتِ سَعْدِابْنِ مَعَاذٍ حضرت سعد بن معاذ کی موت سے عرش الٰہی لرز گیا۔

جان فروشانِ بارگاہِ عدم

خرقہ پوشانِ خانقاہِ قدم

مَا عَبَدْ نَاکَ اجتھادِ ھمہ

مَا عَرَ فْنَاکَ اعتقادِ ھمہ

چنگ در حضرت خدای زدہ

ھر چہ جز اوست پشت پای زدہ

☆یعنی بارگاہِ عدم (دنیا) کے جان فروش اور خانقاہِ قدم (بارگاہِ الٰہی) کے خرقہ پوش وہ ہیں جنہوں نے مَا عَبَدْ نَاکَ ہم کماحقہٗ تیری عبادت نہ کر سکے کو اپنی کوشش اور مَا عَرَ فْنَاکَ ہم تجھے کماحقہٗ نہ پہچان سکے کو اپنا عقیدہ بنا لیا۔ وہ حق تعالیٰ سے اچھی طرح وابستہ ہو چکے ہیں اور اس کے ماسوا کو پسِ پشت ڈال دیئے ہیں۔

طالبان عقبیٰ و عاشقان مولیٰ

عزیز من! ابنی نوع انسان میں سے طبقہ خاص کے دو گروہ ہیں۔

Marfat.com

(۱) طالبان کمال عقبی۔

(۲) عاشقان جمال مولیٰ

جس طرح طالبان حق کا دستِ قوت تلوارِ قہر بن کر کفار کے سروں پر پڑتا ہے اسی طرح عاشقان حق کا دست ہمت مکار نفس کی پیشانی پر پڑتا ہے۔ اگر چہ کفار مسلمانوں کی جان کا قصد کرتے ہیں جب کہ نفس امارہ ایمان کا قصد کرتا ہے۔ کفار کے ہاتھوں قتل ہونے والا شہادت کی سعادت سے ہم کنار ہوتا ہے جب کہ نفس امارہ کے ہاتھوں قتل ہونے والا شقاوت کی بدبختی میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ یہ ایک ایسا دشمن ہے جو اپنے رفیق ہی کو گھائل کر ڈالتا ہے اور یہ ایسا کافر ہے جو اپنے غمگساروں پر گھوڑے دوڑا کر پامال کرتا ہے۔ جو بھی اس کے قریب تر ہوتا جائے گا زہر ہلاکت اسی قدر اس میں سرایت کرتا جائے گا اور جو اس کی عیاشیوں پر جتنا فریفتہ ہو گا اپنے دین کو اتنا ہی زیادہ ذلیل وخوار کرے گا۔

قابل تشکر و امتنان

لہٰذا طالب صادق کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ غدار نفس سے دھوکہ نہ کھائے ابلیس کے مکر وفریب میں آ کر مغرور نہ ہو جائے۔ عزم واستقلال کے ہاتھ میں چراغ بصیرت لے اور اپنے وجود (نفس وانا) میں گذران کرے۔ اپنے حال کو بنظر انصاف دیکھے۔ اگر طاعت حق کو اپنا رفیق بنا چکا ہو، طاعت کے اوقات میں لذت مناجات کا ذائقہ روح کے لبوں تک پہنچا چکا ہو، نفسانی خواہشات سے بیزار ہو چکا ہو، اعضاء وجوارح کو ناشائستہ اور غیر ضروری باتوں سے محفوظ رکھا ہوا ہو، تکبر، غرور، بخل، طمع اور حسد کی ہلاکت خیز امراض سے نجات پا چکا ہو، اپنی جان کو آفات کا نشانہ اور مصائب کا اسیر بنا چکا ہو، ابن الوقت لوگوں کی صحبت سے نفرت کرتا ہو اور دوست حقیقی (اللہ تعالیٰ) کے ذکر کو اپنا مونس وہمدم بنا لیا ہو تو اسے غنیمت جانے، اس نعمت کا شکرانہ بجالایا کرے اور اس سعادت مندی میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے۔

قابل افسوس وندامت

اگر خدانخواستہ نفس امارہ کی فرمانبرداری کے لئے کمربستہ ہو، خواہشات کی ہلاکتوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہو، شیطان کی عیاشیوں کا غلام بن چکا ہو، جسمانی لذتوں اور نفسانی شہوتوں سے مانوس ہو چکا ہو، دنیا کی خرافات کو مالوفاتِ خود بنالیا ہو اور فانی زندگی پر مغرور ہو تو چاہیے کہ اس مصیبت کا ماتم کیا کرے، ہوش کے کان سے غفلت کی روئی نکال دے، اس خوفناک مرض کے علاج میں مشغول ہو جائے اور ان تمام ضرر رساں حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ناامید نہ ہو کیونکہ دست عنایت نے بلاعلت واسباب بہت سے گناہ آلود لوگوں کو عفو ودرگزر کے سمندر میں دھویا ہے اور اس کے بے پناہ کرم کے محافظ نے بہت سے لوگوں کو دریا کی ہلاکت میں ڈوب جانے

Marfat.com

سے بچالیا ہے۔

لہذا طالب نجات کو چاہیے کہ اپنی نجات کے لئے کوشش اور جد و جہد کرتا رہے اور زندگی کے نازک دنوں میں بھی امید و بیم کے سمندر میں ہاتھ پاؤں مارتا رہے۔

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ اَمْرًا (الطلاق:۱) شاید اللہ تعالیٰ ان کے حق میں کوئی سبیل نکال لے۔

اللہ تعالیٰ طالبان حق کے سینے کو روح و صفا کے نور سے منور اور سالکان بارگاہ کے دل کو تجلیات الطاف ربانی کے اظہار سے مزین کرے بِمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

☆☆☆

Marfat.com

عقبات

تالیف

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
1	رسالہ عقبات اور اس کے نسخے	129
2	حیات دنیا اور اس کی حقیقت	131
3	رسمی عبادات	133
4	معرفت و عبادتِ الٰہی اور دل	133
5	حب دنیا اور نورِ ایمان کی یکجائی ناممکن	134
6	حقیقتِ ایمان	136
7	مغرور لوگ طلعتِ ایمان سے محروم	137
8	عاشقانِ حق کا راستہ	138
9	دردِ طلب	138
10	مرد میدان طریقت	139
11	احکام الٰہی کی تعمیل	139
12	ایک تمثیلی حکایت	141
13	چار خطرناک عقبات (گھاٹیاں)	141
14	عقبہء اول بخل و کنجوسی	142
15	عقبہء دوم کبر و نخوت	143
6	عقبہء سوم ظلم و ناانصافی	144
17	عقبہء چہارم ریاکاری اور نمود و نمائش	146

Marfat.com

رسالہ عقبات اور اس کے نسخے

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب "عقبات" "حقیقتِ ایمان" اور "قدوسیہ" کے نام سے عام ملتی ہے۔ شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کئی رسالوں کا کوئی نام نہیں رکھا جس کی وجہ سے مختلف لوگوں نے نفس مضمون کو دیکھ کر انہیں مختلف نام دیئے ہیں۔ مثلاً رسالہ درویشیہ کے لئے درویش نامہ، رسالہ دررد صوفیہ، رسالہ ردِ تصوف اور نفس شناسی۔ ان ہی قسم کی کتابوں میں سے ایک یہی عقبات ہے۔

اس کتاب میں خاص طور پر چار خطرناک گھاٹیوں کا ذکر ہے جو آدمی کی آخری زندگی کے لئے خطرناک ہوسکتی ہے۔ ان گھاٹیوں کو عربی اور فارسی میں عقبہ جمع عقبات کہتے ہیں۔ عقبہٗ اول بخل، عقبہٗ دوم کبر، عقبہٗ سوم ظلم اور عقبہٗ چہارم ریا کاری ہے۔ اسی عقبہ کی بنا پر اس کا نام عقبات رکھ دیا اور اسی میں آگے حقیقت ایمان کی اصطلاح اور اس کی کسی حد تک تشریح ہے اس بنا پر اس کا نام حقیقت ایمان رکھ دیا گیا حالانکہ حقیقت ایمان حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک اور رسالے کا نام ہے۔ ہم نے نام کی پہلی توجیہہ کو اختیار کیا ہے۔

محققین کے نزدیک یہ کتاب شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان قطب الدین بادشاہ کشمیر کی درخواست پر لکھی تھی۔

عقبات کے مخطوطات

اس کے درج ذیل قلمی نسخے ملتے ہیں۔

1۔ کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد۔ اس لائبریری میں دو مجموعہ رسائل شاہ ہمدان تحت نمبر 5417 اور 14092 محفوظ ہیں اول الذکر بارہویں صدی ہجری کا لکھا نسخہ ہے اور ثانی الذکر نسخہ آٹھویں صدی ہجری کا ہے یہ نسخہ مجموعے کا چھٹا رسالہ ہے۔

2۔ یہ نسخہ گنجینۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ بلا نمبر ہے یہ نسخہ 1175ھ میں لکھا گیا ہے یہ بھی مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہے اس مجموعے میں شاہ ہمدان کی 22 کتب و رسائل ہیں۔

3۔ نیشنل میوزیم کراچی تحت نمبر 240-1973 n,m جو محرم 1124ش میں لکھا ہوا نسخہ ہے اس مجموعے میں یہ آٹھویں کتاب ہے۔

Marfat.com

4۔ کتابخانہ ملک تہران ایران نمبر 4250 اس مجموعے میں یہ چوبیسویں کتاب ہے ۔

5۔ فرہنگستان تاشقند تاجکستان تحت نمبر 3238 موجود ہے۔

6۔ آستان قدس رضوی مشہد ایران زیر شمارہ 271 کے تحت محفوظ ہے۔

7 کتابخانہ آیا صوفیہ ترکی بعنوان قدوسیہ شمارہ 2873 موجود ہے اس مجموعے میں یہ دسویں کتاب ہے

8- رضا رامپور انڈیا میں 2 نسخے 866,787 بعنوان رسالہ تصوف وانشاء القدسیہ کے نام سے محفوظ ہیں ان دونوں مجموعوں میں یہ چوتھی کتاب ہے۔

9- لینن گراڈ c-1092 میں 25/6-b میں بھی موجود ہے اور یہ 922ھ میں کتابت ہوا ہے۔

10- برٹش میوزیم لندن نمبر ADD-4049 موجود ہے۔

11- سری نگر کے ان مجموعوں میں بھی موجود ہے 1548,1600, 2150,1966۔

چھاپی نسخے

1۔ ڈاکٹر ریاض کے مطابق انہوں نے اس کا اردو ترجمہ ماہنامہ الحق پشاور 1973 میں شائع کیا ہے ہم نے ان کا یہ ترجمہ نہیں دیکھا۔

2 -ایران میں تذکرہ نجی کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے جو ہمارے پاس موجود ہے وہ اغلاط سے پر ہے۔

3- سیدہ اشرف ظفر بخاری کے مطابق اس کا ایک اردو ترجمہ ماہنامہ الرحیم حیدرآباد سندھ میں شائع ہوا ہے ہم نے اسے بھی نہیں دیکھا۔

4- اس کا تصحیح شدہ متن راقم نے پاکستان و ایران کے مشہور تحقیقی مجلہ دانش کے شمارہ نمبر 17-18 میں 1368 ش مطابق 1989ء میں شائع کرایا۔

5- اس کا ایک اور تصحیح شدہ نسخہ دانش کے شمارہ نمبر 62۔63 کے مشترکہ شمارے میں سعید بیگدلی ڈائریکٹر تحقیقات فارسی اسلام آباد کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ یہ اوپر مذکور تمام چھاپی نسخوں میں سب سے زیادہ بہتر ہے۔

اوپر ہم نے 14 قلمی اور 5 چھاپی نسخوں کا حوالہ دیا ہے جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے یہ کتاب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کے لئے تالیف کی تھی مرید کا نام شاہ ہمدان نے نہیں لیا یہ مرید کشمیر کے شہری بادشاہ سلطان قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات دنیا اور اس کی حقیقت

جب تک میخانۂ تقدیر کی کارگاہ میں راہِ سعادت وشقاوت کے مسافروں کی لوح استعداد پر نقاش فطرت خوش قسمتی یا کور بختی کے نقوش لکھتے رہیں اور مشیت الٰہی کے دربان ہدایت و گمراہی کے موکلوں کو سعداء و اشقیاء کے حال پر نگران مقرر کرتے رہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی بابرکت لطف وکرم مسالک طریقت کے سالکین اور صحرائے طبیعت کے تائبین پر نچھاور ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ (الفجر: ۶ تا ۱۲)	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے کیا کیا اونچے اونچے ستونوں والے جن کی مثل دنیا میں نہیں، قوم عاد، ثمود جو چٹانیں تراش کر گھر بنایا کرتے تھے، اور میخوں والے فرعون کے ساتھ! ان لوگوں نے مختلف ملکوں میں سرکشی کی اور فساد پھیلایا؟

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ):

إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَأَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيَاتِنَا غَافِلُوْنَ أُولٰئِكَ مَأْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یونس: ۷-۸)	جن لوگوں کو قیامت کے دن ہماری بارگاہ میں حاضری کا خوف نہیں اور دنیوی زندگی پر مسرور اور ہماری نشانیوں سے غافل ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ ان کی کرتوتوں کی بدولت جہنم کی آگ ہے یہ وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم کی آگ ہے

(اور اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ):

Marfat.com

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (هود: ۱۵_۱۶)	جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کا طالب ہو تو ہم اس کی کارکردگی کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہیں گے مگر یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش جہنم کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا، ضائع ہو جائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے نابود ہو جائیں گے۔

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ):

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ	ان سے کہہ دو کہ کیا ہم تم کو بتا دیں کہ اعمال میں ناکام ترین کون ہیں؟ وہی ہیں کہ زندگی میں جن کی ساری کوششیں
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (الکھف: ۱۰۳_۱۰۴)	بھٹکی رہیں اور وہ اسے سب کچھ ٹھیک سمجھتے رہے

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ):

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (منافقون: ۹)	اے ایمان والو! کہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو ذکر الٰہی سے غافل نہ کردیں؟ اگر کوئی ایسا کر دیں تو وہ سخت خسارے میں رہنے والے ہیں

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ):

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (العصر :۱ تا ۳)	عصر کی قسم! انسان بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح (نیک کام) کرتے رہے۔

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ):

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ:۲۳)	اے ایمان والو اگر تمہارے ماں باپ اور بھائی بندے ایمان کے مقابلے میں کفر کو ترجیح دیں تم ان سے الفت نہ رکھیں جو کوئی روگردانی کرتے ہوئے ایسا کرے وہ ظالموں میں سے ہیں۔

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ):

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (البقرۃ:۸)	کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور قیامت پر ایمان لایا لیکن وہ دل سے ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

رسمی عبادات

اے عزیز! جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو بطور رسم ادا کر لیتے ہو (جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو) دوسروں کی طرح تم بھی روزے رکھتے ہو اسی طرح ہر روز قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہو لیکن میں نہیں جانتا کہ ایمان اور قرآن کے حقائق و اسرار کے بارے میں آنعزیز کو کتنا علم ہے؟

معرفت و عبادتِ الٰہی اور دل

یہ اس لئے ہے کہ جو دل خباثتِ گناہ سے آلودہ ہو کر گندہ ہو گیا ہو ایسے دل پر کلام خداوندی کے انوار کی تجلی نہیں پڑ سکتی کیونکہ:

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعہ:۸۹)	اسکو پاک رہنے والوں کے سوا کوئی نہ چھوئے

اور:

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ (ق:۳۷)	بے شک اس میں اہل دل کے لئے نصیحت و نشانی ہے

جب تک آئینۂ دل کی حفاظت نہیں کرو گے اسرار قرآن کی تجلی سے محروم رہ جاؤ گے اور تجھے اس کی خبر تک نہیں ہوگی۔

عزیز من! اللہ تعالیٰ سے دلِ بینا طلب کرتا کہ تم اس کی مدد سے قرآن پاک کے محاسن اور خوبیوں کا مشاہدہ کر سکے کیونکہ:

Marfat.com

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ (البقرة:١٨) بہرے، گونگے اور اندھے

بنے رہنے سے کچھ بھی نہیں ملتا جاہل آباء واجداد اور فاجر اساتذہ کی تقلید (و پیروی) سے غفلت اور محرومی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ لہٰذا میں نے چاہا کہ حق صحبت ادا کرتے اور ریاکاری اور خوشامدی سے بچتے ہوئے تمہارے لئے ایک مخلصانہ تحریر لکھوں کیونکہ امور عبادات میں سے سب سے زیادہ اہم مجھے ایمان نظر آیا جو بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک واسطہ ہے ایمان تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے اور نور ایمان کے بغیر طاعات بے کار ہیں۔

حبِ دنیا اور نورِ ایمان کی یکجائی ناممکن

جانِ من! تم:

اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا میں سچا مومن ہوں

کہا کرتے ہو یاد رکھیئے کہ اس کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور حقیقت ایمان قیل وقال (گفتگو اور دعوے) سے درست نہیں ہوسکتی اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے (جیسے) صفت کی ضرورت ہے جنہوں نے وادئ مقدسِ شہود کی بساط پر دنیا وعقبیٰ سے ہاتھ اٹھالیا تھا (اور کہا تھا کہ):

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّىْ بَارِزًا وَاِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ وَاِلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا يَتَعَاوَنُوْنَ	گویا میں عرش الٰہی کو دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو باہم ملتے اور اہل دنیا کو ایک دوسرے کی مدد کرتے دیکھتا ہوں۔

رسول صادق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس صاحب حال کو بشارت دی تھی کہ:

اَصَبْتَ فَالْزَمْ جو کچھ تمہیں ملا ہے اب اس پر ثابت قدم رہو

یہ اشارہ اس وقت تیری سمجھ میں آئے گا جب تم (یہ اصول) جان لوگے کہ تیرے دوست کا دشمن میرا بھی دشمن ہے اور تیرے دشمن کا دوست بھی تیرا دشمن ہے۔

حبِ دنیا اور حبِ حق کی یکجائی ناممکن

(حدیث نبوی میں ہے کہ):

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا (حدیث نبوی)	اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو دنیا سے زیادہ اسے ناپسند ہو

جب تم نے جان لیا کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی دشمن ہے، اب جان لو! کہ لالچی اور بخیل دنیا کے عاشق ہوتے ہیں طمع اور کنجوسی محبت دنیا کے بندھن اور عشق دنیا کی آگ ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ لالچی اور بخیل دونوں اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

دشمن ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْبَخِیْلَ فِیْ حَیٰوتِہٖ (حدیث نبوی)	بیشک اللہ تعالیٰ بخیل کو اس کی زندگی ہی میں ناپسند کرتا ہے

نور ایمان جس سے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی دولت کا آغاز ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا دشمن (محبت دنیا) ایک جگہ اور ایک ہی شخص میں جمع نہیں ہوسکتا۔

آخر از خوابِ امل بیدار شو
یکدم ای مستِ هوا هشیار شو
رهروان رفتند و تو درمانده ای
حلقه از سر زن که بر در مانده ای
راه زد مشغولئ عالم ترا
نیست پروای خدا یك دم ترا
گر ترا دین باید از دنیا مناز
هر دو باهم راست نیاید کج مباز

☆یعنی لمبی لمبی امیدوں کے خواب دیکھنے سے باز آنا چاہیے اور خواہشات نفسانی میں بدمست رہنے سے کم از کم چند گھڑیوں کے لئے ہوشیار ہونا چاہیے۔ کاروان تو منزل مقصود کی جانب چلا گیا تم پیچھے رہ گئے ہو اس پھندے کو گردن سے اتار دو جن کی وجہ سے تم پیچھے رہ گئے ہو۔ دنیا کی فضول مصروفیات نے تمہیں راستے میں روک رکھا ہے اب صورت یہ ہے کہ ایک گھڑی کے لئے بھی خدا کی طرف تمہاری توجہ نہیں۔ اب بھی اگر تم دین چاہتے ہو تو دنیا اور اس کے تعلقات پر ناز کرنا چھوڑ دو دین اور دنیا ایک ساتھ جمع ہرگز نہیں ہوسکتے اسے مذاق مت سمجھو۔

حدیث نبوی میں ہے کہ:

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوٗدَ یَا دَاوٗدُ تَزْعُمُ اَنَّکَ تُحِبُّنِیْ فَاِنْ کُنْتَ صَادِقًا اَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْیَا مِنْ قَلْبِکَ فَاِنَّ حُبِّیْ وَ حُبَّھَا لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ	اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! تم سمجھتے ہو کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو اپنے دل سے محبت دنیا نکال دو کیونکہ میری محبت اور اس کی محبت ایک دل میں یکجا نہیں ہوسکتیں

Marfat.com

حقیقتِ ایمان:

عزیزِ من! حقیقت ایمان عالم جبروت کا آفتاب ہے جو عالمِ ہویت کے مشرق سے طلوع ہوتا ہے عقول ونفوس کے مختلف درجات اور مراتب پر سے گزرتا ہے اور بیابانِ محبتِ حق کے عاشقوں کی مغرب جان میں غروب ہوتا ہے، ایمان عرائسِ عالم ملکوت کا زیور ہے جو بارگاہِ ربوبیت کی جانب سے سالکینِ کشف وریاضت کو پہنایا جاتا ہے، ایمان طالبینِ حق کے پردۂ اسرار کے نقوش ہیں جو سیاحانِ عالمِ قدس:

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ (المجادلہ:۲۲)	یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان نقش ہو گیا ہے۔

کے تحت منزلِ ارادتِ حق کے مسافروں کی تختی پر الہامی قلموں سے ثبت کیا گیا ہے، ایمان عارفین کے دریائے دل کے گوہر ہیں جو علوم ومعارف کی موجوں کے ذریعے دل کی گہرائیوں سے نکل کر اعمال صالحہ کی صورت میں اعضاء وجوارح کے ساحل پر ظاہر ہوتا ہے، ایمان عاشقانِ حق کے پیشانی کا نور ہے جو انوارِ جلال و جمالِ حق کی تجلیات کی صورت میں وادیٔ محبت حق کے عاشقوں کے آئینۂ دل میں منعکس ہوتا ہے، ایمان شجرۂ توحید کی شاخوں کا میوہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص لوگوں کے دل کے باغیچے میں ثابت قدمی کی آبیاری:

اِنَّ لِرَبِّكُمْ فِیْ اَیَّامِ دَهْرِكُمْ نَفَحَاتٌ	بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے وقت میں خوشبوئیں ہیں

کے تحت لگا دیا جاتا ہے، ایمان معانی قربِ الٰہی کے سیمرغ کی زینت ہے جو عقل ووہم کے لئے مخبری کرنے والی آنکھوں میں سرمۂ نایاب پھیر دیتا ہے اور عقل مدرک کو فضول باتیں بتانے والی زبان کو مقراضِ تصویب سے قطع کرتا ہے اور عزت توحید کے بازار میں:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى (النازعات:۴۰	اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا

کے تحت اس کے نفس رعنا کے سرِ مراد کو کاٹ لیتا ہے خواہشات اور شہوات کے لشکر کو عشقِ خداوندی کی ہیبت سے کچل دیتا ہے اور دل کو جو:

قُلُوْبُ اَحِبَّائِیْ دَارُ مُلْكِیْ میرا پایۂ تخت دوستوں کا دل ہے

کے تحت محبوب حقیقی کا پایۂ تخت ہے، آدابِ عبودیت سے تعمیر کرتا ہے خانۂ طبیعت کو جو بشری اخلاق کو توڑ پھوڑ کر اخلاق وکردار سے عاری بنانے والا ہے، نیستی کے پھاوڑے کی مدد سے تباہ کرتا ہے دنیا وعقبیٰ کو عقلی ونقلی دلائل کے ذریعے بھلا دیتا ہے وجود کے ہجوم میں سے خود کو دریائے فنا ونیستی میں ڈبو دیتا ہے ہستیٔ موہوم کی ذلت سے فانی ہو جاتا ہے اور بحرِ وحدت (کی عزت) سے بقا پاتا ہے بندگی کی پستی اور تنگی سے بازوئے ربانی کی مدد سے ہوائے

Marfat.com

ہویت میں پرواز کرتا ہے۔

مغرور لوگ طلعتِ ایمان سے محروم:

دامن آلود اور مغرور گروہ جن کی روح خواہشات نفسانی کی وجہ سے محجوب اور ان کی محدود عقل خواہشات کی تاریکی میں کسب کمال سے عاجز ہیں ان کا دامن آلود طبیعت دنیا کے مکروفریب پر آشفتہ ہیں اور ان کا ایمان وساوسِ شیطان سے متزلزل ہیں ایسی حالت میں بھلا انہیں طلعت ایمان کی نورانی تجلیات اور اسرارِ عرفان کے نور کی کیا خبر؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآئُكُمْ وَ اَبْنَآئُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (التوبۃ:۲۴)	آپ کہہ دیں کہ تمہارے باپ، دادا، تمہارے بیٹے، تمہاری بیوی، کنبے والے، جمع کردہ مال، تجارت جس کی مندی کے اندیشے میں تم رہتے ہو، گھر جسے تم چاہتے ہو یہ سب اگر تمہارے ہاں اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں جہاد سے زیادہ تمہیں عزیز ہیں تو اللہ کے حکم (عذاب) کا تم انتظار کرو۔

یہ آیت یہی بیان کرتی ہے کہ ماں باپ اور اہل وعیال، خویش واقارب، مال واسباب، ملک وسلطنت سب کے سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خس وخاشاک (رکاوٹ) ہیں جب تک طالبِ حق:

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج:۷۸)	راہ حق میں خوب جہاد (جدوجہد) کرو

کے اشارے کے مطابق ان تمام کے ہجوم سے اپنا راستہ پاک نہیں کرے گا بشریت کے پس پردہ نورِ توحید اور نورِ ایمان کے چہرے سے نقاب نہیں اٹھے گا جو کوئی اس مقام کی تحقیق نہیں کرے گا اس کے لئے:

آنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا   میں سچا مومن ہوں

کا دعویٰ زیب نہیں دیتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

Marfat.com

لَایَزَالُ قَوْلُ لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یَدْفَعُ سَخَطَ اللّٰهِ عَنِ الْعِبَادِ حَتّٰی اِذَا نَزَلُوْا بِالْمَنْزِلِ الَّذِیْ لَایُبَالُوْنَ مَا نَقَصَ مِنْ دِیْنِهِمْ اِذَا سَلِمَتْ لَهُمْ دُنْیَاهُمْ فَاِذَا قَالُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَذَبْتُمْ كَذَبْتُمْ	جب بھی کوئی بندہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کے دین کو نقصان پہنچتا ہے مگر دنیا محفوظ رہتی ہے اس وقت اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی اس حالت میں جب وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جھوٹے ہو! تم جھوٹے ہو!

عاشقانِ حق کا راستہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا ہے اوپر جن باتوں کا ذکر ہوا ہے وہ عام طالبوں کا راستہ ہے لیکن طالبانِ خاص کا راستہ اس سے زیادہ بلند و برتر ہے عاشقانِ خدا کی قدم ہمت اس سے بھی بلند و برتر ہیں ابو یزید بسطامی کی زبان سے اس معنی کی حقیقت ذرا سن لو فرماتے ہیں کہ:

لَوْ خَطَرَ بِبَالِی الدُّنْیَا لَتَوَضَّأْتُ وَ لَوْ خَطَرَ بِبَالِی الْاٰخِرَةِ لَاغْتَسَلْتُ	اگر دنیا کی لذتوں کا خیال آئے تو میں وضو کرتا ہوں اور اگر آخرت کی نعمتوں کا خیال آئے تو غسل کرتا ہوں

در طلب

عزیز من! یہ ایک دستور ہے کہ دنیا کا طلبگار جسمانی لذتوں اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو فانی اور بے قیمت ہے، حصول دولت کی کوشش کرتا ہے جبکہ طالبانِ خدا اللہ تعالیٰ کے اسرار و رموز کے خیال (میں مگن رہتے ہیں)۔ یہ ہنوز ان کی ابتدائی منزل ہے لیکن اس ابتدائی منزل کی کوئی انتہا یا اختتام نہیں ہے۔ پس نور فہم کی روشنی میں انصاف کے طور پر اپنے وجود میں سیر کرو اگر کسی معانی کے متعلق کوئی اثر تمہیں مل جائے تو ٹھیک ہے:

فَطُوْبٰی لَكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (یونس:۵۸)	یہ تمہارے لئے مبارک ہے پس تم اس پر خوشی مناؤ یہ اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو

اگر کوئی اثر نہ ملے تو پھر چاہیے کہ:

۱۔ غفلت و جہالت کی وادی میں پریشان بھٹکتا نہ رہے۔

۲۔ اپنی زندگی کے لحات کو غنیمت جانے۔

۳۔ موت سے پہلے اگلے جہاں کے لئے تیاری کرے۔

Marfat.com

۴۔ اور ایمان کی فکر کرے۔

مردمیدان طریقت

اگر تمہارے والدین اللہ کی راہ میں رکاوٹ بنے جس کا تمہیں احساس بھی نہ ہو تو پھر میدانِ طریقت کے مردمیدان ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ طریقت میں مردمیدان اس شخص کو کہا جاتا ہے جو:

۱۔ دنیا اور معاملات دنیا کی محبت اور اس کی آلودگی سے پاک ہو چکا ہو۔

۲۔ نفسانی خواہشات اور طبعی میلانات سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہو۔

۳۔ عالم بالا کے انوار اور اس کی شعاعیں اس کی جان کو منور کر چکی ہو۔

لہذا وہ عورتیں جو پاک وصاف اور دردِ طلب کی حامل ہوں، اس راہ کے مردِ میدان ہیں جبکہ وہ مرد جو غافل اور دردِ طلب سے عاری ہو وہ حقیقت میں عورت سے بھی کم درجے کے انسان ہیں۔

تا نیاید دردِ این کارت پدید
قصۂ این درد نتوانی شنید
دردِ او گر دامنت گیرد دمی
رستگاری یابی از عالم همی
ورنه گیرد دامنت این درد زود
گفتگوی من ندارد هیچ سود

☆ یعنی اگر تم میں دردِ طلب ظاہر نہیں ہوا تو یقیناً تم اس کا قصہ کبھی نہ سن سکو گے اگر اس کا درد ایک لمحے کے لئے بھی تمہارا دامن گیر ہوا تو تم دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران رہو گے اگر تم میں درد معمولی موجود ہی نہیں تو تمہیں میری باتوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

احکام الٰہی کی تعمیل

عزیز من! تو اپنے غلام کو حکم دے کہ:

''فلان کام کرو اور فلان کام نہ کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری گردن اڑا دی جائے گی''

اور ساتھ ہی کسی کو نگران مقرر کرے تا کہ اس پر کڑی نظر رکھے یقین ہے کہ وہ ہرگز تمہارے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (البقرۃ:۴۳)	نماز قایم کرو اور زکوۃ ادا کرو

Marfat.com

اور:

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ (البقرۃ:۲۵۴)	ہم نے جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو

اور:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:۱۰۴)	تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی جانب بلائیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں

اور:

وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرۃ:۱۸۸)	تم ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھایا کریں

اور:

وَلَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰوا (آل عمران:۱۳۰) اور سود مت کھایا کرو

اور:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ (الانعام:۱۵۲) یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ

اور:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (الحجرات:۱۲) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں

اور:

وَاِنَّ لَكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ (الانفطار:۱۰۔۱۱)	اور تم پر نگرانی کرنے والے اور لکھنے والے فرشتے مؤکل ہیں

تم ان احکام پر کوئی عمل نہیں کرتے یہ اس لئے ہے کہ تمہارا علم سیاست پر مبنی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم پر جو ایمان کہلاتا ہے، بالکل نہیں ہے اگر تمہیں پختہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بالکل سچا ہے اور وہ اپنے احکام نافذ کرنے پر قادر ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے، کرتا ہے تو یقیناً تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کبھی نہیں کرو گے۔

یہاں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اکثر لوگوں کا ایمان ایمان ہی نہیں ہے الا ماشاء اللہ:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (البقرۃ:۸)	کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان رکھنے والے نہیں ہیں

Marfat.com

ایک تمثیلی حکایت

اے عزیز! کسی ملک میں کوئی یہودی یا مجوسی حکیم رہتا ہے علم طب میں اس کی مہارت اور حذاقت کا تمہیں خوب اعتراف ہے جب تمہیں کوئی خطرناک بیماری لگ جاتی ہے تو تم اس حکیم کے پاس جاؤ گے اگر حکیم تمہیں کہہ دے کہ

''ایک مہینہ تک روٹی نہ کھائیں ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے''

اس صورت میں تم یقیناً صحت کی امید میں روٹی کھانے سے پرہیز کرو گے اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں پیغمبر بھیجے تاکہ تمہیں سعادتمندی اور بدبختی کی باتیں پہنچائیں اور بتائیں کہ ''امر حق کی اطاعت سعادت ابدی اور دولت سرمدی ہے'' اس کے باوجود تم نے اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کو بھلا دیا نفسانی خواہشات اور شیطانی مطالب کے مطابق کام کیا اب کیا کہتے ہو کہ تمہارے عمل کے مطابق تمہارے نزدیک یہودی کی بات مفید تھی؟ اور ایک لاکھ پیغمبروں کی بات غیر مفید نہ تھی؟ اس سے یہی ثابت ہوتی ہے کہ اپنی حقیقت کفر تم پر واضح ہوگئی۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا (السجدۃ:۲۲)	اس سے بڑا ظالم کون جسے آیات الٰہی کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ اس سے منہ پھیر لے؟

چار خطرناک عقبات (گھاٹیاں)

عزیز من! اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ حجاب میں پوشیدہ اور نقاب میں روپوش رہے لیکن آدمی بشری، بہیمی (حیوانی)، سبعی (درندگی) اور شیطانی صفات کی تاریکی کے غلبے کی وجہ سے محجوب ہوتا ہے تمام مذموم صفات اور مردود اخلاق کی اصل چار ہیں۔

(۱) بخل (کنجوسی)۔

(۲) کبر (غرور، نخوت)۔

(۳) ظلم (ستم، ناانصافی)

اور (۴) ریا (دکھاوا، نمود، نمائش)۔

یہ چار صفات مذمومہ سالکین راہِ حق کے لئے سب سے بڑے حجاب ہیں باقی ہلاکت آفرین اوصاف اور مذموم صفات جن کی وجہ سے لوگ اللہ تعالیٰ سے محجوب رہتے ہیں ان ہی چاروں کے فروع وشاخیں ہیں اور یہی چار راہِ حق کی چار گھاٹیاں ہیں۔

Marfat.com

عقبہ اول بخل و کنجوسی

پہلی گھاٹی بخل ہے یہ دنیا کی محبت کا نتیجہ ہے کیونکہ دنیا اس کا محبوب ہے لہذا محبوب (کو خرچ کر) کے زوال (ختم یا کم کرنے) کو وہ ناپسند کرتا ہے (لہذا وہ) اس کی حفاظت کی خوب کوشش کرتا ہے اسے مزید حاصل کرنے کے لئے عجیب وغریب حیلے بہانے تراشتا رہتا ہے۔

اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ دنیا کی مذمت میں آنے والی روایات اور احادیث میں غور کیا جائے مثلاً:

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ (حدیث نبوی)	اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر وزن رکھتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کے برابر بھی ہرگز نہ دیتا

اور ابن سداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''میں اس قافلے کے ساتھ تھا جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ٹھہرا ہوا تھا پس ہم نے ایک مردار کو دیکھا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ مردار اس کے مالک کو برا لگا پس اس نے یہاں پھینک دیا؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ مردار ہے اسے لوگ کیوں نہ پھینک دیں؟ فرمایا

فَالدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا	پس دنیا اللہ کو اس سے زیادہ ناپسند ہے جتنا یہ مردار اس کے مالک کو

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ:

اِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ اِنَّهٗ مُنْذُ خَلَقَهَا لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهَا (حدیث نبوی)	اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں دنیا سے زیادہ ناپسند کوئی نہیں جب سے یہ پیدا ہوئی ہے اللہ نے اس کی جانب نہیں دیکھا

پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر سے بھی زیادہ بے وقعت ہے دوسری حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا مردار ہے تیسری حدیث میں کہا گیا ہے کہ دنیا اپنی کمینگی، بے وقعتی اور مرداری کے باوجود اللہ تعالیٰ کی دشمن بھی ہے۔

پس دنیا زوال پذیر اور فنا ہونے والی ہے اس کا وجود خواب وخیال سے زیادہ نہیں اس کے باوجود اس کی نعمتوں کے ساتھ ہزار دشواریاں (بھی وابستہ) ہیں یقین جانیں کہ حقیقت ایمان جو لامکان میں پرواز کرنے والا پرندہ ہے ایک ایسے مقام (انسان کے دل) میں جہاں اسے ایک کمینہ مردار کے ساتھ رہنا پڑے، ہرگز نہیں رہ سکتا۔

مومن کی علامتوں میں سے ایک بلند ہمتی ہے اس مناسبت سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

Marfat.com

فرمایا ہے کہ:

اَلدُّنْیَا خُطْوَۃُ الْمُؤْمِنِ دنیا مومن کے قدموں تلے پامال ہے

یعنی عالمِ علوی کی چوٹیوں کا شہباز قربِ مولیٰ کے بلند ہمت اونچے درجے کے محلوں میں اقامت گزین ہو جاتا ہے عالمِ سفلی کی پستی اور تنگی سے عالم لاہوت کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہے دنیا اور ویرانہ دنیا کو جہاں صرف الّو رہا کرتے ہیں، اپنی قدموں تلے روندھ دیتا ہے۔

عقبہ دوم کبر ونخوت

دوسری گھاٹی کبر وغرور ہے آدمی کی یہ ایک خاصیت ہے کہ غفلت اور حجاب کی صورت میں اسباب معنوی کے مطالعہ کرنے اور اخروی نعمتوں کے حاصل کرنے میں خود کو دوسروں سے بے نیاز سمجھتا ہے جبکہ دنیوی نعمتوں اور اسباب دنیا کے بارے میں دوسروں کو اپنا محتاج خیال کرتا ہے اس طرح اس میں غرور پیدا ہوتا ہے۔

اس بیماری (غرور) کا علاج یہ ہے کہ اپنی حالت میں خوب غور و فکر کرے حقیقت یہ ہے کہ وہ خود ایک گندہ پانی (مادۂ منویہ) تھا جس کو دیکھ کر آدمی کراہت محسوس کرتا ہے اس کا انجام موت اور مردار بن جانا ہے دفن ہو جانے کے ہفتہ بھر بعد اگر اس کی قبر کو کھولا جائے تو ساری مخلوق اس کے تعفن، گندگی اور نجاست سے متنفر ہو کر بھاگ جائے گی۔ صحت وسلامتی اور زندگی کے وقت بھی آدمی گندگی اور نجاست کا حامل ہوتا ہے وہ دن میں کئی بار ان نجاستوں کو خود سے دور کرتا ہے اگر کوئی ایسا نہ کرے تو گندگیاں خود بخود باہر نکل آئیں گی۔ طاقت، ذہانت اور کیاست کے دعوؤں کے باوجود وہ اپنی ذاتی قوت اور تدبیر سے ایک مکھی یا مچھر کو بھی دور نہیں کر سکتا اگر کسی ایک انگلی میں درد یا بیماری پیدا ہو جائے تو پھر وہ بے قرار و عاجز ہو کر رہ جاتا ہے زندگی اس کے لئے ناخوشگوار بن جاتی ہے۔ ایسے شخص کے لئے افسوس اور شرم! جو جناب فاطر، حکیم، قادر اور عظیم کی بارگاہ میں اپنی ہستی کا نام لے یا اپنی بے مایہ ہستی پر نگاہ رکھے۔

چون تو حمال نجاست آمدی
از چه در صدرِ ریاست آمدی
آن سگِ دوزخ که تو بشنیده ای
در تو خفته است و تو خوش آسوده ای
باش تا فردا سگِ کبر و منی
سر ز دوزخ بر کند از دشمنی
نیك بین گر تشنگی مردن ترا

Marfat.com

بهتر است از نام خود بردن ترا
گرشوی چون خاك در ره پائمال
تا ابد جان را بدست آری کمال

☆جب تم نجاستوں کا حامل ہوتو پھر کس بناء پر تم صدر مملکت بن گئے ہو؟ جس دوزخی کتے (دنیا کی محبت) سے متعلق تم نے سنا ہے وہ تمہارے اندر سویا ہوا ہے مگر تو اس سے بے خبر ہو ٹھہر وکل غرور ونخوت کا کتا دوزخ سے تمہاری دشمنی میں سر اٹھائے گا اگر تو گمنامی میں مرجائے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اپنا نام لے کر شہرت حاصل کرو اگر تو مٹی کی مانند اس راستے میں پامال ہو گے تب تو تو اپنی جان کے لئے کمال حاصل کر سکو گے۔

عقبہ سوم ظلم وناانصافی

تیسری گھاٹی ظلم ہے اے عزیز! ظالم اس شخص کی مانند ہے جو شراب میں سن کرنے والی دوائی ملا کر پیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اعضاء وجوارح سن ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے ہاتھ میں ایک کلہاڑی لے کر اس خیال کے ساتھ کہ وہ دشمن کو مار رہا ہے، اسے اپنے پاؤں پر دے مارتا ہے پاؤں کے گوشت پوست اور رگ وریشے کو کاٹ ڈالتا ہے اور ہڈی توڑ ڈالتا ہے مدہوشی اور مستی کی وجہ سے اسے خبر نہیں ہوتی (کہ وہ کسے مار رہا ہے؟) جب ہوش میں آتا ہے اور ساتھ ہی اس کی مستی اور سن زائل ہو جاتی ہے تو پھر درد وغم سے فریاد کرتا ہے اور افسوس وندامت کے آنسو بہاتا ہے لیکن اب ان سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بس اسی طرح ظالم کی چشمِ بصیرت شیطانی وسوسوں کی تاریکی اور شہواتِ نفسانی کے ہیجان خیزی کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہے لہذا وہ اپنے افعال کے انجام دیکھنے سے معذور اور دوسروں کے انجامِ بد سے مسرور ہوتا ہے لیکن جب اس کا خبیث پودا (زندگی) موت کے جھونکے سے ہلنے لگتا ہے اور اس کی خبیث آنکھیں اجل کے نقارے کے ساتھ ہی جھوٹی امیدوں سے کھل جاتی ہیں وہ اپنے مقاصد کو بچھو کی صورت میں اور نیتوں کو اژدہے کی شکل میں دیکھ لیتا ہے، فاسد تصورات اور جھوٹے توقعات کو بھڑکتی ہوئی آگ کی شکل میں اسے دکھائی دیتا ہے اور غضب کا سمندر:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (البروج:١٢) بیشک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

، کے تحت ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے جب سیاست اور عذاب کے فرشتے اسے خطاب کرتے ہیں:

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (ق:٢٢)	تو اس دن سے پردۂ غفلت میں تھا ہم نے سے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تمہاری نگاہ خوب تیز ہے۔

تو ان کے دلوں سے فریاد بلند ہوتی ہے کہ:

Marfat.com

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا	اے رب! ہم نے اچھی طرح دیکھ اور سن لیا
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ (السجدہ:۱۲)	اب ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں اب ہم یقین کرنے والے ہیں

ان کی اس فریاد کے جواب میں اللہ تعالیٰ یوں خطاب فرماتا ہے کہ:

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآئَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَصِيْرٍ (الفاطر:۳۷)	کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ تم عبرت/سبق لینا چاہتے تو لے سکتے تھے؟ تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آ گیا تھا اب مزا چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے

اور:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (المدثر:۳۸)	ہر شخص اپنے کردہ عمل کے بدلے میں رہن میں رکھے ہوئے ہیں۔

اور:

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ	تمہیں جزا نہیں دی جائے گی مگر وہ جو تم
تَعْمَلُوْنَ (النمل:۹۰)	کرتے تھے۔

اور:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (الشعراء:۲۲۷)	ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں؟

خانهٔ خلقی کنی زیر و زبر
تا بر اندازی سر افرازی بدر
خون بریزی خلق را در صد مقام
تاخوری یك لقمهٔ از وی حرام
خوشه چینِ کوی درویشان توای
در گدا طبعی بتر زیشان تو ای
چند خواهی بودنی پخته نه خام

Marfat.com

نی بدو نی نیك ونی خاص و نه عام

پادشاهی ذوقِ معنی بردن است

نی بزور و ظلم دنیا خوردن است

☆ تم لوگوں کے گھروں کو زیروزبر کرتے ہوتا کہ اس میں مقیم معزز لوگوں کو باہر نکال کر خود ان پر قابض ہو سکو۔

☆ تم ہر جگہ لوگوں کی خون ریزی کرتے ہوتا کہ ظلم وستم کے ذریعے ان کا مال حرام طور پر کھا سکو۔

☆ تو گداگروں کا خوشہ چین ہو کہ ایک ایک دانہ جمع کرتا پھرتا ہے بلکہ تمہارے گداگری کی طبیعت ان سے بھی بدتر ہے۔

☆ تو کب تک اس حالت میں پڑے رہو گے تو پختہ فکر کا مالک ہے نہ خام خیالی کا تو نیکوکار ہے نہ بدکار اور خاص ہو نہ عام تم کسی کے زمرے میں بھی شامل نہیں ہو۔

☆ بادشاہی ذوق معنی سے بہرہ ور ہونے کا نام ہے ظلم وستم اور قوت وحشمت کے ذریعے دنیا کمانا بادشاہی نہیں ہے۔

عقبۂ چہارم ریاکاری اور نمود و نمائش

چوتھی گھاٹی ریاکاری ہے اور یہ شرک خفی ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی خبر دی ہے اس کی حقیقت عام لوگوں سے اس قدر پوشیدہ ہے کہ خاصانِ عنایتِ الٰہی مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے سوا کوئی اس سے آگاہ نہیں یہ اہل غفلت کے اعمال وافعال میں اس طرح جاری وساری رہتی ہے کہ اسے خبر بھی نہیں ہوتی لیکن جب قیامت کا دن:

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (الطارق:۹) جس دن پوشیدہ واسرار کی جانچ پڑتال ہوگی

آئے گا تو جنہیں وہ دنیا میں طاعات ونیکی خیال کرتے رہے تھے وہی ریا کے شمولیت کی بناء پر صورت مخالفت وگناہ میں ظاہر ہونگے، نیکیاں برائیوں کے پلڑے میں جا پڑیں گی اور اسرار:

وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُ	وہاں اللہ کی طرف سے وہ کچھ ان کے سامنے آئیگا
يَحْتَسِبُوْنَ (الزمر:۴۷)	جس کا انہوں نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا ہوگا۔

منکشف ہو جائے گا۔

اے عزیز! اللہ تعالیٰ کا حکم یوں ہے کہ:

Marfat.com

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ (الحجرات:۱۳)	اللہ کے نزدیک تم میں بہترین وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔

لیکن تم عزت و شرف کو زرین انگشتریوں، قیمتی کپڑوں، عمدہ گھوڑوں اور بدکردار نوکروں میں تلاش کرتے ہو، احکام حق کے نفاذ کے سلسلے میں فاسق حکام کے ساتھ دنیوی فائدے کی خاطر سمجھوتے کرتے ہو، اپنے نام پر پروانے بنواتے ہو، خواہشات اور شیطان کی باتیں فرقان الٰہی کے مقابلے میں زیادہ ضروری جانتے ہو اور خدا ورسول کے مقابلے میں تمہارے ہاں فاسقوں اور فاجروں کی زیادہ عزت ہے یہاں پر اگر تم ذرا نظر انصاف دوڑائے تو تمہارے اسلام و ایمان کا مرتبہ نظر آئے گا تم انہیں حاصل کرنے اور انہیں کمال تک پہنچانے میں مشغول ہوتا ہے لیکن تمہیں بہت سی گھاٹیاں عبور کرنا ہوگی تا کہ وادیٔ کرم سے نسیم آشنائے حق کی خوشبو تمہارے مشامِ جان تک پہنچے یہ سعادت اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لے، مرغوب و مانوس اشیاء ترک کرے اور خویش و اقارب سے دوری اختیار کرے۔

شاخِ امل بزن که چراغی است زود میر
بیخ هوس بکن که درختی است کم بقا
گر سر یوم یحمی بر عقل خوانده ای
پس پائمالِ مال مباش از سرِ هوا
از کوی رهزنانِ طبیعت ببر قدم
واز خوی رهروانِ طریقت طلب صفا

☆ شاخ امید کاٹ پھینکو کیونکہ یہ جلدی بجھ جانے والا چراغ ہے اور خواہشات نفسانی کو بیخ و بن سے نکال دو کیونکہ یہ گر جانے والے درخت کی مانند ہے۔

☆ اگر تم نے قیامت کے اسرار پر غور و فکر کر لیا ہے تو خواہشاتِ نفسانی کی پیروی میں مال و منالِ دنیا کے پیچھے مت پڑو۔

☆ رہزنانِ طبیعت کے راستے میں جانے سے قدم روک لو اور راہِ طریقت پر چلنے والوں سے صفا و پاکی طلب کرو

اے عزیز! اگر تمہارے کپڑے کے نیچے کوئی خطرناک اژدہا ہو کوئی شخص تمہیں اس سے آگاہ کرے تو چاہئے کہ اس کا شکر گزار ہو یہ ہلاکت آفرین صفاتِ مذمومہ سانپ اور بچھو کے شر سے بھی زیادہ سخت اور خطرناک ہیں کیونکہ اژدہے کا ضرر جسم میں اثر انداز ہوتا ہے اور یہ بدنی مصیبت درجات اخروی کے حصول کا ذریعہ ہو سکتا

Marfat.com

ہے لیکن ان صفاتِ مذمومہ کا اثر دین وایمان میں ہوتا ہے اور اس کی مصیبت ابدی خسارا اور دائمی عذاب ہے جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

اللہ تعالی مسالک ایمان واسلام کے سالکین کی ترقی وعروج کو شیطانی وسوسوں اور خواہشاتِ نفسانی کی آفتوں سے اپنی عصمت میں محفوظ ومامون رکھے بمنہ وکرمہ انہ قریب مجیب

والسلام علی من اتبع الھدی

☆☆☆

Marfat.com

رسالہ ھمدانیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
151	رسالہ ہمدانیہ اور اس کے نسخے	1
153	وجہ تصنیف	2
153	کلمۂ ہمدان کی توجیہ اول	3
153	کلمۂ ہمدان کی توجیہ دوم	4
155	کلمۂ ہمدان کی توجیہ سوم	5
156	کلمۂ ہمدان کی توجیہ چہارم	6
157	ہمہ دانی کا دعوائے زیبائی	7

Marfat.com

ہمدانیہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں لفظ ہمدان کے لغوی اور معنوی توجیہہ کا بیان ہے یہ ایک اہم شخصیت کے استفسار پر لکھا گیا رسالہ ہے جس کا نام شاہ ہمدان نے نہیں لیا۔ غالباً کسی اہم شخصیت نے شاہ ہمدان سے یوں کہا کہ ہمہ دان تو اللہ تعالیٰ ہے کسی دوسرے کے لئے یہ نام کیسا؟ اس کے جواب میں شاہ ہمدان نے تین جواب دیے ہیں۔

اول ہمہ دان یعنی سب کچھ جاننے والا یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے کسی دوسرے پر من کل وجوہ اس کا اطلاق درست نہیں۔

دوم ھمہ دان یمن اور ایران کے دوشہروں کا نام ہے اول الذکر میم مفتوح کے ساتھ ھَمَدَانْ اور ثانی الذکر میم ساکن کے ساتھ ھَمْدَانْ ہے۔ ان شہروں کی نسبت سے ہمدانی کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یہاں شاہ ہمدان ان شہروں کی موجودگی کو مختصراً ثابت کرتے ہیں۔

سوم ایک لحاظ سے ہمدان یا ہمدانی کہنا درست ہے وہ یوں کہ کلیات کے حوالہ سے نیز ریاضت ومجاہدہ کے ذریعے روحانی بصیرت والے کے لئے ایسا کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس ضمن میں شاہ ہمدان قرآن پاک اور احادیث نبوی سے بکثرت دلائل پیش کرتے ہیں لیکن ایک اور وجہ سے ایسا کہنا نادرست ہے جیسے کسی ان پڑھ، غبی یا مغرور دعویدار کا دعوی۔ اس سلسلے میں بھی شاہ ہمدان نے کئی عقلی ونقلی دلائل پیش کیے ہیں۔

اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **شاهراهِ شریعت محمدی و مسالك طریقت احمدی بر سالکانِ بیاہانِ طریقت الخ**

ہمدانیات سے وابستہ اہل علم ونظر کے نزدیک یہ شاہ ہمدان کے مشکل اور دقیق رسائل میں سے ایک ہے اس میں ایک ایک سطر میں دو دو قرآنی آیات واحادیث نبوی مندرج ہیں۔

اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے پہلے ہم پاکستان میں موجود نسخوں کا ذکر کرتے ہیں پھر بیرون پاکستان نسخوں کا ذکر کرینگے۔

1۔ برات لائبریری یہ ایک مجموعے کا ساتواں رسالہ ہے۔

Marfat.com

2۔ کراچی کتابخانہ انجمن ترقی نمبر 2 ق ف 43 تاریخ درج نہیں البتہ اس پر لگی مہر پر 1155ھ لکھا ہوا ہے۔

3۔ کتابخانہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ اسے ابونصر بہاؤالدین سندھی نے 1175ھ میں کتابت کی ہے۔

4۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں ۳ نسخے ہیں ایک تحت نمبر 4517 اس پر تاریخ درج نہیں دوسرا تحت نمبر 1552۔ یہ نسخہ 1282ھ میں لکھا گیا ہے اور تیسرا زیر نمبر 14092۔ یہ آٹھویں صدی ہجری کا نسخہ ہے مجموعے میں یہ گیارہواں نسخہ ہے۔

6۔ کتابخانہ ملک تہران ایران میں تین نسخے ہیں (1) اس کا نمبر 4250 ہے اور یہ اس مجموعے کا اٹھارہواں نسخہ ہے اس کی کتابت ابوذر سبزواری نے سال 907ھ میں مکمل کی ہے (2) اس کا نمبر 4056 ہے یہ ایک مجموعے کا سولہواں رسالہ ہے، (3) اس کا نمبر 4274 ہے یہ ایک مجموعے کا بیسواں رسالہ ہے۔

7۔ کتابخانہ برٹش میوزیم لندن برطانیہ۔

8۔ کتابخانہ دانشگاہ تہران ایران نمبر 3258 یہ ایک مجموعے کا دسواں رسالہ ہے۔

9۔ کتابخانہ فرہنگستان تاجکستان۔

10۔ فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے تحت نمبر 2341 اور 2343 محفوظ ہیں۔

11۔ کتابخانہ ایاصوفیہ ترکی نمبر 2873 یہ ایک مجموعے کا ساتواں رسالہ ہے۔

یہ کتاب اب تک تین بار شائع ہو چکی ہے اس کا فارسی متن سب سے پہلے ڈاکٹر محمد ریاض نے دانش شمارہ 16 سال 1988ء میں شائع کیا پھر 1991 میں ڈاکٹر پرویز اذکائی نے ہمدان ایران سے شائع کیا اور تحقیقی متن کا اردو ترجمہ 1992 میں راقم نے لاہور پاکستان سے شائع کیا اب یہ چوتھی بار پھر شائع ہو رہا ہے۔ یہ سعادت پھر ہمیں مل رہی ہے فللہ الحمد

۱۴ قلمی اور ۳ مطبوعہ نسخوں کی موجودگی اس بات کی غماز ہے کہ یہ اہل علم و فضل کے ہاں بہت مقبول ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شریعت محمدی اور طریقت احمدی کی شاہراہ پر چلنے والے طالبین، بیابانِ طریقت اور میدان حقیقت کا رخ کرنے والے سالکین پر آنعزیز کے حقیقی علوم وفنون کی روشنی چمکتی رہے اور آنعزیز کی بادنسیم کو مقبرۂ جہالت کے مُردہ دلوں کو زندگی بخشنے اور حیاتِ نو عطا کرنے کا ذریعہ بنائے۔ (امین)

وجہ تصنیف

امابعد اس کتابچے کو لکھنے اور اس مختصر مقالے کو تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آنعزیز ایک دن میری مجلس میں موجود تھا جس میں اسمِ ہمدان کے بارے میں کچھ باتیں ہوئی تھیں۔ اگرچہ آنعزیز نے اسے بالکل صحیح طور پر سمجھا تھا لیکن ان جہلاء کے لئے چند سطریں لکھنا مناسب سمجھا جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں طمع اور لالچ میں آ کر ہر کمینے کے دروازے پر کُتے کی مانند بھونکتے ہیں اور مختلف محفلوں میں بے نمک دیگ کی طرح جوش میں آ کر شور کرتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ کتابچہ ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

کلمۂ ہمدان کی توجیہہ اوّل

جاننا چاہیے کہ حرف اور لغت کی اصطلاح میں هَمَهْ فَعَلْ کے وزن پر اور هَمْدَانْ فَعْلَانْ کے وزن پر آتا ہے۔ اسی طرح جَلْجَانْ اور دَوْرَانْ وغیرہ بھی آتے ہیں۔ یہ همدان کا لفظ ہے جسے دوسرے حرف حرف باً کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ همه دان "عالم الکل" کے لئے بولا جاتا ہے اور عالم الکل (ہر چیز کا جاننے والا) سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہوسکتا۔

کلمۂ ہمدان کی توجیہہ دوم

دوسرا جواب یہ ہے کہ) ہمدان دو جگہوں کا نام استعمال ہوا ہے۔ ایک یمن میں واقع ہے اور دوسرا عراق میں۔

(۱) اوّل الذکر سکون میم کے ساتھ هَمْدَان ہے۔

(۲) اور ثانی الذکر میم مفتوح کے ساتھ هَمَدَان۔

عربی میں لکھی ہوئی چند کتابوں میں آیا ہے کہ:

Marfat.com

هَمْدَانُ صَحَّ بِسُكُوْنِ الْمِيْمِ ہمدان میم ساکن کے ساتھ ہی درست ہے۔
یہ ھَمْدَانُ یمن میں ہے نہ کہ عراق میں۔ اور یہی امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے ان باتوں کا مصداق ہے جسے انہوں نے اس شہر کے نام کے ساتھ نظم میں ذکر کیا ہے۔

آنکس که بداند و بداند که بداند
او مسند خود را به سر صدر نشاند
و آنکس که بداند و نداند که بداند
بیدار کند زود که در خواب نماند
و آنکس که نداند و بداند که نداند
او خویشتن از کفر و جهالت برهاند
و آنکس که نداند و بداند که نداند
تو مرده شمارش که کسش زنده نخواند
اینک بعراق اندر شهریست معظم
کو را همدان خوانند او هیچ نداند

☆ یعنی ایک شخص جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے ایسا سب کچھ جاننے والا گویا اپنا مسند سب سے اوپر بچھاتا ہے اس کا علم اسے اعلیٰ مقام پر پہنچاتا ہے۔ دوسرا شخص جانتا تو ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ وہ کوئی جاننے والا ہے ایسا شخص ابھی خواب غفلت میں مدہوش ہے امید ہے کہ وہ جلد بیدار ہو جائے گا۔ ایک اور شخص جانتا تو ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ وہ کوئی جاننے والا ہے وہ جلد ہی خود کو کفر و ضلالت سے گلوخلوصی کرے گا۔ دوسرا شخص جانتا کچھ نہیں لیکن وہ جانتا نہیں کہ وہ جاننے والا نہیں بلکہ خوب جاننے والا ہے تم اس جاہل کو زندہ مت جانو بلکہ اسے مردہ تصور کرو۔ یہ عراق میں ایک بڑا شہر ہے جسے ہمدان کہتے ہیں لیکن وہ ہمدان کو نہیں جانتا۔

حضرت سلمانؒ کے زمانے کا ایک شاعر بھی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فراق بر دلِ نادان چو برگ کاهی نیست
و لیک بر دل همدان چو کوهِ الونداست

☆ محبوب سے جدائی نادان کے دل میں رائی کی دانے کے برابر بھی نہیں ہوتی لیکن عشق و محبت جاننے والوں کے نزدیک یہ کوہ الوند سے بھی بڑی ہے۔

Marfat.com

کلمۂ ہمدان کی توجیہہ سوم

(تیسرا جواب یہ ہے کہ) لفظ ہمدان ایک مخصوص شہر کا اسم علم ہے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ اعلام میں خاص معانی مسطور ہوتے ہیں۔ چنانچہ اہل منطق کہتے ہیں کہ:

عَبْدُا للهِ مُفْرَدًا اِذَا كَانَ عَلَمًا لِاَنَّهٗ حِيْنَئِذٍ لَمْ يُعْتَبَرْ	لفظ عبداللہ اگر علم ہو تو یہ مفرد ہے نہ کہ مرکب کیونکہ اس صورت میں عبدیت اور الوہیت کے معنوں کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا۔

اوپر جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ اہل ظاہر کے نقطۂ نظر سے ہے۔

امام شیخ (فخر الدین رازیؒ) کی باتوں کا جواب اہل تصوف کی اصطلاح میں یوں دیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ اس قوم کے حقائق و معاملات کے آثار اور آداب و عادات کے قواعد بہت حد تک پرانے ہوگئے ہیں۔ جن عزیزوں نے اس قوم کے طور طریقے از سر نو زندہ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا وہ اب چھپ گئے ہیں۔ ان دامن آلودلوگوں کے شرمناک افعال کی وجہ سے انہوں نے اپنا چہرے چھپالیے ہیں اور خود بیں اور مغرور لوگوں کی انگشت نمائی کا نشانہ بن گئے ہیں لیکن دوسری طرف بہت سے دجّال صفت خوبصورت لوگ اپنے آپ کو بطور مقتدیٰ شہرت دے بیٹھے ہیں۔ نہ صرف خود کو بلکہ مخلوق خدا کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں:

وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ (المائدہ ۷۷)	دوسرے بہت سوں کو انہوں نے گمراہ کردیا اور خود بھی سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

اَمَّا الْخِيَامُ فَاِنَّهَا كَخِيَامِهِمْ
وَاَرَى نِسَاءَ الْحَيِّ غَيْرُ نِسَائِهَا

☆ یعنی یہ خیمے ان کے خیمے جیسے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس میں موجود عورتیں بنی حی کی عورتیں نہیں بلکہ کسی اور قبیلے کی عورتیں ہیں۔

افسوس کہ اپنے گراں قدر وقت کو عمر و زید جیسے لوگوں سے ملنے جلنے میں گزار دیا جب انہوں نے دور دراز مقامات پر رہنے والے کسی شخص کے اوصاف سن لئے تو اس کے پاس جانے کی حامی بھرلی۔ لمبے لمبے فاصلے طے کئے۔ انہوں نے دشوار گزار دریاؤں، پہاڑوں اور جنگلوں کو عبور کیا۔ لیکن جب وہاں پہنچ کر موصوف سے ملاقات کی تو:

Marfat.com

كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً حَتّٰى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا (النور:۳۹)	جیسا کہ ایک چٹیل میدان میں سراب۔ پیاسے کو وہ پانی دکھائی دیتا ہے جب وہ وہاں پہنچا تو کچھ نہیں ملا۔

وَمَا أَنْ عَرَفْتُ النَّاسَ إِلَّا ذَمَمْتُهُمْ
جَزَاءَ اللّٰهُ خَيْرًا مَنْ لَمْ يَكُنْ لَسْتُ أَعْرِفُهُ

☆یعنی میں نے جن لوگوں کو پہچان لیا ان کی بد کرداری اور نالائقی کی میں نے مذمت کی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جزائے خیر دے جن کو ابھی تک میں پہچان نہ سکا اور ان کی خامیوں سے ابھی تک آگاہ نہیں ہو سکا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرہ ۱۵۶) ہم اللہ کے لئے ہیں ہم اس کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔

اب ہم پھر اسی سلسلے کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اور ہمدان کے عرفانی معنی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

کلمۂ ہمدان کی توجیہہ چہارم

(چوتھا جواب یہ ہے کہ) اگر کوئی شخص سارے انتیس حروف تہجی یاد کر لے اور کسی کتاب خانے (لائبریری) میں جائے جہاں ہزاروں کتب موجود ہیں پھر وہ دعویٰ کرے کہ ''ان کتب میں جو کچھ ہے میں ان سب کو جانتا ہوں'' ایک لحاظ سے اس شخص کا دعویٰ سچا ہے کیونکہ ان کتب میں لکھے ہوئے سارے کلمے اور جملے انہی حروف تہجی سے تو بنے ہیں (جنہیں اس نے یاد کر رکھا ہے) اور وہ یقیناً ان کتب میں لکھے ہوئے حروف کا عالم ہے ۔ ہاں ان مسائل واحکام کی تفصیل اور توضیح جو ان کتابوں میں مرقوم ہے ان کے بارے میں جب اس سے پوچھا جائے تو یقیناً وہ حیران و پریشان ہوگا اور عاجز ہو کر رہ جائے گا۔ اسی نکتے میں بھی یہی باتیں (یعنی حروف تہجی وغیرہ) ہیں لیکن وہ ان کے سمجھنے سے قاصر اور معذور ہے۔ اسی طرح ان کتابوں میں بہت سی چیزوں کے نام مرقوم ہیں۔ کوئی شخص ایک کاغذ پر دنیا (عالم) کا نام لکھ لے اور کہے کہ ''ان کتب میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ اس کاغذ پر لکھے ہوئے لفظ سے زیادہ نہیں'' پھر وہ کہے کہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ''ہمہ دان ہے'' تو اس شخص نے بھی ایک لحاظ سے سچ کہا لیکن یہ بات صرف سعادت مندانِ ازلی کے لئے مناسب ہے ہر کہ ومہ کے لئے نہیں۔

Marfat.com

دعوائے ہمہ دانی کی زیبائی

اے عزیز! عاشقِ حق جو اس کی محبت کی وادی میں جل رہا ہو اور عنایت الٰہی کے جذبات کی کشش کی وجہ سے بشریت کا لباس اتار چکا ہو اور اپنی نظر ہمت کو بمصداق:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم:١٧) ان کی آنکھ بھٹک گئی اور نہ حد سے بڑھ گئی۔

کی سوئی سے سلا کر غیرِ حق کے دیدار سے محفوظ کر دیا ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ بصیرت کو:

اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ (حدیث نبوی) مومن نور خدا کی مدد سے دیکھتا ہے۔

کے سُرمے سے روشن کرے گا۔ اپنے جمال و کمال کو کائنات کے ذرے ذرے کے روپ میں اسے دکھائے گا اس کے دل کے آئینے کو غبارِ نجاسات کی آلودگی سے پاک کرے گا اپنی محبت کی شراب معرفت کے جام کے ذریعے:

يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْ نَهٗ (المائدہ:٥٤) اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

کے تحت اس کو لبِ جان سے لگائے گا۔ اس کی مرغِ روح کو جو عالم ملکوت کا پرندہ ہے، کنگرۂ قدس کی بلندیوں میں اڑائے گا۔ الواحِ ہستی کے چہرے کو بطور کتاب شہودی:

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ (الشوریٰ:٥٣) ہم انہیں کائنات میں اور ان کے اپنے نفس میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔

کے تحت اس کے سامنے پیش کرے گا تاکہ وہ ذرے کے ہر ورق سے اس کے اسرار کا مطالعہ کرے اور:

اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (الاسراء:٤٤) کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد نہ کرتی ہو۔

کی حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ اب مزید مختلف موہوم منزلوں اور مرتبوں کے طے کرنے اور مشقت برداشت کرنے سے گریز کرتے ہوئے خلوت خانہ وحدت میں چلا جائے اپنے وجود کی تاریکی سے نکل کر:

مَا عِنْدَ كُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (النحل:٩٦) تمہارے پاس جو ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ باقی رہنے والا

کے تحت اللہ تعالیٰ سے مل جائے اور ہر ذرے کی زبان حال سے سُن لے

جهان را بلندی و پستی توئی
ندانم چه ای هرچه هستی توئی

☆ میرے پروردگار! اس کائنات کی ساری بلندی و پستی تو ہی ہے میں تجھے اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ

Marfat.com

سب کچھ تو ہی ہے۔

جب سالکِ راہِ حق اس مقام کو پہنچتا ہے تو اس پر:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (ق ۱٦) ہم تم سے تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ لیکن تم دیکھتے نہیں ہو۔

کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔ آفتاب عزت (اللہ تعالیٰ کی تجلیات)

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآءِ هِمْ مُحِیْطٌ (البروج:۲۰) اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہیں

کے تحت حجاب کے پیچھے سے:

وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ (حدیث نبوی) تم اسے دیکھتے نہیں (لیکن وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے)

اپنا چہرہ اقدس دکھاتا ہے۔ اس وقت سالک پر:

وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (الحدید:۴) وہ (ذات حق) تو تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو۔

کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں اور ہر جگہ عروس:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ:۱۱۵) تم جہاں رُخ کرو گے وہاں اللہ تعالیٰ کو پاؤ گے۔

کے تحت جلوہ گر ہوتا ہے اور آنکھ:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:۳۴) اللہ ہی زمین اور آسمانوں کا نور ہے

کے اشارے اور:

رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت (حدیث نبوی) میں دیکھا۔

کے اسرار اسے گھیر لیتے ہیں۔ فرامین خداوندی کی سیاہی.

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ (الحدید:۳) اللہ ہی اوّل ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر اور وہی باطن ہے۔

ملک وملکوت کے دائرے کو گھیرے ہوئے پاتا ہے اور اس بے پایاں دائرے کی وسعت سے بندہ کہاں جاسکتا ہے:

فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ تم اللہ تعالیٰ کی سلطنت سے نکل کر کہاں جاؤ لِّلْعٰلَمِیْنَ (التکویر:۲٦-۷

Marfat.com

گے، یہ اہل جہاں کے لئے محض نصیحت ہے

عزیز من! ہر وہ دیوانہ حق جس کا موہوم وجود اللہ عزوجل کی نورانی شعاعوں میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے وہ سوائے حق تعالیٰ کے کچھ دیکھتا ہے نہ کچھ جانتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر اگر کوئی:

سُبْحَانِیْ وَ لَیْسَ فِیْ دَارِیْ غَیْرِیْ میں ذات پاک ہوں میرے گھر میں
(قول بایزید بسطامی) میرے سوا اور کوئی نہیں۔

کا دعویٰ کرے، ایسا شخص ایسا دعویٰ کرنے پر مجبور ہے۔ اگر ایسا شخص کہے کہ "میں سب کو دیکھتا ہوں اور سب کو جانتا (ہمہ دان) ہوں تو ایسے شخص نے سچ کہا ہے کیونکہ ایسا شخص ایسی ہستی کے مشاہدے میں ڈوبا ہوا ہے جس سے سب اشیاء کا وجود ہے۔ اور ہر شے اسی سے قائم ہے بلکہ سب کچھ وہی ہے۔ پس جو کوئی اس ہستی کے اوصاف و معارف تھوڑا بہت جانتا ہے وہ سب جاننے والا ہمہ دان ہے۔ اگر اسے (اللہ تعالیٰ کو) نہیں جانتا تو وہ گویا کچھ بھی نہیں جانتا۔ خواہ مختلف علوم و فنون میں تبحر (علم کا سمندر) کیوں نہ ہو۔ البتہ ایک نکتہ یہ ہے کہ سالک کو وحدت کے مقام میں یہ نگاہ بطور اجمال ہوتی ہے البتہ اگر حاجب غیرت اپنے افعال و اوصاف پر سے عزت کا پردہ اٹھا دے اور وحدت کی بجائے کثرت اعیان کی صورت میں ظہور کرے تو پھر حیرت واستعجاب کا سمندر موجزن ہو جائے گا اور عقل مدرک:

قُلْ رَّبِّیْ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰهٰ:۱۱۴) میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ فرما۔

کہنے لگے گی تیز بین روح جو کنگرۂ قدس کا مکین ہے:

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ (حدیث نبوی) پروردگار ہمیں ہر چیز کا پورا پورا علم عطا فرما!

کہہ کر دست سوال دراز کرے گی۔ اس وقت اس پر:

لَا یَعْرِفُ اللّٰهَ غَیْرُ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی جان ہی نہیں (قول عرفاء) سکتا۔

کا بھید کھلے گا اور مشہور حکیمانہ کلام:

اَلْعِجزُ عَنْ دَرْکِ الْاِ دْرَاکِ کسی چیز کے ادراک سے عاجز آنا بذات
دَرْکٌ (قول حکماء) خود ادراک ہے۔

کا مفہوم سمجھ جائے گا۔ اگر اس سے بھی واضح بات چاہتے ہو تو سنو!

ہمدان مجاہد اور سنت کا پیرو کار ہوتا ہے

عزیز گرامی! جب بھی اللہ عزوجل کی طلب کی خواہش پیدا ہو جائے، یہ خواہش سالک صادق کے پیچھے

Marfat.com

پڑ جائے، سالک کو بندگی کی بساط پر آیت کریمہ:

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ (ھود:۱۱۲) دیئے گئے حکم پر ثابت قدم رہو۔

کے حکم کے تحت لے آئے۔ اسے آستانہ مراد (اللہ تعالیٰ):

مَنْ قَرَّ بَابَ الْمَلِكِ يُوْشَكَ شاہی دروازے پر بیٹھنے والا امید اَنْ يُّفْتَحَ لَهٗ (قول حکمت) رکھ سکتا ہے کہ دروازہ اس کے لئے کھلے گا

، پر ملازم ہو جاتا ہے اور:

جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج:۷۸) اللہ کی راہ میں خوب جہاد (جدوجہد) کیا کرو۔

کے تحت ریاضت ومجاہدہ کی تلوار سے اوصاف واخلاق خبیثہ کے اصول وفروع (جڑیں اور ٹہنیاں) کاٹ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ:

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ۔ اللہ کی لگائی ہوئی آگ ہے جو لوگوں کے عَلَى الْاَفْئِدَةِ (الہمزہ:۶۔۷) دلوں میں جلتی اور بھڑکتی رہتی ہے

سے ہستی موہوم کے خرمن کو جلا دیتا ہے اور سنت نبوی کی متابعت:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ (آل عمران:۳۱) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اطاعت کرو۔

کے تحت آئینۂ دل سے عادات ورسوم کے زنگ کو دور کرتا ہے۔ دل کے آنگن کو جو تدبیر کا محل ہے۔ شر کے غبار، فاسد خیالات اور باطل افکار کی آلودگی نفی واثبات کے جھاڑو کے ذریعے صاف کرتا ہے۔ اور صبر کی سواری:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الکہف:۲۸)	اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کر کے پکارتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں۔

پر سوار ہو جاتا ہے، تعلقات دنیا کی گھاٹی:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ لوگوں کے لئے ان کی مرغوب چیزیں آراستہ (آل عمران:۱۴) کی گئیں۔

کو پار کر لیتا ہے۔ گلیم سیاہ:

اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ فقر واحتیاج دونوں جہانوں میں رسوائی و (حدیث نبوی)

Marfat.com

روسیاہی کا باعث ہوتی ہیں۔

کو اپنے دوش جان پر ڈال لیتا ہے اور اہل دنیا کی نظر میں خاک مذلت:

مَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَخْرَبَ جو آخرت آباد کرنا چاہتا ہے وہ دنیا کی زندگی دُنْيَاهُ (حدیث نبوی)

خراب حالت میں گزارتا ہے

پر بیٹھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اشارے:

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ (الانعام:۹۲) آپ کہہ دیں کہ اللہ! پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔

اپنا دل اللہ کی طرف لگا کر دونوں جہانوں سے مُنہ پھیر لیتا ہے۔ دست توکل، آیت کریمہ:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے (آل عمران:۱۰۳) تھامے رہو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔

کے تحت اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیتا ہے۔ دنیا کے آفات وعوارض سے بموجب:

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ (الذاریات:۵۰) پس تم سب اللہ کی طرف دوڑو۔

اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے۔ لازمی طور پر:

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا اَتَقَرَّبُ اِلَيْهِ جو مجھ سے ایک بالش نزدیک ہوجاتا ہے ذِرَاعًا میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوجاتا ہوں

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم سالک راہ حق کا شامل حال بن جاتا ہے۔ دستِ ہدایت:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ جو لوگ جدوجہد کرتے ہیں ہم سُبُلَنَا (العنکبوت:۶۹) انہیں ضرور رسائی کی راہ دیں گے۔

کے تحت ہدایت کی چادر سالک راہ حق پر ڈال دیتا ہے۔ آیت کریمہ:

اَللّٰهُ يَجْتَبِىْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (الشوریٰ:۱۳) اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے۔

کے تحت سالک کو شرافت وکرامت کے تخت پر بٹھا دیتا ہے۔ سالک کی موہوم ہستی کو:

اَلْمُحْدِثُ اِذَا قُرِنَ بِالْقَدِيْمِ حادث (فانی) جب قدیم کے پاس رہتا ہے تو لَمْ يَبْقَ لَهٗ اَثَرٌ (قول حکماء) اس کا اپنا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔

کے نظریے کے مطابق اپنی ہستی ہستی مطلق میں فنا کر دیتا ہے اور:

Marfat.com

مَنْ قَتَلَهٗ مَحَبَّتِيْ فَاَنَا دِيَتُهٗ جسے میری محبت ہلاک کرے، میں خود اس کی (حدیث قدسی) دیت بنوں گا۔

کے تحت اس کی جگہ اپنی ہستی کو پیش کرتا ہے اور اس کی ہستی کو:

كُنْتُ سَمْعُهٗ وَ بَصَرُهٗ وَلِسَانُهٗ میں اس کے کان، اس کی آنکھ اور اس کی زبان بن جاتا ہوں (حدیث قدسی)

کی خلعت سے آراستہ کرتا ہے اور اسے ناقصان عالم کی تکمیل کے لئے دوبارہ دنیا میں بھیج دیتا ہے۔

اے عزیز جب سالک راہ حق اس مقام پر پہنچتا ہے،

جو بھی دیکھتا ہے حق سے دیکھتا ہے،

جو بھی کہتا ہے حق سے کہتا ہے

اور جو بھی جانتا ہے حق سے جانتا ہے،

کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (آل عمران ۵) بے شک اللہ کے لئے زمین میں کوئی چیز پوشیدہ ہے نہ آسمان میں۔

(چونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں اسی طرح اس مقام پر پہنچنے والے پر بھی کچھ مخفی نہیں رہتا)

اس آیت سے سمجھو۔ جس کو ایسی باتیں سمجھنے کا ذوق حاصل نہیں وہ کیا جانے؟ بس اسی پر اختصار سے کام لیتا ہوں۔

عروس جمال کا زیور جاہ پرست جاہلوں اور اندھے دل دشمنوں کی نظر سے مستور رہنا ہی بہتر ہے۔

عزیز من! اہل کمال کی بہترین عادات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ جو بھی سنتے ہیں اس کے بارے میں بہترین تعبیر سے کام لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (الزمر:۱۸) وہ لوگ پہلے بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

لیکن ہٹ دھرم اور ناقص لوگوں کے برے اوصاف میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ جو بھی سنتے ہیں انکار اور مخالفت پر اتر آتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيْمٌ (الاحقاف:۱۱) ان کی ہدایت نہ ہوئی تو وہ کہنے لگے ہیں کہ یہ تو قدیمی جھوٹ ہے۔

اس زمانے کے اکثر لوگ اسی سے متصف ہیں الا ماشاء اللہ۔ اسی طرح ان کے اخلاق و کردار بھی ہیں:

Marfat.com

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا سچائی اور انصاف میں تمہارے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔(الانعام:۱۱۶) پروردگار کی بات پوری ہوئی جس کو بدلنے والا کوئی نہیں
والحمد للہ وحدہٗ والسلام علیٰ من اتبع الھدٰی

☆☆☆

Marfat.com

خواطریہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ خواطریہ اور اس کے نسخے	166
2	عہد میثاق	167
3	شیطان کی حقیقت و ماہیت	168
4	خواطر ماہیت اور اقسام	169
5	خواطر کی اقسام	169
6	شیطان کی اقسام	170
7	واردات شیطان جنی کا طریقہ	170
8	حب اہل بیت کے راستے گمراہی	171
9	عالم کو گمراہ کرنے کا طریقہ	171
10	شیطانی خیالات کی نشانیاں	172
11	شیطان سے بچنے کا وظیفہ	173
12	شیطان اور تین قسم کے انسان	173
13	شیطان کی مختلف صورتیں	173
14	شیطان کا مشاہدہ	174
15	قرب الٰہی کا حصول بذریعہ شیطان	175
16	عالم کو گمراہ کرنے کا ایک اور طریقہ	175
17	نجم الدین کبریٰ کا اپنا تجربہ	176
18	بندگان خاص اور عبادت کی تکلیف	177
19	شیطان کی مزید نشانیاں	178

Marfat.com

خواطریہ

خواطریہ عربی زبان میں ہے یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ خواطر یا خیالات کے بارے میں ہے خواطر خاطر کا جمع ہے اور اس کا لغوی معنی دل، دماغ، خیال، گمان، ظن، خواہش کے ہیں کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ میر سید علی ہمدانیؒ کے کئی دوسرے رسائل کی مانند کوئی مستقل کتاب نہیں بلکہ کسی باب کا جزو یا اس موضوع پر جمع کردہ مواد ہے دوسرے کئی رسائل کی مانند اس میں بھی نہ تو کوئی خطبہ یا حمد وصلوۃ ہے نہ ہی کوئی تمہیدی کلمات۔

دوسرے کئی رسائل کی مانند قرآنی آیات سے اس کا آغاز ہوجاتا ہے اور نفس موضوع کے مختلف پہلوؤں اور گوشوں کی تفسیر وتشریح میں آگے بڑھتا اور اختتام پذیر ہوتا ہے۔ خواہش نفس اور تخیلات شیطانی میر سید علی ہمدانی کا پسندیدہ موضوع ہے آپ کی غیر فضائل ومناقب والی تقریباً تمام کتابوں اور رسالوں میں اس موضوع پر مختصر و مفصل بحث موجود ہیں آپ ان کے ایک ایک پہلو کو واضح کرتا اور ان سے بچنے کی پرزور الفاظ میں تاکید کرتا ہے۔ دوسرے کتب ورسائل کی مانند شاہ ہمدان نے اس کتاب میں بھی متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبوی نقل کئے ہیں لیکن اس میں دوسرے کتب ورسائل کے برخلاف کوئی شعر نہیں ہے کتاب کے بیشتر مندرجات امام غزالی کی احیاء العلوم اور شیخ نجم الدین کبریٰ کی فوائح الجمال و فواتح الجلال سے ماخوذ ہیں۔

اس کا موضوع خیالات اور خواہشات ہیں کیونکہ زیادہ تر خیالات اور خواہشات نفس اور شیطان کی کارستانی ہوتی ہے چنانچہ شاہ ہمدان نے اسی کو موضوع بحث بنایا ہے اور شیطان کی کئی کارستانیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی ان سے بچنے کے طریقے بھی بتادیئے ہیں۔

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

۱۔ تاشقند یونیورسٹی۔ یہ ایک مجموعے کا حصہ ہے اور لائبریری میں تحت نمبر 2385 محفوظ ہے۔ اسی میں ایک اور نسخہ 80/xxxxiv بھی ہے اور یہ 1245ھ میں لکھا گیا ہے۔

۲۔ برٹش میوزیم۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم لندن میں بھی موجود ہے۔

۳۔ نسخہ سید علی چھوار۔ اس کا ایک نسخہ آغا سید علی چھوار چھوربٹ بلتستان پاکستان کی لائبریری میں موجود ہے جس کی فوٹو کاپی راقم کے پاس موجود ہے۔

میر سید علی ہمدانی کے دوسرے رسائل کے برخلاف اس کے نسخے کم پائے جاتے ہیں یہ ابھی تک شائع نہیں ہوئی پہلی بار اسے شائع کرنے کی ہمیں سعادت مل رہی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک

Marfat.com

خواطریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عہد میثاق

وَاللّٰہُ یَقُوْلُ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور وہی راستے کی راہنمائی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ (یٰسین:۶۰۔۶۱)	اے بنی آدم! کیا ہم نے تمہیں یہ حکم نہیں دیا کہ تم شیطان کی پوجا نہ کرو بے شک یہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری عبادت کرو! یہی سیدھا راستہ ہے؟

اور:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ یَنْزِعُ عَنْھُمَا	اے بنی آدم! کہیں تمہیں شیطان فتنے میں نہ ڈال دے جس طرح تمہارے والدین آدم وحوا کو اس نے فتنے میں ڈال کر جنت سے نکلوایا تھا ان سے
لِبَاسَھُمَا لِیُرِیَھُمَا سَوْاٰتِھِمَا اِنَّہٗ یَرٰکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ (اعراف: ۲۷)	ان کا لباس اتروایا تھا تا کہ ان کی برائیاں انہیں دکھائے وہ اور اس کی ذریت اور پیروکار تمہیں دیکھتے ہیں لیکن تم ان کو نہیں دیکھتے۔

پھر ابلیس کے طریقہ کار کو یوں بیان فرمایا ہے۔

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ (اعراف: ۱۷)	پھر میں ان کے سامنے سے ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں اور بائیں سے آکر انہیں گمراہ کروں گا اور ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں بلکہ ناشکرا پاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

Marfat.com

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ (مجادلہ:۱۹)	شیطان لعین نے ان کو پھسلایا وہ ذکر الٰہی بھلا بیٹھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلۡخَنَّاسِ الَّذِيۡ يُوَسۡوِسُ فِيۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ (الناس:۳۔۶)	خناس (شیطان) بنی آدم اور جنوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا پھرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

لَوۡلَا اَنَّ الشَّيۡطَانَ لَيُوۡحُوۡنَ عَلٰى قُلُوۡبِ اِبۡنِ اٰدَمَ نَظَرُوۡا اِلٰى مَلَكُوۡتِ السَّمَاءِ	اگر شیطان بنی آدم کے دلوں میں وسوسہ نہ ڈالتا تو وہ آسمانی ملکوت (ارواح و ملائک) کو دیکھ لیتے

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنَّ الشَّيۡطَانَ يَضَعُ خُرۡطُوۡمَهٗ عَلٰى قَلۡبِ اِبۡنِ اٰدَمَ فَاِنۡ ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا نَسِيَ اِلۡتَقَمَ قَلۡبَهٗ	شیطان بنی آدم کے دل پر تھوتھنی رکھ دیتا ہے پس اگر وہ ذکر الٰہی کرے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے اور جب وہ ذکر کرنا بھول جاتا ہے تو دل کو نگل لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا ہے کہ:

تم لوگ غائبانہ باتوں میں مت پڑو بیشک شیطان تمہارے خون کی رگوں میں چلتا ہے ہم نے عرض کیا یا رسول! کیا آپ پر بھی؟

قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعَانَنِيۡ عَلَيۡهِ فَاَسۡلَمَ فَلَا يَاۡمُرُنِيۡ اِلَّا بِخَيۡرٍ۔	فرمایا ہاں! میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے میری مدد کی اور وہ میرا تابعدار ہوا اب وہ مجھے صرف نیکی و بھلائی کا حکم دیتا ہے

شیطان کی حقیقت و ماہیت:

مفسرین شیطان کے معنی سے متعلق کہتے ہیں کہ:

كُلُّ مَنۡ كَانَ طَالِبًا لِشَرٍّ حَرِيۡصًا عَلَيۡهِ فَهُوَ شَيۡطَانٌ	جو بھی شر و برائی کا طالب و خواہشمند ہو وہ شیطان ہے

اور حدیث میں ہے کہ:

Marfat.com

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْجِنِ وَ الْاُنسِ	تم شیطان جنی اور انسی سے اللہ کی پناہ مانگو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتا ہے؟ فرمایا

نَعَمْ یَکُوْنُ مِنَ الْاُنسِ وَالْجِنّ وَالدَّوَابِّ وَالطَّیْرِ	ہاں شیطان انسانوں، جنوں، جانوروں اور پرندوں میں ہوتا ہے

شیطان الجن ابلیس اور اس کی اولاد و پیروکار ہیں۔

شیطان الانس: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّمَا ذَالِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَائَهُ (آل عمران:۱۷۵)	یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا دھمکاتا اور ہراساں کرتا ہے۔

یہاں شیطان سے مراد نعیم بن مراد اشجعی ہے۔

شیطان دواب: یعنی جانور جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق کہتے ہیں کہ ایک دن آپ ایک گھوڑے پر سوار ہوا تو وہ بھٹکنے لگا آپ اس سے اتر آئے اور فرمایا کہ میں ایک شیطان پر سوار ہوا تھا۔

شیطان طیر: یعنی پرندہ جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں مروی ہے کہ ایک دن آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک کبوتر کو پکڑنے کیلئے پیچھا کر رہا ہے تو فرمایا کہ شیطان شیطان کا پیچھا کر رہا ہے جیسا کہ تفسیر عمدہ میں (اسی طرح نقل ہوا) ہے۔

خواطر ماہیت اور اقسام

جان لے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں خواب غفلت سے ہوشیار و بیدار رکھے! کہ افعال کا مبداء خواطر (خیالات) ہوتے ہیں۔ خیالات سے پہلے رغبت پیدا ہوتی ہے اور رغبت نیت اور عزم کو تحریک دیتی ہے اور یہ اعضاء وجوارح کو متحرک کرتی ہے جب اعضاء وجوارح حرکت میں آتے ہیں تو لازماً فعل واقع و سرزد ہو جاتا ہے۔

خواطر کی چار اقسام

خواطر و خیالات کی چار اقسام ہیں۔

(۱) خاطر ربانی۔

(۲) خاطر ملکی۔

(۳) خاطر نفسانی۔

اور (۴) خاطر شیطانی۔

Marfat.com

(باقی کو چھوڑ کر) یہاں ان شاءاللہ ہم خاطر شیطانی بیان کرینگے۔

شیطان کی اقسام

جان لے کہ شیطان کی دو قسمیں ہیں۔

اول شیطان معنوی و باطنی۔

دوم شیطان حسی و صوری۔

شیطان حسی وصوری کی مزید دو قسمیں ہیں۔

ا۔شیطان جنی۔

۲۔شیطان انسی۔

ا۔شیطان جنی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ (انعام:۱۱۲)	شیطان جن وانس کو ہر نبی کا دشمن بنایا وہ ایک دوسرے کو سازش اور غرور کی باتیں سرگوشی کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرپاتے پس انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں جو وہ افترا بازی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء بازی کرنے والے اور باہم سازشی باتیں کرنے والے قرار دیا ہے۔

واردات شیطان جنی کا طریقہ

انسان میں شیطان معنوی ہے یہ اس طرح کہ جب کوئی شیطان جنی یا شیطان انسی کسی انسان کے دل میں کوئی امر القاء کرنا چاہتا ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ سے دور کرے تو وہ ایک خاص امر اس کے دل میں القاء کرتا ہے جو اس کے لئے خاص مسئلہ ہوتا ہے اس کے لئے پہلے وہ مختلف طریقوں کی جانب راستے کھولتا ہے جسے صرف شیطان جنی سوجھاتا ہے شیطان انسی نہیں سوجھ سکتا پھر وہ اس سے مشابہت وشبہہ استنباط کرتا ہے جب وہ گفتگو کرتا ہے تو ابلیس اسی سے گمراہی جان لیتا ہے۔

مختلف طریقے جو پہلے اس پر القاء کئے گئے تھے، شیطان جنی کا کام ہے جسے شیطانِ معنوی کہا جاتا ہے اگرچہ دوسرے شیطان جنی وشیطان انسی اس سے ناواقف کیوں نہ ہوں یا جسے یقین نہ سمجھتے ہوں۔ جب وہ پہلی بار اس قصد کا ارادہ کرتا ہے تو یہ دروازہ کھل جاتا ہے اور اسی پر خواہشات کے بندے چل پڑتے ہیں۔

Marfat.com

حب اہل بیت کے راستے گمراہی

شیطان پہلے پہلے بالکل صحیح اور درست بات القاء کرتا ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوتی پھر آدمی کی کم فہمی کی بنیاد پر اس میں مختلف شبہات اور التباسات سر اٹھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ وہ گمراہ ہو کر رہ جاتا ہے اور وہ اسے شیطان لعین کی طرف نسبت دیتا ہے حالانکہ اس معاملے میں شیطان اس کا شاگرد ہے کیونکہ شیطان اس سے گمراہی سیکھ رہا ہوتا ہے ان میں سے اکثر شیعہ فرقہ میں بالخصوص امامیہ فرقہ میں ظاہر ہوا ہے (وہ یوں کہ) سب سے پہلے شیطان جنی ان میں حبِ اہل بیت کے ذریعے داخل ہوتا ہے وہ انہیں دکھاتا ہے کہ یہ (حبِ اہل بیت) انمول قُربِ الٰہی ہے اگر وہ یہاں تک رہیں تو حقیقت امر میں یہ ہے بھی ایسا ہی۔ وہ اس پر نہیں بیٹھتا بلکہ وہ اسی محبت اہل بیت کی راہ میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ بعض بغضِ صحابہ کی طرف بڑھتے ہیں اس طرح وہ ان پر قائم نہیں رہتے اور یہ سوچتے ہیں کہ اہل بیت اس دنیوی مناصب کے زیادہ حقدار ہیں دوسرا گروہ سب صحابہ کا اضافہ کرتا ہے اور وہ رسول اللہ، جبریل اور اللہ تعالی پر جرح وقدح کا مرتکب ہوتا ہے یوں وہ ان کے مراتب اور خلافت میں تقدیم وتاخیر کو نظر انداز کرتے ہیں۔ اس کی اصل صحیح واقع ہوا ہے اور وہ ہے حبِ اہل بیت۔

عالم کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ

حضرت شیخ امام غزالی فرماتے ہیں کہ

شیطان کے فریبوں میں سے ایک خیر و بھلائی کے موقعوں میں شر کی پیش کش ہے عام لوگ خیر وشر میں تمیز کرنے سے چشم پوشی کرتے اور اغماض برتتے ہیں اس طرح اکثر بندے گمراہی کی ہلاکت میں پڑ جاتے ہیں۔ (وہ اس طرح کہ) اگر شیطان لوگوں کو کھل کر برائی کی طرف بلانے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ شر و برائی کو خیر و بھلائی کی صورت میں پیش کرتا ہے مثلاً عالم دین کو وعظ ونصیحت کی راہ سے کہتا ہے کہ لوگوں کی طرف کیوں دیکھتے ہو؟ یہ تو جہالت کے مردے اور غفلت کے مارے لوگ ہیں، بہت سی مخلوق پر تجھے شرف وفضیلت حاصل ہے تم بندگان خدا پر رحم وشفقت کیوں کرتے ہو کہ تم انہیں گناہوں سے بچاتے پھرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالی نے تم کو دیکھنے والے دل ،تیز وطرار زبان اور مقبول ودلکش لب ولہجے سے نوازا ہے تم اللہ کی ان نعمتوں کا کفران نعمت کیوں کرتے ہو؟ اس کے عذاب وسختی کا سامنا کیوں کرتے ہو؟ تم اشاعت علم کو کیوں چھوڑتے ہو؟ اور صراط مستقیم کی جانب لوگوں کو دعوت دینے سے کیوں کتراتے ہو؟'' وہ پہلے حیلے بہانوں کے ذریعے اسے لوگوں میں مصروف ومشغول رکھتا ہے پھر اسے دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنی گفتگو کو زیب وزینت دے کر مزین کرے تصنع وبناوٹ سے خوبصورت بنائے اور اچھائی وبھلائی کا اظہار وتشہیر کرے اور کہتا ہے کہ ''اگر تم ایسا نہ کرو گے تو لوگوں کے دلوں میں تمہارے کلام کی وقعت

Marfat.com

گر جائے گی اس طرح وہ حق کی جانب ہدایت نہیں پائینگے'' وہ ہمیشہ یہ بتا تا رہتا ہے اور اسی دوران کوشش کرتا ہے کہ وہ عالم ریا کاری میں ملوث ہو جائے۔ لوگوں میں مقبول بن جائے اسے مرتبہ و درجہ کی لذت سے آشنا کرتا ہے کثرت علم و نظر کی طرف متوجہ کرتا ہے لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اس طرح وہ نصیحت و خیر خواہی چھوڑ کر ہلاکت میں گر جاتا ہے۔ اگر چہ عالم دین سمجھتا ہے کہ اس کا عزم و ارادہ نیک و خیر ہے حالانکہ (اب) اس کی نیت جاہ و مرتبہ اور لوگوں میں مقبول عام ہونا بن چکا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی جگہ پر ہوتا ہے وہ انہی میں سے ہوتا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَيَّدَ هٰذَا الدِّيْنَ بِاَقْوَامٍ الْاَخْلَافِ وَ اِنَّ اللّٰهَ يُزِيْلُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ	اللہ تعالیٰ اس دین کو مخالف قوم سے مدد و تقویت دے گا اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسق و فاجر کے ہاتھوں زائل کرے گا۔

یہاں امام غزالی کا کلام ختم ہوتا ہے۔

شیطانی خیالات کی نشانیاں

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ فوائح الجمال میں اقسام خواطر سے متعلق فرماتے ہیں کہ خاطر شیطان وہ ہے جو آدمی کو گمراہی کی جانب دعوت دیتا ہے پس جب وہ کسی گناہ کی جانب بلاتا ہے اور کسی مجاہد کو جہاد سے روکتا ہے پہلے اس کے دل کو جہاد کے خیالات سے خالی کرتا ہے اور اسے کسی دوسرے گناہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔

کبھی خاطر شیطان عبادت کی اقسام میں ہوتا ہے، کبھی انواع خیرات میں اور کبھی حبِ کرامات میں۔ وہ ہمیشہ آدمی کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دیتا ہے جب وہ عبادت یا بھلائی کو ترک کر دیتا ہے تو شیطان اس کو خیر باد کہتا ہے پھر اس سے کوئی طمع نہیں رکھتا۔ شیطان اس کے خیالات میں نفس کا ہمنوا بن جاتا ہے۔ یعنی وسوسہ ڈالتا ہے، قسم قسم کے سوالات اٹھاتا ہے اور برائی کو نیکی و حسنہ کی شکل و صورت (میں دکھا) دیتا ہے۔

خاطر شیطان کئی طرح کے ہوتے ہیں جبکہ خاطر نفس صرف ایک قسم کا ہوتا ہے اور نفس بچے کی مانند ہوتا ہے دشمن شیطان اس کیلئے کسی چیز کا سوال کرتا ہے پس وہ اس کی کم سنی کی بناء پر اس کے بات کی تصدیق کرتا ہے شیطان مکر و فریب اور حیلے بہانوں میں بڑی رسائی رکھتا ہے وہ انسان کے پاس باب اخلاص کے سوا باقی تمام راستوں سے آتا ہے۔ پس میرے عزیز! اگر تم اخلاص میں ہو اور تم اپنے نفس کو مقام اخلاص میں پاتے ہو تو تم مخلص بن جاؤ۔ اگر تم اخلاص میں نہیں ہو گے تو شیطان تم پر داخل ہو گا۔ اس کی علامت اس کا خیال و فکر ہے جب وہ خیال ڈالتا ہے تو تم عجلت پسند بن جاتے ہو اور تمہارے دل میں کوئی راحت و سرور نہیں ہوتا (تم گویا محسوس کرو گے کہ) تم تاریکی اور ظلمات کی طرف بڑھ رہے ہو تمہارے مزاج میں ریا کاری آجائے گی اور تم غیر اللہ کی جانب

Marfat.com

طرف زیادہ التفات کرے گا اور تمہارے اعضاء اس کے نزول سے متحرک ہو جائیں گے۔

شیطان سے بچنے کا وظیفہ

شیخ (نجم الدین کبریٰ) قدس اللہ سرہ مزید فرماتے ہیں کہ شیطان غیر صافی آگ (دھواں والا کثیف) ہے جو ظلمات کفر سے ملی ہوتی ہے اس کی ہیئت خوفناک ہے وہ تیری قد و قامت کی شکل اختیار کرتا ہے گویا کہ وہ طویل سمندر ہے یا بھاگتا ہوا اژدھا ہے وہ تمہارے اندر داخل ہونا چاہتا ہے اگر تم اس سے دور ہونا اور نجات پانا چاہتے ہو تو تم اپنے دل میں یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس و دستگیر! میری دستگیری فرما! پڑھے تو وہ تم سے پھر جائے گا۔

شیطان اور تین قسم کے انسان

شیخ غزالی فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ محمد بن الواسع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس ابلیس آیا اور کہا کہ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں فرمایا مجھے تیرے نصیحت کی ضرورت نہیں لیکن بنی آدم کے بارے میں مجھے خبر دو ابلیس نے کہا کہ آدمی ہمارے ہاں تین قسم کے ہیں ان میں سے پہلی قسم ہم پر بہت ہی سخت ہیں جب ہم ان کے پاس جاتے ہیں اور انہیں فتنہ میں ڈالتے ہیں ہم اس سے مطمئن ہوتے ہیں لیکن وہ پھر استغفار اور توبہ و انابت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پس ہمارے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتے ہیں ہم پھر اس کی جانب لوٹتے ہیں پس وہ بھی پھر اسی طرح کرتا ہے ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے اور نہ ہی ہمیں اس سے اپنی حاجت حاصل ہوتی ہے۔ پس ہم اس سے متعلق تاریکی میں ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں وہ اس گیند کی مانند ہوتے ہیں جس سے بچے کھیلتے ہیں ہم بھی اس سے جس طرح ہم چاہیں کھیلتے ہیں اور تیسری قسم تمہاری مانند معصوم لوگ ہیں جن پر ہم کوئی قدرت نہیں رکھتے۔

شیطان کی مختلف صورتیں

اگر کہا جائے کہ شیطان کس طرح بعض لوگوں کے جسم مثالی اختیار کرتا ہے اور بعض کا نہیں کرتا؟ اور جب وہ کسی صورت میں دکھائی دے تو کیا یہ اس کی اصل صورت حقیقی صورت ہے یا کوئی مثالی صورت جس میں وہ متشکل ہوتا ہے؟ اگر وہ اپنی حقیقی صورت میں ہو تو وہ مختلف صورتوں میں کیونکر دکھائی دیتا ہے؟ اور بیک وقت دو یا زائد جگہوں پر؟ دو یا زائد صورتوں میں دکھائی دینا کیسا ہے؟ یہاں تک کہ اسے مختلف دو آدمیوں کی مختلف صورت میں دیکھتے ہیں؟

پس جان لے کہ شیطان اور فرشتوں کی دو صورتیں ہوتی ہیں

Marfat.com

(ا) صورت حقیقی ۔ یہ صورت انوار نبوت کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ پس رسول اللہؐ نے جبریل کو اس کی حقیقی صورت میں صرف دو بار دیکھا۔ اور آپ حضرت جبریل کو اکثر آدمی کی مثالی صورت میں دیکھتے تھے۔

ارباب قلوب میں سے اہل مکاشفہ کو اکثر شیطان کا کشف اس کی مثالی صورت میں ہوتا ہے۔ پس خواب میں شیطان اس کی مثالی صورت میں دکھائی دیتا ہے اسے آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے یہ اس کی حقیقی صورت (نہیں ہوتی بلکہ حقیقی صورت) کا قائم مقام ہوتا ہے جیسا کہ اکثر صالحین کو خواب میں کشف ہوتا ہے مکاشف یا اہل مکاشفہ اسے کہتے ہیں جو انتہائی بلند درجے پر فائز ہو اور اس کے حواس دنیوی معاملات میں مشغول ہونے کے باوجود اس کے مکاشفے میں کوئی خلل نہ آئے پس وہ بیداری میں وہ باتیں معلوم کر لیتا ہے جو دوسرے خواب میں دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق مروی ہے کہ ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ اسے وہ جگہ دکھادے جہاں آدمی کے قلب پر شیطان رہتا ہے پس اس نے خواب میں دیکھا کہ آدمی کا بلور صورت جسم ہے اس کے اندر کی ہر چیز باہر سے دکھائی دیتی ہے، اس کو دکھائی دیا کہ شیطان مینڈک کی صورت میں اس کے بائیں شانے پر مونڈے اور کان کے درمیاں بیٹھا ہوا ہے اس کی لمبی اور پتلی سونڈ ہے جس کو آدمی کے دل میں ڈال کر وہیں سے وسوسہ ڈال رہا ہے جب وہ ذکر الٰہی کرتا ہے تو ہٹ جاتا ہے۔

اسی طرح کبھی کبھی بیداری کی حالت میں بھی آنکھوں سے مشاہدہ ہو جاتی ہے جیسا کہ بعض مکاشفین نے شیطان کو کتے (کی شکل میں) کسی مردار پر بیٹھے دیکھا وہ لوگوں کو اس کی طرف بلاتا تھا۔ یہاں مردار دنیا کی مثالی صورت ہے یہ مشاہدہ صورت حقیقی کا قائم مقام ہے جو دیکھا گیا۔ یہاں امام غزالی کی بات ختم ہوتی ہے۔

شیطان کا مشاہدہ

شیخ (نجم الدین کبری) فوائح الجمال میں فرماتے ہیں مجھے غیبت حاصل ہوئی اور مجھے شیطان دکھائی دیا جسے میں نے پہچانا پھر میں نے اسے آزمانے کیلئے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے یا سچ؟ معاملے کو اس سے چھپایا۔ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور میرا نام برنان ہے۔ میں نے اسے کہا نہیں بلکہ تم عزازیل ہو تم کیا کرتے ہو؟ پس ہمارے درمیاں چند جملوں کا تبادلہ ہوا۔ من جملہ ان میں سے یہ کہ میں نے دیکھا کہ میرے کپڑے اس کے لباس سے ملے ہوئے ہیں۔ میں نے عاجز، متحیر اور مستجر کی شکل بنا کر کہا کہ تمہارے مس کرنے اور چھونے سے انسان کس کے ذریعے نجات پا سکتا ہے؟ جواب دیا وہ مجھ سے اس وقت تک نجات نہیں پا سکتا جب تک اس کا لباس میرے لباس سے جدا نہ ہو جائے یہ سن کر میں نے اپنا اور اس نے اپنا لباس کھینچا یہاں تک کہ وہ جدا جدا ہو گئے جدائیگی کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ننگا ہو گیا ہے اس کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں یہ واقعہ حضورؐ کے اس قول کی تفسیر کرتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے:

Marfat.com

اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنْ مَجْرِیَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرِیَ الدَّمِ اَلَا فَضَیِّقُوْا مَجَارِیْهِ بِالصَّوْمِ	شیطان بنی آدم کے خون کے شریانوں اور رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے خبردار! پس روزے کے ذریعے اس کو دوڑ لگانے سے روکو

یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے معنی میں ہے فرماتے ہیں:

اَلْاِیْمَانُ عُرْیَانٌ وَّلِبَاسُهُ التَّقْوٰی فَاِنَّ التَّقْوٰی حَافِظُ الْقُلُوْبِ عَنْ نَّزَعَاتِ الشَّیْطَانِ	ایمان ننگا ہوتا ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے کیونکہ تقویٰ شیطان کے فساد سے دلوں کو بچانے اور حفاظت کرنے والی ہے

اسے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عبید نے روایت کی ہے۔

قرب الٰہی کا حصول بذریعۂ شیطان

شیخ نجم الدین کبریٰ فرماتے ہیں جان لے کہ بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کو کبھی شیطان کے ذریعے قرب الٰہی میں پہنچاتا ہے وہ یوں کہ شیطان ان کے دلوں میں عبادت کی محبت لوگوں کو دکھانے اور ریاکاری کرنے کے خیال سے ڈالتا ہے جب وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے تاکہ لوگ اس کی جانب ملتفت ہوں یوں عبادت کی جانب اس کی رغبت بڑھ جاتی ہے پس وہ بحر عبادت و بندگی میں غرق رہتا ہے (تاکہ لوگ اس کو عابد و زاہد سمجھ لیں) پھر وہ اللہ کے سوا ہر چیز سے منہ موڑ لیتا ہے جسکی بدولت عبادات و اذکار کے علوم، اسرار اور انوار کی لذت سے لطف اندوز ہوتا ہے جن کی وجہ سے وہ لوگوں سے اعراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتا ہے (اور قرب الٰہی میں جا پہنچتا ہے)۔

عالم کو گمراہ کرنے کا ایک اور طریقہ

شیخ نجم الدین فرماتے ہیں کہ گمراہ کرنے میں شیطان کے عجیب و غریب لطائف ہیں وہ ہر ایک کو اس کی شان اور حالت کے تحت گمراہ کرتا ہے وہ یوں کہ جاہلوں کو جہالت کی بناء پر اور علماء و زہاد کو دوسرے طریقوں سے گمراہ کرتا ہے۔ عالم کو وہ یوں گمراہ کرتا ہے کہ جب عالم اپنے علم کے مطابق عمل کرنے (عالم باعمل بننے) کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ "کیا آپ نے تمام انواع علوم حاصل کر لیے ہیں کہ عمل کرنے میں لگ جائیں؟ پس حضورؐ کے اس قول پر عمل کرتے ہوئے عمل کرنا چھوڑ دو۔ جس میں فرماتے ہیں:

لَفَقِیْهُ الْوَّاحِدُ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ	ہزار عابدوں کے مقابلے میں شیطان پر ایک فقیہ زیادہ بھاری ہے

اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ کر سناتا ہے:

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٌ (طہ:۱۱۴)	جنہیں علم دیا گیا ان کے درجے زیادہ بلند ہیں

اورارشاد باری تعالیٰ۔

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (مجادلہ:۱۱)	اور کہہ دو کہ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما

ابھی بہت سے سال ہیں ابھی مزید پڑھواور آخری عمر میں خوب عمل کرو'' (اس طرح اسے عمل کی بجائے مزید حصول علم میں لگا دیتا ہے) یہاں تک کہ اچانک موت آجاتی ہےاور وہ عالم نقصان اٹھاتا ہے۔

شیخ نجم الدین کبریٰ کا اپنا تجربہ

پھر شیخ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ منقطع الی اللہ (اللہ کے لئے سب سے کٹ کر تنہائی میں بیٹھا ہوا) خلوت نشین تھا اور ذکر الٰہی کی محنت میں مگن تھا اتنے میں شیطان لعین آیا اور مجھے ذکر اور خلوت سے بھٹکانے کے لئے حیلے بہانے کرنے لگا اور کہا کہ:

''آپ ایک آثار رسولؐ کی پیروی کرنے والے عالم فاضل آدمی
ہیں اگر آپ ابھی مشائخ حفاظ حدیث سے آثار نبوی طلب کرنے
میں مشغول ہو جائیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اگر آپ
مجاہدہ وریاضت میں مگن رہیں گے تو مشائخ کبار سے استفادہ او
ران کے اسناد عالیہ کا حصول فوت ہو جائے گا''

یہ سن کر قریب تھا کہ میں وسوسے کی وجہ سے خلوت سے پھسل جاؤں اتنے میں ہاتف غیبی نے مجھے ندا دی کہ:

''جو شخص بلا واسطہ (براہ راست) رسول اللہ سے حدیث سن لیتا ہو
اس کے لئے کسی واسطہ یا ذریعہ سے حدیث کی سماعت حرام ہے''

اسی وقت مجھے شیخ محمد بن الحسین السلمی کا قول یاد آیا جسے انہوں نے آخری عمر میں کہا تھا کہ:

''میں اللہ سے اسناد عالیہ اور دنیوی فریبوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''

اس وقت میں نے جان لیا کہ یہ خیال شیطانی وسوسوں میں سے ایک ہے اور اسی وقت سیف الہمت (ہمت کی تلوار) ظاہر ہوئی جس پر سرے سے قبضے تک لا الہ الا اللہ لکھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے ان تمام خواطر شاغلہ (مشغول رکھنے والے خیالات) کو ذہن سے باہر نکال دیا۔ پس میں کسی دوسرے وسوسے کی طرف مشغول ہوا۔ شیطان نے کہا'' کیا ہی اچھا ہو کہ تم میرے حیلے اور وسوسوں کو جان لو اگر تم ان کو جمع کر کے ایک کتاب کی شکل دے

Marfat.com

دو جس کا نام "حیل المرید علی المرید" رکھو تو یہ تمہارے لئے دنیا اور عقبیٰ دونوں میں (نیکیوں اور ثواب کا)ذخیرہ ہوگا کیونکہ اس سے خالبین حق تمسک کریں گے اور وہ اس کی بدولت شیطان کے مکر وفریب سے نجات پائیں گے" یہ سن کر میں نے جمع کرنے کا ارادہ کرلیا اسی وقت میں نے دل میں کہا کہ اس کام کو صرف شیخ کی اجازت سے کرنا چاہیے میں نے (وہیں بیٹھے بیٹھے) شیخ (عمار یاسر بدلیسی) صاحب سے غیبت میں مشورہ کیا میں نے درست رابطہ کے ذریعے شیخ سے سنا (انہوں نے کہا) کہ:

> "اللہ تجھے اس خیال سے اپنی حفظ وامان میں رکھے یہ شیطانی خیال ہے وہ چاہتا ہے کہ تمہارا وقت ذکر، انس ومحبت اور حضور قلبی سب کچھ برباد ہو جائے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ شیطان اس کے ذریعے خود کو گالی دیتا اور تم کو اس سے دور کرتا ہے؟ اس کا مقصد تم کو ذکر الٰہی سے ہٹا کر کسی اور کام میں مشغول کرنا ہے"

یہ سن کر میں متنبہ ہوا اور لکھنے سے باز آیا۔

جب تمہارے دل میں اس قسم کے خیالات آجائیں تو تم بھی اپنے پیر ومرشد سے مشورہ کرو اگر وہ کہے کہ یہ خیال حق ہے تو جان لے کہ تمہیں ذوق وشوق ملنے تک ایسا ہی ہے جب تم ذوق وشوق تک پہنچ جاؤ تو تم اسے صحیح و درست خیال سمجھ لو اس کے اور دوسرے خیالات کے درمیاں تمیز کیا کرو جس طرح میٹھے اور کڑوے میں تمیز کرتے ہو اسی طرح میٹھے والوں اور کڑوے والوں میں فرق کریں یہ اس وقت ممکن ہے جب ذوق سلیم موجود ہو اگر ذوق سلیم ہی نہ ہو تو پھر میٹھا کڑوا اور کڑوا میٹھا بن جاتا ہے۔ جس طرح مریض کے لئے آب زلال تلخ ہوتا ہے بالکل اسی طرح یہ معاملہ شروع سے آخر تک ہوتا ہے اس کی ابتدا بیماری اور انتہا صحتمندی ہوتی ہے۔ دل شروع میں بیمار ہوتا ہے جب حکیم حاذق (ماہر۔ زیرک) پیر ومرشد اس کا علاج کرتا ہے تو وہ ٹھیک ہو کر صحتمند ہو جاتا ہے شروع میں عبادت کی حلاوت اسے تلخ اور کڑوا لگتی ہے اور گناہ کی تلخی اسے شیرین اور مزیدار۔ جب دل ٹھیک اور تندرست ہو جاتا ہے تو عبادت سے اسے حلاوت وشیرینی کا ذائقہ ملتا ہے اور گناہ سے تلخی وترشی کا۔

بندگان خاص اور عبادت کی تکلیف

اگر تم کہو کہ کیا اللہ کے خاص بندوں سے تکلیفِ عبادت اٹھ جاتی ہے؟ نہیں اور ہاں۔ یہ اس معنی کی بناء پر کہ تکلیف کلفت کے مادے سے مشتق ہے پس اللہ کے خاص بندے بلا کسی مشقت وکلفت کے اللہ کی عبادت کرتے ہیں بلکہ وہ اس سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات وسرگوشی ہے (جس میں لذت ہی لذت اور شیرینی ہی شیرینی ہے)۔

Marfat.com

جب عبادت گزار شیطان سے موافق اور رحمٰن کا مخالف ہوتا ہے اسے مناجات سے کوئی لذت نہیں ملتی بلکہ یہ اس کے لئے سخت مشقت اور تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ مخالف سے مناجات وسرگوشی آدمی کے جسم وجان کے لئے سخت اور شاق گزرتی ہے لیکن جب آدمی رحمان (اللہ تعالیٰ) کا موافق اور شیطان کا مخالف بن جاتا ہے تو نماز و عبادات اس کے حق میں محبوب سے مناجات وسرگوشی بن جاتی ہے چنانچہ حضرت حضرمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ:

> ''لوگ کہتے ہیں کہ میں میٹھا وشیریں ہوں میں کہتا ہوں کہ اللہ کے بندوں سے تکلیف اٹھ گئی ہے میں کیوں کر میٹھا اور شریں ہوں میں کائنات میں اللہ کے سوا کسی کے وجود کو نہیں جانتا؟ اور میں کیسے کہوں کہ لوگوں سے تکلیف اٹھ جاتی ہے حالانکہ میرا ایک وظیفہ بچپن سے ہے جو بچپن سے اس وقت تک فوت نہیں ہوا لیکن عمر بھر بھی میں کہتا ہوں کہ اللہ کے خاص بندوں پر عبادت میں کوئی کلفت و مشقت نہیں ہے''

شیطان کی مزید نشانیاں

صاحب فتوحات مکیہ (محی الدین ابن عربی) فرماتے ہیں۔

''جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک علامت ونشانی مقرر کی ہے جس کے ذریعے تم اپنے خیالات اور ان کے مراتب کو جان سکتے ہو اور خواطر شیطان کو پہچان سکتے ہو اگر یہ خیالات عبادت کے دوران آئیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ کسی اک معاملے پر ٹھہرے نہیں رہتا بلکہ ایک کے بعد دیگر خیال آتا اور بدلتا رہتا ہے پس وہ (شیطان) حریص ہے اسے آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے اور شعلہ جلد زوال ہونے والا اور بجھنے والا ہوتا ہے ابلیس کی اصل یہ ہے کہ وہ کسی ایک حالت یا اصل ہئیت پر باقی نہیں رہتا یہ اس کے اصل وخاصیت کی بناء پر ہوتا ہے لیکن آدمی کسی ایک معاملے پر (دیر تک) ثابت قدم رہتا ہے کیونکہ اس کی اصل مٹی ہے اس کی خاصیت میں ٹھنڈک اور تری موجود ہے اس لئے وہ اپنے مشاغل میں ثابت قدم رہتا ہے چنانچہ خواطر نفسانی کو جب تک ملائکہ یا شیطان نہیں ہٹاتا، اپنے شغل میں ثابت ومصروف رہتا ہے وہ خواہ کام کرے یا کام ترک کرے۔ وہ حرام کردہ ہے پھر اس کے ساتھ خواہ کام کرے یا ترک کرے، کراہت مل جاتی ہے۔ پس پہلے پہلے عام لوگوں کے حق میں عبادت تلخ اور کڑوی ہوتی ہے۔ پھر اہل اللہ میں سے متوسط لوگوں کے حق میں وہ مندوب ونا پسند ہے پس وہ مکر واستدراج سے کام لیتا ہے ہر گروہ جو مکر وفریب سے کام لیتا ہے، وہ اس پر غالب ہے کیونکہ وہ مکر واستدراج کے مواقع کو

Marfat.com

جاننے والا ہے اور وہ عام لوگوں کے پاس واجبات کے ساتھ آتا ہے ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی عبادت والے حکمی فعل کی خبر دیتا ہے وہ نفس امر میں ایک عہد و پیمان ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھتے ہیں۔ جب وہ اس کی توثیق کرتا ہے اور فعل کی جانب ملنے کا ارادہ کرتا ہے اس وقت اس کے لئے کوئی دوسری عبادت ہوتی ہے اس وقت عارف کو دوسری عبادت کے مقابلے میں پہلی عبادت کو ترک کر دینا شرعاً افضل دکھائی دیتا ہے چنانچہ وہ دوسری طاعت و عبادت بجالانا شروع کر دیتا ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے جس طرح اس نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ سے کیا گیا وعدہ پکا کرنے اور توثیق ہونے کے بعد توڑ دیا تھا اور عارف اس سے بے خبر ہوتا ہے اگر وہ جان لے کہ پہلی تلخی و ترشی شیطان کی وجہ سے ہے تو وہ یہ بھی جان لے گا کہ کس طرح اسے رد کرے یا قبول کرے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔ مروی ہے کہ:

> ایک دن ابلیس حضرت عیسیٰ کے پاس ایک بوڑھے انسان کی شکل اور ظاہری احساس میں آیا کیونکہ شیطان کو انبیائے کرام کی باطن میں کوئی راستہ یا رسائی نہیں ہوتی۔ پس انبیائے کرام کے خواطر کلی طور پر یا ربانی ہوتے ہیں یا ملکی یا نفسانی ان کے دلوں میں شیطان کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ وہ (کمال) شریعت والے ہیں اس لئے ان کے باطنوں کو محفوظ و مامون بنا دیا گیا ہے شیطان نے حضرت عیسی علیہ السلام سے کہا کہ اے عیسیٰ! پڑھئے لا الہ الا اللہ !اور امید رکھی کہ اس معاملے میں اس کے حکم کی تعمیل واطاعت ہوگی۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں اسے پڑھتا رہتا ہوں لیکن تمہارے کہنے پر نہیں (یہ جواب پاکر) ابلیس اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔

اسی طرح ایک بار ابلیس اہل کتاب کے ایک منافق کے پاس آیا اور کہا کہ:

> ”تمہیں علم ہے کہ تمہارے نبی نے فلاں شخص کو بشارت دی ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ ایسا ویسا آدمی ہے اس کے پاس نبوت جمع ہوگئی ہے تم جا کر اس کو کہو کہ آپ اللہ کے رسول کے کہنے کے مطابق رسول اللہ (اللہ کا رسول) ہیں نہ کہ اس کے کہنے کے مطابق“۔

ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے پس منافق اس وقت کہتا ہے کہ:

Marfat.com

''بیشک آپ اللہ کے نبی ہیں' اس کے ساتھ شیطان کے اقرار
کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی تکذیب کرتا ہے''۔

ہم میں کون ہے جو علم اور ایمان میں فرق کو جانتا ہو؟ کیونکہ سعادت ایمان میں ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو!

اہل کتاب سے متعلق چاہتا ہے کہ وہ اپنے پیغمبر کے حکم اٰمنوا ایمان لاؤ کے تحت ایمان لائے یعنی لا الہ الا اللہ پڑھے یہ محمد رسول اللہ کی پیروی کرتے ہوئے پڑھے نہ کہ اپنے علم کے مطابق اور نہ اپنے سابق پیغمبر پر ایمان کے تحت۔

میں نے تمہیں شیطانی مداخلتوں اور داخل ہونے کے راستوں سے متعلق (ذرا تفصیل) سے بیان کیا ہے ان شاء اللہ! تم اس سے بچ کر رہو گے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہیں اس کی نشانیاں عطا فرمائے جس کی بدولت تم اس سے بچ کر رہو (آمین) اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی نشانی عطا فرمائی ہے وہ ہے میزان شریعت اور فرق وتمیز کرنے کی صلاحیت۔ جس کے ذریعے تم فرائض، سنن، مباحات اور مکروہات میں تمیز کرتے ہو۔ ان کے بارے میں اپنی کتاب قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نص وصریح بیان کیا ہے جب کسی مباح وجائز سے متعلق تمہارے دل میں کوئی خیال ووسوسہ پیدا ہو جائے تو جان لو کہ بے شک وہ شبہ تمہارے نفس کی کارستانی ہے پس حرام اور مکروہات سے متعلق شیطانی خیالات کے متعلق چاہیے کہ عمل کرنا ہو یا ترک کرنا۔ اس سے بچنا چاہیے۔ اور مباح کے بارے میں تمہارا اختیار ہے اگر تمہارا نفس اسی کی طلب میں روح پر غالب ہے تو مباح سے اجتناب واجب ہے۔

اور مندوب ومباح کے سوا معاملہ ہے جب تم کسی مباح پر عمل پیرا اور متصرف ہو جاؤ تو اس میں تصرف کھل کر ہو کیونکہ یہ شارع کی طرف سے مباح ہے اور شارع نے اسے تمہارے لئے مباح قرار دیا ہے۔ لہذا مباح میں جتنا تم تصرف وعمل کرو اتنا ہی تم ماجور ہو جاؤ گے۔ یہ مباح ہونے کی بناء پر نہیں بلکہ یہ مباح پر اس ایمان کی بناء پر ہے کہ شارع نے اللہ تعالیٰ سے اسے مباح کروایا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ کے وصال کے بعد حکم تبدیل نہیں ہوتا پس مباح مباح ہے یہ کبھی واجب نہیں ہوتا نہ ہی یہ حرام ہو جاتا ہے۔

اگر کسی فرض کے بارے میں تمہارے ذہن میں کوئی خیال یا شک پیدا ہو جائے تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ یہ بے شک کسی فرشتے کی جانب سے ہے اگر کسی مندوب سے متعلق کوئی خیال آجائے پہلے خیال کی طرف دھیان دیں کیونکہ یہ نفس کی جانب سے ہے اور اس پر ثابت قدم اور عمل پیرا ہو جاؤ۔

Marfat.com

اگر کسی ایک مندوب کو دوسری کے لئے ترک کرنے کا خیال پیدا ہو جائے جو اس سے اعلیٰ ہو تو یہ شیطانی خیال ہے پس پہلے کو ترک نہ کرنا چاہیے بلکہ اس پر عمل پیرا رہنا چاہیے دوسرے کو یاد رکھنا چاہیے لیکن عملدرآمد اول پر کرنا چاہیے۔ جب پہلے پر عمل مکمل ہو گیا تب دوسرے پر عملدرآمد شروع کرے اسے بھی ضرور مکمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ شیطان اس طرح واپس اس کام یا بات پر پھر جاتا ہے جس کے بارے میں اتفاق نہیں ہوتا (یا مکمل نہیں ہو پاتا بلکہ اختلاف وناقص ہوتا ہے)۔

اس طریقے سے تم نے تمہارے نفس میں موجود شیطانی امراض کو دیکھ لیا اور میری عمر کی قسم! شیطان تم سے مشکل و پیچیدہ راستے کے مقام پر تم سے ملے گا مگر یہ کہ وہ تمہیں کسی اور راستے پر چلائے گا جب تم اس پر عمل کرو گے تو ان باتوں کو بھی یاد رکھو جس سے میں نے تمہیں منع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو:

یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَ هُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ (مومنون:٦١)	نیکی و بھلائی میں کوشش کرتے ہیں اور اس میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین　والسلام علی من اتبع الهدی

☆☆☆

Marfat.com

حفظان صحت

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ حفظان صحت اور اس کے نسخے	185
2	حفظان صحت میں معدے کی اہمیت	185
3	حفظان صحت میں عادت کی اہمیت	185
4	حفظان صحت اور ثقیل وزود ہضم غذائیں	185
5	حفظان صحت اور والدین ودائی کی عادات	186
6	حفظان صحت اور انسانی تجربات	187
7	حفظان صحت اور میوہ جات	188
8	حفظان صحت اور مقدار غذا	188
9	حفظان صحت اور حمام کا استعمال وخواب	188
10	حفظان صحت اور گرم وسرد غذائیں	189
11	حفظان صحت اور پرہیز	189
12	حفظان صحت اور مشروبات کا استعمال	189
13	حفظان صحت اور حرکت وسکون	190

Marfat.com

رسالہ دربارۂ حفظان صحت

یہ انسانی صحت کے بارے میں ایک مختصر سا رسالہ ہے۔شاہ ہمدان نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا تاہم مشمولات کی بناء پر مختلف لوگوں نے اس کا نام رسالہ درطب، معدہ نامہ اور حفظانِ صحت رکھ دیا ہے۔اس میں لوگوں کی عادات واطوار، ماکولات ومشروبات کا انسانی صحت وصفائی سے تعلق پر بحث ہے گو یہ بہت مختصر ہے لیکن اپنے موضوع پر بہترین اور کارآمد رسالہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر آج بھی بکثرت بیماریوں اور صحت کے منافی باتوں سے بچا جا سکتا ہے رسالے کی زبان سادہ ہے اس میں مشکل اور مسجع ومقفی الفاظ وتراکیب کا استعمال بالکل نہیں ہوا ہے اس میں کوئی شعر نہیں آیا ہے جبکہ آیات واحادیث بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

ا۔ نسخہ برات لائبریری چیلو یہ ہمارے اپنے پاس محفوظ ہے یہ ایک مکمل اور خوبصورت نسخہ ہے یہ ایک مجموعے کا تیسرا رسالہ ہے اور مکمل ہے اس میں سات صفحات اور ہر صفحے پر تیرہ سطریں ہیں۔

۲۔ برٹش میوزیم لندن

یہ رسالہ ابھی تک شائع نہیں ہوا اسے کتابی صورت میں پہلی بار اشاعت کی سعادت ہمیں مل رہی ہے فللہ الحمد۔

☆☆☆

Marfat.com

رسالہ دربارۂ حفظان صحت

بِسْمِ اللّٰہِ تَیَمُّنًا بِذِکْرِہٖ

صحت میں معدے کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

اَلْمِعْدَۃُ بَیْتُ کُلِّ دَاءٍ وَالْحِمْیَۃُ رَأسُ کُلِّ دَوَاءٍ	معدہ تمام بیماریوں کا مسکن اور پرہیز کی تمام دواؤں کی اصل ہے

قول رسول کے مطابق معدہ تمام بیماریوں کا مسکن اس لئے ہے کہ کیونکہ وہاں ہر قسم کے کھانے اور ہر طرح کی مشروبات جمع ہوتے رہتے ہیں جن کی طبیعی وفطری خاصیتیں الگ الگ اور کوائف وتاثیر جدا جدا ہوتی ہیں ان مختلف اور متضاد چیزوں کو ہضم کرنا اس کے لئے مشکل اور دشوار ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگوں کا معدہ خراب اور علیل ہوتا ہے البتہ ایسا شخص جسے کم از کم کھانا کھانے کو ملتا ہو وہ کھائے ہوئے خوراک کو اچھی طرح ہضم کر لیتا ہے اس کا ہاضمہ اچھا ہوتا ہے اس کے معدے کو ہر چیز ہضم کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اس کے لئے کوئی چیز ہضم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

حفظان صحت میں عادت کی اہمیت

حکماء تمام اعضاء کے علاج اور معالجہ کے سلسلے میں انسان کی عادت کو مقدم رکھتے (ترجیح دیتے) ہیں تندرستی کی حالت میں اگر کوئی عضو کسی چیز کو ہضم نہ کر سکے بیماری کی حالت میں وہ ہضم نہیں کر سکتا اس لئے بیماری کی علاج کے دوران اس چیز سے پرہیز کرنا ضروری ہو جاتا ہے عادت کو اتنی اہمیت اور مقام حاصل ہے کہ اگر زہر کھانے کی کسی کو عادت پڑ جائے تو اس کے بدن میں زہر تریاق بن جاتا ہے اور کئی مختلف امراض زہر کھانے سے درست ہو جاتے ہیں اور جنہیں زہر کے سوا کوئی اور دوا درست نہیں کر سکتے۔

ثقیل اور زود ہضم غذائیں

جان لے کہ جو غذا جتنی ثقیل وغلیظ ہو اس کا جوہر اتنا ہی زیادہ کثیف ہوتا ہے ایسی غذا کھانے والے کی عمر لمبی ہوتی ہے اور اسے بیماریاں کم لگتی ہیں کیونکہ تغیرات اضداد کے قبول سے آثار اضداد بعید تر ہوتا ہے۔

Marfat.com

اگر چہ ہلکی پھلکی غذائیں اور مشروبات زود ہضم ہوتی ہیں لیکن وہ معدے کو کمزور کر دیتی ہیں مثلاً بچوں کے ساتھ کشتی لڑنا۔ بچوں کے ساتھ کشتی لڑتے ہوئے خوب کشتی بازی کی جاتی ہے لیکن ایسی کشتی کی کسی پہلوان کے ساتھ کشتی لڑنے کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی اسی طرح سخت کمان کھینچنے میں نرمی و کاہلی دکھانے سے آدمی ست و کاہل بن جاتا ہے۔

اگر چہ اچھی اور عمدہ غذا اچھی ہے لیکن وہ جلد متغیر اور ہضم ہوتی ہے اور معمولی سبب پر بیمار پڑ جاتا ہے دیہاتی، صحرانشین، ترک، کرد، عرب بدو اور چرواہوں کی عمر لمبی ہوتی ہے اور اکثر تندرست رہتے ہیں شربت پینے والے اور لطیف غذا کھانے والے قسم قسم کی بیماریوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور وہ اس کھلی غلطی سے آگاہ و واقف نہیں ہوتے حالانکہ یہ کتابوں میں لکھی ہوئی ہے کہ "لطیف چیزیں دوسروں کی بنسبت جلد متاثر ہوتی ہیں اور کثیف وثقیل چیزیں دوسروں کے مقابلے میں تاخیر سے متاثر ہوتی ہیں" اسی مسئلے کو دلیل بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ کثیف اشیاء دیر ہضم اور بدہضم ہوتی ہیں جو آدمی کو بیمار کرنے میں معاون بنتی ہیں۔ حالانکہ یہ مسئلہ غیر عادی چیزوں میں ہوتا ہے اور جب عادت ہو جائے تو یہ اچھی طرح ہضم ہو جاتی ہیں اور جو جلدی اور اچھی طرح ہضم ہو جائے وہ صحت و تندرستی کے لئے مفید ہوتی ہیں کثیف ہونے کی بناء پر جو دیر ہضم، تاخیر سے متغیر اور آہستہ تحلیل ہو وہ انشاء اللہ عمر میں درازی کا موجب بن جائے گا

والدین اور دائی کی عادات

جان لے کہ جو غذا مستحکم اور ٹھوس ہو وہ بہتر غذا ہوتی ہے البتہ عادت نہ ہونے کی بناء پر ایسی غذا کھانے سے بدہضمی ہو سکتی ہے اور نقصان بھی پہنچ سکتا ہے لیکن جب عادت ہو جاتی ہے تو یہ اچھی طرح ہضم ہو جاتی ہے اور مفید ہوتی ہے اس میں ماں باپ کی عادت کو بھی دخل ہے کیونکہ روح اور جسم کے لئے نقصان دہ باتیں ماں باپ سے موروثی طور پر منتقل ہوتی ہیں اسی طرح دائی کی عادت بھی اثر انداز ہوتی ہے اور عادت کی بڑی تاثیر ہوتی ہے مثلاً جو کوئی مشقت نہیں کرتا اس کی تھوڑی اور معمولی بھاگ دوڑ اور حرکت سے غذائی مواد تحلیل ہو جاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ بیمار پڑ جائے اسی طرح جو سخت محنت کا عادی ہو جب وہ حرکت و مشقت اور ریاضت کو ترک کرے تو وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے جس کسی کو غذا کم ملتی ہو جب اسے زیادہ خوراک کھلائی جائے جیسا کہ اطباء کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اسے حفظان صحت کے اصولوں کی رعایت کرنی چاہیے ورنہ قسم قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جائے گا جس کے علاج سے طبیب حضرات عاجز آسکتے ہیں اگر کوئی ایسے مریض کی عادت کو پیش نظر رکھ کر علاج کرے تو اسے جلد صحت حاصل ہو جائے گی وہ طبیب حیران رہ جائے گا اور جان لے گا کہ بیمار پڑنے اور پھر صحت یاب ہونے کے کیا کیا اسباب تھے؟

Marfat.com

حفظانِ صحت اور انسانی تجربات

اے عزیز! جان لے کہ علم طب اور تمام علاج کی بنیاد تجربے پر ہے پس حفظانِ صحت میں ان تجربات کا تتبع کرنا باقی تمام استدلال کے مقابلے میں آسان، قابل اعتماد اور بہتر ہے پس جب ہم عام لوگوں کے احوال کو دیکھتے ہیں اور ریاضت و مشقت کرنے والوں یعنی اپنی عادت کے مطابق اپنے نفس پر تھوڑی بہت ریاضت و مشقت کا بوجھ ڈالتے ہیں، کو پاتے ہیں بہت سے لوگ حقیقت مسئلہ کی خبر نہیں رکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ بھوکا اور پیاسا رہنا ریاضت ہے یہ باطل گمان ہے حقیقت میں ریاضت عادت کا نام ہے پس بھوک، پیاس اور ذکر کی کسی کو عادت ہے ایسا شخص مرتاض (ریاضت کرنے والا) ہے جب جان لیا کہ اکثر مرتاض لوگ تندرست رہتے ہیں ہم جان لیتے ہیں کہ ریاضت حافظ صحت ہے اور سب سے اچھی غذا بیماروں کی غذا ہے اور اکثر بیماروں کی غذائیں ٹھوس اور قوت بخش ہوتی ہیں کشتی لڑنے والے اور زور آزمائی کرنے والے اس معاملے کو اچھی طرح سمجھتے اور جانتے ہیں۔

البتہ مرتاض لوگوں کے معمولات میں جب کوئی غیر معمولی سختی یا افراط واقع ہو جاتا ہے تو وہ بیمار ہو جاتے اور خطرے میں گھر جاتے ہیں کیونکہ غیر معمولی سختی یا ورزش ان کی عادت سے باہر ہوتی ہے۔ایسے لوگوں کی خوراک اور غذا میٹھے بھنے چاول (زردہ)، بھنے ہوئے چاول (پلاؤ) بریانی، موٹا گوشت، چربی، روٹی، نیم پختہ کباب، کوئلوں پر پکی روٹی، دہی اور گھی ہیں یہ لوگ شربت کم پیتے ہیں کیونکہ شیرینی میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور یہ اکثر لوگوں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے شیرینی سے حفظان صحت ممکن نہیں ہے البتہ جب کئی سال تک ان کی عادت ڈالے، بار بار کی بیماری برداشت کرے اور پھر صحت یاب ہو کر ان کا عادی بن جائے تب یہ بھی حفظ صحت کا موجب بن جاتی ہیں۔

زور آزمائی کرنے اور کشتی لڑنے والوں کے سوا باقی عام لوگوں کی غذا نان جویں، کبھی گندم کی روٹی اور کبھی کسی اور آٹے کی روٹی، لسی، گھی، چاول کا سوپ (کھیر)، چھوٹا گوشت، سرکہ، وغیرہ ہونا چاہیے لسی اور گھی تمام صحتمندوں کے لئے موزون و موافق ہوتا ہے جو لوگ کتابوں کا مطالعہ کر کے لسی، گھی، سرکہ اور کھٹی چیزوں سے منع کرتے ہیں ایسے لوگ کبھی صحتمند نہیں رہیں گے اور کسی بھی پرہیز سے وہ تندرست نہیں ہونگے۔

اوپر جن غذاؤں کو ہم نے گن گن کر لکھا ہے یہ اکثر لوگوں کو معلوم ہیں اور انہیں کھانے کا تجربہ بھی ہے۔ یہ سب ٹھوس اور غلیظ غذائیں ہیں ان تجربات اور ان کی پیروی کے تحت کوئی کہے کہ ٹھوس غذا کا حفظان صحت میں اثر ہوتا ہے یہ بالکل صحیح بات ہے ان مقدمات کے تجربے اور سمجھنے سے پہلے ایسی بات بڑی تعجب خیز ہے۔

Marfat.com

حفظان صحت اور میوہ جات

میوہ خور کم تندرست رہتے ہیں جن مقامات پر بکثرت میوے ہوتے ہیں وہاں بیماریاں بہت زیادہ ہوتی ہیں البتہ اگر کوئی کسی ایک یا دو میوؤں کی عادت ڈال دے اور بر سبیل عادت و ریاضت کھائے تو ممکن ہے کہ وہ حفظ صحت کا موجب بن جائے مثلاً انگور، خربوزہ اور انار، جو بعض ممالک میں سارا سال دستیاب ہوتے ہیں بالخصوص خربوزہ میں بہت زیادہ منافع اور پسندیدہ خاصیتیں ہوتی ہیں۔

بہت سے میوے سال بھر محفوظ نہیں رہ سکتے ان کی عادت نہیں ڈالی جا سکتی۔ ایسے میوے بیماریوں کے علاج کے لئے موزون ہوتے ہیں لیکن حفظ صحت کے لئے غیر موزون ہیں۔ خشک میوے سال بھر محفوظ رکھ سکتے ہیں ان کی عادت ڈالنے میں کوئی نقصان نہیں ہے لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ میوہ خور اور شیرینی و مٹھائی خور کم صحت مند رہتے ہیں۔

اصل صحیح غذا روٹی، آٹے کا سوپ (بھلے) اور چاول ہے لیکن چاول خور کی صحت جو خور اور گندم خور (جو اور گندم سے بنی غذائیں کھانے والے) کی صحت سے کمزور ہوتی ہے۔

بعض دواؤں کی عادت ڈالنا حفظان صحت کے لئے جائز سمجھتے ہیں مثلاً بلادر (بطور دوا استعمال ہونے والی ایک جڑی بوٹی) اور زرنیخ (ہڑتال) وغیرہ۔ البتہ ایک ہی دوائی پر اکتفاء کرنا چاہیے اور وہ بھی ورزش اور ریاضت کے طور پر ہو۔

حفظان صحت اور کھانے کی مقدار

جب بھی کھانا کھائے چاہیے کہ تھوڑی اشتہاء کی موجودگی میں کھانا کھانا بند کرے اور آیہ

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا	کھاؤ، پیو اور فضول خرچ مت کرو

اسی معنی پر شاہد ہے اپنے اختیار سے بلا کسی افراط کے کم کھانا کھانے والے ہمیشہ صحتمند رہتے ہیں۔

حفظان صحت اور حمام وخواب

حمام (سوئمنگ پول) حفظان صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ اسی طرح دن کے وقت سونا بھی بہت نقصان دہ ہے اور رات کے وقت بھی زیادہ سونا مضر صحت ہے خواب اور بیداری کو عادت اور ریاضت کے مطابق رکھنے کی ضرورت ہے مجامعت بھی بالاتفاق صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

Marfat.com

حفظان صحت اور گرم و سرد کھانے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ موسم سرما میں گرم گرم کھانا اور موسم گرما میں ٹھنڈا ٹھنڈا کھانا کھانا بالفعل بہتر ہے لیکن حق بات یہ ہے کہ کھانا ہمیشہ ٹھنڈا کر کے کھانا سود مند ہوتا ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ انواع واقسام کے کھانے جمع کرنے سے طبیعت خوش ہوتی ہے یہ بات صحیح ہے لیکن یہ جو کہتے ہیں اس میں ایک نقصان ہے وہ یہ کہ

مُضِرُّهٗ حُلْوٌ كَمَامُضِرٌّوَ مَعَهٗ مِلْحٌ	اس میں مضر چیز مٹھاس ہے جیسے گنا مع نمک

اور نمک جلد ہضم کرتا ہے وہی انواع واقسام کے کھانوں کو جلد تحلیل کر دیتا ہے جو نقصان دہ ہے۔

حفظان صحت اور پرہیز

کہتے ہیں کہ صحت مندی کے دوران پرہیز کرنا بیماری کی حالت میں پرہیز کرنے کی مانند ہے یعنی یہ ایک عادت ہے اور بیماری کی حالت میں چند عادتوں کو ترک کرنا پڑتا ہے تب آدمی اپنی اصل صحتمندی کی حالت میں پہنچ جاتا ہے بیماری میں جو پرہیز کی جاتی ہے اس کی صحتمندی کی حالت میں بھی پابندی کرنی چاہیے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ:

''صفروی غذائیں سرد اور مرطوب ہوتی ہیں اور وہ ہر مزاج کے لئے
متضاد غذا تجویز وتعین کرتے ہیں''

جب تم نے جان لیا کہ صحیح عادت حفظان صحت کے لئے لازم ہے اب ان مہملات کی جانب توجہ نہیں دینی چاہیے یہ مسئلہ حفظان صحت میں بیماریوں کے دفع کرنے میں موزون اور مناسب ہے کیونکہ گرم ممالک کے لوگ بکثرت گرم مزاج ہوتے ہیں اور ہندوستانیوں کے کھانوں میں گرم ادویات (جڑی بوٹیاں اور گرم مصالحہ جات) زیادہ ہوتے ہیں اور وہ اسی سے حفظان صحت کا اہتمام کرتے ہیں اور دوسرے گرم ممالک میں کھجور پابندی سے استعمال کرتے ہیں وغیرہ۔ یہ خود مشہور بات ہے کہ ترکستان، کوہستان اور سرد ملکوں کے لوگ اکثر لسی، دہی اور گھی وغیرہ بکثرت استعمال کرتے ہیں اور وہ انہی سے اپنی صحت مندی کا اہتمام کرتے ہیں۔

حفظان صحت اور مشروبات

مشروب ایسے ہوں کہ پانی پیاس کے وقت پیا جائے بلاضرورت نہ پیے اگر لوگوں کے لئے آزمودہ پانی دستیاب ہو (یعنی ایسا پانی جسے عام لوگ استعمال کرتے اور مفید پاتے ہوں) تو اس کا استعمال بہتر ہے اسی طرح جس پانی کے استعمال کی عادت ہو وہ بہتر ہوتا ہے اسی طرح عادت کے ذریعے قوت بخش میوہ جات پابندی سے

Marfat.com

استعمال کر سکتے ہیں خشک ممالک کے پھلوں سے پرہیز کرنا چاہئے

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِھٰذَا	اے اللہ! ہمیں ان پر عمل کی توفیق بخشئے آمین

نشہ آور مشروبات کے پینے سے حفظان صحت کو کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ نشے سے سر درد ہوتا ہے جو خود بیماری ہے اور بیماری حافظ صحت کیونکر ہو سکتا ہے؟

نعوذ باللہ من مزخرفات الجھال	جہلاء کے ان بکواسات سے اللہ کی پناہ!

حفظان صحت اور حرکت اور سکون

حرکت کرنے اور اور بوجھ اٹھانے اور دوڑ لگانے میں حفظان صحت کو عظیم فائدے ہیں ان باتوں میں ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے جوان باتوں کے عادی ہوتے ہیں خوب پیدل چلنا، کمان کھینچنا، وغیرہ۔

پیٹ بھرے اور سخت بھوک کی حالت میں دوڑ لگانا نقصان دہ ہے البتہ عادت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا بعض لوگوں کی عادت یوں ہوتی ہے کہ وہ شیر کا گوشت کھاتے ہیں اور اس پر سواری کرتے ہیں اور بہت دوڑ لگاتے ہیں اور ہمیشہ تندرست اور ہشاش بشاش رہتے ہیں۔

پیٹ بھری حالت میں مجامعت نقصان دہ ہے خواہ کسی کی عادت ہو یا نہ ہو البتہ عادی لوگوں کو کم نقصان ہوتا ہے اور غیر عادی لوگوں کو زیادہ۔ اسی طرح سخت بھوک کی حالت میں بھی یہ نقصان دہ ہے ویسے بھی مجامعت سے نقصان نہ ہونا نادر ہے بلکہ بعض کے لئے مجامعت نہ کرنا نقصان دہ ہوتا ہے۔

آگاہ رہے کہ کسی بھی بات میں مبالغہ نہ کرے اور حد سے نہ بڑھے بعض ورزشیں مفید ہوتی ہیں اور خطرناک بھی جیسے پولو کھیلنا اور گھڑ سواری کرنا، کشتی چلانا، درختوں پر چڑھنا، رسی کے ذریعے درختوں سے لٹکنا، بلندیوں میں لٹک جانا، گہرے پانی میں نہانا، یخ کے اوپر دوڑنا اور بلندیوں سے کود پڑنا وغیرہ یہ جہاں بھی ہوں ان کا ترک کرنا ہی اولی ہے الا یہ کہ انتہائی ناگزیر اور ضرورت ہو پھر بھی بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہئے۔

مالش کرنا اور مساج کرانے سے حفظان صحت کو بہت زیادہ فائدہ اور مدد ملتی ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

معرفت النفس

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چلو

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	194
2	نفس انسانی کی حقیقت	194
3	معرفت الٰہی	195
4	معرفت توفیق سے ملتی ہے	195

Marfat.com

معرفت النفس

یہ شاہ ہمدان کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جس کا موضوع نفس اور روح انسانی ہے اس میں اس کی حقیقت ، ماہیت اور غرض و غایت کا مختصراً تذکرہ ہے آخر میں تائید و توفیق الٰہی کی بدولت اس کی کامیابیوں کا ذکر ہے اس موضوع پر بزرگوں نے بہت سی کتابیں اور رسالے سپرد قلم کیے ہیں جو انسان نامہ، حقیقت انسان، حقیقت روح، حقیقت روح نسانی، اور نفس ناطقہ وغیرہ کے ناموں سے معروف ہیں۔ رسالے کی زبان سادہ ہے اس میں مشکل اور مسجع و مقفیٰ الفاظ و تراکیب کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہیں اس میں کوئی شعر بھی نہیں آیا ہے جبکہ آیات و احادیث بھی شاہ ہمدان کے دوسرے کتب و رسائل کے مقابلے میں کم ہیں ۔

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے

ا۔ نسخہ برات لائبریری چپلو یہ ہمارے اپنے پاس محفوظ ہے یہ ایک مکمل اور خوبصورت نسخہ ہے یہ ایک مجموعے کا تیسرا رسالہ ہے اور مکمل ہے اس میں پانچ صفحات اور ہر صفحے پر تیرہ سطریں ہیں۔

2۔ کتابخانہ آیا صوفیہ استنبول ترکی تحت نمبر 2873 یہ ایک مجموعے کا نواں رسالہ ہے۔

3 ۔ اس کا ایک نسخہ دانشگاہ تہران کے کتابخانے میں تحت نمبر 3654 محفوظ ہے اور یہ مجموعے کا چھٹا نسخہ ہے۔

4۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں موجود مجموعہ رسائل شاہ ہمدان میں بھی موجود ہے۔

ڈاکٹر پرویز اذکائی کے مطابق یہ رسالہ جامع الکلمات نامی کتاب کے ساتھ 1332 شمسی میں شیراز میں شائع ہو چکا ہے لیکن اس نسخے کو دیکھنے سے اب تک ہم محروم ہیں۔ اسے پہلی بار اردو زبان میں اشاعت کی سعادت ہمیں مل رہی ہے فللہ الحمد۔

☆☆☆

Marfat.com

معرفت النفس

اخوان الصفا اور اصحاب مروت و وفا کے لئے دعا و سلام کے بعد یعنی وہ جنہوں نے وادئ مشکلات و سختی (عشق و محبت الٰہی) میں اپنی سواری اتار دی ہے، تلاش و جستجوئے خداوندی کی کشتی دریائے حقائق میں ڈال دیے ہیں غیر اللہ سے اپنے خلوتخانۂ دل کو پاک کر دیے ہیں ارادت کے چوبارے کو اپنی منزل بنا لیے ہیں اور بے نام و ننگ کی چوٹی پر بے تعینی کا پرچم بلند کر دیے ہیں فَطُوْبٰی لَهُمْ ثُمَّ طُوْبٰی لَهُمْ یہ ان کے لئے مبارک در مبارک ہیں یہ چند کلمات انہی کی تنبیہہ کے لئے لکھے گئے ہیں۔

نفس انسانی کی حقیقت

جان لے! کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نیکی کی توفیق بخشے (آمین)! نفس انسانی انوار الٰہی کے چمک دھمک کا آئینہ ہے الٰہیات یعنی مجردات نفس ناطقہ پر عکس ڈالتے ہیں جس سے انسان مستفید و مستفیض ہوتے ہیں اور وہ علوم حقیقی اور معارف یقینی حاصل کرتے ہیں یہ سب اس طرح حاصل ہوتے ہیں کہ ذات انسان کے سوا کسی اور میں کوئی جگہ و گنجائش نہیں ہوتی کچھ نادان مقلدین یوں دیکھتے ہیں کہ وہ مجرد حقائق اس طویل و عریض فضا میں باقاعدہ گھربار اور اہل و عیال رکھتے ہیں اس نے اسباب و سامان اکٹھا کر رکھا ہے اور وہ کسی (عرش نامی) تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ روپیہ پیسہ فروخت کرتا ہے چند روز بعد ان کی دکان کے باہر شور و غل اور لوگوں کا ہجوم ہو جائے گا وہ نہیں جانتے کہ حقیقت مجردہ مادی نہیں ہو سکتی (ان کا فرض کردہ) یہ تمام تصورات اور خیالات مادی اجسام کے خواص ہیں لطیف مجرد کو ان سے کوئی تعلق و نسبت نہیں ہے اس لئے متکلمین یہ تصور کرتے ہیں کہ مجرد مسبب کے لئے طویل و عریض اور عمیق ثابت کرتے ہیں اور اس کے لئے کسی اسرار اور اندازوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ مجردات بُعد و نزدیکی سے پاک و منزہ ہوتے ہیں اور مجرد کا ادراک مجرد ہی کر سکتا ہے۔ مثلاً جنات کے وجود کو سب تسلیم کرتے اور مانتے ہیں لیکن ان کی حقیقت اور جگہوں کو کوئی نہیں جانتا اور وہ ان کے بارے میں اپنی نادانی اور جہالت کے معترف ہیں اور اس میں کوئی جھجک اور مضائقہ نہیں ہے باقی کو بھی اسی پر قیاس کریں تو کوئی جھجک اور مضائقہ نہیں ہوگا اور کسی کو قاضی کے پاس فیصلہ لینے کے لئے جانا نہیں پڑے گا۔

Marfat.com

معرفتِ الٰہی

(اسی طرح) نفس (وروح) انسانی ہر قسم کے ابعاد، مکان اور زمان سے پاک ومنزہ ہے وہ کسی بھی وجہ سے کسی بھی جسم سے ملحق اور مختلط نہیں ہے البتہ یہ بدن انسانی سے متعلق ضرور ہوتا ہے یہ تعلق اسے اور تمام مجردات کو کسی بھی بناء پر حبس وقید میں نہیں لایا جاسکتا اور کسی بھی متصرف کا دستِ تصرف انسان کی تقدیس اور تنزیہہ کے دامن تک نہیں پہنچ سکتا وہ نسبت وتعلق جو انسان کو مبدأ فیاض کے ساتھ ہے، ادراک عقل کے دوربین کی پہنچ اور رسائی سے باہر ہے اس کی حقیقت کے معرفت کا حصول زمانوں کے تجربات صدیوں کے امتحان وآزمائش سے مقید (حاصل) نہیں ہوا اور وہ جماعت جو علم الیقین کے حوالے سے صحیح ہیں انہیں بھی محض دعوی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا ہے۔ تعجب اس میں ہے کہ وہ اس ضمن میں جس قدر مبالغہ کرتے ہیں اسی قدر وہ معرفت سے دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی وہ متنبہ نہیں ہوتے وہ جن کے بارے میں جانتے ہیں کہ انہیں علم نہیں پھر بھی وہ جاننے کا دعوی کرتے ہیں مثلاً وہ فرض کرتے ہیں کہ معدوم صرف اور نفی محض کو جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ معدوم صرف اور نفی محض یہ ہے کہ حس، عقل، خیال، وھم اور کوئی بھی اس تک نہ پہنچے حالانکہ یہی ان کا فرض کرنا ہی ان کا فہم اور وھم ہے اور وہی نفی عین اثبات ہے وہ اس گفتگو اور بحث سے کبھی بھی خلاصی نہیں پاتے اور اس حیرانگی وپریشانی سے کوئی صحیح نظر نہیں بچاتے۔

معرفت توفیق سے ملتی ہے

پس معلوم ہوا کہ نظر میں درست صحت نہیں ہوتی کشف وتائیدِ الٰہی کے بغیر حصولِ معرفت کا کوئی چارہ نہیں ہے اور جو بھی حاصل ہوتا ہے وہ تائید وتوفیق الٰہی سے ہوتا ہے کیونکہ اولین وآخرین کا اتفاق اور اجماع ہے کہ علم یقینی اور معرفت حقیقی حاصل ہونے کے دو سے زائد راستے (ذرائع) نہیں ہیں۔

۱۔ اول راہِ استدلال ونظر۔ ۲۔ اور دوم راہِ کشف، الہام واعلامِ ربانی۔

راہِ نظر واستدلال خود ایک دوسرے کے مناقض اور ضد ہیں اس سے یقین حاصل کرنا ناممکن ہے اب رہ گیا کشف، الہام واعلامِ ربانی اگر معرفت نفس ممکن الحصول ہے تو اسی سے حاصل ہوسکتا ہے ورنہ کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں ہے تمام اکابر اولیاء نے اسی طریقے کو اختیار کیا ہے اس لئے اس سلسلے میں سعی وکوشش اور اولیائے کرام کی پیروی اعتماد کے نزدیک تر ہے اور اس راہ میں سلوک زیادہ مناسب ہے واللہ اعلم۔

جاننا چاہیے کہ نظر صحیح (بصیرت) جب تائید وتوفیق الٰہی سے موید وموافق ہو تو منتج صواب ہوتی ہے اسی کا نام کشف والہام ہے کسی کو یہ خیال نہیں ہونا چاہیے کہ کشف کوئی الگ چیز ہے اور نظر صحیح دوسری چیز۔ دوسری بات یہ

Marfat.com

ہے کہ جاہل استدلالیوں کو گمان ہے کہ وہ ہر ایک کو چیز تصور کرتے ہیں اور جھوٹے وھم وگمان کا نام انہوں نے نظر صحیح رکھ دیا ہے نتیجتاً صواب و درستگی اور بیانِ واقعہ کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں انہیں ہر جگہ سے پوشیدہ افسانے ملتے ہیں جنہیں انہوں نے اپنے وھم وگمان کا مبدأ بنالیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نتیجۂ نظر جب عین اعلام وکشف والہامِ ربانی کی تائید سے موئد وموفق ہوتا ہے یہ موافقت خواہ مشہور اصول وقواعد کے تحت ہوا ہو خواہ نہ ہوا ہو چنانچہ انہیں عرف عام میں ترتیب امور معلومہ کہتے ہیں اور اہل عرفان کے عرف میں حقیقت مقصود کی جانب توجہ کہتے ہیں یہ دونوں ایک ہی چیز ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے جو معلوم ہو جائے۔

☆☆☆

Marfat.com

منامیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ منامیہ اور اس کے نسخے	199
2	وجود نور کے ۳ مراتب	202
3	اول نور حقیقی مطلق	202
4	دوم ظلمت و تاریکی	203
5	دوم ضیاء و روشنی	203
6	انوار کا ادراک و اخذ	204
7	عالم خیال و مثال	205
8	خواب کی حقیقت و ماہیت	206
9	پریشان خوابی	206
10	تعبیر خواب	207
11	خواب میں خلل و گڑ بڑ کی وجہ	208
12	نا قابل تعبیر خواب	208
13	قسم اول مجوبین	208
14	دوم متوسطین	209
15	قابل تعبیر خواب	209
16	قسم اول متوسطین	209
17	قسم دوم کاملین	209
18	ظہور تعبیر خواب میں تاخیر یا تیزی	210

Marfat.com

رسالہ منامیہ

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جو ''رسالۂ منامیہ'' اور ''رسالۂ مثال وخیال '' کے ناموں سے پکارا جاتا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ رسالہ خواب سے متعلق ہے خواب ایک حقیقت ہے ہر شخص کا خواب نتیجہ، پس منظر، پیش منظر، تاثیر اور انجام کے لحاظ سے منفرد ہوا کرتا ہے ایک جوان اور بوڑھے کے خواب میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اسی طرح ایک عابد مرتاض اور غافل کے خواب میں کوئی نسبت نہیں ہوتی اسی طرح زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کے الگ الگ خواب اور ان کی الگ الگ تعبیریں ہوتی ہیں۔قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں میں متعدد خواب بیان ہوئے ہیں اور علماء اور ماہرین کی کوششوں کے نتیجے میں خوابوں کی تعبیر پر قابل قدر ذخیرہ وجود میں آچکا ہے جن میں محمد بن سیرین کے خواب نامے اور خواب نامۂ یوسفی نہایت اہم کتابیں ہیں۔

اس رسالے کا موضوع خواب اور رویا ہے اور اس میں خواب کی حقیقت، ماہیت، خواب کے اثرات اور تعبیر خواب کا ذکر ہے اس کے علاوہ اس میں نور اور اس کی ماہیت کے بارے میں بھی مختصراً ذکر آیا ہے یہی وجہ ہے کہ کتاب خانۂ ملک تہران میں محفوظ نسخے پر رسالہ کا نام منامیہ کی بجائے ''نوریہ امیریہ'' آیا ہے۔واضح رہے کہ سلسلۂ ہمدانیہ نوربخشیہ میں نور کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے شاہ ہمدان کے بالواسطہ مرشد شیخ علاوالدولہ سمنانی اور بالواسطہ مرید میر سید محمد نوربخش کے بھی نوریہ کے نام سے الگ الگ رسالے ہیں ان تینوں رسالوں کے مضامین تقریباً ایک جیسے ہیں۔

اس رسالے میں مذکور باتوں کے ثبوت میں متعدد آیات واحادیث سے استشہاد کئے گئے ہیں رسالے کی زبان سادہ ہے اس میں مشکل اور مسجع ومقفیٰ الفاظ وتراکیب کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہیں اس میں کوئی شعر نہیں آیا ہے جبکہ آیات واحادیث بھی شاہ ہمدان کے دوسرے کتب ورسائل کے مقابلے میں کم ہیں۔

یہ رسالہ ابھی تک صرف ایک بار شائع ہوا ہے اور وہ بھی کتابی صورت میں نہیں بلکہ مجلہ دانش میں شائع ہوا ہے کتابی صورت میں پہلی بار اشاعت کی سعادت ہمیں مل رہی ہے فللہ الحمد۔

Marfat.com

منامیہ کے نسخے

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کا یہ رسالہ اہل علم کے ہاں بہت مقبول ہے جس کا ثبوت اس کے متعدد قلمی نسخے ہیں اس کے درج ذیل نسخے موجود ہیں۔

1۔ قومی عجائب گھر کراچی 4 - 1975-912/40 mn یہ 984ھ سے پہلے لکھا گیا نسخہ ہے اسی ادارے میں ایک اور نسخہ بھی تحت نمبر 182/4mn-1969 محفوظ ہے جس بہت بعد میں کتابت ہوئی ہے۔

2۔ ایک نسخہ گنجینۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ میں بموجود ہے جو 1157ھ میں ابونصر سندھی کے ہاتھوں کتابت کتابت کیا گیا ہے۔

3۔ لینن گراڈ روس میں تین نسخے موجود ہیں جن کے نمبر یہ ہیں اول b-2284 یہ 875 میں کتابت شدہ ہے۔ دوم c-1602 یہ 1036 میں لکھا گیا نسخہ ہے اور سوم c-1092 اس پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے

4۔ کتاب خانۂ گنج بخش اسلام آباد میں دو نسخے تحت نمبر 5417 اور 14092 محفوظ ہیں یہ دونوں دو الگ الگ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہیں۔

5- دانشگاہ تہران میں اس کے چار نسخے تحت نمبر 2401/36 جو ایک مجموعے کا چھتیسواں نسخہ ہے اور رضا بن موسیٰ کشمیری نے طوس میں کتابت کیا ہے، 3258/7 جو ایک مجموعے کا ساتواں نسخہ ہے اور یہ 1226ھ میں کتابت ہوا ہے، 2830 اور 3660/16 جو ایک مجموعے کا سولہواں نسخہ ہے 919ھ میں کتابت شدہ ہے۔

6- کتابخانۂ ملک تہران میں تین نسخے زیر نمبر 4250 جسے ابوذر بن عبد اللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے اور یہ ستائیسواں نسخہ ہے، 4274 یہ مجموعے کا چوتھا نسخہ ہے اس کے ساتھ 24 اقوال امیر کبیر بھی ہیں 4256 جو 940ھ میں لکھا گیا ہے مجموعے میں یہ بیسواں نسخہ ہے۔

7- دانشکدہ ادبیات تہران کے کتابخانے میں بھی ایک نسخہ زیر نمبر ۶۴۳ موجود ہے جو مجموعے کا گیارہواں نسخہ ہے۔

8- آستان قدس رضوی مشہد میں ایک نسخہ زیر نمبر 648 موجود ہے دوسرا نسخہ نمبر 6980 ہے جو 865ھ میں کتابت ہوا ہے۔

9- فرہنگستان تاشقند میں دو نسخے زیر نمبر 2344، 2347 محفوظ ہیں

10- برٹش میوزیم لندن میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

11- تاجکستان میں ایک نسخہ نمبر 767 موجود ہے۔

12- قومی اسمبلی ایران تہران کی لائبریری میں ایک نسخہ تحت نمبر 1159 محفوظ ہے۔

Marfat.com

13- دارالکتب قاہرہ مصر میں ایک نسخہ تحت نمبر 20 مجامیع فارسی طلعت موجود ہے جو 1267ھ میں کتابت شدہ ہے۔

14- اورینٹل لائبریری ٹونک انڈیا میں بھی ایک نسخہ موجود ہے

15- اورینٹل لائبریری رضا رام پور انڈیا میں بھی ایک نسخہ موجود ہے

16- ریسرچ لائبریری سری نگر انڈیا میں چار نسخے تحت نمبر 1066، 1600, 1979, 1548- موجود ہیں۔

اوپر ہم نے اس کے 30 قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے ایران کے مشہور عالم نسخہ شناس اور فہرست نویس آقائے احمد منزوی نے اپنی فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم میں نسخہ نمبر 13641 تا 13651 میں اس کے 10 مختلف نسخوں کی تفصیل دی ہے۔ان 40 قلمی اور ایک چھاپی نسخوں کی موجودگی سے اس کی مقبولیت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

منامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ۔

اما بعد یہ ایک رسالہ ہے جسے اخوان الصفاء میں سے ایک عزیز کی التماس پر لکھا گیا ہے جن کے حقوق مؤدت کی بجا آوری اس ضعیف پر واجب ہے جن کے نیت وارادہ جادۂ اخلاص پر ثبت ہے حقیقتِ مثال، خیالِ مطلق ومقید، مراتبِ منامات ورؤیا کی کیفیت، عوالم علوی کے علوم ومعانی کے ادراک میں لوگوں کے درجات، خیال، عالم امثال اور عالم ارواح کے احوال وغیرہ۔ انہی کے التماس کے مطابق یہ چند کلمات جو موقع پر زبانِ وقت املا کرے انشاء اللہ تعالیٰ قلم تحریر میں لایا جائے گا۔

وجودِ نور کے تین مراتب

اے عزیز! جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے نور بصیرت کو اپنے نور سے منور فرمائے (آمین) ارباب کشف و عرفان کے نزدیک وحدت وکثرت کے لحاظ سے وجودِ نور کے تین مراتب ہیں۔

۱۔ مرتبۂ اول نور حقیقی مطلق۔

۲۔ مرتبۂ دوم ظلمت۔

اور ۳۔ مرتبۂ سوم ضیاء۔

اول نور حقیقی مطلق

اما نور حقیقی مطلق کی رویت اس رو سے کہ وہ نسبت واضافت سے مجرد ہے، مشکل ہے کیونکہ وہ عین ہویت مطلق ہے حضرت صمدیت جل شانہٗ کی بارگاہ اس سے بلند وبرتر ہے کہ مخلوقات کے افہام وعقول کا طائر سراپردۂ جلال کبریا تک پہنچ سکے:

Marfat.com

لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (الانعام:۱۰۳)
اللہ تعالیٰ کا ادراک آنکھیں نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے وہ باخبر مہربان ہے۔

لیکن مظاہر میں تنزل کی حالت میں نور کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور نسبت و تعلق کے پردوں میں اس کا تعین کرنا ممکن ہے

ان تینوں اقسام میں سے ہر ایک کی اپنی الگ الگ امتیاز اور پہچان ہے البتہ نور کا شرف اللہ تعالیٰ تک رسائی ہے یعنی نور حقیقی مطلق کے ساتھ نسبت کا شرف کیونکہ وہی اعیان موجودات کے ظہور کا سبب ہے جو پہلے عدم کے پردے میں مخفی و پوشیدہ اور عدم و نابودی کی تاریکی میں گم تھا۔

دوم۔ ظلمت و تاریکی

مرتبہ دوم ظلمت ہے یہ نور کا مدمقابل اور متضاد ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ قسم اول ظلمت حقیقی ہے جس کا نظر آنا ممکن نہیں ہے یہ عدم محض ہے۔

۲۔ قسم دوم ظلمت جہالت ہے اس کا دیکھ لینا اگرچہ حس بصر (آنکھوں کی بینائی) سے ممکن نہیں ہے لیکن نور بصیرت پر اس کی قباحت واضح و آشکار ہو جاتی ہے۔

۳۔ قسم سوم ظلمت محسوسات و مرئی ہے جیسے ظلمتِ شب اور تاریک مقامات کی ظلمت۔ جسے ہر کوئی حس کے ذریعے ادراک کر سکتا ہے۔ ظلمت کا شرف یہ ہے کہ یہ نور مطلق کے ادراک کا ذریعہ ہے۔ مراتب ظلمات میں نور حقیقی کے امتزاج و اتصال کا امکان رکھتا ہے۔

سوم۔ ضیا و روشنی

مرتبہ سوم ضیاء ہے یہ نور اور ظلمت کا مجموعہ ہے اس کی حقیقت ان دونوں کا امتزاج ہے اور اس کا طرفین اور برزخ عدم اور وجود کے درمیان ہے کیونکہ نور صفت وجود ہے اور ظلمت صفت عدم۔ اسی لئے اصل ممکن کو بھی ظلمت کا وصف دیتے ہیں اور ممکن کو حاصل مقدار نورانیت وجود کے سبب سے ہے جو اسی لئے عدم کے پردے سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ پس اس کی ظلمت کی وجہ نور کا عدم ہے۔ جس طرح نورانیت عدمیت کی بناء پر نور وجود سے استفاضہ کرتا ہے اور ہر نقص جو ممکن ہے، نسبتِ عدمیہ کے احکام سے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِيْ ظُلْمَةٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ
اللہ تعالیٰ نے پہلے مخلوق کو ظلمت میں پیدا فرمایا پھر ان پر اپنا نور چھڑکا دیا

Marfat.com

اسی معنی کی جانب اشارہ ہے اس مقام پر خلق کا معنی تقدیر ہے یعنی اولین تقدیر ایجاد ہوئی۔ رش (چھڑ کاؤ) عمل نور کی طرف کنایہ ہے یعنی جودِ ازلی کے خزانوں سے وجود نور کا افاضہ ظاہر ہوا۔

انوار کا ادراک واخذ

جب یہ معانی مقرر ہوا تو جان لے کہ عدم حقیقی جو وجودِ مطلق کے مقابل ہے، کا تحقق واثبات صرف غور و فکر کے ذریعے ہوتا ہے اور وجود محض جو نور مطلق ہے، کا ادراک بھی اسی ذریعے سے ہوتا ہے ان کا دیکھ لینا اور ادراک کرنا تنزل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ عقلی لحاظ سے مرتبۂ عدم آئینے کی مانند ہے کہ مدمقابل کا جلوہ اس میں منعکس ہوتا ہے اس طرح انوار وجود کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ وہ ضیاء ہے، جس کی حقیقت کو عارف اور عالم کا چشم بصیرت ہی ادراک کرسکتا ہے کیونکہ عالم ارواح اور جو کچھ وہاں ہے، سراسر نورانی ہیں اور عالم اجسام ظلمت و کثافت سے متصف ہیں۔ عالم مثال عالم ارواح اور عالم اجسام کا برزخ اور دونوں عالم کا سنگھم ہے ان دونوں عالموں کے درمیان مناسبت و مشابہت موجود ہے عالم ارواح و عالم اجسام کے موجودات میں سے ہر ایک اس مناسبت کی بدولت، جو ان دونوں عالموں کے درمیان موجود ہے، اسی عالم برزخ میں کم وبیش جولانی کرتا رہتا ہے عالم وجود کے حقائق واسرار کو میدان خیال میں جلوہ گر کرتا ہے اور وجود کے آئینے میں اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔

اے عزیز! کیونکہ غیب مطلق کی اصل نور حقیقی ہے رویتِ نور کا کمال اس کے ضد پر موقوف ہے جو ظلمت ہے، مختلف عالموں کے ایجاد میں ارادۂ حق کا تعلق آثار عظمت واحکام قدرت کے کمال رویت کا از روئے وحدت موجب ہے اور مراتب ظہور کے لحاظ سے یہ بکثرت صفات وشان کا حامل ہے اگر چہ اس کی ذات واحد ہے بزرگی و برتری اس کی ذات کو حاصل ہے یہ جب تک مرتبۂ متعین اور شان مقید میں بار بار ظہور پذیر نہ ہوں، یہ صفات اسے حاصل نہیں ہوسکتے اس کی متعین شان کا اظہار کمال رویت پر موقوف ہے تاکہ تمام مراتب وشان میں اس کا مشاہدہ ہو سکے البتہ تمام اعیان (موجودات) کی حالات و مراتب میں فرق اور ان کی استعداد و قابلیت میں اختلاف کا تعین ونفاذ غیر متناہی (لامحدود) ہیں۔ چنانچہ مختلف عوالم (دنیاؤں) میں ذات حق کا ظہور مختلف انداز میں ہوتا ہے۔

اے عزیز! اگر چہ اعیان و موجودات کے مراتب اور حالات افراد واشخاص کے لحاظ سے غیر متناہی (لامحدود) ہیں لیکن کلی طور پر یہ دو عالموں تک محدود ہے (۱) عالم ظاہر (۲) عالم باطن۔ تمام مراتب ظہور کے اسرار اعتدال وانحراف پر مبنی ہوتے ہیں اور مظاہر کا ظہور جو اعتدال وانحراف کا نتیجہ ہے، ان چاروں عوالم کے منازل میں سیر کے لحاظ سے کمال کو پہنچتے ہیں وہ چاروں عوالم:

اول عالم معنوی۔

Marfat.com

دوم عالم روحانی۔

سوم عالم مثال۔

اور چہارم عالم حسی ہیں۔

جب تک دریائے وحدت حقیقی کے نور کی متلاطم موجیں عالم جبروت وملکوت کی نہروں کے ذریعے صحرائے عالم مثال میں نہیں پہنچتیں، میدان محبت کے پیاسے اور وادیٔ مودت کے تشنگان اسرار الٰہی کے حوضوں تک نہیں پہنچ سکتے اور جب تک فلک کبریا کی بلندیوں سے سطوت آفتاب ہویت مظاہر وجود کی منزل میں غروب نہیں ہوتا تب تک نقاش موجوداتِ نجوم واسماء وصفات کی ہدایت سے استفادہ نہیں کر سکتے۔

عالمِ خیال ومثال

اے عزیز! ضیاء کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔اول نورِ محسوس ہے جو بنفسہ ظاہر اور غیر کا اشکال والوان (مختلف رنگوں) کی صورت میں مظہر ہے۔

۲۔دوم نور لطیف ہے جولباس خیال میں اسرار غیب کا مظہر ہے یہی خیال عالم مثال مطلق ہے عالم مثال مطلق کے دو رخ ہیں۔

ا۔پہلا رُخ اپنی ذات کے لحاظ سے عام رُخ ہے۔

۲۔اور دوسرا رُخ عالم مثال میں خیال کے مقیدات اور اسرار جبروتی کے لحاظ سے خاص رُخ ہے یہ سیر درجات کی بلندی وپستی کے لحاظ سے ہر قسم کی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کلیات کی یوں خبر دی ہے:

اَلرُّؤْیَاءُ ثَلَاثٌ رُؤْیَاءُ مِنَ اللہِ وَ	خواب تین ہیں اول اللہ تعالیٰ کی جانب سے،
رُؤْیَاءُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ رُؤْیَاءُ حَدِیْثُ	دوم شیطان کی جانب سے اور سوم بندے کے
الْمَرْءِ نَفْسِہٖ	اپنے نفسانی جذبات سے۔

اسرار ملکوتی کی کمی وبیشی جو عالم مثال کے صحن میں حالت رکوع میں جلوہ گر ہوتا ہے، آئینۂ مثال میں حواس پیشانی کا مشاہدہ کرتا ہے۔

مشاہدہ کرنا کسی قلبِ بیدار کے لئے ہی ممکن ہے ایسا شخص بیدار ہے نہ حقیقی معنوں میں خفتہ۔البتہ ایسی رؤیا یا خواب ہر کس وناکس کو میسر نہیں ہوتی۔ سالک کی توجہ اس نکتے کی جانب لازماً ہونی چاہیے کہ دل کی جانب اس کی توجہ پوری پوری ہو۔تاکہ گردش زمانہ کے حادثات سے اس کا دل ملول نہ ہوں اور اس کے شعور واحساسات پر خواہشات اور نفس کا اندرونِ پردہ غلبہ نہ ہو ہم قرآن مجید میں دیکھتے ہیں کہ ایک پیغمبر (حضرت ابراہیم علیہ السلام)

Marfat.com

خواب کی بناء پر اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوئے اس قسم کا حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے انبیائے کرام نے بھی خواب پر عمل کیے ہیں۔

خواب کی حقیقت و ماہیت

چاہیے کہ طبیعت کو مختلف معانی سے خالی اور مختلف محسوس صورتوں سے الگ کرے مادی صورتیں جن سے عالم محسوسات میں واسطہ پڑتا ہے ، نیند کی حالت میں قوت خیال بن کر جلوہ گر ہوتی ہیں اور جیسا کہ روح کا شغل ہے کہ بیداری کی حالت میں حواسِ ظاہری کے ذریعے اسرار روحانی کا مکمل مطالعہ کرتی ہے اور حالت خواب میں نیم مطالعہ کرتی ہے کیونکہ تخیل کی راہ سے عالم مثال کا دروازہ اس پر بند ہوتا ہے پس ایسے شخص کے ایسے خواب کسی معنی پر دلالت نہیں کرتی یہ روح سے خالی صورتیں ہوتی ہیں جن میں کوئی تاثیر یا نتیجہ نہیں ہوتا۔

اے عزیز! جان لے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان ایک اور عالم (عالم مثال) ہوتا ہے جو دونوں عالموں کے درمیان نمودار ہوتا ہے عالم ارواح سے عالم اجسام کو جو فیض پہنچتا ہے وہ اسی عالم کے توسط سے پہنچتا ہے کیونکہ جب بھی عالم ارواح سے عالم اجسام کی جانب کوئی فیض نازل ہوتا ہے وہ عالم اجسام کی نسبت اور تعلق سے آزاد ہوتا ہے جب وہ فیض عالم مثال مطلق میں پہنچتا ہے اس عالم کو دونوں جانب موزون پاتا ہے کیونکہ وہ عالم ارواح سے ملا ہوا اور مشابہ ہے اسی طرح عالم اجسام سے بھی ملا ہوا اور مشابہ ہے جب وہ فیض وہاں پہنچ جاتا ہے تو وہاں نسیم آشنائی پاتا ہے وطن اصلی کے اشتیاق کی آگ کی تپش اس پر غالب آتی ہے اس اثر روحانی کے تحت وہ اپنے حال کا اظہار کرتا ہے اسم اَلظَّاهِرُ جو عالم اجسام ہے ، کے نتائج کا اجراء ہوتا ہے اس اسرار روحانی سے مل کر برزخی جاذبہ کے ذریعے اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور جسمانیت کی پستی میں پہنچا دیتا ہے۔

اس عالم متوسط کے دو مرتبے اور دو اسم ہیں۔

(۱) اول مرتبۂ تقیید اس میں سارے متجلی صحیح ہوتا ہے اس مرتبہ میں اسے خیال مقید کہتے ہیں۔

(۲) دوم مرتبۂ اطلاق اس مرتبہ میں اسے مثال مطلق کہتے ہیں بے شک مرتبۂ اطلاق میں اس عالم کا انطباق اصل کے مطابق ہوتا ہے لیکن مرتبۂ تقیید میں ہیکلِ دماغ کی صحت اور عدم صحت ، مزاج کے اعتدال و انحراف اور کمزور تصورات وطاقتور تصورات کی بناء پر کبھی مطابق ہوتا ہے اور کبھی مطابق نہیں ہوتا۔

پریشان خوابی

اے عزیز! جان لے کہ عالم مثال مطلق میں لوگوں کے خیالات مقیدہ کی حیثیت ایک چھوٹی سی نہر جیسی ہے جو کسی عظیم دریا سے نکلی ہو اور دونوں ایک جانب سے عالم مثال سے متصل ہوتا ہے اور دوسری طرف ان سے کوئی

Marfat.com

اور نہریں نکلتی ہیں جیسے عارضی خیالات وافکار، ملنے والی ارواح اور محسوس امور کے اقسام ولوازم۔ پس خیال مقید شہر بدن میں جاسوس کی مانند ہے اس کا کام ہمیشہ اخبار و واقعات کی کھوج میں لگے رہنا ہے کبھی کبھی اس کی توجہ عالم مثال کی طرف بھی ہو جاتی ہے اور وہ مثال مطلق کے بحر اعظم میں غوطہ زن ہو کر اسرار و معانی حاصل کرتا ہے اور کبھی کبھی ضیاء کے احکام کثیرہ کے ساتھ ظلمت کے بیابان میں گم بھی ہو جاتا ہے اور اسے اپنے مرجع اصلی کی طرف واپسی کا راستہ نہیں ملتا اور معرفت علوم و معانی کی طرف پلٹ آنا ممکن نہیں رہتا حالتِ بیداری میں حواسِ ظاہر کے ادراک کے ذریعے جو کچھ امور ظاہر ہوتے ہیں حالت ٹھہراؤ وسکون میں انہی خیالات وتصورات کو مصور کی مدد سے پردۂ خیال پر ظاہر کرتا ہے اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ایسے شخص کے اکثر خواب اضغاث احلام (پریشان خوابی) ہوتے ہیں یہ عام لوگوں کا خواب ہے الا ماشاء اللہ۔

تعبیر خواب

جب یہ قاعدہ واضح ہوا اب جان لے! کہ اسباب صحت چند چیزیں ہیں بعض اندرونی مزاج کے متعلق ہیں اور بعض بیرون مزاج سے۔ جو کچھ اندرونی مزاج سے متعلق اور مخصوص ہیں وہ صحت کی ہیئت، مزاج کے اعتدال اور تصرف مصورہ کی قوت واستعداد ہیں۔ اور خارجی مزاج سے جو متعلق ہے، وہ حکم مناسب کی بقا اور خیال مقید سے اتصال وقرب ہے جو عالم مثال سے اتحاد کی مقتضی، لذاتِ نفسانی کے تعلق کی کمی وزیادتی، افکار فاسدہ تصوراتِ باطلہ اور امور متفرقہ میں اُمڈ آنے والے وہم وگمان اور احوال وامور کی درستگی وغیرہ سے متعلق ہیں۔ یہیں سنے ہے کہ صاحب بصیرت، معبر کامل جو مدارج ارواح اور مراتب تمثیلاتِ عالم مثال واشباح میں کشف سری و روحی کی قوت واستعداد سے آگاہ ومطلع ہو، جب وہ کسی صحیح المزاج شخص کے خواب کو سنتا ہے تو اپنی معرفت کے مطابق خواب کا موقع ومحل، خیال کے مقام کے مطابق اپنے خیال میں اس کا تجزیہ وتحلیل اور تشخیص کرتا ہے اور عالم مثال میں جا کر اس کے خواب کو موزون معانی سے نسبت دیتا ہے اور پھر اسے بیان کرتا ہے اگر تعبیر بتانے والا کامل ہو تو عالم مثال میں مراتب علویات پر توقف نہیں کرتا بلکہ عالم ارواح میں ترقی کر جاتا ہے اور عالم جبروت میں اختتام پذیر ہوتا ہے وہاں اس شخص کے آئینۂ استعداد کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اس رویا کا مقتضی وحال کیا ہے؟ اور وہ عالم شہادت میں کس وقت ظہور پذیر ہوگا؟ اور کس صورت میں ظاہر ہوگا؟ یہ اسرار دیکھنے کے بعد اگر بیان کرنے میں مصلحت دکھائی دے تو وہ صاحب رؤیا کو بیان کرے گا خواب سے متعلق یہی تعبیر خواب کہلاتی ہے اور تعبیر بیان کرنے والا معبر کہلاتا ہے۔

Marfat.com

خواب میں خلل و گڑبڑ کی وجہ

خواب میں خلل واقع ہوتا ہے وہ یہاں صورت اور مقصود کے درمیان عدم مطابقت کی وجہ سے ہوتا ہے جو خواب دیکھنے والے کے کدورت باطن جو مزاج کے انحراف، ہیئت دماغ کے فساد و فتور اور احوال حسی کے اختلال سے عبارت ہے، کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے گفتار میں جھوٹ بولنا، دروغ سے کام لینا، بدسیرت ہونا اور پست معاملات میں اوقات ضائع کرنا وغیرہ وغیرہ چنانچہ صفاتِ جمیلہ کے آثار ان میں برباد ہو کر رہ جاتے ہیں:

وَالْاَمْرُ بِالْعَکْسِ اِذَا کَانَ الْحَالُ بِالْعَکْسِ — اگر حالات اس کے برعکس ہو جائیں تو معاملہ بھی برعکس ہو جائے گا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَاءِ اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا — تم میں درست ترین رؤیا اس کی ہوتی ہے جو سب سے زیادہ سچا ہوتا ہے۔

اسی کی طرف اشارہ ہے۔

ناقابل تعبیر خواب

جب یہ معانی معلوم ہو گیا تو (اب جان لے! کہ بنی آدم خواب کی حالت میں خیال مقید کے ذریعے عالم مثال و عالم ارواح سے اسرار و معانی ادراک کرنے میں نوع انسانی کے کئی طبقے ہیں بعض وہ ہیں جن کی رؤیا قابل تعبیر نہیں ہوتی یہ گروہ دو قسم کی ہیں۔ قسم اول محجوبین اور قسم دوم متوسطین۔

قسم اول محجوبین

قسم اول وہ ہیں جن کے صفات مستور و پوشیدہ ہوتے ہیں ان کے نفوس پر فطری و تخلیقی احکام انحراف کا غلبہ ہوتا ہے کدوراتِ نفسانی اور قوائے روحانی نے مشرع روحانی (روحانی راستے) کو جو عالم مثال تک جاتا ہے، مسدود کر دیا ہے اور قوائے روحانی پر ظلمت چھا جانے کی وجہ سے وہ مطلعِ اسرار سے دور ہو گیا ہے اور وہ کرامتِ تعریفات الٰہی کی خلعت سے محروم ہو کر رہ گیا ہے اس گروہ کی بیداری خواب کی مانند ہوتی ہے اور ان کے خواب فضول اور ان کی بیداری بے ثمر ہوتی ہے اور ان کے خواب بے نتیجہ ہوتے ہیں۔:

تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ (الکہف ۱۸) — آپ انہیں بیدار سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اونگھ رہے ہوتے ہیں۔

ان کی زندگی اور موت دونوں برابر ہوتی ہے۔

Marfat.com

قسم دوم متوسطین

قسم دوم اہل سلوک کے متوسط لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آئینۂ دل کو فیض معانی وحقائق کے قبول سے مستور کردیے ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے سلوک اور سلوک کے مراحل طے کرنے سے ہاتھ نہیں اٹھایا (بلکہ وہ بدستور سلوک میں رواں دواں ہیں) وہ ہمیشہ رحمت الٰہی کے امیدوار رہتے ہیں ان کی ثابت قدمی اور استواری سے انہیں بددل نہیں ہونا چاہیے اس میں تعجب بھی نہ ہونا چاہیے کہ وہ (مستقبل میں) اہل کمال میں سے ہو جائیں گے۔

قابل تعبیر خواب

اما وہ قسم کہ جن کے خواب تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں، یہ بھی دو قسم کی ہیں۔ا۔قسم اول متوسطین۔ اور قسم دوم کاملین۔

قسم اول متوسطین

یہ وہ گروہ ہے جو بعض اوقات تعلقات جسمانی کو مجتمع کرتا ہے شواغل نفسانی سے فارغ ہونے کی وجہ سے ان کا آئینۂ دل تھوڑی بہت صفائی و پاکیزگی پاچکا ہے چنانچہ عالم مثال سے بعض معانی اس میں منعکس ہوتے ہیں اور وہیں دماغ میں پہنچتے ہیں بقیہ روح کی بناء پر اوصاف ذمیمہ کے آثار حدیث نفس کے اثر کے ساتھ مل جاتا ہے قوت مصورہ وقوت متخیلہ اس ملے ہوئے معانی کو لباس خیال میں پیش کرتا ہے اس قسم کے خواب کی تعبیر بتانے کے لئے فطین وزیرک معبر کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ ممکن حد تک حدیث نفس کو معنی مجردہ سے الگ کرسکے۔

دوم کاملین

یہ وہ گروہ ہے جس نے اپنے زرِنفس کو مجاہدے کی بھٹی میں ڈال کر پاک وصاف کردیا ہے آئینۂ دل کو صیقل وقلعی کے ذریعے طبیعت کے زنگ سے پاک کردیا ہے سیر الی اللہ کے سلسلے میں اپنے قدم ہمت کو کنگرۂ کبریا پر رکھ دیئے ہیں میدانِ شہود میں کروبیان اور ملائے اعلیٰ کے روحانیوں پر سبقت لے گئے ہیں انہوں نے زمان و مکان کے بساط کو طے کرلیے ہیں امکان کی بدبختی کو پس پشت ڈال دیے ہیں اوج ابد کی لوح پر اسرارِ ازل کو پڑھ لئے ہیں روزنِ ازلی سے ہی صحرائے ابدی کا نظارہ کرلئے ہیں عالم جبروت کے اسماء وصفات کے مدارج بروج کو عبور کرلیے ہیں اور مشرق ہویتِ غیب کے مطلع سے طلوع ہوچکا ہے۔ان لوگوں نے اپنے عرش دل کو حضرت حق کے ساتھ وابستہ کرلئے ہیں۔

کیونکہ اس گروہ کا دل اسرار الٰہیہ کا خزانہ بن چکا ہے خواب کی حالت میں بعض اسرار جو خزانۂ دل میں

Marfat.com

پہلے سے ودیعت ہیں، کا عکس دماغ پر پھینکتا ہے قوتِ مصورہ اس عکس کو خیالِ مقیدہ کے لباس میں ذہن پر پیش کرتا ہے کیونکہ عکس صورت کی اہلیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے تعبیر کا محتاج نہیں ہوتا یہ قسم انبیاء، رسل اور اولیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین جیسے اہل کمال کی غذا ہے۔

جب تم نے معلوم کرلیا کہ وہ گروہ جس کا خواب قابل تعبیر نہیں اس کے بھی دو گروہ ہیں قسم اول ناقص ہے اور قسم دوم کامل۔

ظہور تعبیر خواب میں تاخیر یا تیزی

اے عزیز! جان لے کہ بعض خواب کا نتیجہ ظاہر ہونے میں تاخیر ہوتی ہے اور بعض سریع الظہور یعنی جلد ظاہر ہوتا ہے۔ خواب کے نتائج کے ظہور کے لئے بغیر کسی تبدیلی کے اپنا وقت مقرر ہے ارباب قلوب اور اہل تحقیق کے نزدیک خواب کی صداقت اور اعلیٰ درجہ پر ہونا صاحب خواب کے سچائی اور بلند ہمتی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب نفس کے ترقی کی قوت کمال ادراک کو پہنچتا ہے تو عوالم علوی کے غیبی پردوں کو اٹھا دیتا ہے اور محل اعلیٰ میں جو علوم قدیم کا مخزن اور اس معاملہ کا مطلع ہے، واقع ہوتا ہے تو لازمی طور اس کے طلوع کے بعد سالک عوالم علوی میں سے کسی ایک عالم میں نزول کرتا ہے، کچھ وقت وہیں ٹھہرتا ہے اور کسی اسم کے تصرف سے جو اس عالم کا عامل و موکل اور مدبر ہوتا ہے، رابطہ کرتا ہے وہاں سے کسی اور جگہ نزول کرتا ہے اور حدیث نبوی میں آیا ہے:

اِنَّ الْاَمْرَ الْاِلٰهِيّ يَبْقٰى فِي الْحَقِّ بَعْدَ تَرَقِّيِ	امر الٰہی آسمان دنیا تک پہنچنے سے پہلے
اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِيْ ثَلٰثَةِ سِنِيْنَ	تین سال حق تعالیٰ کے ہاں ہوتا ہے

(اسی کی جانب اشارہ ہے)۔

بعض اہل حق کے خواب کی تعبیر اور نتیجہ چالیس سال بعد ظاہر ہوئے ہیں چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام انہی میں سے ایک تھے۔ بچپن میں آپ نے فرمایا تھا کہ:

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ	میں نے ١١ ستاروں اور شمس و قمر کو خواب
وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سَاجِدِيْنَ (یوسف:۴)	میں دیکھا میں نے دیکھا کہ یہ مجھے سجدہ کر
الخ	رہے ہیں

یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ:

هٰذَا تَاْوِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ	یہ اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے بچپن میں
جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا (یوسف ۱۰۰)	دیکھا تھا جسے حق تعالیٰ نے سچ کردکھایا

اکثر مفسرین اور مؤرخین کے نزدیک ان دونوں واقعات کے درمیان چالیس سال کی مدت تھی۔

Marfat.com

خواب کے نتائج جلد برآمد ہونا دیکھنے والے کے کمزور حال کی دلیل ہے جس میں ترقی وعروج کی قوت و استعداد نہیں ہوتی کہ عوالم میں سے کسی ایک عالم سے صورت امر یا حقیقت مقدرہ اخذ کرے اس کے انتہائی ترقی و عروج جسمانی تعلقات اور نفسانی مشاغل سے اعراض کرنے میں مگن ہونا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے فضائے وجود میں تنزل یا ترقی کرے نفسانی صفائی وپاکیزگی کی بنیاد پر ان امور میں سے بعض کا ادراک کرتا ہے وہاں سے تجاوز نہیں کرسکتا اس میں عالم علوی کی جانب ترقی کی استعداد نہیں ہوتی اس لئے اس امر کے قرب کی وجہ سے ظہور ملک اور نتیجہ رؤیا میں تاخیر نہیں ہوتی ۔

اللہ تعالیٰ منازل اعلیٰ کے سالکین اور مقاصد اقصیٰ کے قاصدین کے انفاس شریفہ اور اقدام مبارکہ کو دلوں کے امراض کی آفات اور عمل شہود کے رکاوٹوں کے آثار سے اپنی پناہ عصمت میں محفوظ و مامون رکھے بِمَنِّہٖ وَ کَرَمِہٖ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

☆☆☆

Marfat.com

مشکل حل وحل مشکل

اثر

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ مشکل حل و حل مشکل	214
2	معرفت الٰہی کے تین درجے	216
3	درجہ اول معرفت بدیہی	216
4	درجہ دوم معرفت استدلالی	216
5	درجہ سوم معرفت شہودی	216
6	شعر کی تشریح	217
7	فیضان حق کی آٹھ منزلیں	218

Marfat.com

رسالہ مشکل حل وحل مشکل

یہ مختصر سا رسالہ مشکلِ حل وحل مشکل ، رسالہ مشکل حل، رسالہ حل مشکل، رسالہ معرفت خداوند، رسالہ مراتب المعرفت اور رسالہ درجات معرفت کے ناموں سے مختلف کتابخانوں کی زینت ہے اور ابھی تک غیر شائع شدہ ہے مشکل حل اور حل مشکل کہنے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس کا زیادہ تر حصہ ایک شعر کی عارفانہ تشریح پر مشتمل ہے مکمل شعر یہ ہے

ای مشکل حل وحل مشکل
زان سوی ازل بہشت منزل

باقی جو معرفت کے حوالے سے نام ہیں جن کی وجہ کے حوالے سے مصنف ممدوح کا یہ کہنا ہے کہ اس کائنات کا ہر معاملہ اور ہر چیز کا مقصد و مدعا معرفت اور قربِ الٰہی ہے اور معرفت کے تین درجے ہیں۔

۱۔ بدیہی درجہ یعنی عوام الناس کی معرفت۔

۲۔ استدلالی درجہ یعنی علمائے کرام کی معرفت۔

۳۔ اور شہودی درجہ یعنی عرفائے امت کی معرفت۔

اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **شاهراه شريعت محمدی و مسالك طريقت احمدی بر سالكان بيابان طريقت الخ۔**

یہ بے حد مقبول رسالہ ہے آر سی ڈی تنظیم کے زیر اہتمام شائع ہونے والی فہرست مخطوطات میں اس کے 70 قلمی نسخوں کی تفصیل موجود ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

۱۔ کتابخانۂ دانشگاہ تہران میں تحت نمبر 3258 یہ چھٹا رسالہ ہے اور یہ 1064ھ میں کتابت شدہ ہے

2۔ دانشکدہ ادبیات تحت نمبر 246 اسے محمد ہاشم نامی خطاط نے کتابت کیا ہے۔

3۔ دانشکدۂ الہیات تہران تحت نمبر 474/11 محفوظ ہے یہ 1205 میں کتابت شدہ ہے۔

4۔ تاجکستان زیر نمبر 1801۔

5۔ برٹش میوزیم لندن۔

Marfat.com

لینن گراڈ روس میں دو نسخے ہیں تحت نمبر b4464 اور نمبر c-1092۔

6۔ تاشقند میں تین نسخے ہیں (۱) 2323 (2) نمبر 2324 (3) نمبر 2325۔

7۔ کتابخانہ پیرس بلوشہ میں ایک نسخہ ہے زیر نمبر 39۔ پی۔

8۔ کتابخانہ ملک تہران دو نسخے ہیں (۱) اس کا نمبر 4250 ہے اور یہ اس مجموعے کا اٹھارہواں نسخہ ہے کتابت ابوذر سبزواری سال 902ھ (2) 4274 یہ ایک مجموعے کا سولہواں رسالہ ہے۔

9۔ کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں ۳ نسخے موجود ہیں ان میں سے ایک کا نمبر 4409 ہے جو 851ھ میں کتابت ہوا ہے دوسرا تحت نمبر 5771 محفوظ ہے۔ تیسرا مجموعہ رسائل شاہ ہمدان شارہ 14092 کا سترہواں نسخہ ہے۔

10۔ کتابخانہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ بغیر نمبر اسے ابونصر بہاؤالدین سندھی نے 1175ھ میں کتابت کیا ہے۔

11۔ کراچی میوزیم میں تین نسخے موجود ہیں nm 1957-912/40-9 یہ ایک مجموعے کا نواں رسالہ ہے دوسرے کا نمبر n.m1957-912/2 ہے۔ یہ ایک مجموعے کا دوسرا رسالہ ہے اور تیسرے کا نمبر n.m1973-240/ ہے۔

12۔ ایک نسخہ رضا اورینٹل لائبریری رامپور انڈیا۔

13۔ ایک نسخہ ٹونک انڈیا۔

14۔ ایک نسخہ سنٹرل ریسرچ لائبریری سری نگر کشمیر انڈیا۔

15۔ ایک نسخہ خانقاہ قادریہ اسلام پورہ نالندہ انڈیا۔

اوپر ہم نے اس رسالے کے 23 قلمی نسخوں کی نشاندہی کی ہے۔ احمد منزوی نے اس کے 70 قلمی نسخہ جات کا ذکر کیا ہے جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے عزیز! جان لے! کہ تمام حکماء اور علماً کا کتابیں تصنیف کرنے اور انواع علوم وضع کرنے کی غرض و غایت صرف اور صرف کتب الٰہی اور سنت رسول کی معرفت ہے، تمام علوم اسرار شریعت اور آدابِ طریقت کی تحصیل کے اوزار و آلات ہیں اور تمام رسولوں کے بھیجنے اور جمیع کتابوں کے نازل کرنے کا مقصد ذاتِ متعالیہ عزشانہ کی معرفت ہے اور معرفت کے درجات آدمی کی استعداد و قابلیت میں کمی وبیشی ،ضعف وقوت اور نقصان و کمال کی بناء پر متفاوت اور مختلف ہیں۔(معرفت کے تین درجے ہیں۔

درجۂ اول (معرفت بدیہی)

معرفت کا (یہ درجہ عوام الناس کا ہے) یہ معرفت کا سب سے ادنی درجہ ہے کہ آدمی جان لے کہ اس کا ایک خدا ہے وہ یکتا ہے، قادر ہے، قدیم ہے، بے مثل ہے، اور بے ہمتا ہے، اس نے جو چاہا کر دیا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اتنے مقدار کی معرفت میں تمام اہل ایمان شامل اور جملہ احمق، جنگلی اور جاہل سب شریک ہیں۔

درجۂ دوم معرفت استدلالی

معرفت کا یہ دوسرا درجہ ہے کہ معرفت کا یہ درجہ علمائے رسوم کو حاصل ہے وہ الفاظ وعباراتِ کتاب وسنت کے مفہوم ،مضمون ،اور لوازم سے معرفت الٰہی اخذ و درک کرتے ہیں اور وہ عقلی ونقلی دلائل کی مدد سے ایک پیدا کرنے والے صانع کو جانتے اور مانتے ہیں۔

درجۂ سوم معرفت شہودی

معرفت کا یہ تیسرا درجہ ہے کہ یہ تذکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے بعد انبیاء اور اولیاً کوانواع واقسام کے تعریفات الٰہی سے حاصل ہوتا ہے وہ وحی، الہام، القائے ملکی الہاماتِ ربانی اور حقائقِ عرفانی ہیں شروع میں تجلیاتِ ربانی کے جام اسرار اور حقائقِ عرفانی کے جام آثار سے ذوقِ شہودی حاصل کرتے ہیں بعض (تیز مزاج) تو شطح گوئی کے ساتھ جنگ کا آغاز کرتے ہیں، بعض بادیۂ سرگشتگی میں مبہوت وحیران اور ششدر پڑے رہ جاتے ہیں اور بعض کو ہر وصال حق پانے اور وصول بدرگاہِ جلال و جمال کی امید میں دریائے اسرار میں غواصی کرتے ہیں اور مشکلات کوحل کرنے اور اشکالات کی توضیح وتبیین میں ید بیضا (کرامت وکارہائے نمایاں) دکھاتے ہیں۔ پس اسی

Marfat.com

گروہ کی ہمتوں کے پرندے فضائے قِدم میں جولانی و پرواز کی جرأت کرتے ہیں لیکن اپنے افہام وعقول کے پروں سے:

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبُّ الْاَرْبَابِ (حدیث نبوی)	یہ خاکی پتلے کہاں اور رب کائنات کہاں؟

کہتے ہیں اور (اپنی جرات و بے باکی پر نادم ہو کر) آہ وزاری کرتے ہوئے خود کو مقام حیرت واستعجاب میں ڈال دیتے ہیں۔ صفوف نبوت وولایت کے مبارز (بہادر سپاہی) ارواح کے کانوں میں ندائے:

وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا	تمہیں تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے

(اس پر تم کیوں اتراتے ہو؟) سے آگاہ وتنبیہہ کرتے ہیں۔ ریاض تقدیس کے بلبل:

سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنٰكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ	اے ذات پاک ہم نے تجھے کما حقہ نہیں پہچانا

کا نغمہ الاپنے لگتے ہیں اور بارگاہ نبوت کے نقباً تنزیہہ:

لَآ اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ	اے ذات پاک! تیری حمد وثنا کی کوئی حد نہیں

پڑھنے کو اپنے وقت کا ورد و وظیفہ بناتے ہیں اور میدان ولایت کے شہسوار فرمان:

وَمَا قَدَرُ اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اللہ کی کما حقہ قدر نہیں کی

پڑھتے ہیں۔ دقائق احکام کے تیز بین عقول وافہام کے تھوڑے اور حقیر سرمایے کو:

عَلَيْكُمْ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ بوڑھی عورتوں کے دین وقرض سے بچو

کے تحت زاویہ سلامت میں ڈھوتے ہیں۔

ان سے واضح ہو جاتا ہے کہ تمام مخلوقات کے افہام وعقول کے پرندے تمام ممکنات کے صرف اور صرف اشارات وعبارات میں جولانی و پرواز کرتے ہیں وہ خطۂ کائنات کے آس پاس ہی پھرتے ہیں جب یہاں سے سراپردۂ جناب قدسی کی سرحد میں پہنچتے ہیں تو تقدیس جلال کے اشعاع کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے کیونکہ:

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمِلَةً لَاَحْرَقْتُ (حدیث نبویؐ)	اگر بال برابر آگے بڑھوں تو جل جاؤں

شعر کی تشریح

جب تم نے یہ مقدمہ جان لیا اب جان لے کہ جس (شاعر) نے کہا کہ

''ای مشکلِ حل وحلِ مشکل''

شاعر اس سے کیا چاہتا ہے؟ مختصراً یہ جان لے کہ قائل کا یہ کہنا کہ

Marfat.com

''اے مشکلِ حل ''

بیانِ حمد کی زبان ہے یعنی اے ذات عظیم! تمام ملائکہ، انبیاء ومرسلین کی زبانیں اور تمام نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی عبارات وبیان مشکلات دینی کے حل کے ذرائع ہیں اور کائنات کے دشواریوں کی وضاحت وتبیین کے لئے ہیں یہ سب تیری ذات متعالیہ کی (کماحقہ) تشریح سے قاصر ہیں اور تمام کے عقول وافہام جناب کبریا کی معْرفت کے ادراک سے عاجز ودرماندہ ہیں۔

(شاعرنے) فرمایا کہ

''حل مشکل''

یہ الفاظ (ضرورت شعر کی بنیاد پر ہیں یہ اگرچہ مفعول ہیں مگر یہاں فاعل مراد ہے یعنی مشکلات کو حل کرنے والے یعنی اے ذات علیم! تمام مخلوقات کے اشکال اور تمام موجودات کے اسرار تیری بارگاہِ علم میں آفتاب کی مانند روشن اور واضح ہیں تمام رسولوں کے بھید وراز تیری محل بصیرت میں روشن وظاہر ہیں اور اغبیاؔ وجہلاؔ کے ذہنوں پر پڑے ہوئے اسرار کے دبیز پردوں اور حجاب کی موٹی تہوں کے باوجود اس رؤف ومہربان کی عنایتِ تعلیم اور ہدایتِ تعریف سے (ان کا سمجھنا) سہل وآسان ہے۔

اے عزیز! ازل الگ چیز ہے اور ازل الازال الگ چیز۔ ازل اس آغاز سے عبارت ہے جس کی عدم سے ابتداء کے ساتھ اضافت ونسبت ہے اور یہ عالم ارواح کا مبداء (نقطۂ آغاز) ہے پس افرادِ موجودات میں سے ہر ہر فرد اس مرتبے میں ازلی ہے۔

ازل الازال مطلقا بقائے وجود کی درازی سے عبارت ہے اور یہ زمانے کے لحاظ سے مسبوق (سبقت یافتہ) ہے نہ کہ عدم سے ابتدا۔

فیضانِ حق کی آٹھ منزلیں

جب تم نے یہ مقدمہ جان لیا۔ اب جان لے کہ فیض وجود، ہویتِ غیب کے مطلع جود سے طلوع ہوتا ہے یہاں تک کہ عالم اجسام پر (فیض پہنچا کر) ختم ہوتا ہے اور مراتب جبروتی وملکوتی کے منازل میں سے آٹھ منزلوں سے گزرتا ہے۔

مرتبۂ اول حی (حیات وزندگی) ہے اس مرتبہ میں صفت حیات وزندگی (کی صورت میں) فیض کا نزول ہوتا ہے اس مقام پر اسے ماہیتِ وجودی اور سرّ روحانی کہتے ہیں۔

مرتبۂ دوم مرتبۂ علمی ہے جب اس مقام سے منزل علم میں نزول ہوتا ہے تو اس مقام میں صفت علمی سے متصف ہوتا ہے یہاں اسے معلوم کہتے ہیں۔

مرتبۂ سوم مرتبۂ ارادت ہے پھر اس منزل سے منزل ارادت میں نزول ہوتا ہے اور آدمی مریدی کے

Marfat.com

رنگ میں رنگ جاتا ہے اس مقام میں اسے مراد کہتے ہیں۔

مرتبۂ چہارم مرتبۂ قدرت ہے پھر اس منزل سے منزلِ قدرت میں نزول ہوتا ہے وہاں سے قدرت کے آثار کسب کرتا ہے اس مقام میں اسے مقدور کہتے ہیں۔

مرتبۂ پنجم مرتبۂ ساعت ہے پھر اس منزل سے منزلِ سمع میں نزول ہوتا ہے اور اس کی حقیقی صفت اس کے ہمراہ ہو جاتی ہے اس مقام میں اسے مسموع کہتے ہیں

مرتبۂ ششم مرتبۂ بصارت ہے پھر اس منزل سے منزل بصارت میں نزول ہوتا ہے اس مقام ولایت میں بینائی اس کی صفت بن جاتی ہے اس مقام میں اسے ملحوظ کہتے ہیں۔

مرتبۂ ہفتم مرتبۂ کلام ہے پھر اس منزل سے منزل کلام میں نزول ہوتا ہے اور احکام میں تصرف کرتے ہوئے کلام روحانی کے اخذ کرنے کے لئے وہ مستعد ہوتا ہے اس مقام میں اسے کلمہ کہتے ہیں۔ افرادِ وجود کا ہر فرد کلمات الٰہی میں سے ایک کلمہ ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق فرمایا ہے کہ:

كَلِمَةٌ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ (النساء ۱۷۱) وہ ایک کلمہ ہیں جسے مریم میں ڈالا

یہ سب مراتب وجود ہیں ان اسمائے الٰہی (حی، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر) کو آئمۂ اسماء اور مفاتیح الغیب (غیب کی کنجیاں) کہتے ہیں۔

مرتبۂ ہشتم مرتبۂ عالم ارواح ہے ان کے بعد آٹھویں منزل جو عالم ارواح ہے، میں نزول ہوتا ہے اسے عالم ملکوت اور عالم غیب بھی کہتے ہیں اس مقام میں یہ تمام صفات کامل ہو جاتی ہیں۔

پس وہاں سے تدبیر بدن کی غرض سے منزل شہادت میں نزول ہوتا ہے عالم حسی میں خارجی وجودِ شخصی ظاہر ہوتا ہے اس ظہور کے ساتھ دائرۂ وجود کا نصف کامل ہوتا ہے اور اس کے مقابل نصف سے مل جاتا ہے۔

پس تم نے معلوم کر لیا کہ عالم ارواح عالمِ ملکوت ہے افراد و اعیان کے وجود کا ازل (آغاز کائنات) عالم مادی ہے اور عالم حسی کے افراد میں سے ہر فرد اس عالم میں ایک حقیقت ہے کہ وہ ازل سے موجود ہے اور وہی ازل الازال کا عکس ہے اور بقائے ہویت کی درازی ہے پس جس نے کہا کہ

زان سوی ازل بہشت منزل

اس نے سچ کہا کیونکہ فیضِ وجود، ہُویت غیب سے مراتبِ جبروتی کی سات منزلوں سے گزر چکی ہے یہاں تک کہ منزل ملکوت میں پہنچ گیا ہے جو اعیانِ مقیدہ کی ازل ہے۔ حضرت حق تعالیٰ جو مطلوبِ حقیقی ہے، اس منزل ہشتم کے سوا ہے واللہ اعلم بالحقائق

والسلام علی من اتبع الھدی

☆☆☆

Marfat.com

رسالۂ مشیت

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ مشیت اور اس کے نسخے	221
2	ایک احمقانہ کام اور اس کا حاصل	223
3	عمل کا درست طریقہ اور اس کا نتیجہ	224
4	ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت	224
5	اعلیٰ مقاصد کیلئے سخت محنت درکار	225
6	قرب الٰہی کا حصول	226
7	عاشقان الٰہی	227

Marfat.com

رسالہ مشیت

یہ رسالہ اہل علم کے ہاں ''رسالہ مشیت'' یا ''رسالہ مشتیہ'' کے عنوان سے مشہور و معروف ہے اصل رسالے کا غالباً شاہ ہمدان نے کوئی نام نہیں رکھا غالباً نسخہ نویس کاتبوں نے مندرجات دیکھ کر اس کا نام مشیت رکھ دیا ہے۔ یہاں مشیت سے مراد مشیت و ارادہ و خواہش الٰہی ہے۔

اس رسالے کا آغاز میر سید علی ہمدانی ایک شعر سے کرتا ہے پھر ایک خوبصورت تمثیل لاتا ہے اس تمثیل میں پیاسے لوگوں کے لئے ایک شخص ایک کنواں قائم کرتا ہے کنواں کو موزون جگہ پر گہرائی تک کھودنے، تعمیر کرنے کی بجائے وہ ایک گڑھا سا بناتا ہے جس میں دور سے پانی لا کر ڈالتا ہے اور اسے کنواں قرار دینے کے ساتھ ساتھ پیاسوں کی سیرابی کا ذریعہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ شاہ ہمدان اس کی اس شارٹ کٹ کام کو بے وقوفی، ناپائدار اور فضول سمجھتا ہے۔ اسی طرح بعض عرفانی اصطلاحات کو یاد کر لینے اور اس پر اترانے کو فضول قرار دیتا ہے جس طرح کنواں کھودنے کے لئے منصوبہ بنانا، موزون جگہ کا انتخاب کرنا، کھودنے کا سامان مہیا کرنا، گہرائی تک کھودنا پھر اس کی تعمیر و نگہداشت کرنا محنت طلب کام ہے اسی طرح روحانیت و عرفان کے حصول کے لئے آدمی کو سخت محنت اور طویل وقت تک ریاضت و مشقت کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر گوہر مقصود ہاتھ آتا ہے۔

اس رسالے کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ آیا صوفیہ ترکی۔ ایک مجموعہ نمبر 2873 کا گیارہواں نسخہ یہی رسالہ ہے۔

2۔ تہران یونیورسٹی ایران نمبر 3258 کا چوتھا نسخہ ہے۔

3۔ تہران یونیورسٹی ایران کے دانشکدہ ادبیات میں نمبر 346 ایک نسخہ موجود ہے۔

4۔ تہران کتابخانہ ملک ایران میں دو نسخے ہیں اول نمبر 4250/22 یہ نسخہ 907ھ میں ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے کتابت کی ہے اس کے ساتھ حضرت امیر کے 27 گفتار بھی ہیں اور دوم 4274/8 کا آٹھواں نسخہ اس کے ساتھ 24 گفتار ہیں۔

5- لینن گراڈ روس میں مجموعہ نمبر c-1092 میں اس کے نسخے تحت نمبر 256,190 موجود ہیں۔

6- ادارہ علوم شرقیہ تاشقند میں دو نسخے ہیں اول 2312/xvii عبدالرحمٰن بن علی کے ہاتھوں 991ھ میں

Marfat.com

کتابت ہوا ہے دوم 754/ii جو 1245ھ میں نامعلوم کاتب نے کتابت کیا ہے۔

7۔ آستان قدس رضوی ایران نمبر 1790 نسخہ ہے۔

8۔ مجلس شورائے اسلامی ایران نمبر 3660 کا ساتوں نسخہ یہی ہے۔

9۔ گنج بخش نمبر 4409 یہ نسخہ 851ھ سے قبل کا لکھا ہوا ہے۔

10۔ گنج بخش نمبر 54176 اس پر سال درج نہیں ہے۔

11۔ انجمن ترقی اردو کراچی نمبر 2 ق ف 43 اس پر ایک مہر ہے جس پر 1158ھ کا سال درج ہے۔

12۔ ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ اسے بہاؤالدین سندھی 22 محرم 1176 کو مکمل کیا ہے۔

13۔ تہران یونیورسٹی ایران نمبر 3258 موجود ہے۔

14۔ برٹش میوزیم لندن میں ایک نسخہ موجود ہے۔

15۔ تاجکستان نمبر 2190 کے تحت ایک نسخہ موجود ہے۔

16۔ تاشقند میں تین نسخے نمبر 2348 تا 2350 موجود ہیں۔

شائع شدہ نسخے

یہ رسالہ پہلی بار ڈاکٹر نعمت اللہ ایران زادہ کی تحقیق و تحلیل اور توضیح کے ساتھ 2005 میں دانش شمارہ 81 میں شائع ہوا ہے

اوپر ہم نے 18 قلمی اور ایک چھاپی نسخے کا تعارف پیش کیا ہے اس سے اہل علم وفضل کے ہاں اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

رسالہ مشیت

پی نہ بری ذرۂ زان چہ طلب میکنی
تا نشوی ذرہ وار درغم او ناپدید
کار کن ار عاشقی، بارکش ار مفلسی
آن کہ برین سرسری یار نیاید پدید
سوختہ شو تا مگر در تو فتد آتشی
کآتش او چون بجست سوختہ را بر گزید

☆یعنی جس کو تم چاہتے ہو اس کے سامنے جب تک تم ذرہ نہ بن جائے اور اس کے فکر وغم میں نابود نہ ہو جائے تم اس سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم عاشق ہے تو عشق کا کام کرو اگر مفلس ہے تو بوجھ ڈھویا کرو کیونکہ ایسے آسان اور سرسری باتوں سے محبوب ظاہر نہیں ہوا کرتا۔ تمہیں عشق کی آگ میں پڑ کر جلنا ہوگا کیونکہ جب آتش عشق بھڑک اٹھتی ہے تب کسی جلنے والے کو ہی معشوق چن لیتا ہے

ایک احمقانہ کام اور اس کا حاصل

اے درویش! اس قسم کے معاملات میں تمہاری گفتگو، تم جیسے لوگوں کی گفت وشنید اور اس قسم کی عبارتوں کا اظہار ایسے (بیوقوف لوگوں کے) قلب سلیم میں بیٹھ جاتا ہے:

''جس نے مفاد عامہ کے جگہوں پر پانی کا کنواں دیکھ لیا جس سے لوگ ہر قسم کا نفع اٹھاتے اس نے سقاوغیرہ سے چاہا کہ اس کے لئے بھی پانی کی کوئی جگہ یا پانی کی کوئی منزل ہو اس نے خشک بیابان میں ایک خشک گڑھے کو تلاش کیا پھر دور دراز موجود ایک کنواں سے پانی لایا اور اسے مذکورہ گڑھے میں انڈیل دیا وہ بے قوف احمق اتنا بھی نہ جانتا تھا کہ پانی حاصل کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے''

صحیح طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے (اچھی طرح غور وخوض کر کے منصوبہ بندی کرے پھر موزون جگہ منتخب

Marfat.com

کرکے) وہاں کنواں کھودنے کے لئے خوب کوشش کرنی چاہیے تا کہ اصل مقصد تک پہنچ جائے پھر بھی ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ پانی پینے اور نفع اٹھانے کے قابل ہے یا نہیں؟ کیونکہ پانی کا ذائقہ، بو اور رنگ معنوی لحاظ سے چشمے والی زمین کی استعداد اور قسم پر منحصر ہوتا ہے فی الجملہ جدوجہد سے فراغت اور پانی برآمد ہونے کے بعد پانی اگر بدبو، تلخی اور شورے کی آمیزش سے پاک و خالی ہو تو وہی ہمارا مطلوب و مقصود ہے ورنہ وہ مردود پانی ہے اور کوئی بھی اس کی جانب رُخ نہیں کرے گا۔ البتہ اتنا ہوگا کہ اس کے ظاہر ہونے سے لوگ پانی ادھار لینے، تری یا نمی دیکھ کر زمین کو (جگہ جگہ) کھودنے کی تکلیف سے مامون ہو جائیں گے۔

عمل کا درست طریقہ اور اس کا نتیجہ

جب یہ مقدمہ معلوم کر لیا اب سوچو کہ اس مطلوب کے طالب کے لئے کسی راستے میں اس قسم کی سعی کوشش جو پانی لا کر کسی گڑھے میں انڈیل کر کنواں قائم کرنے سے عبارت ہے، کسی کنواں کے کھودنے کی جدوجہد کے بغیر کسی صورت ممکن نہیں اسی طرح اس قسم کے کلمات کا علم اور اسی قدر ادراک پر اکتفاء کرنا سوائے محرومی کے کچھ نہیں ملتا ان اصطلاحات کے معانی سمجھ لینے سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا اس کی بدولت حجاب بے گانگی اور ظلمت شرک سے نجات مل جاتی ہے۔

ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت

لیکن ان معانی کے محض سمجھنے کے نتیجے میں سریر ولایت کے سروروں کے آس پاس بھی نہیں پہنچ سکتا سنی سنائی روایات پر کان دھرنے اور زبانی قصے کہانیوں کے بولنے سے زلالِ (آبِ شیریں) محبت اور کاساتِ (جام)عنایت:

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا اور انہیں اپنے رب نے پاک وصاف و شفاف شربت پلایا

نہیں چکھ سکتا۔ جب تک حیوانی خبیث نفس اور انسانی مردود صفات کو سالوں سال توبہ و انابت کی کٹھالی و بھٹی میں قسم قسم کی مجاہدوں کی آگ میں جلا کر اور طرح طرح کے ریاضیات کے شکنجے میں کس کر پاک و صاف نہ کیا جائے ۔افکار فاسدہ اور تصورات باطلہ کے محرکات جو نفس امارہ کے لشکر ہیں، کے سروں کو ذکر مشروطہ کے گرز سے نہ کچلا جائے جس کے نتیجے میں آدمی کے باطن پر افسوس و ندامت کا انمول و نایاب درد غالب نہ آئے یہاں تک کہ وہ عمر عزیز کی راتوں کو نوحہ اور آہ و زاری و فریاد کرنے میں دن نہ بنائے تب تک ان سعادتوں اور خوش نصیبوں کے آثار کی بو سالک کے مشام جان تک نہیں پہنچ سکتی ۔

بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِيْ وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ

Marfat.com

تَرُوْمُ الْعِزَّ ثُمَّ تَنَامُ لَيْلاً يَخُوْضُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ اللَّالِي

☆یعنی سعی وجد وجہد کے مطابق ہی بلندی و بزرگی حاصل کی جاسکتی ہے جو شخص بلند و بالا مقاصد تک رسائی چاہتا ہے اس کیلئے دن رات ایک کرنا پڑتا ہے۔ جب عزت و احترام بحال/ مطیع ہو جائے پھر آرام سے سو جاتا ہے سمندر میں وہی غوطہ لگاتا ہے جو لعل و جواہر کا طالب ہوتا ہے۔

سالها باید که تایك سنگ اصلی ز آفتاب

لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

☆یعنی سالہا سال درکار ہوتا ہے تب کوئی پتھر بدخشان میں لعل یا یمن میں عقیق بن جاتا ہے مختصر مدت، معمولی کوشش اور آسانی سے کوئی اہم کا سر انجام نہیں ہو سکتا۔

اعلیٰ مقاصد کے لئے سخت محنت درکار

اے عزیز! کانوں سے شہد کا نام سننا یا زبان سے شہد کا تذکرہ کرنا الگ بات ہے شہد کی مٹھاس کا چکھنا بالکل الگ بات، حلاوت شہد پا کر اس سے لطف اندوز ہونا دوسری بات ہے۔ شہد کا نام لینا، اس کی صفات سننا ہر وقت ہر شخص کے لئے ممکن اور آسان ہے لیکن اسے چکھنا اور اس سے لطف اندوز ہونا سعی، کوشش اور اسباب تحصیل کے شرائط پر قیام پر موقوف ہوتا ہے۔ اسی طرح مختلف اصطلاحات اور ان کے اشارات کا نام لینا شہد کا نام لینا سمجھ لیں، ان اصطلاحات کے معانی کی تفہیم شہد سے متعلق سننا جان لیں، شرائطِ سلوک کی دل و جان سے سختی کے ساتھ پابند ہونا شہد کے تحصیل اسباب کی مانند سمجھ لیں، باطن میں نسیم عنایت الٰہی کی تاثیرات کا ظہور شہد چکھنے کی طرح جان لیں اور سالک کی ہستی کا جذبات الٰہی کی مقناطیس میں جذب ہو جانا، عوالم علوی و سفلی کے اطوار غیوب میں قلبی، سری اور روحی آئینے کا بدل جانا، واردات غیبی کے مشاہدے سے وجد میں آنا، سکر و مستی پانا حلاوت و مٹھاس شہد کی لذت جان لیں۔ جس طرح شہد کھانے والے اور شہد دیکھے بغیر اس کے بارے میں گفتگو کرنے والے میں کوئی نسبت نہیں ہوتی اسی طرح راہ سلوک طے کرنے والے اور اسے طے کیے بغیر اس سے متعلق گفتگو کرنے والے کے درمیاں اتنا دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا جتنا بتانے کے حد امکان میں آسکے یا کسی بیان وصفت کے میزان میں تل سکے

از تو خبر بنام و نشان است خلق را

وانگه همه بنام و نشان از تو بی خبر

نقش تو در خیال خیال از تو بی نصیب

یاد تو بر زبان و زبان از تو بی خبر

شرح و بیان تو چه کنم زانکه تا ابد

Marfat.com

فهم از تو عاجز است و بیان از تو بی خبر

☆یعنی اے اللہ! تیرے بہت سے بندے تیرے نام ونشان کی خبر دیتے پھرتے ہیں لیکن وہ تیرے حقیقی نام ونشان سے بے خبر ہیں۔ تیرا نقش لوگوں کے خیال میں موجود ہے لیکن خود خیال تیری معرفت سے محروم ہے تیرا ذکر لوگوں کی زبانوں پر جاری ہے لیکن زبان تجھ سے بے خبر ولاعلم ہے۔ تیری شرح وبیان میں کیا کروں کیونکہ میرا فہم تیری سمجھ سے قاصر اور میرا بیان تجھ سے بے خبر وناواقف ہے۔

قربِ الٰہی کا حصول

اے عزیز! اگر اس معنی کے اسرار آسمان کی بلندیوں میں ملتے تو آسمان میں رہنے والے مَا عَرَفْنَاكَ اے پاک ذات ہم تجھے کما حقہ نہ پہچان سکے۔ کے فریاد کے نعرے نہ لگاتے اور عالم خاک کے رہنے والوں کیلئے بارگاہ حق میں رسائی میسر آتے تو اہل زمیں ہزاروں لاکھوں حسرت وندامت اور آہ ونالہ کے باوجود خاک پر رہنے پر مجبور نہ ہوتے (بلکہ آسمانوں میں چلے جاتے) نہ ساکنین آسمان کو اس حال کی خبر ہے اور نہ خطہء خاک کے باسیوں پر اس اسرار کا کوئی اثر ہے۔

بدو گر رسیدن میسر شدی

جهان را به پهلو بگر دیدمی

☆یعنی اگر اس تک رسائی میسر ہوتی تو میں جہاں وکائنات کو پہلو سے گردش دیتا اور اسے ترک کر دیتا۔

اور ہے

نیست گوئی این حقیقت یانیم من اهل راز

ذره ای گر ا هلمی این در نماندی بسته باز

☆یعنی اسے نہ کہہ دیں یا میں اہل راز میں سے نہیں ہوں اگر مجھ میں ذرا بھی اہلیت ولیاقت ہوتی میرے لئے یہ دروازہ (کھلا رہتا اور) کبھی بند نہ ہوتا۔

لاکھوں عاشق خون کے آنسو پی رہے ہیں اور لاکھوں سالک بے قرار ہیں وہ زمانوں، قرنوں کے ہر آن اور ہر لمحہ اس سعادت کے بوئے نسیم کیلئے اپنی جان نثار کرتے اور اپنی عمر عزیز کو اس کیلئے قربان کرتے ہیں لیکن انجام کار وہ ہیبتِ

مَالِلتُّرَابِ وَرَبُّ الْاَرْبَابِ یہ مٹی کہاں اور وہ رب الارباب کہاں؟

کے غلبے کے ساتھ ان کا منہ بند ہو جاتے ہیں، ان کی جگر سوکھ جاتی ہیں وہ جس راستے سے گئے تھے سوزِ دردِ فراق اور محنتِ آتشِ اشتیاق کے ساتھ پھر واپس لوٹ آتے ہیں اور یہ الاپتے ہیں ہے

Marfat.com

آن ره که می آمدم کدام است ای جان
تا باز روم که کار خام است ای جان
درهر گامی هزار دام است ای جان
نامردان را عشق حرام است ای جان

☆یعنی اے محبوب! جس راہ سے میں آیا تھا وہ کہاں ہے تا کہ میں اس سے واپس جاؤں کیونکہ ابھی کار عشق خام ہے۔اے محبوب ہر قدم پر ہزاروں جال بچھے ہوئے ہیں ان سے سرخرو ہو کر نکل جانا جوانمردوں کا کام ہے میرا دعویٰ ہے کہ عشق نامردوں کیلئے حرام ہے۔

عاشقان الٰہی

اے عزیز! اس راہ کے چلنے والے اور اس درگاہ کے محرم عاشقان جانباز اور شیدایان تن گداز ہوتے ہیں وہ خواہشات کی گائے کو تلوار ناکامی سے قربان کر دیتے ہیں اور تعلقات دنیوی کی رسیوں کو

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ (انعام۶)	کہہ دو اللہ! پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ وہ اپنے فکر وغم میں گھلتے رہیں

کی قینچی سے کاٹ ڈالے ہیں غرور دشمن کے دھوکے کو جو

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ　شیطان ان سے جھوٹے وعدے کرتا اور انہیں سبز باغ دکھا دیتا ہے

سے عبارت ہے، تبرا کہا گفتگوؤں کی رعونت سے اپنے روئے ہمت کو زبردست جستجو کی طرف موڑ دیا جسمانی لذتوں اور راحتوں کو قدم عزیمت سے روند ڈالا، دنیا کے غمکدے میں اپنے نفس کا ماتم کیا تمام اخروی منفعتوں اور سہولتوں کو رد کر دیا بادیہ طلب میں ناگواری کو تحمل کرنا اور بلاؤں کے جاموں کے چسکے لینا اپنا شعار بنایا توحید علمی کے حصول کے بعد توحید عملی کی حصول کے مرحلے میں سنی سنائی اور سوچی سمجھی باتوں سے لوح ضمیر کو دھو ڈالا اور اس امید میں کہ

مَنْ آثَرَ هَوَانِيْ عَلٰى هَوَاهُ　میرے عشق ومحبت نے اس کے اپنے خواہش پر غلبہ پالیا۔

کے تحت قمار بازان افلاس کے صف میں شامل ہو جائے اور نسیمات عنایت کے راہ گزار خاک نشینوں میں نفحات الطاف ربانی سے مشرف ہو جائے، عرصہ ولایت میں سبقت لے جانے والے اور بادیہ ہدایت کے خضر صفت ظلمات طبیعت سے عین الحیوۃ حقیقت کی راہ طے کر سکے علوم حقیقی کے نچوڑ والے چشمۂ آب حکمت سے جو شہود اسرار اور مطالعہ اخبار کا پھل دینے والا ہے، چسکیاں لے سکے بانجھ پن والے مجرد اصطلاحات یاد کرنے کی تکلیف سے جو ادھار کے پانی کی مانند ہے، کانوں کی ڈول اور تقلید پر مبنی دلائل کے ذریعے بتوں کے گمراہ کن خیالات کے

Marfat.com

کنواں میں ملتا ہے، سے مستغنی و بے نیاز ہو جائے سری وروحی انوار کشف والے فیضان کے نتائج سے بہرہ ور ہو جائے حسی مکدر زندگی کے قید لباس سے آزاد ہو جائے اور صفات ملکی، اخلاق الہیٰ اور حیات طیبہ سے زندہ جاوید ہو جائے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنے اولیاً کے مقاصد و مآثر ارزانی فرمائے اور ہمیں اپنے اصفیاء کے مشارب میں پہنچادے انه قریب مجیب والحمد لله وحده

والسلام علی من اتبع الهدی

☆☆☆

Marfat.com

واردات امیریہ

اثر

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مشمولات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	واردات امیریہ اور اسکے نسخے	231
2	راہ حق کے دو سالک	235
3	بندۂ آزاد اور سچا محبّ حق	236
4	دنیا اور اہل دنیا	236
5	حقیقی دولتمندی و غنیٰ	237
6	مال و دولت دنیا	237
7	صدق و اخلاص اور کرامت	237
8	ذکر و فکر اور محاسبہ	238
9	مقام تمکین و مقام تلوین	238
10	صحو و محو اور تجرید و تفرید	238
11	حق و بندے کے درمیان ۴ رکاوٹیں	239
12	نفس انسان اور اس کی حقیقت	239
13	ذکر الٰہی اور دل	240
14	خلعت سعادت کے راغب کی نشانی	240
15	حقیقی اور خود ساختہ ولی	241
16	مقلد و محقق کی گفتگو	241
17	موافق و منافق کا طریقہ	242
18	سعی و کوشش	243
19	گنج ولایت کے چار ارکان	244
20	دنیا کی حقیقت	245
21	قاضی الحاجات کی درگاہ میں مناجات	246

Marfat.com

واردات امیریہ

مختلف بزرگوں نے اپنی واردات کو نظم ونثر اور تحریر و تقریر میں پیش کیا ہے حضرت علی علیہ السلام کا خطبۃ البیان اسی نوعیت کی تقریر ہے۔ بزرگان صوفیہ میں سے کثیر تعداد کی واردات روحانی تصوف کی کتابوں میں اور الگ کتابی شکل میں موجود ہیں جن میں خواجہ عبداللہ انصاری کا رسالہ واردات و مناجات، خواجہ میر درد دہلوی کا رسالہ واردات، میر سید محمد نوربخش کا واردات نوربخش اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا واردات حرمین شریفین وغیرہ بہت مشہور ہیں ان میں سے واردات نوربخش نظم میں اور باقی نثر میں ہیں عام طور پر شعراء ''ساقی نامہ'' میں اپنی واردات قلبی بیان کیا کرتے ہیں ۔

زیر نظر رسالہ حضرت امیر کی نفسی و قلبی اور روحانی واردات پر مبنی رسالہ ہے اس کا آغاز و انجام پر سوز مناجات سے ہوتا ہے جبکہ درمیانی حصہ سارا کا سارا اقوال زرین پر مشتمل ہے حیرت انگیز طور پر اس میں کسی غیبی واقعے یا واردات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

یہ رسالہ حضرت امیر کے مشکل ترین رسائل میں سے ہے کیونکہ یہ مختصر مگر جامع جملوں پر مشتمل ہے اور ہر مطلب دو جملوں میں ادا ہوتا ہے اور یہ دو جملے مسجع و مقفی ہیں کبھی کبھی دو کی بجائے تین جملوں تک جا پہنچتا ہے اس طرح فارسی نثر میں فصاحت و بلاغت کا شاہکار بھی ہے اور معنوی لحاظ سے حقائق و معارف کا سمندر بھی۔

ڈاکٹر محمد ریاض خان کے مطابق حضرت امیر کے نامور عقیدت مند مرید سلطان بہرام شاہ حاکم بلخ و بدخشاں اس کے بعض جملوں کو بطور وظیفہ پڑھا کرتے تھے۔

ہم نے پہلے ہی لکھ دیا ہے کہ اس رسالے کا درمیانی حصہ اقوال زرین پر مشتمل ہے اسی موضوع پر حضرت امیر کا ایک اور رسالہ منہاج العارفین کے نام سے موجود ہے جس میں 143 اقوال زرین درج ہیں رسالہ منہاج العارفین کے اقوال زرین ایک ایک جملے پر مشتمل ہے جبکہ زیر تبصرہ رسالے کے اقوال زرین دو دو بعض اوقات تین تین جملوں پر مشتمل ہے یہ اقوال زرین شاہ ہمدان کے اپنے اور بعض مختلف بزرگوں کے ہیں لیکن آپ نے کسی کا نام نہیں لیا۔

اس رسالے کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

Marfat.com

ا۔ مرکزی کتابخانہ دانشگاہ تہران ایران میں اس کے دو نسخے شمارہ 3258 اور شمارہ 3915 محفوظ ہیں اول الذکر ایک مجموعے کا ساتواں رسالہ ہے اور 1064ھ میں کتابت شدہ ہے۔

2۔ ملک تہران ایران میں چار نسخے محفوظ ہیں اول تحت نمبر 4250- جسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے 907ھ میں کتابت کیا ہے۔ دوم 4274 جسے محمد سعید بن محمد تقی نے 1081ھ میں کتابت کیا ہے سوم 4275 یہ اس نسخے کا بائیسواں رسالہ ہے اور چہارم 4379 جو 1056ھ میں کتابت شدہ ہے۔

3۔ تاجکستان میں ایک نسخہ ہے ۔

4۔ آستان قدس رضوی مشہد ایران میں دو نسخے تحت نمبر-189 اسے سلماسی نامی کاتب نے 1298ھ میں کتابت کیا ہے۔

5 تاشقند تاجکستان میں تین نسخے ہیں نمبر۔1۔2351 نمبر2۔2352- نمبر3-2353۔

6۔ کتابخانہ آیا صوفیہ استنبول ترکی میں ایک نسخہ ہے زیر نمبر 1791۔

7- لینن گراڈ روس میں c-1092 کے تحت ایک مجموعے میں دو نسخے c-86 اور c-662 محفوظ ہیں جو 944ھ میں کتابت ہوئے ہیں۔

8- ریسرچ لائبریری سری نگر میں بھی اس کے چار نسخے 1066، 1600، 1548 اور 1979 موجود ہیں جو چاروں مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہیں

9۔ کتابخانۂ رضا رامپور انڈیا میں دو نسخے ہیں (ا) نمبر 787 (2) نمبر 866۔

10۔ کتابخانۂ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں ۳ نسخے موجود ہیں ان میں سے ایک کا نمبر 4409 ہے جو 851ھ میں کتابت ہوئی ہے دوسرا تحت نمبر 5471 بلا تاریخ محفوظ ہے اور تیسرا مجموعہ رسائل شاہ ہمدان شمارہ 14092 کا دوسرا رسالہ ہے۔

11۔ کتابخانۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ بلا نمبر اسے ابونصر بہاؤالدین سندھی نے 1175ھ میں کتابت کیا ہے۔

12۔ کراچی میوزیم میں ایک نسخہ موجود ہے nm 1957-912/40-8

13۔ انجمن ترقی اردو کراچی میں ایک نسخہ زیر نمبر 2 ق ف 43 - محفوظ ہے۔

14۔ ایک نسخہ نذر صابری اٹک کیبل پور کے پاس ہے۔

15- ایک سید علی چھوار چپلو بلتستان کے پاس ایک نسخہ موجود ہے۔

16- دو نسخے برات لائبریری چپلو بلتستان میں موجود ہیں لیکن دونوں پر کوئی ترقیمہ نہیں ہے۔

Marfat.com

17- مشہور ایرانی فہرست نویس احمد منزوی نے اپنی کتاب فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم میں میں 11 نسخوں کی فہرست دی ہے۔

اب تک یہ رسالہ صرف ایک بار 1332ھ میں دہلی سے الواردات الغیبیہ ولطائف القدسیہ کے نام سے چھپ چکی ہے۔ جسے ہم نے نہیں دیکھا۔

اوپر ہم نے 40 قلمی اور ایک مطبوعہ نسخے کی فہرست دی ہے جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ (طٰہٰ:۲۴ تا ۲۷)

پروردگار! میرے سینے کو کشادہ فرما، میرا کام میرے لئے آسان کردے، میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

ای مرحم جراحتِ هر دل ریشی
وی مونس و راحت هر درویشی
ای کرمت دستگیر هر بی چاره ای
وی رحمتت ہای مزد هر آواره ای

☆ اے ذات پاک تو ہی تمام مجروح وزخمی دلوں کا مرہم ہے اور تو ہی ہر درویش بینوا کا مونس و ہمدم ہے تیرا فضل و کرم ہر بے چارے کا دستگیر وفریادرس ہے اور تیری رحمت ہر آوارہ ودر بدر کی رزق وروزی ہے۔

اے ذات پاک! تیری عزت کی چمک نے قدسیوں کی آنکھوں کو اسرار جمال کے مشاہدے سے (خیرہ کر) دیا ہے اور تیرے عطف ورأفت کے جھونکے نے ہر شکستہ دل کے گوشوں میں ہزاروں شمع صفاروشن کردی ہیں۔ تیرے آثار نفحاتِ لطف فتوحات کا سرمایہ ہے اور تیرے فضل کی خوشبو کی مہک ہر جان محروم کے لئے راحت افزا ہے۔ تیری نسیم وصال ہر آتش فراق میں جلنے والے کی امیدگاہ ہے اور تیرے دریائے افضال کا زلال ہر بادیۂ اشتیاق کے تھکے ماندے کے لئے حیات بخش اور روح پرور ہے۔

اے کہ تیری عنایت کا ہر لحہ ہر بے قدر کا دستگیر ہے اور تیری عفو عنایت کا ہر لطیفہ ہر بے عذر کو بخشنے والا ہے اے کریم! اے بادشاہ! بادیۂ مہجوروں کے آنسوؤں کا صدقہ اور ہاویۂ محنت ہجراں کے سینوں کے سوزش کا واسطہ!: ہمارے افعال اور اقوال کو ہر ناشائستہ اور ناگوار سے محفوظ و مامون رکھ۔ ان ضعیف و بے مقداروں کے راستے سے بدبختی وخود پسندی کے پردوں اور رکاوٹوں کو ہٹادے۔ ہمارے دلوں کو اغیار کی آلودگیوں سے صیقل عنایت کے ذریعے پاک وصاف فرما۔ ہمارے لباس غفلت کے گریبانوں کو انوار ہدایت کی بوچھاڑ کے ذریعے چاک کردے۔ ہمارے سیمرغ روح کو جو ہوائے عالم غیب کے طائر ہیں، فضائے ساحات قدس اور سرور دولت قرب میں جولانی کرامت فرما۔ اور ہمارے ضعیف نفسوں کو جو آستانۂ عبودیت کے مجاور ہیں، بساط انس کے گوشے

Marfat.com

میں رسائی اور حضوری عنایت فرما۔

الہٰی!

زندانِ طبیعت کے قیدیوں کو عذاب حرمان کی آگ سے نجات ارزانی فرما اور قید شہوات کے اسیروں کو غفلت و خواہشات کے بندھن سے آزادی عطا فرما۔

الہٰی!

تیرے لطف سے بہرہ ور کبھی نہیں مر سکتا اور تیرے قہر و غضب کے مارے کی کوئی دستگیری نہیں کر سکتا۔

الہٰی!

ہم آتش ہجراں میں جلنے والے ہیں ہمیں نسیم عنایت سے نواز! اور ہم بادیۂ حرماں میں بھٹکنے والے ہیں ہمیں نشان منزل دکھا!

الہٰی!

ہم امراض مشقت کے مریض ہیں، ہمیں شربت عنایت پلا دے اور ہم ضربت بلا کے مجروح ہیں، ہمارے زخموں پر مرہم رکھ!

الہٰی!

ہم چاہِ فطرت میں گرے ہوئے ہیں، عنایت بے غایت سے دستگیری فرما اور ہم آستانۂ ذلت و ندم پر عذر خواہ ہیں، ہمارے عذر کو قبول فرما!

سید الانبیاءؐ کی روحِ مقدس کو پاکیزہ صلوات سے معطر و منور فرما، آپ کی اہل بیت کے آثار فیضان کو جو میدان تحقیق کے بادشاہ ہیں، احوال سالکانِ دین اور طالبانِ مقاصد صدیقین کے شانوں پر نازل فرما اور انفاسِ صحابۂ کرام کے برکات کو اہل اسلام کے لئے عام کر دے۔ (آمین)

راہ حق کے دو سالک

اے عزیز! راہ حق پر چلنے والے دو قسم کے ہیں (۱) راکبانِ مرکب ہوا (خواہشات کے شہسوار) اور (۲) سالکینِ منہاجِ رضا (راہ رضا کے راہرو)۔ اہل رضا کا شعار سنت و حکمت ہے اور اہل ہوا کا دثار (شعار) غفلت و بدعت ہے۔ غفلت اور خواہشات اہل غفلت کو جہنم میں پہنچا دیتے ہیں اور حکمت اور رضا عاقل کو مسند قرب الٰہی پر بٹھا دیتے ہیں۔

سعادت کی ابتداء ترک عادت ہے اور کعبہ مقصود کی زادِ راہ ''ارادت'' ہے۔

اصل سلوک دو چیزیں ہیں (۱) صدق اقوال اور (۲) حسن افعال۔

Marfat.com

(۱) صدق اقوال قطع علائق (غیر اللہ سے کٹ جانے) کا ثمرہ ہے اور (۲) حسن افعال تذکیۂ اخلاق کا منتج (نتیجہ دینے والا) ہے۔

سراپردۂ کبریا کی بزرگی و برتری حیوانی پست ہمت کے تصور وخیال سے بلند و برتر ہے اور خباثت و ناپاکی سے آلودہ اخلاق واوصاف بشری کے باوجود فلک جلال کی بلندیوں تک عروج ورسائی کی تمنا غرور و بیوقوفی ہے۔

علم وعمل رسم اور اسم کی اساس ہے یہی دونوں نفس اور جسم کی غذا ہیں بازار حقیقت کے صراف (سونے چاندی کے بیوپار) دل کے سوا کسی سے معاملہ نہیں کرتے اور عالم طریقت کے جوہری محبوب کی گلی کے سوا کسی اور جگہ منزل نہیں بناتے۔

ظاہری رنگ و بو باطل چہروں کا غازہ ہوا کرتا ہے حقیقت دل ہی جانتا ہے کہ نور الٰہی اس میں ساکن ہے۔ تم کب تک غفلت وسہو کے درمیان پھنسے رہو گے؟

اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَھْوٌ (محمد:۳۶) دنیا کی زندگی محض لہو ولعب ہے

جب تک تم کھیل کود سے منہ نہ موڑو گے اسرار الٰہی کو ہرگز نہیں پاسکو گے۔

دنیا دام اغیار ہے اور عقبیٰ منزلِ ابرار۔ جوان دونوں کو قدموں تلے رکھ دیتا ہے وہی محبوب جبار ہے۔

بندۂ آزاد اور سچا محبّ حق

بندگی اخلاص دل کا نام ہے اور آزادی نفس کا گناہوں سے آزاد ہونا ہے اور بندہ وہ ہے جو دل سے معبود کی طاعت و بندگی کرے اور آزاد وہ ہے جو نفس کو خواہشات کے شر سے بچانے میں کامیاب ہوجائے۔

جو محبت حق کا دعوی کرتا ہے وہ شاہد وگواہ کے بغیر ادھورا اور ناتمام ہے اس قضیے کا شاہد محنت ورنج برداشت کرنا اور ذکر حق میں مداومت کرنا ہے۔

دنیا اور اہل دنیا

اہل دنیا کی میراث سامان و دولت ہے اور اہل حق کی میراث گفتار و کردار۔ میراث انبیاء سے عالم دین کا حصہ گفتار ہے اور عارف کا حق کردار۔ گفتار کا ثمرہ دنیا کی عزت واحترام ہے اور کردار کا حاصل قرب ووصال مولیٰ ہے۔

مفسر روایت کے بندھن میں گرفتار ہوتا ہے اور محقق درایت کا نگہبان۔ عمل فقیہہ فتوی کے مطابق ہوتا ہے اور حالِ فقیر حکم تقوی کے موافق۔ اُس کی اصل نقل و حکایت اور اِس کا منبع الہام وعنایت۔ نقل و حکایت مورث (نتیجہ دینے والا) سوال وحساب ہوتا ہے اور الہام وعنایت رفع حجاب کا سبب بنتے ہیں۔

Marfat.com

مسافرِ شریعت کی سیر دنیا کی جگہوں اور مقامات میں ہوتی ہے اور عارفین طریقت کا سفر جسم و جان میں۔ غافل لوگ اپنے سفر کی تکلیف اور راستے کی سختی و مشکلات سے متعلق گفتگو کرتے ہیں لیکن عارف سیر معانی کے دوران گنج اسرار کی جستجو کرتے ہیں۔

جس نے دریائے عرفان میں غوطہ زنی نہیں کی گویا اس نے عالم غیب وشہادت کے لعل و گواہر کو نہیں دیکھا ظاہری زندگی لوگوں کے روزہ رکھنے کی مدت اور اس قوم کا افطار شربت وصال ہے۔

جو شخص کھانے پینے کے فکر وغم اور تاسف و حرمان میں مگن رہتا ہو، اس میں عاشقانِ حق کے مجلس انس کی طاقت کہاں؟۔

حقیقی دولتمندی و غنیٰ

غافل مال کو مالداری و دولتمندی سمجھتا ہے اور عاقل اعمال کو۔ محقق کی نگاہ میں مال و دولت وبال ہے اور اپنے اعمال کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا سلاسل و اغلال (عذاب و گرفتاری)۔ اور حقیقی غنی و بے محتاجی ترک آمال (لمبی لمبی امیدیں) ہیں۔

لالچی و حریص مسکین کے پاس اگر ساری دنیا کی دولت ہو وہ پھر بھی درویش و مفلس ہے اور وہ خوش و خرم محتاج و فقیر و مفلس جو راہِ سعادت میں بازی لے جانے والوں میں سب سے آگے ہوتا ہے۔

مال و دولت دنیا

بخیل و کنجوس کے مال و دولت جمع کرنے کا مقصد محض عزت و راحت ہے لیکن عزت ترک دنیا میں ہے اور راحت، دنیا اور معاملات دنیا سے فارغ و بے نیازی میں۔ دنیا تو آزاد مردوں کے لئے زندان و قید خانہ ہے اور دنیوی تعلقات جوان مردوں کے لئے جال و بندھن ہیں جو شخص ان قید و بندھنوں سے آزادی کا خواہاں ہو اس کے نجات کی کنجی صدق و اخلاص ہے۔

صدق و اخلاص اور کرامت

صدق یہ ہے کہ جو کچھ ہو اسی کو ظاہر کرے اور اخلاص یہ ہے کہ غیر اللہ سے بیزار و مبرا ہو جائے۔

مبتدی کرامت کی طرف راغب ہوتا ہے اور منتہی استقامت و ثابت قدمی کا طالب۔ ظہور کرامت محروموں کے مکر و استدراج کا ظہور ہے اور ثبوت استقامت ارباب یقین کے معراج کی روشن چمک۔

بلا اور آزمائش پر صبر نشان محبت ہے اور جفا و جورِ معشوق پر تحمل بیان مؤدت ہے محب اپنی محبت میں محبوب سے آزردۂ خاطر نہیں ہوتا اور محب کی پاکیزگی و صفائی اس کے مفقود آرام کو واپس لاتی ہے۔

Marfat.com

سماع فہم خطابِ الٰہی کا حصول ہے اور وجد اژدہام جواب کا وصول۔ وجد کرنے والے کا جوش وخروش نار اشارت کا شعلہ ہوتا ہے اور سامع کی حیرانگی قصور عبارت کی شیرینی۔

ذکر وفکر اور محاسبہ

ذکر طالبینِ حق کا بازو ہے اور فکر کاملینِ ہمائے ہمت کی جولان گاہ۔ سالک قاب قربت کے کنگرے کے سوا کسی جگہ نہیں بیٹھتا اور کامل کی آنکھ قرب وبعد کے اثر کو نہیں دیکھتی۔

محاسبۂ استحضار اسباب طہارت ہے اور مراقبۂ استفتاح ابواب اشارت۔ طہارت فوز ونجات کا پھل دیتی ہے اور اشارت درجات عالیہ دینے والی ہے۔

مقام تمکین ومقام تلوین

مقام تمکین قبول تاثیر کا ٹوٹ جانا اور شکستہ ہو جانا ہے اور مقام تلوین جلوہ گاہِ تقریر میں رنگ جمانا۔ متلون کبھی محمود (قابل تعریف) ہوتا ہے اور کبھی لائق مذموم (برا) لیکن متمکن برزخ موہوم کے دو دریاؤں کے درمیان مقیم ہوتا ہے۔

شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمت کو منعم کا آئینہ بناتا ہے اور کافر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر بھی منعم (نعمت دینے والے) کی پرواہ نہیں کرتا۔

تسلیم دل کو خود سے اٹھا لینے اور خالی کرنے کا نام ہے اور تفویض ہر امر اور اس کی علت کا حکیم مطلق کو سونپ دینے سے عبارت ہے۔

جو ہستی کے بوجھ سے سبکدوش ہوتا ہے وہ منزل بقا کو پہنچ جاتا ہے جس نے اپنا معاملہ اس کے حوالے کر دیا، اسی نے شربت لقائے حق چکھ لیا۔

حضور حق مقام غیبت کا ثمرہ ہوتا ہے اور مقامِ غیبت حضور حق کا نتیجہ۔ شاہد جمالِ لذتِ وصل سے نزدیک اور حقیقت سے دور ہوتا ہے۔

صحو ومحو اور تجرید وتفرید

صحو وفائے عہد کا ظہور ہے اور محو القاء کا مرور اور گزر جانا۔ وفا کی نہایت عقد قربت ہے اور بدایت (آغاز) لقا وصلت درسائی کا سرمایہ۔

تجرید کیا ہے؟ ہر قسم کے دام ودانہ کا ترک کرنا اور تفرید راستے سے بہانے کی رکاوٹ کو اٹھا لینا۔ دام ودانہ چھوڑنے والا ہر غم وفکر سے آزاد ہوتا ہے اور بند بہانہ کا قیدی عینِ ابتلا میں بھی خوش وشادان ہوتا ہے۔

Marfat.com

شوق بے قرار سواری ہے اور ذوق اختیار کو مٹانے والا۔ نشانِ شوق سیر الی اللہ ہے اور بیانِ ذوق انی انا اللہ۔

بدایت و آغاز کا ملاحظہ خلاص و آزادی کا نتیجہ دینے والا ہے اور نہایت و اختتام کا مطالعہ اخلاص کا پھل دینے والا ہے خالص کا حال شکر اور مخلص کا مقال عذر رہوتا ہے۔

زہد مسند راحت ہے اور قناعت خزانۂ غنا۔ طلبِ راحت عذاب ہے اور تلاش غنا عنا و مشقت۔

حسنِ رعایت سراج عنایت کی چراغ دان ہے اور اس کو کسی جگہ بند کرنا مطلق عرصۂ ولایت میں بند کرنا ہے۔

حیا تقصیر و ندامت کی پیداوار اور توقیر و اکرام وجود کا پروردہ (پالا ہوا) ہے۔ ان کا مشاہدہ آتش ندامت کو بھڑکانا اور اس کا مورث شجرۂ کرامت ہے۔

حرمت و احترام سایر کی سواری، اور ہمت و ارادہ طائر کا پر و بازو ہے۔ سائر کی سواری ویرانۂ دنیا کو طے نہیں کرسکتی اور ہمت طائر کا ہما عقبی کے دام و دانہ کے لئے نیچے نہیں اترتا۔

حق و بندے کے درمیان ۴ رکاوٹیں

مال، منصب، معصیت اور تقلید مراد (اللہ) اور مرید (آدمی) کے درمیان چار بندھنیں (رکاوٹیں) ہیں جو آدمی ان چاروں کی آلودگی سے پاک وصاف ہو جائے اس کے جبیں سے انوارِ قرب کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

نفس انسان اور اس کی حقیقت

درویش کا نفس ظلم و جفا کی چکی کا کیل ہے اور اس کا لباس خوف و رجا ہے۔ اس کی سواری عزم اور وفاداری ہے۔ اس کی زینت آرائشِ حلم وحیا ہے، اس کا ہتھیار صبر و وفا ہے اس کا کمال تسلیم و رضا ہے اور اس کا وجود تیر بلا کا ہدف ہے۔ خوف و رجا امن و امان کا نتیجہ دینے والے ہیں، عزم اور وفاداری نسیم جنان (جنت کی نعمتوں) کا پھل دینے والی ہے، حلم اور حیا مغفرت اور عفو و درگزر کا موجب ہے، صبر اور صفا غم و فکر اور رنج و حزن کو خوشی و مسرت میں بدلنے والے ہیں اور تسلیم و رضا آرام و راحت اور مسرت و شادمانی پہنچانے والی ہیں۔ جفا اور بلا تخت ایمان کی بنیاد ہیں اور ابواب طاعات کی ملازمت عابدوں کی زینت ہے اور آداب الٰہی کی محافظت عارفوں کا شیوہ ہے عابد کا مقام درجاتِ جنت اور عارف کی منزل قربت خداوندی ہے۔ وہاں خلعت قبول و رضا پہننے کو ملتی ہے اور یہاں بزم لقا میں شربت انس پینے کو۔

Marfat.com

ذکر الٰہی اور دل

جس دل کی روزی ذکر محبوب کے کے سوا کچھ اور ہو وہ بیمار دل ہے۔ وہ نام کا طالب ہے وہ قرب الٰہی سے محروم و مہجور ہے بیماروں کا شعار غمکدوں کے خلوت خانوں میں سوز و فریاد اور نالہ و زاری اور مہجوروں کا دثار (طریقہ) بادیۂ ہجران میں دل حزین رکھنا ہے بیمارانِ دردِ فراق نسیم صبح وصال سے شفاء چاہتے ہیں اور مہجورانِ خیمۂ اشتیاق شمیم اتصال روح سے صفاو مسرت کے خواہاں ہیں۔

قضاو قدر کے خازنوں نے جب خوان عطا بچھا دیا تو وہاں پہنچنے والے ہر ایک نے وہاں سے اپنے لائق لقمہ ونوالا اٹھالیا خرقانی کو وہاں ذرد دکھائی دیا جس کی بقابقاباللہ کے ساتھ ہے۔ ہمدانی کو وہاں سے ایک خزانہ ملا جو افہام وعقول سے ماورا ہے۔ صاحب کمال کے جلال و جمال کا ظہور شیخ خرقانی کے حال پر ہوا اور جابر کے جلال و جمال کا بروز درویش ہمدانی پر ہوا۔ یہاں عجیب صورت حال رونما ہوئی کہ اس درگاہ میں گنج سعادت بکھرا ہوا ہے لیکن عمائے غفلت (غفلت کے اندھے) کے کوردل (دل کے اندھے) اس دولت سے دور بھاگتے پھرتے ہیں اور مالوفات وخواہشات میں پھنس کر دام ہوا وہوس سے بندھ جاتے ہیں۔

خلعت سعادت کے راغب کی نشانی

جو آدمی خلعت سعادت کی جانب راغب ہو اس کے درد کا علاج ترک عادت ہے جو اس درگاہ کا طالب ہو اس کا زادراہ اور تحفہ دلِ آگاہ۔ اس معاملے کی اساس دل بیدار ہے اس کا آلہ نفس درکار (مصروف) ہے اور اس کا انجام درکِ اسرار۔

اول (ترک عادت) تائبین کا حلیہ وزیور ہے دوم (دل بیدار) عابدین (عبادت گزاروں) کی خاص نشانی اور سوم (نفس درکار) سابقین (بازی لے جانے والوں) کا شیوہ ہے ''دل بیدار'' تائب کو قبول ومغفرت کے زیور سے مزین بناتا ہے۔ ''نفس درکار'' عابد کو نعمتوں اور رضوان کی غنیمت تک پہنچاتا ہے اور ''درک اسرار'' سابق کو آرام وراحت اور خوشی و مسرت کے مقعد صدق میں بٹھا دیتا ہے۔

ملاحظات سالک ''بصر سمع'' (کان کی آنکھ) کی راہ سے ہوتی ہے اور ملاطفات عارف ''سمع بصر'' (آنکھ کے کان) کی راہ سے۔ ''بصر سمع'' اطوار حروف کی تختیوں سے ''قدر اسرار'' کے معانی کی صورت اخذ کرتی ہے اور ''سمع بصر'' اسرار معانی کے صفحات سے ''اسرار قدر'' کی صورت ظاہر کرتے ہیں۔ ''قدر اسرار'' سالک کو منزل عرفان تک پہنچا دیتا ہے اور ''اسرار قدر'' عارف کو بحر علم وطلسم میں غرق کر دیتا ہے۔ ایک تفصیل اسرار کو خزانہ بند وبست میں صفحات الواح مظاہر پر پڑھ لیتا ہے اور دوسرا ریاض نظم وضبط کے پھولوں کے درختوں سے اژدہام

Marfat.com

تجلیات کے آثار ملاحظہ کر کے حقیقت خفا و پوشیدگی اٹھانے سے رہ جاتا ہے۔ محبین کے لئے فنا کا سبب ہے اور عارفین کے لئے ظہور، غافلین کے لئے ظلمت حجاب اور عاقلین کے لئے نور ہے۔ خوف حجاب عاشق کو پریشان اور مطیع بنا دیتا ہے اور عارف فہم خطاب سے باوقار اور خوش ہوتا ہے یہاں جو چیز عاشق کے لئے رکاوٹ وحجاب ہوتی ہے وہی عارف کے لئے آئینۂ جمال بن جاتی ہے۔

حب الٰہی کے لئے مخلوق کی طرف توجہ و ملاحظہ عذاب ہے اور یہ مشاہدۂ حق کی راہ میں حجاب ہے۔ اور حجاب و رکاوٹ کے مشاہدے کا انجام حیرانگی و سراسیمگی ہے اور عذابِ محرومی کا ملاحظہ۔ جو آدمی ان دونوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے وہی اس میدان کا مبارز و پہلوان ہے۔

محبوب کے چہرے کا حجاب ہر غیر محبوب سے عبارت ہے کیونکہ غیر اللہ کالعدم ہیں اس لئے حجاب کا حاصل اور اثبات ندامت ہے بیگانہ اشراق و روشنی کی آنکھ میں پس پردہ خیال کے سوا کہیں نہیں ہوتا اور یگانہ کو آئینوں میں نور آفتاب کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیتا۔

مجلس انس میں حضور و موجودگی کی دولت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو رفیق اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) کی جستجو میں اس کا پہلا قدم خواہشات کے اوپر رکھ کر اسے کچل دیتا ہے۔

حقیقی اور خود ساختہ ولی

ولی کی علامت یہ ہے کہ وہ احولی حیلہ بازی سے مبرا ہوتا ہے اس کا آئینۂ دل نور ازلی کی بدولت پاک و مصفی ہوتا ہے اور باقی سجادہ نشین اور خرقہ پوش لوگ اپنی ذات کے دریائے محیطِ فنا میں غرق ہیں۔ ولی کو اپنے نفس و جسم کے غرور و رعونت کی کوئی خبر ہے نہ خلق کے اندر اپنے اسم و رسم سے متعلق کچھ اثر۔

اس سعادت کا ظہور صبح حقیقت جوانمردی پیدا کرنے والا ہے اور عنایت:

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ — میں نے تمہیں خاص اپنے لئے بنایا ہے

کسی بزرگی و کمتری کی بنا پر نہیں اگر سرداری و بزرگی سال و ماہ کی بنا پر بڑھ سکتی تو حضرت موسیٰ نبوت میں حضرت ہارون کے تابع ہوتے۔

رویت حق کی بجائے رویتِ خلق دل کی بیماری ہے اور ذکر و یاد الٰہی اس کی شفا۔ یہ صحت اس وقت تک ہے جب تک عقدۂ جفا حل نہ ہو جائے۔

مقلد و محقق کی گفتگو

مقلد کی گفتگو آنکھ اور کان کا حاصل ہوتی ہے اور محقق کا کلام ہوشیار اور تیز دل کا نتیجہ۔ مقلد کی گفتگو کا

Marfat.com

حصول صبح سے شام تک تکرار کے ذریعے ہوتا ہے اور کلام محقق کا ظہور نفس و روح کی صفائی کے توسط سے۔ تکرار کے مشق اور تجربے کا ثمرہ گفتگو کی لطافت و شیرینی ہوتی ہے اور صفائے اسرار صدف صدق کا نتیجہ دینے والا۔

کثرت گفتگو صاحب گفتگو کو طلب مراتب میں لگا دیتی ہے اور جمال صادق کا دیدار مردہ دلوں کو زندہ و متنبہ کر دیتا ہے جس کا دل صاحب کلام کو دیکھ کر متنبہ و ہوشیار نہیں ہوتا اس کی گفتگو دین کی تباہی و بربادی کا سبب بنتی ہے۔

واعظ کی تخویف (خوف دلانا، تنبیہ کرنا) قوتِ اقوال کے ذریعے ہوتی ہے اور عارف کی تحذیر (ڈرانا، خوف دلانا) صحتِ اعمال کے ذریعے۔

ایک مقبول عمل کی تاثیر ہزاروں بے کردار قول سے بہتر ہوتی ہے البتہ ٹیڑھی خشک لکڑی نہ فعل کے ذریعے سیدھی کی جا سکتی ہے اور نہ کردار کے ذریعے۔

غافل کی دوستی ندامت ہوتی ہے، جاہل کی مخالفت میں سلامتی ہوتی ہے اور کامل کی متابعت سے استقامت ملتی ہے۔ اس ندامت کا حاصل حسرت، اس سلامتی کا نتیجہ عزت اور یہاں کی استقامت کا ثمرہ دونوں جہانوں میں قربت الٰہی ہے۔

موافق و منافق کا طریقہ

اچھا کام اور اچھا دوست دونوں ایمان کے لئے زینت ہیں اس سعادت کے طالب کے لئے بے دوا درد مل جاتا ہے جس نے اس درد کے لئے کوئی چارہ گری کر لی وہ تو موافق ہے اور جس نے اس کی طرف توجہ نہیں دی، وہ منافق ہے۔ موافق بیج بو دیتا ہے اور فساد و خرابی سے ڈرتا ہے لیکن منافق کھیتی اور سعی و کوشش کے بغیر پھل حاصل کرنے کی کوشش میں مگن ہوتا ہے چنانچہ موافق لوگوں کی اچھائی اور برائی دونوں سے آسودہ خاطر ہوتا ہے تاہم راستے سے خوفزدہ رہتا ہے منافق مکر و تدبیر خداوندی سے بے خوف ہوتا ہے لیکن لوگوں کے مکر و فریب سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

اسباب و علل کی طرف دیکھنا سالکین کے لئے بندگی ہے جو اس سے نجات حاصل کرے وہی بالغ ہے۔

اے عزیز! بھائیوں اور دوستوں سے مل جل کر رہنے کی لذت ترک کرنا، محبت ہجر و فراق کے بیابان کو زخمی پیروں سے طے کرنا اور چھپ چھپ کر خون کے آنسو رونا نااہل اور نالائق لوگوں کے قیمتی اور زرین باتیں اخذ کرنے سے بہتر ہے۔

نیکی کرنا مرتبۂ خلافت ہے اور اپنی نیکی کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا گمان بد اور آفت۔ مبارک اس شخص کے لئے جو اپنی نیکیوں کو دیکھنے سے آنکھیں سی (بند کر) لیتا ہے اور اپنی جو نیکی دیکھے یا جانے اسے آتش فنا میں جلا ڈالتا ہے۔

Marfat.com

ہر شخص کا دل و دماغ اس کے اپنے اسرار کا خزانہ ہوتا ہے اور ہر شخص کے برتن سے وہی چیز چھلکتی ہے جو اس کے اندر موجود ہوتی ہے۔ کھلا ہوا چہرہ اور بند زبان دشمن کو بھی دوست بنا دیتا ہے۔

نیکی و بھلائی کا بیج بری زمین میں بو دینا خام ہونے کی نشانی ہے اور کسی بدذات و کمینے سے بھلائی کی توقع رکھنا ناتمام ہونے کی دلیل۔

عارف کی صحبت مدوح روزی ہے احمق کی مصاحبت مذموم دشمنی ہے اسے حیات ابدی نعمتیں حاصل ہیں کیونکہ اس کا طائر زندگی دائمی دانہ پانی سے واصل ہے۔

بیانِ احسان جس میں تمام محامد (اچھائی، بھلائی پسندیدہ) شامل ہیں جب ولایت فعل سے سرحد زبان پر پہنچ (کر بیان و دعوی بن جائے) تو وہ باطل ہے کیونکہ کسی کا قول جب گفتگو میں آ جائے تو اسرار صمت و خاموشی سے عاطل (خارج، بے کار) ہے۔

سعی وکوشش:۔

کوشش اور کشش دونوں جڑواں (لازم وملزوم) ہیں جو شخص کوشش کے بغیر طالب کشش رہے وہ عقل و خرد سے بے گانہ ہے جس نے اپنے ظاہر کو لباس سعی و کوشش سے آراستہ کیا اس کے مشرقِ گریبان سے نسیم صبح عنایت طلوع ہوتی ہے اور وہ نور آفتابِ یقین کی بدولت مشاہدہ کرتا ہے کہ اس کی سعی و کوشش محض فضل وعطائے الہی ہے اور یہاں وہ یہ حقیقت بھی جان لیتا ہے کہ اس کی خواہش کہاں سے پیدا ہوئی؟ اور اس کا منبع کہاں ہے؟ تدبیر جاہل کچی بنیاد والا قلعہ ہے۔

نفس کامل کسی بندے کو آزاد اور کسی آزاد کو غلام و بندہ بنا دیتا ہے غافل غلام کو پیسے سے خریدتا ہے اور عاقل احسان کے ذریعے۔

عاقل کی سیر و رفتار اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے اور کامل کی پرواز اس کے بال و پر احسان کے مطابق۔

ہر شخص کا چہرہ اور اس کی آنکھیں اس کے باطن کا آئینہ ہوتی ہیں اور وہ اپنی آنکھوں سے وہی دیکھتا ہے جو اس میں موجود ہو۔ جو آدمی فطنت و کیاست اور عقل و دانائی کا مالک ہو اس کے لئے اشارہ فراست کی کنجی ہوتی ہے کہ علوم عمل (سے مقبول) بنتی ہے۔

سانس اجل کا قائد ہے غافل اسی سانس و مہلت کی بنا پر شہوات وخواہشات میں گرفتار ہے اور عاطل (بے کار، گنوار) سستی میں محبوس وقید۔

Marfat.com

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ (الحجر: ٣) انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیں کہ وہ کھائیں، پئیں، فائدہ اٹھائیں اور اپنی آرزوئیں پوری کریں

اللہ تعالیٰ کے انعام اور فضل و کرم کی پیروی ایک ایسا درخت ہے جو خطرۂ استدراج سے بار آور (پھلوں سے لدھا ہوا) ہے جو شخص اس سر سے باخبر ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کے حاصل ہونے پر باری تعالیٰ کی تدبیروں سے ہوشیار اور خوفزدہ ہوتا ہے۔

دو چیزوں کی حقیقت کسی تعریف و توصیف میں نہیں آسکتیں اور میزانِ عقل ان کے نتیجہ وثمرہ کو نہیں تول سکتے اول اہل ہوا و حوس کی خسارت حال ہے اور دوم اہل تقویٰ وطہارت کے مقصد آمال کی حلاوت ہے۔

عقل زمام سعادت ہے اور خواہشات اہلِ ضلالت کی سواری۔ فہم و فراست اہل علم کا خزانہ ہے اور علم عمال و حکام کا راہنما و راہبر۔

مال و دولت غافلوں کی زینت ہے اور دنیا طالبانِ کمال و عزت کا بازار ہے غنا فکر و غم اور رنج و تکلیف کے برگ و باروالا درخت ہے اور قناعت نہ ختم ہونے والے خزانہ کی ایک پوشیدہ کنجی ہے جب تک تو طمع کی ذلت اور شہوات کی قید سے آزاد نہیں ہو جاتا اس کی حقیقت کو نہیں جان سکتا۔ جس کا باقی رہنا اس کے فنا ہونے کا سبب ہو۔

عیاشی اور نعمتوں کی فروانی سے خوشی منانا خطا ہے ہوس و ہوا اور لالچ و خواہشات کی تاریکی بادشاہوں کو ذلیل و خوار کر دیتی ہیں اور صبر و استقامت اور تقویٰ وطہارت کی بزرگی و دبدبہ غلاموں کو مسند عزت پر بٹھا دیتی ہے۔

اہل صفا کی زینت ناموافق حالتوں میں حلم و برداشت ہے اور اہل وفا کے طالب کی قوت و توانائی تکلیف واذیت کے غلبے کے وقت صبر ہے۔

محبوب پس پردہ غیب ہوا کرتا ہے، محجوب شکوک کے قید میں بندھا ہوا ہوتا ہے اور وجود شاہد عین غیب میں ہوتا ہے۔ نور ہدایت طالب کو مطلوب تک پہنچاتا ہے اور برق عنایت محجوب کو قید سے آزاد کرتی ہے جب آسمان کا بادل ہٹ جاتا ہے تو سوائے نام کے کچھ باقی نہیں رہتا:

كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (قصص: ٨٨) اس کے سوا ہر چیز فنا اور ہلاک ہونے والی ہے

محقق اسے اچھے طرح جان لیتا ہے۔

گنج ولایت کیپٹ چار ارکان:۔

بھوک و پیاس روزہ و خاموشی، عزلت و خلوت اور بے خوابی و بیداری سب اس قلعے کے ارکان و بنیاد

Marfat.com

ہیں جہاں گنج ولایت مخفی ہے دل کے امراض و معصیت پر اصرار کا علاج کرنے اور اسے ابھارنے کے لئے تریاق انہی چاروں ترکیبوں اور امتزاج سے معجون و مرکب ہوتا ہے اول الذکر "بھوک" کا نتیجہ فنائے شہوات ہے، ثانی الذکر روزے کا ثمرہ صفائے ارادت ہے، ثالث الذکر عزلت کا حاصل سلامت از آفات ہے اور رابع الذکر بے خوابی کا محصول مطالعۂ آیات ہے۔

علم، سخاوت اور تقویٰ اہل سعادت کا پیرایہ (آرائش و زینت) ہے وہ شخص کتنا خوش نصیب ہے جسے یہ تینوں حاصل ہوتے ہیں؟ درویش کی زادِ راہ یقین ہے اور اہل ضلالت کا زیور دولت و ثروت۔

مؤمن کے لئے دنیا دین کے واسطے سے ہے اور منافق کا دین مال و دولت سے سیر ہونا ہے نعمت آب جاری (چلتے پانی) کی مانند ہے اور دولت گرد و غبار کا سایہ۔ اس کے ہمیشہ باقی رہنے کا خواہشمند احمق و مغرور ہے اور اس میں کفاف و قناعت کرنے والا ہمیشہ مسرور رہتا ہے۔

پھل دینے والا محنت، ناپائدار دولت سے بہتر ہے کیونکہ محنت کے ختم ہونے کے بعد راحت ملتی ہے اور دولت فنا ہونے کے بعد حسرت و ندامت۔

غافل کا جزع و فزع بلا و آزمائش کے ظہور پر ہوتا ہے جبکہ عاقل کی جزع و فزع کشادگی و خوشی کے لحات میں۔

لذت عیش میں مسرور آدمی احوال کے پھر جانے کے اسرار سے غافل ہوتا ہے اور نعیم فانی کا راغب ادراک حقیقت سے محروم ہوتا ہے۔

دنیا کی حقیقت

دنیا اپنے راغبین کی معشوق اور تارکین کی عاشق ہے جو بھی اسے اپنا قبلہ و کعبہ بنالیتا ہے وہ اپنی جان اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے جس نے اس پر نظر توجہ ہٹادی گویا اس نے عزت کا جھنڈا بلند کر دیا۔

دنیا میں حرص و لالچ عذاب کا نتیجہ دینے والے ہیں اور دنیا سے قناعت آخرت کے درجات کا ثمرہ دینے والا ہے یہ قرب جوار الٰہی کا موجب ہے وہ شقاوت و حرمان کی بدبختی کا مورث۔

عقبیٰ کی عزت جب تک سعی و کوشش کے ذریعے تلاش نہ کریں، نہیں ملتی لیکن دنیا کی عزت جب تک دنیا سے منہ نہ موڑیں، نہیں مل سکتی۔ دنیا منزل غرور اور معلق پل ہے یہ فاسقوں کی محبوبہ، کافروں کی معشوقہ، سالکوں کی مزرعہ (کھیتی) اور عارفوں کا مزبلہ (نجاست) ہے اس کی نعمتیں ہوا کی مانند تیزی سے گزر جاتی ہیں اور اس کی راحتوں کی بقا خواب کی مانند ناپائدار ہوتی ہے لیکن اس کے انجام میں عذاب اور حسرتیں بے شمار ہوتی ہیں۔

☆ یہاں جو عمارت بنائی جاتی ہے اس کا انجام ویران ہونا ہے بہت سے لوگ اسے پالیتے ہیں لیکن ان کے

Marfat.com

دل پریشان رہتے ہیں۔اس کی چھت چوبِ (لکڑی) بلا، اس کی آرائش وزیبائش رنج وتکلیف اور اس کی بنیاد ذلیل فنا کی گزرگاہ ہوتی ہے۔اس میں رہنے والے حوادث وآفات کے تیر وتفنگ کا ہدف اور اس کی تجدید نعمت زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہوتے ہیں۔

☆ وہ کون معزز ہے جو اس کی صحبت سے ذلیل وخوار ہو کر نہ نکلا ہو؟ اور وہ کونسا پاک وپاکیزہ ہے جو اس کی رفاقت سے ناپاک ونجس نہ ہوا ہو؟

☆ وہ کون بدبخت ہے جس نے اس مکاری کی عادت اختیار کی اور اس کا خون نہیں بہا؟ اور وہ کون بدکردار ہے جس کے دماغ میں اس کا سودا سمایا اور جس کی پیشانی پر مہر فنا وہلاکت کی خاک نہ پڑی؟

☆ وہ کون ہے جس نے اس کا شربت پی لیا ہو اور وہ ہلاک نہ ہوا؟ اور وہ کون ہے جس نے اس کی خلعت الفت پہن لی ہو اور وہ ہزاروں نفرین ولعنت کے ساتھ مٹی (قبر) کے اندر نہ گیا ہو؟

☆ کون اس بے وفا کی مصنوعی آفتوں سے خوش ہو کر پھر پشیمان نہ ہوا ہو؟

☆ وہ کہاں ہیں جنہوں نے میدانِ مخالفت میں عنانِ نفس کو بے لگام چھوڑ دیا تھا اور شیطان کے حکم کو امر حق پر فوقیت دینا روا رکھا تھا؟ اور کہاں ہیں وہ جاہل فاجر جو عشوۂ دنیا کی شراب میں مست ہو گئے تھے؟ اور کم ہمتی کی بنا پر اس ویرانہ مردار کی مکدر لذتوں پر خوش ومسرور ہوئے تھے؟ اپنی عمر عزیز کے نقد سرمایے کو اس تاریک دنیا میں برباد کر دیا تھا؟ اور غفلت اور جھوٹی امیدوں میں پڑ کر سعادت ابدی کے اکتساب میں مگن نہیں ہوئے تھے؟

قاضی الحاجات کی درگاہ میں مناجات

اے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے! اے حقائق ومعانی کے پیدا کرنے والے! اے ضمائر ہمدانی کے پوشیدہ اسرار کے جاننے والے! اور اے فضل وکرم والے! تو ہی دریائے جود کے فیضان سے ہر ایک کے جبر کو توڑ سکتا ہے۔

الٰہی جس طرح تو نے کلید عنایت کے ذریعے خزانۂ رحمت کے دروازے کھول دیئے اور اپنے فضل وکرم کے تقاضوں کے تحت ہمارے سروں پر تاج وجود سجایا تیرے کمال فضل کا صدقہ! ان سرگشتہ گان بادیۂ غفلت کے دلوں سے دنیائے غدار کی محبت کے تالوں کو کھول دے، ہماری آخری سانسوں میں اپنے حال پر تیری نظر رحمت کو دریغ نہ رکھ! ہمارے ایمان کے سرمائے پر رقمِ حرمان واسترداد نہ پھیر! وحشتِ قبر کی راتوں میں تیرے فیضان سحابِ کرم کے چھینٹوں کو ہمارا مونس وہمدم اور پناہ بنا دے! قیامت کے دن ہماری امیدوں کے چہرے کو ہمارے افعال کی شوم وبدبختی سے سیاہ نہ فرما! اے سوال کرنے والوں پر فضل وکرم کرنے والے اور اے مؤمنین کی امیدگاہ **برحمتك یا ارحم الراحمین**

☆☆☆

Marfat.com

مجموعہ رسائل شاہِ ہمدان

(جلد دوم)

___ تالیف ___

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

___ تحقیق، تدوین و ترجمہ ___

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

Marfat.com

نام کتاب: مجموعہ رسائل شاہِ ہمدان جلد اول
نام مصنف: میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق، تدوین وترجمہ: غلام حسن حسو ایم اے
کمپوزنگ: غلام حسین ہنڈیلی چہلو ۔ محمد ناظم نور بخش چہلو
سال اشاعت: ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چہلو
سال اشاعت: 2017ء
قیمت : روپے

Marfat.com

فہرست مشمولات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	مشارب الاذواق	254
2	مناجات شاہ ہمدان	300
3	موچلکہ	311
4	حق الیقین	318
5	صفۃ الفقر	326
6	دہ قاعدہ	333
7	رسالہ الطالقانیہ	347
8	چہل مقام صوفیہ	384
9	منہاج العارفین	393
10	مرأت التائبین	403

Marfat.com

مشارب الاذواق

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چلو

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مشارب الاذواق	254
2	حمد و ثناء	257
3	تمہید اور وجہ تصنیف کتاب	257
4	مقدمۃ المصنف	259
5	پانچ اسباب محبت	260
6	اول۔ محبت نفس	261
7	دوم۔ محبت محسن۔	261
8	سوم محبت صاحب کمال	261
9	چہارم۔ محبت جمیل	261
10	پنجم۔ محبت نتیجہ روحانی	262
11	بندے سے محبت الٰہی کی نوعیت	262
12	۔اللہ سے محبت بندہ کے چار مدارج	262
13	۔درجہ اخص۔ درجہ خاص	263
14	درجہ عام۔ درجہ اعم	263
15	جمال محبت کے آثار	264

Marfat.com

16	محبوب ومحب کے درمیان محبت کا رشتہ	265
17	سات مراتب محبت	266
18	عشق کے لوازم	267
19	شعر اول کی تشریح۔ شراب محبت الٰہی کا چسکا۔	268
19	صوفیہ کے ہاں عشق ومحبت الٰہی سے مراد	270
20	۔شعر دوم کی تشریح۔ آفتاب وماہتاب کی تمثیل اور فضائل محمد وعلی	270
21	بدر وہلال کی تمثیل اور روح قدسی وقلب انسانی کی اہمیت	272
22	شعر سوم کی تشریح۔ حسن سیرت وحسن صورت	272
23	شعر چہارم کی تشریح ذکر الٰہی کے مدارج واثرات	274
24	شعر پنجم۔ اثبات اولیائے کرام کا گروہ	275
25	شعر ششم کی تشریح حصول خوشی ونجات۔غم عشق الٰہی کے فائدے	276
26	شعر ہفتم کی تشریح عاشقان الٰہی کی عشق سے سرشاری	277
27	شعر ہشتم کی تشریح احیائے مردہ گان غفلت	278
28	شعر کی نہم تشریح صحبت مرشد	279
29	شعر دہم کی تشریح قربت ولایت کے فائدے	280
30	۔شعر یازدہم کی تشریح الطاف وتجلیات ربانی کی تاثیر	281
31	شعر دوازدہم کی تشریح روحانی پاکیزگی ونظافت	282
32	۔شعر سیزدہم کی تشریح فیضان قدسی	283

Marfat.com

33	شعر چہاردہم کی تشریح خوش قسمت اولیاء کا گروہ	284
34	شعر پانزدہم کی تشریح مرشدین طریقت کا فیضان	285
35	شعر شانزدہم کی تشریح مرشدین کامل کا تصرف	286
36	شعر ہفدہم کی تشریح شراب معنوی کی تاثیر اور سالک کی بلند پروازی	287
37	شعر ہجدہم کی تشریح شراب معنوی کی تاثیر اور سالک کی بلندیوں میں رسائی	288
38	شعر نوازدہم کی تشریح ولایت مرشد کا فیضان	289
39	شعر بیستم وبیست ویکم کی تشریح روحانی پاکیزگی، لطافت اور نور	290
40	شعر بیست ودوم وبیست وسوم کی تشریح وجد و تواجد اور ذوق وشوق	291
41	شعر بیست وچہارم کی تشریح شراب محبت حق وموروث وصال حق	292
42	شعر بیست وپنجم وبیست وششم کی تشریح شراب وصال کے خوش نصیب	293
43	شعر بیست وہفتم کی تشریح محبوب حقیقی کے رضا جوئی کی تلقین	294
44	شعر بیست وہشتم کی تشریح نغمات الٰہی الاپنے کی ترغیب	295
45	شعر بیست ونہم کی تشریح اجتماع ضدین کی نفی	296
46	شعر سی ام کی تشریح مستی شراب معنوی کا ثمرہ، تصرفات	297
47	شعر سی ویکم کی تشریح عاقل شراب معنوی میں مست	298
48	شعر سی ودوم کی تشریح شراب معنوی سے محروم بدنصیب	298

Marfat.com

مقدمہ مشارب الاذواق

یہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اہم رسالہ ہے جس میں ابن فارض مصری رحمۃ اللہ علیہ کی عربی قصیدے کی فارسی زبان میں شرح ہے جسے ابن فارض نے شراب عشق الٰہی کے موضوع پر عربی میں نظم کیا تھا جو ان کے دیوان میں بھی موجود ہے۔

ابو حفص کنیت، عمر بن ابو الحسن علی نام، حموی الاصل اور مصری نژاد ہے اور ابن الفارض رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور و معروف ہے وہ 586 ہجری کو قاہرہ میں پیدا ہوئے زندگی کا بڑا حصہ وہیں گزارا۔ پھر حجاز مقدس چلے گئے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد پھر مصر واپس ہوئے وہیں 632ھ کو جان بحق ہوئے۔

بہت سے اہل علم نے ابن الفارض کے قصیدے کی شرحیں لکھی ہیں بہت سے شعراء نے اس کا جواب لکھا ہے اور کئی اہل علم نے اس کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا ہے۔ مشارب الاذواق بھی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس قصیدے کی عارفانہ شرح ہے۔ مشہور نسخہ شناس احمد منزوی نے لکھا ہے کہ ابن فارض کا قصیدہ اس کے دیوان میں موجود ہے اور اس میں 22 بیت ہیں میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف 20 ابیات کی شرح لکھی ہے جبکہ ڈاکٹر ریاض صاحب کا کہنا ہے کہ ابن فارض کا دیوان طبع بیروت 1957 کے ص 140 سے ص 142 تک ان کا قصیدہ ہے قصیدہ میں کل 41 بیت ہیں اور میر سید علی ہمدانی نے 32 ابیات کی شرح لکھی ہے۔ ہم نے ابن فارض کا قصیدہ میمیہ یا ان کا دیوان نہیں دیکھا لیکن میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر بحث کتاب میں کل 32 اشعار کی شرح ہے البتہ ''چنانکہ ناظم گوید'' کے عنوان سے کئی عربی اشعار نقل کیے ہیں۔ غالباً یہ عربی اشعار ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ کے ہونگے لیکن شاہ ہمدان نے ان کی شرح لکھی ہے نہ صرف فارسی ترجمہ بلکہ موقع محل کے مطابق انہیں مختلف جگہوں پر نقل کیا ہے غرض یہ کہ اس میں ابن فارض کے 32 اشعار کی تشریح ہے یہ تشریح ایک جیسی نہیں ہے بلکہ کسی شعر کی تشریح طویل ہے کسی کی مختصر۔ البتہ تمام اشعار کی تشریح کے آخر میں موقع محل کے مطابق عربی یا فارسی میں اشعار ضرور نقل کیے ہیں جن سے نہ صرف ابن فارض کے کلام کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ان کی پیش کش سے میر سید علی ہمدانیؒ کے شاعرانہ مذاق اور عارفانہ ذوق کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

یہ کتاب شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ کی مشکل کتابوں میں سے ایک ہے لمبے لمبے جملے، بھاری بھرکم الفاظ وتراکیب، بے شمار عرفانی اصطلاحات، آیات واحادیث اور اشعار کی بھرمار نے اس کتاب کو بہت ہی مشکل بنادیا ہے اور بمشکل ہم اس کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں ان مشکلات کو صرف ہم ہی جانتے ہیں۔

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ کتابخانہ ملک تہران میں دو نسخے ہیں اول تحت نمبر 5766 محفوظ ہے یہ اس مجموعے کا دوسرا رسالہ ہے دوم زیر نمبر 4056 یہ اس مجموعے کا پانچواں نسخہ ہے جو 905ھ میں کتابت ہوا ہے۔

2۔ مجلس شورائے اسلامی تہران (قومی اسمبلی) کی لائبریری میں بھی ایک نسخہ زیر نمبر 3936 ایک نسخہ موجود ہے اس مجموعے کا پہلا نسخہ ہے۔

3۔ تہران یونیورسٹی تہران میں بھی ایک نسخہ شمارہ نمبر 5611 موجود ہے۔

ان تینوں نسخوں کی مدد سے ایرانی دانشور محمد خواجوی نے ایک تصحیح شدہ نسخہ تیار کیا تھا جسے انتشارات مولیٰ نے 1362ھ 1404ھ میں شائع کیا ہے۔

4۔ دانشکدہ حقوق تہران میں دو نسخے موجود ہیں ایک نسخہ نمبر 57 اور دوسرا نمبر 982 کے تحت محفوظ ہے۔

5۔ کتاب خانہ سپہ سالار تہران میں بھی ایک نسخہ تحت نمبر 4374 موجود ہے اور یہ ایک مجموعے کا چودھواں نسخہ ہے

6۔ دانشکدہ ادبیات تہران میں مجموعہ امام جمعہ کرمانی کولیکشن میں نمبر 66 یہی نسخہ ہے۔

7۔ کتاب خانہ دفتر ہند لندن تحت نمبر 2486 ایک نسخہ بعنوان مشارق الاذواق موجود ہے۔

8۔ تاشقند تاجکستان میں اس کے تین نسخے اول نمبر 2320، دوم نمبر 2321، اور سوم نمبر 2323 محفوظ ہیں۔

9۔ برٹش میوزیم لندن میں ایک نسخہ موجود ہے۔

10۔ فرہنگستان تاجکستان میں ایک نسخہ تحت نمبر 3864 موجود ہے۔

11۔ کتاب خانہ عبدالحمید خان اول آستانہ ترکی میں بھی ایک نسخہ موجود ہے

12۔ آستانہ قدس رضوی مشہد ایران میں چار نسخے تحت نمبر 553 دوسرا نسخہ 5920، تیسرا 6334 اور چوتھا 3871 موجود ہیں۔

13۔ کتاب خانہ فرہنگ اصفہان میں ایک نسخہ نمبر 2813 موجود ہے مگر یہ نامکمل ہے۔

14۔ پیرس بلوشہ فرانس تحت نمبر 39 P اسی مجموعے کا تیرھواں نسخہ ہے۔

Marfat.com

15۔ کتاب خانہ ایا صوفیہ ترکی زیرنمبر 2873 ایک مجموعے کا پانچواں نسخہ ہے۔
16۔ حالت افندی استانبول ترکی میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔
17۔ تہران یونیورسٹی میں اس کے دو نسخے ہیں ایک نسخے کا ذکر پہلے آچکا ہے دوسرے کا نمبر 3110 ہے ان نسخوں کے علاوہ مذکورہ بالا اکثر نسخوں کی مائکروفلمیں بھی یونیورسٹی میں موجود ہیں۔
18۔ دارالکتب قاہرہ مصر میں ایک نسخہ نمبر 1358 بنام مشارق الاذواق موجود ہے۔
19 لینن گراڈ روس میں بھی دو نسخے موجود ہیں ان کے نمبر c-1092 اور 157/3 یہ نسخے 975ھ میں کتابت ہوئے ہیں ۔
20 ریسرچ لائبریری سری نگر انڈیا میں اس کے چار نسخے موجود ہیں جو 1966، 2150 اور 1548 کے مجموعوں کا حصہ ہیں۔

پاکستان میں اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

21۔ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد میں ۳ نسخے اول نمبر 4409 مرقومہ 851ھ، دوم نسخہ نمبر 5417 بلا تاریخ اور سوم مجموعہ رسائل شاہ ہمدان 14092 کا دسواں رسالہ یہی ہے۔
22۔ انجمن ترقی اردو کراچی میں ایک نسخہ زیرنمبر 2 ق ف 42 موجود ہے جس پر 1155ء کی مہر لگی ہوئی ہے۔
23۔ گنجینہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد سندھ میں ایک نسخہ ہے جسے ابو نصر بہاؤالدین سندھی نے 1157ھ میں کتابت کیا ہے۔
24۔ آذر کولیکشن پنجاب یونیورسٹی لاہور زیر نمبر آ 8188/18 ایک نسخہ موجود ہے۔

مطبوعہ نسخے

یہ کتاب اب تک تین بار شائع ہو چکی ہے سب سے پہلے ڈاکٹر ریاض نے تصحیح کر کے اسے مجلہ ایران زمین میں ۱۳۵۳ھ ش میں تہران سے شائع کیا پھر یہی نسخہ مجلہ آستان قدس رضوی مشہد میں شائع ہوا ہم نے یہ نسخے نہیں دیکھے۔ تیسری بار محمد خواجوی نے ایران میں موجود تین نسخوں کی مدد سے تصحیح کر کے اپنے طویل مقدمہ کے ساتھ 1162ھ ش 1404ھ میں انتشارات مولیٰ تہران سے شائع کیا۔ زیر تبصرہ کتاب کو راقم نے اردو میں منتقل کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اب یہ اردو میں پہلی بار شائع ہو رہی ہے جس کی سعادت ہمیں مل رہی ہے۔

مذکورہ بالا 36 قلمی اور ۳ مطبوعہ نسخوں سے اہل علم کے ہاں اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ثناء

حمد عامہ اور ثنائے تامہ حضرت ودود (اللہ تعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے صفائے مودت اور وفائے محبت کے عکس کو شیدایانِ جمال کی جانوں کا تاج وطوق اور تقدیس جلال میں جلنے والوں کا مفتاح ذوق بنایا اور اس رؤف (اللہ تعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے درد فراق کے سرشاروں اور سوز اشتیاق کے مہجوروں کو شراب طہور کے جام سے نوازا، اس لطیف (اللہ تعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے اپنے جود ولطف کے ذریعے ظلمت خاک کے ناقصوں کو مسلسل رشاشِ کرم دے دے کر ذروۂ کمال تک پہنچا دیا۔ اس جمیل کے لئے ہیں جس نے انوار جمال کے ساقی کے ذریعے بادیۂ حیرانگی کے مہجوروں اور زاویہ احزان کے زخمیوں کو شربت وصال تک پہنچایا اور نفس رحمانی کے آثار کے اظہار کے ذریعے عرصۂ وجود کے سائروں کو بار عام سے سرفراز کیا اور اسرار حقائق عرفانی کی نوازش کے ذریعے خطۂ شہود کے شیدائیوں کو آرام وسکون عطا کیا۔

صلوٰۃ پاکیزہ ودرودِ مطہرہ صاحب کوثر، مقتدائے اہل محشر، بحر عالم توحید، فلک تحقیق، سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے اہل بیت جو اسرار عرفان کے کاشف اور انوار وحدت کے واصف ہیں، پر ہوں۔

تمہید اور وجہ تصنیف

امابعد! یہ بندۂ فقیر علی بن شہاب ہمدانی اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اسے بخش دے اور اسے اپنے نعمتوں کے شکر یہ ادا کرنے کی توفیق بخشے (آمین) کہتا ہے کہ اعیان اولیاء اور وارثان انبیاء علیہم السلام کے ایک گروہ جو عرصۂ حیرانگی کے شیدا اور شراب عرفان کے شارب ہیں، اور ایک قوم جن کی ارواح طاہرہ اور اسرار باہرہ نے گنبد سرمدی میں اسرار قدم کو دیکھ لیا انہوں نے جام لطف وکرم سے لذت انس ومحبت کا ذائقہ چکھ لیا ہے وہ سرادقاتِ (سراپردہِ) جمال کے سائے میں شہودی تکیوں پر پرورش پا چکے ہیں اور ساقی قربت کے ہاتھوں شراب محبت کا جام پی چکے ہیں، جب وہ تجلیات اسرار کے پے در پے آمد سے مست وحدت ہو گئے تو وہیں خمار مستی کی وجہ سے میخانۂ عشق میں حدیث محبت سے گھل مل گئے اس قوم کے اسرار احوال کے حقائق مے، میخانہ،

Marfat.com

زلف اور خال کے لباس میں ارباب کمال کے کانوں پر پیش ہوئے ظاہر بین اور محجوب ایک گروہ جو ان معانی کے ادراک کرنے کی ہمت ہی نہیں رکھتے، نے ان اشارات کو فضول لاف و گزاف سمجھا اور جہالت کی بناء پر اہل حق کے احوال وافکار کو طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ شیخ عارف محقق، ابوحفص عمر بن فارض مصری قدس اللہ سرہ کا قصیدہ میمیہ انہی میں سے ایک ہے ان کے اشعار لطائف وحقائق سے بھرپور اور اس کے الفاظ کی سیپیاں اور صدف جواہر دقائق سے چھلک پڑتے ہیں یہ مے، میخانہ، جام اور ساقی کے استعارات پر مبنی اور اس کی بنیاد تجلیات جمال الٰہی کے اشارات پر استوار ہے چنانچہ محبوبان جامد کے انکار کارد اور طاعنان (طعنہ زن) جاحد (منکر) کے اصرار کی رد وقدح میں یہ چند کلمات مختصراً لکھے گئے ہیں۔ شاعر رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقت کشا اشارات، اور دقیق رموزات، لطیف استعارات، غریب (نادر) نکات اور اشارات جو اس طائفہ (سلوک و عرفان) کے ہاں متداول ورائج ہیں، کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ اس تقاضے کے تحت کہ ان غیبی میوؤں کے اشارات کی بنیادیں اور عبادات کے معانی سالکوں کے اذواق کے فرق کو واضح کرنے والے اور عارفوں کے متنوع حالات کو متعین کرنے والے ہیں، اس کا نام "مشارب الاذواق" رکھا گیا ہے کیونکہ ہر سالک کے لئے مشرب عرفان سے الگ ذوق اور ہر باذوق کے لئے الگ الگ پینے کا سامان اور ہر پینے والے کے لئے جدا جدا مخصوص مستی ہے وہ خصوصیت اور امتیاز، حدود وجود اور درجات شہود کے درجوں میں اس کی عزت و بزرگی کا محافظ ہوگا۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا (انعام: ۱۳۲) ہر ایک کے لئے درجہ مقرر ہے جس میں وہ عمل کرتا ہے۔

اس قوم کے الفاظ کے معانی کا سمجھنا اس کے مقررہ اصطلاحات کی معرفت پر موقوف ہے۔ جو اسی کے احوال اور اس طریق سلوک کے اقوال اور عبارات کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے جو تمہید اور مقدمہ محبت، ذوق، مشرب، سکر، اسامی، مراتب، لوازم، عوارض، اقسام کی حقیقت اور ان کے حقائق کتاب شروع کرنے سے پہلے ان کی تشریح وتوضیح کی ضرورت پڑی۔ فاقول و باللہ التوفیق

Marfat.com

مقدمہ مؤلفؒ

اے عزیز جان لے! کہ اس طائفہ کے نزدیک حقیقت محبت پوری تفصیل اور دل جمعی کے ساتھ جمال مطلق کے حقیقی حسن کی طرف مائل ہونے سے عبارت ہے کیونکہ ہر جدا ہونے والا اپنے اصل کی جانب جذب ہوتا (اور لوٹ آتا) ہے اور ہر مانوس کو اپنے جنس سے انس ومحبت ہوتی ہے حدیث نبوی میں وارد ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّ يُحِبُّ الْجَمَالَ اللہ تعالیٰ خود حسین ہے اور جمال وحسن کو پسند فرماتا ہے اور کیونکہ جمال جمیل مطلق (اللہ تعالیٰ) کی صفت ازلی ہے اور اسم جمیل مطلقاً اللہ تعالیٰ عز شانہٗ کے سوا کسی کے لئے زیبا و سزاوار نہیں ہے۔ پس جمیل حقیقت میں صرف ایک:

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وہ واحد و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

کائنات اور ممکنات میں وجود افراد واشخاص کے صفحات پر ظہور پذیر ہونے والا حسن و جمال سب کے سب انوار جمال حق تعالیٰ کے عکوس و پرتو ہیں جو استعداد وقوت کے ساتھ مختلف مظاہر اور تجلی گاہوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور قابلیات کے آئینوں اور خصوصیات کے قالبوں میں منعکس ہوتے ہیں۔

وَكُلُّ جَمِيْلٍ حُسْنُهٗ مِنْ جَمَالِهٖ
مُعَارٌ لَّهٗ بَلْ حُسْنُ كُلِّ مَلِيْحَةٍ

☆ یعنی تمام حسینوں کا حسن اس کے جمال کا عکس و پرتو ہیں اور ہر حسین وخوبصورت کا حسن و جمال اس کے حسن و جمال سے عاریتاً لیے گئے ہیں۔

محبت ومؤدت

یہ میل ومحبت یا تو جمع کے مقام میں جمع ہوتا ہے اور جمال مرات (آئینہ) ذات میں شہود وظہور ہے۔ یا جمع سے تفصیل کی طرف۔ اور یہ معنی یا مرتبہٴ اقرب میں ہوتا ہے اور وہ مرآتِ (آئینہ) صفات میں جمال کا شہود وظہور ہے یا مرتبہٴ اوسط میں ہوتا ہے اور وہ مرآتِ افعال میں جمال کا شہود وظہور ہے یا مرتبہٴ اقصی (بعید) میں ہوتا ہے اور وہ مرآتِ آثار میں جمال کا شہود وظہور ہے۔

اس عالم میں یہ ظہور الٰہی کی غایت اور اظہار نامتناہی کی نہایت ہے جو عالم امر میں منعکس ہوتا ہے اور

Marfat.com

طغرائے يُحِبُّهُمُ اللہ ان سے محبت فرماتا ہے اقتضائے وَيُحِبُّونَهُ اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں، کرتا ہے اگر چہ افراد ممکنات اور اعیان کائنات کے اکثر لوگ اس حقیقت کو آثاری آئینوں میں تفصیل کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہیں اور زائل ہونے والے جمال مقید ہی کو مقصود کلی سمجھتے ہیں اسی کی لذت وصل سے خوشنود اور اسی کے ہجر و فراق سے پریشان و غمگین ہوتے ہیں لیکن بعض خواص کو ان کا مشاہدہ افعال کے آئینوں میں ہوتا ہے۔ بہت کم خواص کو مطلع صفات میں ایسے مخصوص لوگوں کا وجود انوار ذات الٰہی میں فناء ہو جاتا ہے۔

حقیقت محبت ایک ایسا امر روحانی ہے جو ایک مخصوص ذوق اور وجدان سے حاصل ہوتی ہے جس قدر اس حقیقت کو چکھنے والا (محب) کامل اور واصف ہوتا ہے اتنا ہی اس صفت کے اسرار اس میں کامل و تمام ہوتے ہیں پس یہ حقیقتاً ممکنات کی پیروی کے ذریعے ذات واجب الوجود عز شانہ سے اتصال و تقرب ہے الامثل فالامثل اسی پر قیاس کریں ۔ کیونکہ حقیقت محبت مرید کے احکام سلطنت سے مخصوص ہے اور ارادت ذات الٰہی کے ساتھ قائم ایک صفت ہے اور یہ اسی ذات کے ساتھ دائمی طور موجود ہے سب کی چاہت اس کے چاہنے سے ہوتی ہے اور عنایت :

يُحِبُّ هُمْ اللہ اُن سے محبت کرتا/انہیں چاہتا ہے

دولت خانہ:

وَ يُحِبُّونَهُ وہ سب اس (اللہ) سے محبت کرتے ہیں۔

کے دروازے کی کنجی ہے اور حدیث قدسی:

اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاِنِّیْ اِلَيْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا	ابرار کا اشتیاق میرے لقاء سے متعلق طویل ہو گیا ہے اور میں ان سے بڑھ کر ان کا مشتاق ہوں

ذات واجب الوجود کی مظاہر ممکنات سے محبت و چاہت سے آگاہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مخلوق کی محبت، اگر چہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد قصور نظر کی بناء پر اس کا انکار کرتے ہیں لیکن اہل کشف و تحقیق کے نزدیک مقام محبت بندے کے ممتاز صفات اور کامل کمالات میں سے ہے جب اس اسم کا اطلاق کلام الٰہی میں وارد ہوا ہے اور دلائل عقلی اور دلائل کشفی سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ محبت ثمرۂ معرفت ہے جس کو ذات حق کی معرفت جس قدر زیادہ ہو وہ محبت حق میں کامل تر ہوتا ہے۔

پانچ اسباب محبت

اسباب محبت پانچ ہیں۔

Marfat.com

اول محبت نفس، اس کی بقا اور اس کا کمال۔
دوم محبت محسن۔
سوم محبت صاحب کمال۔
چہارم محبت جمیل۔
پنجم محبت کا تعارف روحانی سے حصول۔

اول۔محبت نفس

یہ معلوم ہے کہ تمام افراد واشخاص بشری اپنے اپنے وجود کی بقاء کے طالب ہوتے ہیں وہ اپنے وجود کے تحفظ و بقاء کے لئے ہی جذب منفعت اور دفع مضرت کا اہتمام کرتے ہیں معلوم ہوا کہ وجود سے محبت، انسانی جبلت میں موجود ہے تو وجود کے موجد وخالق جواصل وجود ہے، کی محبت کا مظہر (اظہار کرنے والا) ہونا بطریق اولیٰ (ثابت ہوتا) ہے۔

دوم۔محبت محسن

جب ہم غور وتامل کرتے ہیں کہ محسن کا احسان احوال کو تبدیل ومتاثر کرتا ہے چنانچہ شان الٰہی اور تصاریف (الٹ پھر) وتسخیرات ربانی محسن (احسان پانے والا) کے لوح اسرار کے علم میں اس تبدیلی وتاثیر کے اسباب بنتے ہیں کہ محسن الیہ تک احسان کے نتائج سعادت کا ایصال ہو اور وہ محسن کو ایصال احسان پر ایسا آمادہ ومجبور کرتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اس پر احسان کرے اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ محبت کے اولی وحقدار ٹھہرتا ہے۔

سوم۔محبت صاحب کمال

جب کوئی شخص کسی صفات کمال سے موصوف ہوتا ہے مثلاً علم، سخاوت، تقویٰ وغیرہ۔ وہ صفت کمال موجب محبت بن جاتا ہے ذات باری تعالیٰ عز شانہ، تمام کمالات کا منبع ومصدر ہے مکارم اخلاق اور محامد اوصاف اس کے فیضان کمال کا ایک قطرہ وذرہ ہیں وہ محبت کے زیادہ اولیٰ وحقدار ہے۔

چہارم۔محبت جمیل

حسن وجمال ایک اعتبار ہے جو حقیقت میں عکس، پرتو اور خیال کے سوا کچھ نہیں کیونکہ یہ حسن وجمال پلیدیوں کے پردوں اور نجاسات کے آر پار سے باہر آتا ہے اور یہ ہر وقت اور ہر لحہ کسی معمولی حادثے یا

Marfat.com

عارضے سے تبدیل ہو جاتا ہے اس کے باوجود بھی وہ محبوب ہے پس ایسی جمیل ذات کہ تمام ممکنات کا حسن و جمال اس کے انوار جمال کا عکس و پرتو ہے، محبت کے زیادہ اولیٰ وحقدار ہے۔

پنجم۔ محبت نتیجہ روحانی

محبت تعارف روحانی سے پیدا ہوتی ہے جب یہ معنی محبت کا موجب ہے وہ مُقَدِّرُ (تقدیر بنانے والا) جس نے ازل میں ان اسباب کے ربط وضبط سے، بلا کسی وجہ واستحقاق کے تقدیر تشکیل دی، وہ ضرور محبت کے زیادہ اولیٰ وحقدار ہے۔

بندے سے محبت الٰہی کی نوعیت

اے عزیز! اس تمہید سے بندے اور حق تعالیٰ کے درمیان موجود محبت کا رابطہ ورشتہ عقلی ونقلی دلائل سے واضح ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ درحقیقت محبت نفس کا کسی نرم ونازک کی طرف مائل ہونے سے عبارت ہے کہ اللہ تعالیٰ عز شانہ، کی بندے کے ساتھ اس لحاظ سے محال ہے اور ایسا اعتقاد رکھنا جہلاً کی سیرت ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ عز شانہ کی محبت نفحات الطاف ربانی کی تجلی سے عبارت ہے جو وادی عنایت کے مقام سے امواج دریائے ارادت کی موجوں کے ذریعے، جو غیب وشہادت کا سنگم، ایجاد کائنات کا سبب اور اعیان غیبت کی کنجی ہے، پیدا ہوتی ہے۔ مظاہرہ ظاہرہ اور تجلی گاہ پاکیزہ جو آثار قدسی کے قوابل اور اسرار غیبی کے حواصل ہیں، سے تعلق پیدا کرتی ہے فیضان جمال قبول کرنے والے مستعد دلوں کے آئینوں کو جسمانی کدورتوں کے آثار اور نفسانی شہوتوں کی تاریکی اور غبار سے پاک کر دیتی ہے ہر طرح کے رشتوں اور تعلقات کے پردے ہٹاتی اور رکاوٹوں، حجابوں اور آڑوں کے عذاب کو دور کر کے بساط قرب پر پہنچا دیتی ہے اور زوال وصال کی پیاسی جانوں کو مقام شہود کی لذت اور شراب روح کی انس ومحبت چکھاتی ہے۔

اللہ سے محبت میں بندہ کے چار مدارج

بندے کی اللہ تعالیٰ عز شانہ سے محبت اس معانی کی تفصیل میں سالک مشتاق کے دل کا جذب وکشش سے عبارت ہے جو سعادت طالبین کا منشاء اور کمالات راغبین کا منبع ومصدر ہے اور طالب کا باطن ان حقائق کے نتائج ادراک کرنے کی جانب مائل ہوتا ہے جس طالب کا حال اس زیور سے عاری ہو وہ اس دولت کے فقدان کی وجہ سے ذلت ورسوائی اور رذالت وخواری میں گرفتار ہوتا ہے، بندے کا یہی میلان اور کشش محبت کہلاتا ہے۔ یہ چار برجوں پر جمال کا اظہار کرتا اور چار مرتبہ میں ظہور پذیر ہوتا ہے وہ چاروں (۱) خاص (۲) عام (۳) اخص (خاص ترین) اور (اعم) (عام ترین) ہیں۔

Marfat.com

درجۂ اخص

درجۂ اخص یہ ہے کہ روح قدسی عالم جبروت میں جمال ذاتی کی تجلیات کا مطالعہ کرتا ہے یہ اس کا نتیجہ ہے یہ صدیقین کا مقام ہے۔

درجۂ خاص

درجۂ خاص یہ ہے کہ عالم ملکوت میں جمال صفاتی کے حقائق مکاشفۂ قلبی کے ذریعے اس کا بروز (ظہور، نمود، پیدائش) ہوتا ہے یہ مقام مقربین الٰہی ہے۔

درجۂ عام

درجۂ عام یہ ہے کہ عالم غیب ومثال میں خصائص جمال افعال کا ملاحظہ نفس کی بناء پر ظاہر ہوتا ہے یہ مقامِ سالکین ہے۔

درجۂ اعم

درجۂ اعم یہ ہے کہ عالم شہادت میں مشاہدۂ حسی کی راہ سے اس کا صدور ہوتا ہے اور یہ مقام طالبین ہے۔

محبت ذاتی طور پر قابل تغیر وتبدل نہیں ہوتی کیونکہ وہاں محبّ کی کشتی وجود محبتِ بحرِ احدیت میں غرق ہوتی ہے اس کی ہستی موہوم دریائے فنا میں ڈوب چکی ہوتی ہے اس کے وجود وعدم کا دروازہ بند ہوتا ہے اور وہ نام وکام کی قدر وقیمت سے آزاد ہو چکا ہوتا ہے اسماء اور صفات متقابلہ یہاں رنگ وحدت میں رنگ جاتے ہیں ۔

تا تو باشی نیک و بد آن جابود
چون تو گم گشتی همه سودابود
هر که او در آفتاب خود رسید
تو یقین میدان که نیک و بد ندید

☆یعنی جہاں تیرا اپنا ذاتی وجود باقی ہوتا ہے وہیں نیک وبد کا تصور موجود ہوتا ہے جب یہ انانیت ختم ہو جاتی ہے تو وہاں عشق ومحبت تو موجود ہوتی ہے اور کچھ باقی نہیں ہوتا کیونکہ جو بھی اپنے آفتاب وصال میں پہنچ جاتا ہے یقین کریں کہ اسے وہاں کوئی نیک وبد نظر نہیں آئے گا۔

Marfat.com

جمال محبت کے آثار

محبت جمال صفاتی ایک شرط سے خالی نہیں ہوتا کیونکہ شہود صفات متبائنہ کے نتائج فرق وتمیز کا تقاضا کرتا ہے اس مقام کے حامل کی ہمت کی پرواز محض صفات لطف وکرم کے بل بوتے پر وصول آثار کی جانب ہوتی ہے جمال افعال معرض زوال میں جمال صفات سے نزدیک تر ہوتا ہے افعال کی محبت وصول آثار فیض احسان کے اہتمام اور نتائج فضل وامتنان کے ردوبدل اور تکمیل میں ہوتی ہے ان دونوں فریقوں کی محبت حصول مطلوب اور وصول مہروب (گمشدہ) کے لحاظ سے تبدل وتغیر سے محفوظ نہیں ہوتی اور قرآن کریم کی اشارت:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ (الحج:11)

لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کو ایک کنارہ سے پوجتے ہیں اگر اسے کوئی اچھائی ملے تو مطمئن ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی برائی پہنچے تو وہ اس سے روگردانی کرتا ہے۔

اسی معنی پر شاہد ہے۔

اما جمال آثار، جو آفتاب جمال ذات احدیت کے اشعۂ انوار کے عکس وپرتو ہیں اور ہزاروں اسماء، صفات، افعال اور آثار کے پردوں سے تجلی صور روحانی کے ذریعے قالب تناسب کے آئینے میں ظاہر ہوتے ہیں محبوب کے زلف وخال کے محاسن اور غنج (نازمعشوق) ودلال (نخرہ معشوق) کے محامل (عماریوں) کی صورت اختیار کرتا ہے وہ طالبان کمال کے لئے بند جال اور زلال وصال کے پیاسوں کی ہمت اڑانے والا ہے۔ یہاں تک کہ ساکنین ظلمتِ طبیعت اور سائرین وادئ غفلت عشق مجازی کی آگ کی تپش کو محبت حقیقی کا پل بناتے ہیں اور ان اسمائے ہمایون کے مبارک سائے اور اس مبارک رفرف کے اقبال کی بدولت ظلمت آباد ناسوتی سے مرکب ہمت باہر نکالتے ہیں اور روح آباد فضائے لاہوتی میں دوڑاتے ہیں حسن وملاحت حسی کے دام ودانہ اور جمال وصباحت (تازگی) صوری کے فریب وبہانہ جو پردۂ نجاست اور وعائے (برتن) خباثت کے پیچھے سے جلوہ گر ہوتا ہے، اس کو طلب کمال حقیقی سے باز رکھتے ہیں۔

در عشق روی آر تو حدوث وقدم مبین
گر سالك رهی تو وجود وعدم مبین
از پرتو جمال حقیقی بسوز پاك
گم کن درفنا و دگر بیش و کم مبین

Marfat.com

مردانه بگذر از ازل و از ابد تمام
سرازل مخوان و تو لوح و قلم مبین
هر حسن يك رقم ز كتاب جمال او ست
د ر دفتر جمال تو گم شو رقم مبين

☆یعنی عشق کی راہ میں تم اس کے چہرے کے حادث وقدیم ہونے کے معاملے کو ہرگز مت دیکھو اگر تم سالک راہ ہے تو وجود وعدم کی طرف ہرگز مت دیکھو۔ جمال حقیقی کے پرتو میں پوری طرح جل کر فنا ہو جا اس میں کمی بیشی کی جانب مت دیکھ۔ ازل وابد کے معاملات سے مردانہ وار گزر جا وہاں اسرار ازل مت پڑھ اور لوح و قلم کی طرف مت دیکھ۔ ہر حسن کتاب جمال الٰہی کی ایک تحریر ہے لہذا کتاب جمال میں گم وفانی ہو جا اور تحریروں کو مت دیکھو۔

محبوب ومحبّ کے درمیان محبت کا رشتہ

اے عزیز! جان لے! کہ سالکین راہ حق کی ایک بڑی تعداد جدو جہد اور کشف میں بازی لے جانے کی بناء پر مرتبۂ محبوبین میں ہیں اور طالبین راہ حق کی بڑی تعداد جدو جہد میں سبقت کی وجہ سے درجۂ محبین پر فائز ہیں۔ حقیقتِ محبت اپنی ذات میں ہر قسم کے حدود وقوت اور تنقیح وتنزیہہ سے منزہ ومبرا ہے۔ اس کا فیض تمام محبوبین کو واصل (پہنچنے والا) اور اس کی فیضان کے آثار میں تمام محبین شامل ہیں اگر فلکِ عنایت سے آفتابِ عنایت صحرائے وجود پر نہ چمکتا تو کوئی بھی محبت بادیہ ذل طلب (طلب کے رسوا کن میدان) میں ہُمائے وصال کا سایۂ عزت کبھی نہ پاتا اور اگر آثار محبت کے سائرین محبّ ومحبوب کے آمنے سامنے کے آئینے میں شامل نہ ہوتے تو جمال حقیقی کے آفتابی انوار محبوب کے اوج عزت سے محبّ کی پستی وذلالت کا رخ کیسے کرتے؟

جب دلائل عقلی سے معلوم ہوا کہ عزت وبزرگی اور افتخار وناز محبوب کا شعار ہے اور ذلت ورسوائی اور افتقار ونیاز مندی محبّ کا اوڑھنا بچھونا۔ یہ دو متضاد صفات ہیں اور اجتماع ضدین (دو متضاد اشیاء کا جمع ہونا) محال ہے مگر ایک ایسی حقیقت میں محال نہیں جو جامع اضداد (تمام متضادوں کا جامع) ہے اور وہ ہے محبت۔ کیونکہ اگر محبت کی گھن گرج اور چمک دمک محبّ ومحبوب کے سروں سے کسوتِ (لباسِ) مستعار اٹھا نہ لیتی تو کوئی بھی محبّ بزم اتصال میں شربت وصال نہ چکھ پاتے۔ یہیں سے ہے کہ اہل کشف محبّ میں محبوب کی خوشبو سونگھتے ہیں اور محبوب میں حقیقت محبّ کا رنگ دیکھتے ہیں۔ محبّ اور محبوب میں امر محبت کی نسبت کو مبہم سمجھتے ہیں کیونکہ کوئی بھی محبّ وادیٔ محبت میں قدم نیاز مندی نہیں رکھتے مگر محبوب کی صورت یا سیرت کے کشش ومیلان کی بناء

Marfat.com

پر اور کوئی بھی محبوب میدانِ عزت و ناز میں علمِ ناز بلند نہیں کرتے مگر محب کے محبت کی علمی یا غیبی تعلق کی بناء پر۔ پس حقیقت میں ہر محبوب محبّ ہوتا ہے اور ہر محبّ محبوب اور یہ معانی اسرار محبت کے نوادر و غرائب میں سے ہیں۔

جب آفتاب محبت برجِ وحدت سے چمکتا ہے تو ہر طرح کے نسبتی اور اضافی سائے کالعدم ہو جاتے ہیں عارف محبّ، محبوب اور محبت کو ایک کے سوا کچھ نہیں جانتے ۔

تو مرا مونسِ روان بودی
لیکن از چشمِ سر نهان بودی
از تو می یافتم خبر بگمان
چون شدم بی خبر عیان بودی
من خود اندر حجاب خود بودم
ورنه با من تو درمیان بودی
جانم اندر جهان ترا می جست
تو خود اندر میان جان بودی

☆ یعنی اے محبوب! تم تو میری جان کا ساتھی تھا لیکن میری ظاہری آنکھوں سے تو اوجھل تھا۔ پہلے مجھے تیرے بارے میں محض گمان تھا جب میں اپنی انا سے بے خبر و غافل ہو گیا تب میں نے تجھے عیاں پایا۔ دراصل میں خود اپنے حجاب میں مستور تھا ورنہ تو کہیں اور نہیں بلکہ میری روح کے اندر موجود تھا۔ میری روح تجھے کائنات میں تلاش کرتی تھی حالانکہ تو خود میری روح میں موجود تھا جس سے میں اب تک بے خبر تھا۔

سات مراتب محبت

اے عزیز! جان لے! کہ بعض اہل عرفان محبت کے اصول، مراتب اور صفات اعتبارات میں بیان کرتے ہیں۔ جیسے صبابت (شراب سے سیراب ہونا)، شوق، رمقہ (تھوڑی سی زندگی)، ومقہ (دوستی / محبت) وُدّ (دوستی) خلت (دوستی، محبت) حُب، توفان (شوق۔ اشتیاق) عشق، ھوی (خواہش) وغیرہ۔

مرتبۂ اول سب سے پہلے لحظہ (کن آنکھوں سے کسی کی جانب ایک بار دیکھنا) اور رمقہ ہے (یہاں سے میلان پیدا ہوتا ہے) یہ مادۂ محبت اور اصلِ مودت ہے بعض اسے مراتب محبت میں شمار کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ لحظہ و رمقہ محبت کے لئے نطفہٗ آدمی کی مانند ہے چنانچہ جس طرح نطفہ کو آدمی نہیں کہا جا سکتا اسی طرح لحظہ اور رمقہ کو بھی محبت نہیں کہا جا سکتا۔

Marfat.com

رتبہ دوم ومقہ　دوم۔ ومقہ وہ کیفیت ہے جس کے تتبع میں نفس کا ملکۂ قوت کی طرف میلان ہوتا ہے جو اس کی راہ سے ہوتا ہے۔

رتبہ سوم ھوی　سوم ہوی وخواہش ہے وہ اول مودت میں پڑنا اور ظہور محبت کی ابتداء ہے یہ صفت عین محبت کے مراتب میں سے ہے۔

رتبہ چہارم ود　چہارم وُدّ ومحبت ہے یہ اس سر کا اثبات ہے جو محبّ کے باطن میں خواہش ومیلان بڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

رتبہ پنجم خلت　پنجم خلت ودوستی ہے محبت کے قوائے روحانی کے درمیان محبت ومودت کا گھل مل جانا اور اثر ونفوذ پانا ہے۔

رتبہ ششم حب　ششم حب ہے اور اس میں محبوب کی محبت کے سوا باقی سب کے تعلق ورشتے سے محبّ کے دل کا خالی ہونا ہے اور مطلوب ومحبوب کے سوا باقی تمام نقوش ومیلان سے آئینۂ دل کا پاک وصاف ہو جانا ہے۔

رتبہ ہفتم عشق　ہفتم عشق محبت کی فراوانی سے عبارت ہے اسی لئے لفظ عشق کا اطلاق اللہ تعالیٰ عزشانہ پر نہیں کرتے کیونکہ وہاں افراط وتفریط کی گنجائش نہیں ہوتی۔

عشق کے لوازم

عشق عَشَقَہ سے مشتق ہے اور یہ ایک بیل والا پودا ہے جو درخت کے ساتھ لگتا ہے اور اس سے لپٹ کر اسے زرد وخشک اور بے ثمر کر دیتا ہے۔ اسی طرح عشق وجود عاشق کو تجلی جمال معشوق میں محو کرتا ہے یہاں تک کہ ذلت عاشقی اٹھ جاتی ہے اور صرف معشوق رہ جاتا ہے عاشق مسکین کو آستانۂ نیاز سے اٹھا کر مسند ناز پر بٹھا دیتا ہے یہ محبت کے انتہائی مراتب میں سے ہے۔

شوق، صبابہ، توقان، ہوا اور اشجان وغیرہ سب محبت کے عوارض اور لوازم ہیں نفس محبت نہیں ہیں۔ اسی طرح برق (محبت کے جھٹکے)، وجد، ذوق، شرب، ری، اور سکر ومستی محبت کے مقدمات، عوارض اور لوازم ہیں درحقیقت یہاں میں نے ہر ایک کی جانب تعارف وتفہیم کی غرض سے صرف اشارہ کیا ہے۔

اے عزیز! جان لے! برق محبت عالم غیب کے باغوں کی پیداوار ہے جو وادیٔ کرم سے سابقۂ عنایت کے ذریعے مستعدان کمالات روحانی کی جانوں کو پہنچتا ہے اور اس کو حقائق ناسوتی میں وجد کرنے پر اکساتا ہے۔

وجد　ایک واردات غیبی سے عبارت ہے جو طالبین کے باطنوں کو آثار عنایت کے حصول کی امید سے لذتِ سرور عطا کرتا ہے یا اس کے فوت ہونے کے خوف سے حزن ویاس کا شکار بنا دیتا ہے۔

Marfat.com

ذوق تجلیات افعالی کی ابتدائیوں اور تجلیات صفاتی کے اوسط میں سے نتائج آثار کا حصول وشرب ہے۔
ری یہ نہایت ہے عقول سالکین کی خصلتیں اور قلوب عارفین کے آئینے اسرار تجلیات افعالی کے جاموں اور انوار تجلیات صفاتی کے نقوش سے استفاضہ کر سکتے ہیں۔
سکر و مستی وارد ہونے والی بے ہوشی کے ورود سے عبارت ہے یہ محبت کی ایسی فراوانی وغلبہ ہے کہ ادراک محسوسات سے آدمی کا حس مانع اور مطلوب ومہروب (گمشدہ) کے درمیان فرق کرنے سے نفس عاجز رہتا ہے۔ سکر و مستی صوری اور سکر و مستی معنوی کے درمیان فرق کرنے کا موجب عالم نفس اور عالم احساسات سے انوار عقل کے اشعاع کی دوری ہے ظلمت طبیعت کے چھا جانے اور مزاج بگڑ جانے کی وجہ سے نور عقل چھپ جاتا ہے جو سکر صوری ہوتی ہے اور جب نور شہود کے غلبہ وسطوت (حملہ وسختی) کے سبب سے آدمی مغلوب الحال ہو جائے تو یہ سکر معنوی کا موجب ہوتا ہے کیونکہ حقیقت نور جیسا کہ ظلمت کے پردوں کو چھپا کر روشن ہوتا ہے اور انوار قاہرہ (زبردست) کے طلوع پر بھی ظلمت چھپ جاتی ہے اس آمد کا محل سلطنت مبادی شہود میں ہوتا ہے۔
جب مشاہد کا حال تحول وتبدل سے محفوظ ہو جاتا ہے تو سالک کا مقام مقرر و مستحکم ہو جاتا ہے حقیقت مشہود استمرار شہود سے انیس شاہد بن جاتا ہے واجد کے اجزائے وجود کا ہر جزو اپنے اصل جنس سے وصول کے سبب انس حاصل کرتا ہے اور اپنے اصل کی طرف لوٹ آتا ہے حسی ونفسی تصرفات کی جولانگاہ نور عقل کی شعاع سے منور ہو جاتی ہے اور ایک بار پھر متفرقات اور محسوسات میں تمیز وفرق پیدا ہوتا ہے اسے صحو ثانی اور جمع الجمع کہتے ہیں۔
جب یہ مقدمات محقق ہوگئے اب بعون اللہ وحسن توفیقہ اللہ عز شانہ کی مدد و توفیق سے اشعار کی تشریح (شروع) کی جاتی ہے۔

شراب محبت الٰہی کا چسکا

شاعر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شَرِبْنَا عَلٰی ذِکْرِ الْحَبِیْبِ مُدَامَۃً
سُکِرْنَا بِھَامِنْ قَبْلِ اَنْ یُخْلَقَ الْکَرَمُ

ترجمہ: درخت انگور ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا ہم محبوب کو ہمیشہ یاد کرتے اس کے نام پر شراب پیتے اور اس میں مدہوش رہتے تھے۔

عارفانہ تشریح:۔

اے عزیز جان لے! کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زلال عرفان کے سرچشموں تک پہنچائے اور ہمیں

Marfat.com

اہل ایقان و یقین میں سے بنائے (آمین) جب اللہ تعالیٰ عز شانہٗ نے وجود مقتضیٰ کے تحت ظلمت آباد نابود (عدم) سے کلمات کے افراد واشخاص کو صحرائے وجود میں لایا (پیدا کیا) تجلیات رحمانی کے ذریعے ہر ایک کو اللہ تک رسائی کی استعداد و امتیاز عطا فرمایا ہر ذائق (چکھنے والے) کو اس خاص سرچشمے سے ذوق امتیاز چکھایا خاص تجلی رحیمی کے ذریعے نوع انسان کو ہدایتِ ایمان کی خلعت اور عنایتِ عرفان کی کرامت سے مشرف فرمایا علمی، وہمی، اور عقلی پست و بلند منازل سے درجات ذوقی، عینی اور شہودی درجات تک پہنچایا کیونکہ اس کمال کا حصول صفات اضافی اور تعین ذاتی فنا کئے بغیر میسر نہیں آتا اور اد بار ہستی کے لباس اور صفات نفسی کا چھلکا اتارے بغیر ممکن نہیں الا یہ کہ صبح و شام کے اوقات میں سکر شراب کی سطوت و غلبے سے، صحرائے محبت کے شیدائیوں اور بادیہ مؤدت کے سرشاروں کی مذاق جان کو جو محبوب حقیقی کے فیض آثار ذکر کا نتیجہ ہے، پہنچتا ہے، فاطر حکیم کی کمال حکمت نے یہ اقتضا کیا کہ مشارب عرفان کے مستوں کے ذوق کو شروع ہی میں سرچشمۂ سلسبیل اور امتزاج زنجبیل (شراب) میسر ہوتا کہ نار طلب کی شدت حرارت سالک کے صفات کو جلا ڈالیں پس ان بادیۂ طلب کے پیاسوں کی سخت پیاس کو شراب کافوری سے تسکین دیتے ہیں تاکہ یقین کی ٹھنڈک کے حصول کے ذریعے خالص فنا اور ازلی بقاء کا مشاہدہ ہو جائے۔

پس شاہدانِ مشاہدِ جمال اور قاصدانِ مقاصدِ آمال کی جانوں کو واردات غیبی اور سرگوشی سری کے شرابِ مسک کے قطروں کے افاضہ کے ذریعے سرشار کرتے ہیں اہل جذبات۔ کے نطق و بیان کی زبانوں کو جو اسرار کے پاکیزہ دلہن اور باپردہ مستورات ہیں مہر:

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو اس کی زبان گنگ ہو جاتی ہے

کے تحت ختم کر دیتے ہیں یہ تینوں مراتب ذکر محبوب سے مقرون ہوتا ہے پہلا عشاق کے نائرۂ شوق کو بھڑکانے والا دوسرا واجدین کے وجد کو مکمل کرنے والا اور تیسرا دہشت و سرگشتگی کا مورث ہے اس ذکر کا مراد مکاشفین سالکین کا ثمرہ اور مشاہدات عارفین کا نتیجہ ہے یہ عام لوگوں کے درمیان متعارف نہیں پس مرتبۂ چہارم میں یہ کاملین مکمل کے اشجار وجود جو بارگاہ عنایت کے مقربین اور عرصہ ولایت کے مشرفین ہیں نسمات روح اور اسرار قربت کی انوار وحدت کے نفوذ و اجراء کی تحقیق، ناقصین امراض طبیعی کی تکمیل اور اد ناس بہیمی میں آلودہ و ملوث لوگوں کی تہذیب کا سبب بن جاتا ہے اس مرتبہ میں وجود رسمی باقی نہیں رہتی کیونکہ یہ مقام ظہور وجود حقیقی کی تحقیق اور حقیقت مذکور میں ذاکر کے وجود کا دخول، فنائے ہستی موہوم کے بعد ہی درست ہوتا ہے اور یہ جملہ مفہوم و معلوم ہوتا ہے کہ شراب زنجبیل کا ذوق ذاکرانِ لسانی کے لئے تحفہ ہے شراب کافوری کے جام ارباب قلوب کا

Marfat.com

نصیب ہے رحیق مختوم (صاف شفاف سربمہر شراب) کے پیالوں کی چسکیاں روحانیوں کی غذا ہے۔

صوفیہ کے ہاں شراب محبت سے مراد

اے عزیز! اس گروہ (صوفیہ) کے نزدیک شراب مراتب وجود کے افراد و اعیان کا منازلِ عالمِ افعال اور مدارج آسمانِ صفات اور معارج بلندیٔ ذات میں اپنی اپنی استعداد و قابلیات کے مطابق تجلیات ذاتی، تجلیات صفاتی اور تجلیات افعالی کے دائمی فیضان قبول کرنے سے عبارت ہے یہاں تک کہ یہ معانی مظاہرِ عنصری اور مناظر بشری میں اسرارِ ملکوتی اور انوارِ جبروتی کا اظہار و مظاہرہ بن جاتا ہے راہ طریقت کے عیاران (بہادر) اور میدان حقیقت کے دلاوران مجلس الست میں دست ساقی مشیت سے یہ شراب پی لیتے ہیں اس کے نشہ کے آثار دنیوی زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں اور اس مستی کا خمار اور سکر موطن (وطن اصلی) اخرویٔ موعود میں شربت وصال کے سوا کچھ اور نہ ہوگا

ای ساقی ازان می که دل و دین من است
بی خویشم کن که مستی آئین من است
نفرینِ تو خوشتر از دعای دگری
زیرا که دعای غیر نفرین من است

☆ یعنی اے ساقی اس شراب سے مجھے مست کردے جو میری دل و جان ہے اور یہی مستی ہی میرا آئین و شعار ہے۔ تمہاری نفرت اور بددعا میرے لئے دوسروں کی دعائے خیر سے زیادہ پسندیدہ و بہتر ہے کیونکہ دوسروں کی دعا سے مجھے سخت نفرت ہے۔

☆☆ ۲ ☆☆

آفتاب و ماہتاب کی تمثیل اور فضائل محمدؐ و علیؑ

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

لَهَا الْبَدْرُ كَأْسٌ وَهِيَ شَمْسٌ يُدِيْرُهَا
هِلَالٌ وَّ كَمْ يَبْدُوْا اِذَا مُزِجَتْ نَجْمُ

ترجمہ:

بدر (ماہ تمام) شراب کا جام ہے اور وہ آفتاب ہے جسے ہلال (پہلی چاند مراد ساقی) گردش میں لاتا ہے جب شراب میں پانی ملایا جاتا ہے تو کہتے ہیں ستارے چمکنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

لھا کا ضمیر حالیہ ہے یعنی شراب کی طرف اشارہ ہے بدر مبتداء ہے۔ کاس (پیالہ) اس کا خبر ہے وھی کا واؤ حالیہ ہے یُدیرُھا کا ضمیر شمس کی طرف لوٹتا ہے ھلال اور نجم بالترتیب یُدِیرُ اور یَبدُوُا کے فاعل ہے۔ کلام کا مفہوم یوں ہے بدر کامل شراب کا جام و پیالہ ہے جبکہ وہ شمس ہے جسے ہلال گردش دیتا ہے کتنے ہی ستارے چمکتے ہیں جب شراب میں پانی ملایا جاتا ہے ساقی کو ہلال سے تشبیہ دی کیونکہ وہی اہل مجلس پر جام شراب کا دور چلاتا ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

شاید یہاں شاعر ممدوح کی عبارات سے مراد اعیان خارجی ہے اور شاید وہ ان سے حقائق نفسی چاہتے ہوں۔ پہلی بات اگر ہوں تو بدر سے مراد روح محمدی ہے کیونکہ وہ آفتاب احدیت کا مظہر اور حقیقت محبت کا ظرف ہے اور ہلال سے مراد امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں کہ آپ شراب محبت ذوالجلال کے جام پلانے والے ساقی ہیں اور امید وبیم کے سرابوں میں بھٹکنے والے پیاسوں تک زلال وصال پہنچانے والے ہیں کہ:

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا — میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہے

چنانچہ ہلال بدر کا کوئی غیر نہیں بلکہ اس کا جزو ہے سید اولیاء کے لئے سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہی حکم ہے کہ:

خُلِقْتُ اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ — میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے ہیں

اور

عَلِیٌّ مِنِّي وَاَنَا مِنْہُ علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں۔

شرائع مصطفوی کے احکام اور حقائق مرتضوی کے اعلام سے ازواق اعیان اولیاء علیہم السلام کا نجوم مشارب ظاہر ہوا۔ اور سید الانبیاءؐ نے مہتر اصفیاء علیؑ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

اَنَا وَاَنْتَ اَبُوَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ — میں اور تم اس امت کے باپ ہیں

اسی معنی کی جانب اشارہ ہے کیونکہ اسرار معارف توحید کا منبع اور انوار مقام تحقیق کا مطلع آپ ہیں۔ تمام اہل کشف وشہود کے درجات اسرار کے کمالات کا حصول آپ کی ہدایت کے سرچشمے سے ہوا تھا اور ہوتا رہے گا کہ

اَنَا مُنْذِرٌ وَّعَلِیٌّ الْھَادِیْ وَبِكَ یَا عَلِیُّ یَھْتَدِیْ الْمُھْتَدُوْنَ	میں نذیر (ڈرانے والا) اور علی ہادی (ہدایت دینے والا) ہے اے علی! تم سے ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے

Marfat.com

جب یہ اسرار تم پر مکشوف و واضح ہوئے۔ اب جان لے کہ ہر ولی کے حقائق انوار کا طلوع ولایت علی کی قندیل سے مقتبس انوار کے ذریعے ہوتا ہے آپ جیسے امام و ہادی کے ہوتے ہوئے کسی غیر کی متابعت بھینگا پن کے سوا کچھ نہیں۔

بدر و ہلال کی تمثیل اور روح قدسی و قلب انسانی کی اہمیت

دوسرے معنی کی بناء پر یہاں بدر سے مراد روح قدسی ہے وہ مقام خلافت میں منبع لاہوتی سے حقائق اسرار جبروتی و ملکوتی کے مرتبۂ اضافت میں مدد گار و مستمد ہوتا ہے وہ ان فیضان کو عالم شہادت کے باسیوں اور راہ سعادت کے سالکوں تک پہنچاتا ہے اور ان فیوض و برکات کی آمد حقائق ناسوتی کے کمالات کا ظہور اور حالات پسندیدہ کے بروز پیدائش/اظہار کا سبب ہے۔ یہاں ہلال سے مراد قلب ہے جو روح انسانی کا سر اور قوائے نفسانی کا داعی و تربیت دینے والا ہے۔ حقائق قوائے انسی کی مجلس میں شراب اسرار قدسی کے جام کو گردش دینے والا وہی ہے۔ جب رخسار مشاہد قدسی کے آثار اور شراب موائد انسی کی خوشبو تصرفات روحی اور خصوصیات قلبی کے ذریعے آپس میں مل جاتے ہیں تو ان سے دقائق ضروب (انواع و اقسام) اعمال اور حقائق نجوم احوال ظاہر ہوتے ہیں

تجلائ جمالش را مظاهر در وجود آرد
ولی چون پرده بگشاید عدم بر مظهر اندازد

یعنی اس کے جمال کی تجلی و نمائش کے لئے مظاہر و تجلی گاہ وجود میں آتے ہیں اور جب پردہ ہٹا دیا جاتا ہے تو یہ مظاہر عدم سے ہم کنار ہو جاتے ہیں اور ان کا نام و نشان مٹ جاتا ہے۔

حسن سیرت و حسن صورت

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ لَا شَذَاهَا مَا اهْتَدَيْتُ لِحَانِهَا
وَلَوْ لَا سَنَاهَا مَا تَصَوَّرَّهَا الْوَهْمُ

ترجمہ:۔

اگر اس کی خوشبو نہ آتی تو مجھے شراب کی وہ دکان کبھی نہ ملتی اور اگر اس کی چمک دمک نہ ہوتی تو میرا ذہن رگمان اس کا تصور نہ کر سکتا۔

شَذَا خوشبو ہے حَانُ شراب کی دکان کو کہتے ہیں۔ اس شعر میں موجود ھَا ضمیر مونث کے چاروں

Marfat.com

کلمات مُدَامَةٌ شراب کی طرف راجع ہے وَھَمُ تَصَوَّرَ کا فاعل ہے۔ اس کلام کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس شراب کی خوشبو نہ ملتی مجھے اس دکان سے فروش کی طرف راہ نہ ملتی اور اسی طرح اگر اس کی روشنی اور چمک نہ ہوتی تو وھم وگمان میں اس کا تصور کرنے کی قدرت نہ ہوتی۔

عارفانہ تشریح:۔

اے عزیز! جان لے! یہاں حانٌ (دکان شراب) سے مراد مقام محبت ہے انوار جمال مطلق کے آثار کی لطیف خوشبو چاہتی ہے کہ ذرات وجود کے آئینے پر تجلیات کے عکس و پرتو چمکیں اور عالم امکان کے افراد میں سے ہر فرد اس جمال مطلق کے عکس و آثار سے کمال پائیں پس اگر اس کے تاثرات اور اثر ونفوذ کے عکس کا غلبہ نفسی، قلبی اور سری آئینے پر ظاہر ہوں تو اسے حقیقت حسن سیرت جوان معانی کا حاصل نتیجہ ہے، کہتے ہیں اور اگر یہ لطائف جسمانی اور قوالب انسانی کے ظاہری صفحات پر واضح ہو جائے تو اسے حسن صورت کہتے ہیں کیونکہ اس تجلی کا باطن فصاحت پیدا کرنے والا اور اس کا ظاہر صباحت (تازگی، حسن و جمال) کا پھل دینے والا ہے۔ لطافت، حسن، جمال، ملامت، خدو خال، دلکش آنکھ، ہلالی ابرو محبوب ومعشوق کی شکل وصورت کی طرف کھینچنے والے اس کی جمال کے محض عکس اور آثار ہیں۔ جیسا کہ ایک شاعر کا کہنا ہے کہ

وَمَا ذَاكَ اِلَّا اَنْ بَدَتْ بِمَظَاهِرٍ
فَظَنُّوْا سِوَاهَا وَهِيَ فِيْهَا تَجَلَّتِ

☆ یعنی یہ محبوب کے سوا کوئی نہیں جو مظاہر عالم میں ظاہر ہوا ہے لوگوں نے گمان کیا کہ وہ کوئی اور ہے حالانکہ یہ وہی محبوب ہے جو مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

پس یہاں حانٌ دکان شراب جو جمال مطلق کی طیب و طاہر خوشبوؤں کا منبع ہے اور شَـذَا (خوشبو) جمال مطلق کی طرف اشارہ ہے اور وَالْمَجَازُ قَنْطَرَةُ الْحَقِيْقَةِ مجاز حقیقت کا پل ہے، کے تحت مجاز کو حقیقت کا پل جان لیں انواع وجود کو اسرار تجلیات جمالی کی تجلی گاہ کہہ دیں۔ منازل حقیقت کی جانب سیر وسلوک کے لئے قدموں سے سعی وکوشش کریں اور جمال مخدرات غیبی کی طلعت کو ہر نا اہل کی دیدۂ وہم (ناقص آنکھ) سے چھپالیں! ۔

این سر نه زهر سوی توان یافت تا نور یقین کرانهادند
هر کس که بصورت آدمی شد خاصیت آدمش ندا دند

☆ یعنی یہ اسرار ہر جگہ سے نہیں مل سکتا یہ اسی جگہ سے ملتا ہے جہاں نور یقین ہو ہر ایک صوری لحاظ سے آدمی ہی ہیں لیکن خاصیت آدمی ہر کسی کو نہیں دی گئی ہیں۔

☆☆۴☆☆

Marfat.com

ذکر الٰہی کے مدارج اور اثرات

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَاِنْ ذُكِرَتْ فِي الْحَيِّ اَصْبَحَ اَهْلُهٗ
تُشَاوِىْ وَ لَاعَارٌ عَلَيْهِم وَ لَااِثْمُ

ترجمہ:۔

اگر بنی حی کے قبیلے والوں کو اس کا ذکر کرے تو وہ سن کر اس کی لذت سے مست ہو جائیں گے یہ مستی ان کے لئے عار ہوگا نہ گناہ۔

لفظی توجیہہ:۔ یہاں لفظ ذُكِرَتْ میں ضمیر مونث مدامۃ (شراب) کی جانب عائد ہے اور اَهْلُهٗ کی ضمیر مذکر بنی حی کی جانب عائد ہے اور نشو درجہ سکر و مستی ہے شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر قبیلہ حی میں مدامۃ (شراب) کا ذکر کیا جائے تو اس کے سننے سے بنی حی کے لوگ مست ہو جائیں گے یہ ان کے لئے کوئی عار یا گناہ کی بات نہیں ہوگی۔

عارفانہ تشریح:۔

یہاں بنی حی سے مراد مجموعۂ بنی نوع انسانی ہے جو ذات و صفات الٰہیہ کے معارف کی حیات و زندگی سے موصوف اور تصرفات ذات نامتناہی کے حقائق شئون (شان) سے معروف ہے۔ اہل حی قوائے جسمانی اور روحانی کی طرف اشارہ ہے ذکر قلبی ہے یا جہری یا سری یا روحی۔ اگر ذکر جہری ہو تو قوت سامعہ کے ذریعے قوائے حسی کا بلند ہونا ہے۔ ذکر قلبی / حافظ و ذاکر کی حضوری کے ذریعے قوائے نفسی کی صفائی کا منبع ہے۔ ذکر سری بیان ذکر و فکر کے سبب کی بناء پر زلال عرفان پر قوائے روحانی کا پہنچنا ہے اور ذکر روحی کلام غیبی جولسان طلب قابلیات ہے، کے لحاظ سے حیات علمی کے لمعوں (روشنی اور چمک) کا مطلع اور ان کا چلنا ہے۔ پس ذوق ذکر صوری نزل (ضیافت) منہاج طالبین، ذکر قلبی کا نشو و نما نور مصباح سالکین، ذکر سری کی سیرابی و نمود براق معراج عاشقین اور سکر ذکر روحی فتوح مفتاح عارفین ہے چنانچہ حواس ظاہرہ میں سے ہر ایک کے لئے عالم سعادت کی سکر و لذت کے اقسام میں سے ایک قسم حاصل ہے جب قوت باصرہ الوان و اشکال کے ادراک سے، قوت سامعہ نغمات کی آوازوں کے ادراک سے اور قوت ذائقہ کھانوں کے ادراک سے لذت پاتے ہیں

Marfat.com

اسی طرح حقائق غیبی میں سے ایک حقیقت اور اسرار ملکوتی میں سے کسی سر کے ورود سے قوائے باطنی میں سے ہر قوت کو لذت وسکر کے سرچشموں کے حصول سے لذت ملتی ہے جن کا ظہور گناہوں کو مٹانے والا ہے۔ شراب عرفانی کے پینے والے کو کوئی عار نہیں اور مشاہدا حسانی کے شاہدین کی عزت وافتخار کو ثابت کرنے والا ہے۔

☆☆۵☆☆

اثباتِ گروہِ اولیائے کرام

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَمِنْ بَیْنِ اَحْشَاءِ الدِّنَانِ تَصَاعَدَتْ
وَلَمْ یَبْقَ مِنْهَا فِی الْحَقِیْقَۃِ اِلَّا اِسْمُ

ترجمہ:۔

یہ شراب مٹکے کے پیٹ سے ظاہر ہوگئی ہے پھر پینے والوں کے مزاج میں رچ بس گئی ہے اور اس وقت سوائے نام کے اس کا کوئی اثر باقی نہیں ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

تَصَاعَدَتْ (بلند ہوئی) یہاں مجازی معنی میں ظَهَرَتْ (ظاہر ہوتی) ہے اس کی ضمیر مُدَامَۃٌ کی جانب راجع ہے اور مِنْهُ کا ضمیر دنان کے حقائق ظاہرہ کی جانب عاید ہے کلام کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت یہ شراب مٹکے کے پٹ سے ظاہر ہوئی ہے پھر یہ شاربین کے مذاق ومزاج میں رچ بس کر مخفی ہوگئی ہے حقیقت میں اس وقت اس کا صرف نام رہ گیا ہے۔

ایک گروہ نے اس شعر کو نفی ولایت پر حمل کیا ہے جو اس گروہ کے فکر ونظر کی کمی کی وجہ سے ہے کیونکہ کشفی اور نقلی دلائل سے ثابت ہے کہ ہر زمانے اور ہر عصر میں عنایت الٰہی کے مخصوص اور الطاف نامتناہی کے برگزیدہ مثلاً اقطاب، افراد، اوتاد اور ابدال وغیرہم کی جماعت موجود رہی ہے جن کے پاکیزہ اجسام نظم جہاں فانی کا سبب اور جن کے انفاس طیبہ آفات آسمانی کو دور کرنے والے ہوتے ہیں اس پر حدیث نبوی شاہد ہے کہ:

لَایَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ	میری امت میں ایک گروہ حق پر ہمیشہ قائم اور
ظَاهِرِیْنَ لَایَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ	ظاہر رہے گا ان کو مخالفین کوئی گزند نہیں پہنچا
حَتّٰی یَاْتِیْ اَمْرُاللّٰہِ	سکیں گے یہاں تک کہ امر الٰہی آ جائے

اس گروہ کے کمزور تصور کی دلیل یہ ہے کہ شاعر رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے زمانے میں بھی مشہور کامل ومکمل مشہور ومعروف اولیاء موجود تھے جیسے سعدالدین حموی، شیخ سیف الدین باخرزی، شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ نجم

Marfat.com

الدین رازی المعروف بہ دایہ وغیرہ۔

منقول ہے کہ شاعر رحمۃ اللہ علیہ 6 ماہ مصر کے جامع ازھر میں معتکف رہا انہی دنوں شیخ محی الدین ابن عربی جو طبقۂ علیا سے تعلق رکھتے ہیں، بھی وہیں معتکف تھے ان کے درمیان ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا لطف کی بات یہ ہے کہ وہ زمانہ ظہور ولایت کا زمانہ تھا پس ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے نفی ولایت کے زمانے میں ظہور کیا اور یہ محال ہے۔

ترا گر دیدۂ احول نبودی حدیث اول و آخر نبودی

ترا از صحبت تو کار خام است وگرنہ ظاہر و باطن کدام است

☆یعنی اگر تیری آنکھ بھینگی نہ ہوتی تو اول و آخر اور شروع و اختتام کی بات کبھی نہ کرتے تمہارا کام تمہاری اپنی صحبت کی وجہ سے ابھی تک خام ہے ورنہ یہاں ظاہر و باطن یا کھلی و خفیہ کی بات کہاں ہے؟

☆☆٦☆☆

حصولِ خوشی اور نجات غم عشق کے فائدے

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَاِنْ خَطَرَتْ یَوْمًا عَلٰی خَاطِرِیْ امْرِیءٍ
اَقَامَتْ بِہٖ الْاَفْرَاحُ وَ ارْتَحَلَ الْھَمُّ

ترجمہ:

اگر کسی دن دل میں اس کا خیال آجائے تو خوشی و مسرت دل و دماغ میں رچ بس جائیگی اور فکر و غم رخصت ہو جائیں گے۔

یہاں خَطَرَتْ سے قلب مراد ہے یہ اسم حال کے محل کا نام ہے جس کا فاعل مدامہ ہے بِہٖ کے ضمیر کا ب سبیت کے لئے ہے ارباب کشف و شہود کے نزدیک روز یا دن سے مراد وقت ہے جسے وہ ''آن'' کہتے ہیں۔

عارفانہ تشریح:۔

اگر اوقات میں سے کوئی وقت دل کے لئے میسر ہو جائے جس میں فضائے قدسی کے باد نسیم کے جھونکے اور لطائف انسی کے خوشگوار لمحوں میں سے کوئی لمحہ شراب روحانی کے مخموروں اور جوار رحمانی کے مہجوروں کے ریاض قلوب سے گزر جائے تو ان کے غم و اندوہ کے خمار اور ہجر و فراق کی محنت، زلال وصال کی راحت و مسرت میں بدل جائیں گے جیسا کہ شاعر کا کہنا ہے۔

Marfat.com

نَهَارِیْ اَصِیْلٌ کُلُّهٗ اِنْ تَنَسَّمَتْ
اَوَائِلُهٗ مِنْهَا بِرَدِّ تَحِیَّتِیْ
وَاِنْ رَضِیْتَ عَنِّیْ فَعُمْرِیْ کُلُّهٗ
زَمَانُ الصِّبَا طَیِّبًا وَّ عَصْرُ الشَّبِیْبَۃِ

☆یعنی محبوب کا میرے سلام کا جواب دینے سے میرا دن خوشگوار ہو جائے گا اور اس بادنسیم کے اثر سے صبح کی مانند تر و تازہ ہو جاؤں گا اور اگر محبوب مجھ سے خوشنود ہوا تو اس خوشی و سرشاری سے میں پھر جوان وکم عمر بن جاؤں گا۔

☆☆٭☆☆

عاشقانِ خدا کی عشق سے سرشاری

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَ لَوْ نَظَرَ النِّدْمَانُ خَتْمَ اِنَائِهَا
لَاَسْکَرَهُمْ مِنْ دُوْنِهَا ذٰلِكَ الْخَتْمُ

ترجمہ:۔

اگر ندیمان مجلس شراب کے جاموں پر لگی مہر کو دیکھ لیں تو یہ مہر ہی ان کو سکر و مستی میں مبتلا کر دے چہ جائے کہ وہ جاموں کے اندر موجود شراب کو پی جائیں۔

نَــدْمَــانْ مجلس شراب کے رفقاء کو کہتے ہیں اور یہ ندیم کی جمع ہے دُوْنَ اس جگہ پر جزو کے معنی میں ہے اس کا ضمیر ھا مدامہ کی طرف راجع ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

اگر ارباب قلوب و اصحاب مکاشفاتِ غیوب جو زُلال کمال کے شارب (پینے والے) اور مجالس و صال کے شاھد (محبوب کا دیدار کرنے والے) ہیں، اپنا نظر گنج مخفی کے طلسم پر ڈالیں جو اس شراب کے برتن کا مہر ہے تو تجلیات جمالی کے لمحات میں سے ایک لمحہ ان کی ہمتوں کے پرندوں کو حیرت و استعجاب اور سرگشتگی کے سمندر میں غرق کر دیں گے۔

اے عزیز! جمال صوری جو انوار جمال حقیقی کی کرن کا پرتو ہے، ہزاروں لاکھوں مراتب روحانی و منازل جسمانی پر اترتا اور ان سے گزرتا ہے اور ہر ایک پر آثار کے بعد و فراق کا غبار اور ہجر و جدائی کے رنج کی کدورت ڈال دیتا ہے جو کثیف ظلمت کے مظاہر سے امتزاج پاتا ہے جب وہ ارباب عقول کے نظروں میں

Marfat.com

جلوہ گر ہوتا ہے تو ان سب کے عقول ونفوس کو مخطوف (چھینا گیا) مجذوب (جذب کیا گیا) اور مجنون (دیوانہ) بنا دیتا ہے اور ان کی جانوں کو رنج محبت کی بھٹی میں پگھلاتا ہے یہاں جان لے کہ جمال مطلق کے شاہدوں اور ذروۂ کمال کے واصلوں کے ذوق وشوق بیان کرنے کی زبان میں گنجائش نہیں ہوتی اور میزان لسان عقل میں یہ نہیں سماسکتے۔

حرف عشق از سرِّ زبان دور است
شرح این آیت از بیان دور است
هرخسی کی رسد به معنیٔ عشق ؟
طالب کام زین نشان دور است

☆ یعنی حرف عشق زبان کی رسائی سے دور ہے اس آیت کی تشریح وتوضیح بیان وگفتگو سے دور وباہر ہے۔ ہر کس وناکس عشق معنوی تک کیسے پہنچ سکتا ہے جبکہ اس کا طالب ہنوز اس نشان سے بہت دور ہے۔

☆☆٨☆☆

احیائے مردہ گانِ غفلت

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَ لَوْ نَضَحُوا مِنْهَا ثَرَیٰ قَبْرَ مَیِّتٍ
لَعَادَتْ اِلَیْهِ الرُّوْحُ وَ انْتَعَشَ الْجِسْمُ

ترجمہ:۔

اگر کسی مردے کی قبر پر اس کو چھڑک کر اسے گیلا کر دیں تو مردے کی روح لوٹ آئے گی اور جسم زندہ ہو جائے گا۔

نَضَحَ پانی کا چھڑکاؤ ہے ثَرَیٰ گیلی مٹی اور اِنْتِعَاشٌ اٹھنا ہے ضمیر اول یعنی مِنْهَا کا ضمیر مُدَامَۃٌ کی جانب راجع ہے اور ضمیر ثانی یعنی اِلَیْهِ کا ضمیر مَیِّتٍ کی جانب اور اَلرُّوْحُ اور اَلْجِسْمُ عَادَتْ اور اِنْتَعَشَ کا فاعل ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

یعنی اگر زلال عرفان کے شارب (پینے والے) جو مجلس شہود کے ندیم وشرکاء ہیں، اقداح (برتن) عنایت سے ایک گھونٹ یا مصباح ہدایت سے ایک سانس جو نفوس وارواح اور قلوب واجسام کو منور و زندہ کرنے والے ہیں، مردگان مقبرۂ غفلت وجہالت کے غافلوں پر چھڑک دیں تو وہ روح عرفانی کی راحت و

Marfat.com

آرامی کی بدولت قبر جہالت ومحرومی سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور فوتِ مطلوب پر آتش تاسف وندامت اس کی طلب کو اور بھی بڑھائیں گے ۔

تو آن انفاس رحمانی که جانها از دمت یابند

تو آن دریای غفرانی که می شوید خجالت ها

☆ یعنی تم وہ انفاس رحمانی ہو کہ ارواح اور جانیں تیرے دم سے آرام وراحت پاتی ہیں اور تم وہ دریائے غفرانی ہو جوان کی شرمندگیوں اور خجالتوں کو دھوڈالتے ہیں ۔

☆☆۹☆☆

صحبتِ مرشد کا اثر

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ طَرَحُوْا فِیْ فَیْئِیِ حَائِطُ کَرَمِهَا

عَلِیْلاً وَّ قَدْ اَشْفٰی لَفَارِقَةُ السُّقْمُ

ترجمہ:۔

اگر انہوں نے کسی بیمار کو اس کی کرم کے دیوار غنیمت کے نیچے رکھ دیا تو وہ شفا پائے گا اور اس کی بیماری دور ہو جائے گی

اَشْفٰی ہلاکت کے نزدیک عَلِیْلاً طَرَحُوْا کا مفعول ہے اَشْفٰی کا ضمیر علیل کی جانب راجع ہے

عارفانہ تشریح:۔

اے عزیز! حقیقت فَیْئِیِ کامل مکمل ہما کا سایہ ہے اور حَائِطُ مرشد کا مجبول جسم ہے جو حقائق و اسرار اور معارف وانوار کا ظرف ومخزن ہے کَرَمِ صاحب کشف کا دل ہے عَلِیْل سے مراد محجوب غافل اور محروم بد بخت ہے یعنی اگر کوئی مریض غفلت ومحرومی کے سبب اور کوئی ناقص بدقسمتی ، جہالت ونقصان کی وجہ سے بیابان بُعد و جہالت کی تاریکی میں پھنس کر ہلاکت ابدی کے نزدیک پہنچ گیا ہے جب مشرفان ولایت کے کسی کامل کے سایہ میں پہنچ جائے تو اس صاحب دولت کے نور وضیاء کی بدولت امراض شکوک و جہالت کی ظلمت سے انوار یقین کی وسیع فضاؤں میں پہنچ جائے گا اور کمالِ اسرار دین کے مطالعہ سے آراستہ وپیراستہ ہو جائے گا ۔

جانا زمی عشق یکی قطره به دل ده

تادر دو جهان یك دل بیمار نماند

Marfat.com

☆یعنی اے میری جان! مئے عشق سے ایک قطرہ دل کو دے دیں تا کہ جہاں میں کوئی بھی دل بیمار نہ رہے اور سب تندرست وتوانا ہو جائیں۔

☆☆۱۰☆☆

قربت ولایت کے فائدے

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ قَرَّبُوْا مِنْ حَانِهَا مُقْعَدًا مَشٰی
وَيَنْطِقُ مِنْ ذِكْرٰى مُذَاقِهَا الْبُكْمُ

ترجمہ:۔

اگر اس شراب کی دکان سے کوئی چلنے پھرنے سے قاصر شخص نزدیک ہو جائے تو وہ شفایاب ہو کر چلنے پھرنے لگے گا اور گونگے بہرے اس کا ذکر سن کر بولنے اور گفتگو کرنے لگیں گے۔

مَشٰی کا فاعل مُقْعَدًا کی جانب راجع ضمیر ہے اور يَنْطِقُ کا فاعل الْبُكْمُ ہے حان اور مُذَاقَ کا ضمیر مدامۃ کی جانب راجع ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

یعنی اگر کوئی حاجز محجوب جس کے ہوائے نفسانی کی برودت (ٹھنڈک) نے اس کے قدم ہمت کو سیر الی اللہ سے معطل کر رکھا ہو یا ایسا نقص جو استعداد فطری کی قلت کی وجہ سے اس کی زبان خزائن روحانی کے مدارج سے دقیق معانی کے بیان اور حقائق عرفانی کے اخراج سے قاصر ہو اگر وہ دکان ولایت کے قرب و جوار سے مشرف ہو جائے تو صفائے محبت کے آثار تریاق اس کے امراض اور نقائص کو زائل کریں گے اور حقوق محبت و مودت کی ادائیگی کا سبب بن کر سیر الی اللہ کا محرک بن جائیں گے جواہر معارف کے خزانوں اور اسرار حکمت کے سرچشموں جو زمین استعداد میں مستور و مدفون ہیں، تحقیق اخلاص کے ذریعے اس کی گویائی کے ذریعوں سے ظاہر ہو جائیں گے۔

زمن ای دوست این یك پند بپذیر
برو فتراك صاحب دولتی گیر
كه قطره تا صدف را در نیابد
نگردد گوهر و روشن نتابد
اساس كار وقتی محكم افتد كه موسیٰ را خضر میگردد استاد

Marfat.com

○ یعنی اے دوست! مجھ سے یہ نصیحت لے لو کہ جاؤ اور کسی صاحب دولت کا دامن پکڑ لو۔ کیونکہ قطرہ جب تک صدف کے اندر نہیں جاتا گوہر بن سکتا ہے نہ وہ چمک سکتا ہے۔ اساس کار اس وقت ہی مضبوط و مستحکم ہوجاتا ہے جب موسیٰ کے لئے خضر استاد بن جائے۔

☆☆۱۱☆☆

الطاف وتجلیات ربانی کی تاثیر

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ عَبِقَتْ فِي الشَّرْقِ اَنْفَاسُ طِيْبِهَا
وَ فِيْ الْغَرْبِ مَزْكُوْمٌ لَعَادَ لَهُ الشَّمُ

ترجمہ:۔

اگر مغرب میں کوئی بدبودار مردار دفن ہوگیا ہو جب مشرق میں کوئی سانس مدامہ کی خوشبو سونگھ لے تو اس کی بو سے مردار خوشبودار بن جائے گا

عبقت کا فاعل انفاس ہے عاد کا فاعل الشم ہے پہلا یعنی طیبھا کا ضمیر مدامہ کی جانب راجع ہے اور دوسرا یعنی لہ کا ضمیر مزکوم کی طرف راجع ہے الشم سے مراد قوت شامہ (سونگنے کی حس) ہے مطلب سونگھنا ہے یہاں عبقت کا معنی ھبت بخشش کرنا ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

یعنی اگر نفحات ربانی کا کوئی نسیم اور تجلیات رحمانی کی کوئی چمک مشرق غیب لاہوت سے طلوع ہوجائے اور نالائق مفلس جثہ (جسم) ناسوتی کے مغرب میں اس نسیم کے بالمقابل غروب ہوجائے اس نسیم طیب کے چلنے کی تاثیر ونفوذ سے اس کے قوائے مدرکہ حیات ابدی پائیں گے اور شہود تجلی کی جمالی بجلی اس غریب کے آتش شوق کو جلانے کے لئے مشعل کا کام دے گا اور طلب کی آرزو اور ذوق وطرب کی خوشی میں واردات غیبی کے لائق اور اسرار تجلیات ربانی کے حامل بن جائے گا۔

اگر آن شه نظر یك دم به کار من در اندازد
هزاران طائر قدسی به پیش من سر اندازد
اگر خورشید بنماید جمال از مطلع وحدت
شب تاریك هستی را چو سایه بر سر اندازد

☆ یعنی اگر وہ بادشاہ میرے معاملے پر ایک نظر ڈال دے تو میرے سامنے ہزاروں قدسی پرندے سرنگوں ہو

Marfat.com

جائیں گے۔اگر آفتاب مطلع وحدت سے اپنا جمال ایک لمحہ کے لئے دکھائے تو ہستی کی تاریک رات کو سایہ کی مانند سر سے ہٹا دے گا۔

☆☆۱۲☆☆

روحانی پاکیزگی ونظافت

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ خُضِبَتْ مِنْ كَأْسِهَا كَفُّ لَامِسٍ
لَمَا ضَلَّ فِي اللَّيْلِ وَفِي يَدِهِ النَّجْمُ

ترجمہ:۔

اگر کسی چھونے والے کا ہاتھ جام شراب سے چھو جائے تو وہ رات کی تاریکی میں نجم ہدایت بن کر حق کی جانب خلق کی رہنمائی کرے گا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچائے گا۔

تشریح:۔ کف خضبت کا مفعول مالم یسم فاعلہٗ (غیر مذکور فاعل) کا مفعول ہے اور ضل کا فاعل لامس کی جانب راجع ہے یہاں کف سے مراد دل وقلب اور نجم سے کأس (جام شراب) مراد ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

یعنی اگر جام محبت جس کی حقیقت نجوم تجلیات لطفی کے ستاروں میں سے ایک تارہ ہے، کسی طالب کے دل سے مل / چھو جائے اس جام کے انتہائی لطافت و پاکیزگی کے زیر اثر طالب کا آئینۂ دل پاک وصاف اور نورانی بن جائے گا۔اخلاق بشری کے امراض اور اوصاف بہیمی (درندگی) کی آلودگیوں سے نجات پا جائے گا۔اس تجلی کا اثر صحبت راہ سالک کا ہادی وراہبر بن جائے گا کہ:

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (النحل ۱۶) وہ ستاروں سے ہدایت وراہنمائی پاتے ہیں۔

بنور عشق توان درطریق جان رفتن
بپای عقل در این راه کی توان رفتن؟
جنانِ جان نتوان یافتن به وهم و خیال
به بوی دوست توان اندر آن جان رفتن

☆ یعنی راہ طریقت اور عشق میں جان و دل سے چلنا ہوتا ہے عقل کے پیروں سے کس طرح اس پر چل سکتے ہیں؟ محبوب ومعشوق وہم وخیال کے زور پر ہرگز نہیں مل سکتے البتہ محبوب کی خوشبو کی مدد سے دل و جان کے ساتھ چل سکتے ہیں۔

Marfat.com

فیضان قدسی

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَو جُلِیَتْ سِرًّا عَلٰی اَکْمَہٍ غَدًا
بَصِیْرًا وَمِنْ رَا وُوْقِھَا یَسْمَعُ الصُّمُّ

ترجمہ:۔
یعنی اگر کسی مادر زاد اندھے کی آنکھ پر اس کی تجلی پڑے تو دیکھنے والا اور بینا بن جائے گا اور اس کے صاف کرنے والے آلے سے گونگے بہرے سننے لگیں گے۔

جلیت مفعول کا صیغہ ہے اکمہ مادر زاد اندھے کو کہتے ہیں راووق وہ آلہ ہے جس کے ذریعے شراب صاف کی جاتی ہے راووق اور فعل مالم یسم فاعلہ (غیر مذکور فاعل کے فاعل) کا ضمیر مدامہ کی جانب راجع ہے۔

عارفانہ تشریح:۔
یعنی اگر کوئی استعداد بخش تجلی پر مشتمل حقیقت کہ فیض اقدس اسی سے عبارت ہے، کسی بادیۂ غفلت کے بے بصیرت پر ظاہر ہو جائے تو اس حقیقت کی تائید و حمایت اور انوار الٰہی کے طفیل اس کی چشم دل اسرار بین بن جائے اور مجاہدات طلب راووق (شراب صاف کرنے کا برتن) فہم و فراست طالب کا اذن جو لطیفۂ قلبی کے کان ہیں، اخبار ربانی کی لوح اور اسرار روحانی کا مدرک (ادراک/احساس کرنے والا) بن جائیں گے کہ:

لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا (الحدیث)	بندہ نوافل کے ذریعے ہمارا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس سے محبت کروں تو میں اس کے کان، آنکھ بن جاتا ہوں

ای ذرۂ از نور تو بر عرش اعظم تافته
از عرش اعظم در گزر بر هر دو عالم تافته
آن ذره ذریت شده خورشید خاصیت شده
سر تا قدم زینت شده بر هر دو عالم تافته
بر عاشقان روی تو بر ساکنان کوی تو
از پرتو یک موی تو کار معظم تافته

☆ یعنی اے وہ ہستی! تیرا ذرہ عرش اعظم پر چمکا تم عرش اعظم کو چھوڑ دیں دونوں جہانوں پر چمکا اور انہیں روشن و منور کر دیں۔ دونوں جہاں پر چمک کر وہ تیری ذریت بن گیا وہ ذرے سے خورشید بن گیا اور ساری کائنات

Marfat.com

کو زیب و زینت دینے لگا۔ تیرے عشاق کے چہرے اور تیری گلی کے مکین تیرے ایک بال برابر نور و چمک سے عظیم الشان نور بن کر چمک اٹھتے ہیں۔

☆☆۱۴☆☆

خوش قسمت گروہِ اولیاٗ

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

وَلَوْ اَنَّ رَکْبًا یَمَمُّوْا قُرْبَ اَرْضِهَا
وَفِیْ الرَّکْبِ مَلْسُوْعٌ لَمَا ضَرَّهُ السَّمُّ

ترجمہ:۔

اور اگر کوئی سوار اس کی سرزمین کے نزدیک پہنچنے کا ارادہ کرے اس کی راہ میں زہریلی اور ہلاکت خیز زمین حائل ہو تو بھی اس کا زہر اسے طے کرنے پر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

یـمـمـوا یعنی انہوں نے قصد و ارادہ کیا۔ سم س پر زبر یا پیش دونوں کے ساتھ یہ زہر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لَمَا (جب) لو اگر حرف شرط) کا جواب ہے سمُ ضرۃ کا فاعل ہے اور ارض کا ضمیر مدامہ کی جانب راجع ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

یعنی جب آستان جلال کے طالبوں کی جماعت اور مقاصد آمال (امید) کے قاصدوں کا گروہ منازل عالم علوی کے سیر کے دوران حضرت حق کے تقرب و جوار کا ارادہ و قصد کرتے ہیں تو ان کے درمیان ایسی منتخب زمین ہوتی ہے جس نے خواہشات کے اژدھے کا ڈنک چکھ لیا ہے اور محبت دنیا کا زہر اس کے باطن میں سرایت کر چکا ہے اسباب ہلاکت اور ابدی خسارے سے نکل آیا ہے، ان خضر صفت اور عیسیٰ نفس مبارک اور باہمت لوگوں کے اجتماع کی پر برکت تریاق محبت کے آثار کی اثر پذیری کی وجہ سے ان بیمارانِ مہجور کی تکلیف اور دکھ سعادت قرب کے انس و لذت میں بدل جاتے ہیں کیونکہ:

هُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی	یہ ایسی جماعت ہے جس کا ہم نشین بھی شقی
جَلِیْسُهُمْ	ہر گز نہیں رہ سکتا۔

ز آدم آن دمت گر گشت حاصل
برین دریا روی همۆ حواصل
ازان کاری که آمد ہیچ در ہیچ

Marfat.com

کز آن مرغان قفس دیدی دگر ہیچ

☆یعنی اگر کسی بنی آدم کو یہ مبارک دم حاصل ہوگیا تو وہ دریا پر حواصل کی مانند چلنے پھرنے لگیں گے۔ وہ محض تیرا اپنا کام ہے جو پیچیدہ اور مشکل ہے جس کی وجہ سے پرندے پنجروں میں پہنچ کر قید ہو رہے ہیں۔

☆☆۱۵☆☆

فیضان مرشدین طریقت

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ رَسَمَ الرَّاقِیُّ حُرُوْفَ اِسْمِھَا عَلٰی
جَبِیْنِ مُصَابٍ جُنَّ اَبْرَاہُ الرَّسْمُ

ترجمہ:۔

اور اگر کوئی عامل اس کے حروف کو کسی دیوانے کی پیشانی پر نقش کرے تو اس نقش کی برکت اسے دیوانگی سے بری کر دے گی اور اسے صحت و سلامتی دے گی۔

الرَّاقِیُّ رَسَمَ کا فاعل ہے اور اَبْرَاہُ کا فاعل الرَّسَمَ ہے جُنَّ فعل مالم یسم فاعلہٗ ہے، اسم میں مخفی ضمیر اور اَبْرَاہُ کا ضمیر مُصَابٌ کی جانب راجع ہے رسم کا معنی نقش، فوٹو، تصویر ہے اور مصاب دیوانہ، جن زدہ ہے۔ جبین سے مراد قوت حافظہ ہے جس لوح پر حقائق اسرار ملکوتی و جبروتی مرتسم ہو جاتے ہیں اور وہی ہے جو معانی معقولات کا ادراک کرنے والا اور انہیں ضبط و مقرر کرنے والا ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

مرشد کامل اگر تربیت و نصیحت کی کاریگری اور قلم ارشاد کے ذریعے حرص و لالچ اور ریا کاری و دکھاوا کے خرمستوں، شہوت و خواہشات کے دیوانوں اور ہموم مصائب دنیا کے گرفتاروں کے صحیفے پر اسماء و صفاتِ محبت کے اسرار و رموز، مراتب علوی و سفلی کے خواص و اثرات، مقام قرب تک ترقی و رسائی کی کیفیت اور منازل روحانی و جسمانی میں سیر سالک کے آداب رقم فرمائے تو وہ ہر قسم کے تصورات وہمی اور تخیلات نفسی کی بیماریوں سے نجات پا جائیں گے۔

دوش مرا گفت یار چونی ازین روزگار
چون بود آنکس که یافت دولتِ خندان خویش
بادِ سعادت رسید ، دامنِ ما را کشید
بر سر گردون زدیم خیمۂ ایوان خویش

Marfat.com

☆ یعنی کل مجھے محبوب نے کہا کہ آج آپ کیسے ہیں؟ محبوب سے یہ سن کر میں نے جواب میں کہا کہ اس شخص کی قسمت کتنی اچھی ہے جسے اپنے ہنسنے مسکرانے کا نتیجہ مل جائے؟ خوش بختی وسعادت کی ہوا چلی جس نے ہمارا دامن کھینچ لیا اب ہم آسمانوں میں اپنا خیمہ نصب کرینگے اور وہاں اپنا ایوان قائم کرینگے۔

☆☆۱۶☆☆

تصرفاتِ مرشدین کامل

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَ فَوْقَ لِوَآءِ الْجَیْشِ لَوْ رَقَمَ اُسْمَهَا
لَاَسْکُرُ مَنْ تَحْتَ اللِّوَاءِ ذَالِكَ الرَّقْمُ

ترجمہ:۔
اگر کسی لشکر کے پرچم پر اس کا نام رقم کر دیا جائے تو اس پرچم تلے لڑنے والا لشکر اس نقش سے مست ہو جائیں گے۔

لَاَسْکُرُ لَوْ شرط کا جواب ہے اور رقم اس کا فاعل اور مَنْ تَحْتَ اللِّوَاءِ اس کا مفعول ہے ل لو اظل سے وجود مراد ہے جو المتحابون فی ظلی میرے سائے (زیر اثر دومحبت کرنے والے موجود ہیں جَیْشِ (لشکر) سے ارواح متعینہ اور اجسام متشخصہ مراد ہیں اور رَقْمُ (تحریر) سے مراد مقدورات پر تعلق قدرت کے اسرار و کیفیت۔

عارفانہ تشریح:۔

اگر وہ ہوش وحواس کو اچک کر لے جانے والی شراب وحدت کی حقیقت، اسرار قدر راس سے عبارت ہے، لوائے (پرچم) وجود کی سطح پر رقم ہو جائے اور اسرار ازلی کی دوشیزہ زمان ومکان کے گاؤ تکیوں جو سایہ وجود کے مواد اور لوائے جود کے مظاہر ہیں، اپنا جمال طلعت صدیقین ومقربین کے لشکر کی آنکھوں پر جو سجاتِ (تقدیس و پاکیزگی) جلال کے شیدائی اور بیدائے (میدان وصحرا) جلال کے گم گشتہ ہیں، جلوہ افروز ہو جائیں تو سب اسرارِ عنایتِ ازلی سے مست ہو جائیں گے اور آثار کفایت ابدی میں گرفتار ہو جائیں گے۔

ای هر دو کون روشن از آفتاب رویت
وی نه سپهر چون مرغ دردامِ زلف وخالت
برباد داده دل را آوازهٔ فراقت !!
درخواب کرده جان را افسانهٔ جمالت

Marfat.com

عقلی کہ در حقیقت بیدار مطلق آمد

تا حشر مست خفتہ در خلوت خیالت

☆یعنی تیرے رخسار کے نور سے دونوں جہاں روشن ہیں اور تمام آسمان وزمین تیرے زلف اور خال کے دام میں گرفتار ہیں۔ تیری جدائیگی کے اندیشے سے ان کے دل و جان برباد ہیں اور تیرے حسن و جمال کے تصور میں ان کی جانیں مگن اور مست ہیں۔ عقل جو حقیقت میں بیدار مطلق ہے، تیرے خیال وتصور کے خلوت کدے میں قیامت تک کے لئے گوشہ نشین ہے۔

☆☆۱۷☆☆

شراب معنوی کی تاثیر سے سالک کی بلند پروازی

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

تَهَذِّبُ اَخْلَاقَ النَّدَامٰی فَیَهْتَدِیْ

بِهَا لِطَرِیْقِ الْعَزْمِ مَنْ لَا لَهُ الْعَزْمُ

ترجمہ:۔

جب ندا میں اس کا نام پکارا جائے تو کسی پس ماندہ کہ جس کے عزم وہمت نے مستی کی وجہ سے جواب دے دیا ہو، اس کا نام سن لینے کی بدولت راہ عزم وہمت کی طرف ہدایت پائے گا اور راستہ طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔

تَهَذِّبُ کا ضمیر فاعلی مدامۃ کی طرف راجع ہے اور اخلاق اس کا مفعول ہے اور یَهْتَدِیْ کا فاعل مَنْ ہے لَهَا کا ضمیر اَخْلَاقَ کی طرف عائد ہے اور اس میں موجود بائے سببیت ہے لِطَرِیْقِ کا لام اِلٰی (تک) کے معنی میں ہے اور لَا لَهُ کا معنی لَیْسَ (نہیں) ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

جس طرح شراب صوری امراض جسمانی جو دلوں سے فضلات فاسدہ اور مواد متعفنہ (بدبودار مواد) کو زائل کر دیتی ہے اسی طرح شراب معنوی کمالات حقیقی کے متلاشیوں کے باطن کو اوصاف مہلکہ (خطرناک اور ہلاکت خیز اوصاف) اور اخلاق مبعدہ (بعد ومحروم کرنے والے اخلاق) کے امراض مثلاً حرص ولالچ، حسد وحقد، بخل وکنجوسی، ریا ونمود، کبر ونخوت اور عجب وخود بینی جو بہیمی (حیوانیت) وسبعی (درندگی) کی قوتوں کا لازمہ اور امراض قلب وروح کے مادے ہیں، سے مہذب ومصفی کر دیتے ہیں اور کسالت وستی کی پستی کو فترت وخلا کی تنگی سے فضائے سیر میں اور پھر فضائے سیر سے ذروۂ (بلندی، چوٹی، کنگرہ) اعلیٰ کے طیر (پرواز

Marfat.com

)میں پہنچادیتا ہے۔

ای بند غمگسار عاشق
وی پندِ تو گوشوار عاشق
ای گنج دوای رأفت تو
از بهر تنِ نزارِ عاشق
از جذب کشید ن غم تو
هر زیب نظام کار عاشق

☆اے محبوب:۔ تیرے عشق میں گرفتاری عاشق کی غمگسار اور مونس ہے اور تیری پند و نصیحت عاشق صادق نے اپنے کانوں میں پہن رکھی (یاد کررکھی) ہے۔ تیری مہربانی وشفقت عاشق نزار کے جسم کے لئے گنج دوا و مرہم ہے۔ تیرے رنج وغم کا جذب وکشش عاشق کے نظام کار کے لئے زیب وزینت اور آراستگی وشائستگی ہے۔

☆☆۱۸☆☆

شراب معنوی کی تاثیر اور سالک کی بلندیوں میں رسائی

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَيَكْرُمُ مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْجُوْدَ كَفُّهٗ
وَيَحْلُمُ عِنْدَ الْغَيْظِ مَنْ لَا لَهٗ حِلْمُ

ترجمہ:۔

جو جود و عطا کو کچھ بھی نہ جانتا ہو اسے کون معزز ومحترم بناتا ہے؟ اور جس کے پاس غیظ وغضب کے باوجود حلم و برداشت نہ ہو اسے حلم و برداشت کون دیتا ہے؟۔
يَكْرُمُ کا فاعل مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ میں موجود مَنْ ہے اور يَحْلُمُ کا فاعل مَنْ لَا لَهٗ حِلْمُ میں موجود مَنْ ہے اور كَفُّ يَعْرِفُ کا فاعل ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

جب شراب معنوی کے خواص کی تاثیر تصرفات سری وقلبی کے مواقع حرص وبخل کے تاریک اخلاق اور کبر وعجب کے کمینے اوصاف جو صفات سبعی وبہیمی کے لوازم ہیں، کو مقام تحلیہ (آراستگی) اور تزکیہ (پاکیزگی) میں مزکی ومصفا بنادیتے ہیں پھر مقام تحلیہ سر میں وجود سالک کو جود وسخا کی آرائش اور حلم وحیاء کے زیور سے محلی ومزین کردیتا ہے اور خلیفہ روح کو بارگاہ قلب میں روح وصفا کے تخت پر بٹھادیتا ہے۔

Marfat.com

بیا کاین عاشقی از سر گرفتیم
جهانی خاك را در زر گرفتیم
زمین و کوه و دشت و باغ جان را
همه در حلهٔ اخضر گرفتیم
زمین را از بهاران برّ و بارشد
زسرّ خویش برّ و بر گرفتیم

یعنی آؤ! ہم اس عاشقی کو مکمل لے لیتے ہیں اور ہم خاکی جہاں کو ترک کر دیتے ہیں زمین، کوہ، دشت اور نخلستان سب سرسبز و شاداب ہو گئے ہیں زمیں موسم بہار کی بدولت برگ و بار سے سرسبز و شاداب اور آباد ہو گئی ہے اور اب ہم اپنے دل کی آباد کاری کرتے ہیں۔

☆☆۱۹☆☆

ولایتِ مرشد کا فیضان

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَلَوْ نَالَ فَدْمُ الْقَوْمِ لَثْمَ فِدَامِهَا
لَاَکْسَبَهٗ مَعْنٰی شَمَائِلِهَا اللَّثْمُ

ترجمہ:۔

اگر قوم کے کسی غبی اور کند ذہن کے منہ تک شراب کے مٹکے کا منہ پہنچ جائے تو وہ کند ذہن اخلاق و کردار کے معانی کسب کرے گا اور مہذب و شائستہ ہو جائے گا۔

فَدْمُ کند ذھن اور غبی کو، فِدَام مٹکے کے بند منہ کو، لِثَامُ آدمی کے بند گلے کو اور شمائل اخلاق حمیدہ کو کہتے ہیں لَثمُ نال کا فاعل اور فدَامُ اس کا مفعول ہے اور دوسرا لَثمُ اَکْسَبَهٗ کا فاعل ہے جس کے ساتھ ضمیر متصل ہے اور شَمَائِلُهَا کا معنی اس کا دوسرا مفعول ہے۔ فِدَامُ سے تقویٰ اور شرع مراد ہے جو مرید صادق کے پرتن وجود کو شبہات و مشکوک باتوں کے قریب جانے میں مانع و رکاوٹ ہے لثام (آدمی کا بند گلہ / منہ) سے مراد شیخ عارف ہے جو اپنے نصیحت و ارشادات کے ذریعے طالبین حق کے نفس امارہ کے منہ کو شہوات نفسانی اور لذات جسمانی سمیٹنے سے روکتا اور اپنی گرفت میں رکھتا ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

حاصل کلام یہ کہ اگر کوئی احمق غافل جو جادۂ کمال کے سیر سائر اور ان کے مقامات و منازل سے

Marfat.com

ناواقف ہوں، حقائق عرفانی کے اسرار جو اس کی جبلت و استعداد میں مرکوز ہیں، ابھی ظاہر نہ ہوئے ہوں اور اس کے تصرفاتِ بصیرت جو ابھی فعال نہ ہوئے ہوں، جب مرشد کامل تقوی و شرع کے پر عزم کنجیوں اور نیاز و درد کے چراغوں کے ذریعے اس کے منہ سے رکاوٹوں اور ممنوعات کا مہرا اٹھالیتا ہے تو ولایت مرشد کا فیضان اسرار اس کے لئے اکتساب فضل و کمال کا سبب و ذریعہ بن جاتا ہے۔

گر سر سودای او داری سری
هرزمان بر آستان می بایدت
ور سر بازار او داری دلی
فارغ از سود و زیان می بایدت
تا زمانی زو بدرمانی رسی
هر زمان دردِ نهان می بایدت

☆ یعنی اگر تمہیں اپنے محبوب و مطلوب سے عشق و محبت ہے تو تجھے ہر وقت اس کی چوکھٹ پر رہنا ہوگا۔ اگر تم دل سے اس کا خریدار ہو تو تجھے ہر نفع و نقصان کو بالائے طاق رکھ کر اسے لینا ہوگا۔ جب تک تمہیں محبوب کی طرف سے مرض عشق کی دوائی نہ ملے تجھے ہر وقت اس درد میں مبتلا رہنا ہوگا۔

☆☆ ۲۰-۲۱ ☆☆

روحانی پاکیزگی، لطافت اور نور

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

يَقُوْلُوْنَ لِيْ صِفْهَا فَاَنْتَ بِوَصْفِهَا　　خَبِيْرٌ اَجَلْ عِنْدِيْ بِاَوْصَافِهَا عِلْمُ
صَفَاءٌ وَلَا مَآءٌ وَلُطْفٌ وَلَا هَوَاءٌ　　وَنُوْرٌ وَلَا نَارٌ وَرُوْحٌ وَلَا جِسْمُ

ترجمہ:-

وہ کہتے ہیں کہ تم اس کے اوصاف بیان کرو تم اس سے باخبر ہو اور تمہارے پاس اس کے بارے میں وسیع علم ہے۔ میرا جواب یہ ہے کہ وہ صاف و شفاف ہے مگر پانی نہیں، لطیف و پاکیزہ ہے مگر ہوا نہیں، نور و روشنی ہے مگر آگ کی نہیں اور وہ روح ہے لیکن جسم والی نہیں۔

يَقُوْلُوْنَ کا فاعل محذوف طلب کا مبتداء اور صَفَاءٌ اس مبتداء کا خبر ہے

عارفانہ تشریح:-

یعنی یہ ایسا صاف و شفاف ہے جو پانی جیسا صاف و شفاف نہیں بلکہ یہ مراتب غیر محدود کے لحاظ سے

Marfat.com

بہت ہی صاف وشفاف ہے اور یہ لطیف و پاکیزہ ہے لیکن ہوا جیسا لطیف و پاکیزہ نہیں بلکہ یہ درجات غیر متناہی کے لحاظ سے بہت ہی لطیف و پاکیزہ ہے، یہ نور وروشنی ہے لیکن آگ کے نور وروشنی جیسی نہیں کیونکہ آگ کا نور جلانے والا اور فنا ہونے والا ہے بلکہ یہ ایسا نور اور ایسی روشنی ہے جو دل وجان پر معرفت، علم، حیات، کمال اور وجود کے شان والا نور وضیاء ہے۔ اَجَلُ عِنْدِیْ بِاَوْصَافِهَا عِلْمٌ یہ مرشد کامل کی جانب اشارہ ہے اگر مرشد کامل کا حوصلہ طالب صادق کے مطابق اسے اس مقام تک نہ پہنچا سکے تو یہ ظلم ہوگا۔

☆☆۲۲_۲۳☆☆

وجد وتواجد اور ذوق وشوق

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

مَحَاسِنُ تَهْدِیْ الْوَاصِفِیْنَ لِوَصْفِهَا
فَیُحْسِنُ فِیْهَا مِنْهُمُ النَّثْرُ وَ النَّظْمُ
وَ یَطْرُبُ مَنْ لَمْ یَدْرِهَا عِنْدَ ذِكْرِهَا
كَمُشْتَاقِ نَعْمٍ كُلَّمَا ذُكِرَتْ نَعْمُ

ترجمہ:۔

ان کے اچھے اوصاف اس کی تعریف کرنے والوں کی راہنمائی کرتے ہیں تو یہ لوگ نظم ونثر میں اس کے اوصاف بیان کرتے ہیں۔ اور اس کا ذکر سنتے ہی اسے دیکھے بغیر خوشی سے جھومنے لگتے ہیں جس طرح بھوکا کھانے کے ذکر سے جھوم اٹھتا ہے۔

مَحَاسِنُ محذوف مبتدا یعنی لَهَا کا خبر ہے اور تَهْدِیْ کا ضمیر مَحَاسِنُ کی طرف عائد فاعل ہے اسی طرح لِوَصْفِهَا فِیْهَا مِنْهُمْ کا ضمیر وَاصِفِیْنَ کی طرف عائد ہے نَثْرُ یُحْسِنُ کا فاعل ہے لِوَصْفِهَا کا لام اِلٰی یعنی تک کے معنی میں ہے اور مَنْ، یَطْرُبُ کا فاعل ہے اور نَعْمَ ن مفتوح اور عین ساکن کے ساتھ نَعْمَ ایک معاشیق (معشوق) کا نام ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

اس شراب کی بہت سی اچھی اور پسندیدہ خاصیتیں ہیں جملہ خاصیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ اوصاف بیان کرنے والوں کو اپنے اوصاف اور وصف وثناء کی جانب راہنمائی کرتی ہے یہاں تک کہ مشتاقین حضرت الٰہی کے بلبل ریاض (باغیچہ) اسرار میں ذکر لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اے اللہ! ہم تیری حمد وثناء شمار نہیں کرسکتے، کے نعرے لگاتے ہیں ان اسرار کے سننے کی لذت اور ذوق وشوق وجود سامع کے درخت کو جنبش

Marfat.com

میں لاتا ہے حالانکہ اس نے اس کی حقیقت کا ذوق ابھی چکھا نہیں اور اس کے جمال طلعت کو دیکھا نہیں ہے جس طرح عاشق مشتاق ذکرِ معشوق پر جھوم اٹھتا ہے اور اس جھومنے سے اس کی آتش محبت بڑھک اٹھتی ہے۔

چو یاد او شود مونس زجان اندوہ بستاند
چو اندوھش شود غم خور زدل بیمار برخیزد
نوای مطرب عشقش اگر در گوشِ جان افتد
زکونین دست بفشاند قلندروار برخیزد
صبا گر از سر زلفش بگورستان برد بوی
زھر گوری دوصد بیدل بہ بوی یار برخیزد

☆ یعنی جب اس کی یاد مونس جان بن جاتی ہے تو جان کے فکر وغم ختم ہو جاتے ہیں جب اس کا غم اس کی یاد اور خیال کو ختم کر دیتا ہے تو دل سے بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی جان کے کانوں میں مطرب عشق (عشق کے ڈھول) کی آواز آجائے تو وہ دونوں جہانوں سے ہاتھ اٹھالیں گے اور قلندر بن کر اٹھ کھڑا ہو گا اگر باد صبا کسی قبرستان میں اس کی خوشبو پہنچادے تو ہر قبر سے مردے اٹھ بیٹھیں گے اور اس کی خوشبو پانے پر خوشی سے جھوم اٹھیں گے۔

☆☆۲۴☆☆

شراب محبت مورث وصال حق

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَ قَالُوْا شَرِبْتَ الْاِثْمَ کَلاَّ وَ اِنَّمَا
شَرِبْتُ الَّذِیْ فِیْ تَرْکِھَا عِنْدِیَ الْاِ ثْمُ

ترجمہ:۔

انہوں نے کہا کہ تم نے گناہ (شراب) کو پی لیا ہر گز نہیں میں نے وہ چیز پی لی ہے جس کا نہ پینا میرے نزدیک گناہ ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

جیسا کہ بعض حکمائے عرب نے شراب صوری کو اِثْمٌ (گناہ) کا نام دیا ہے اور بموجب تنزیل ربانی:
اِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِھِمَا (البقرۃ ۲۱۹) ان دونوں شراب اور جوا کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہیں (یہ نام درست ہے) اور اس کا تقاضا بھی ہے کہ اس سے سکر و نشہ پیدا ہوتا ہے جو عقل نظری کے شرف کو زائل کرتا

Marfat.com

ہے حالانکہ وہی عقل اوصاف بشری کو ظاہر اور نمایاں کرنے والی ہے۔ محجوب ومحروم لوگ تہمت سے بچنے کے لئے کہتے ہیں کہ شربت انگوری اور شراب صوری کے صاف وشفاف پانی پی کر اس سے مست ہو جانا وہی مستی اور نشہ ہے ایسے شراب کی رغبت اور اس کا پینے والا اصل سعادت اور منبع کمالات معنوی سے نہایت دور رہ جاتا ہے ایسی شراب کا پینا گمراہی کا موجب اور عذاب ونکال (سزا) کا مورث ہے اس کے مقابلے میں شراب محبت کا پینا مورث وصال اور منبع کمال ہے وہ ذلت اور خسارے کا موجب ہے اور یہ عزت وافتخار کا مظہر۔ اس کا پینا جہلا و اشرار کی عادت ہے اور اس شراب کے ذوق کا حصول ارباب قلوب واخیار کا شیوہ ہے۔

پیش از آن کاندر جهان باغ ومی انگور بود

از شراب لایزالی جان ما مخمور بود !!

☆ یعنی اس سے پہلے سارا جہاں ایک باغ تھا اس میں شراب انگوری تھی اور اس وقت بھی ہمارے جان ودل شراب لایزال سے مخمور وسرشار تھے۔

☆☆۲۵۔۲۶☆☆

شراب وصال کے خوش نصیب

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

هَنِيْئًا لِاَهْلِ الدَّيْرِ كَمْ سَكِرُوْا بِهَا وَمَا شَرِبُوْا مِنْهَا وَلٰكِنَّهُمْ هَمُّوْا

وَعِنْدِيْ مِنْهَا نَشْوَةٌ قَبْلَ نَشْاَتِيْ مَعِيْ اَبَدًا تَبْقِيْ وَاِنْ بَلَى الْعَظْمُ

ترجمہ:۔

میکدے کے مکینوں کے لئے مبارک کہ اس سے کتنے مست ہوئے جنہوں نے پیا تو نہیں البتہ پینے کا ارادہ تو کر لیا تھا؟ اور میری پیدائش سے پہلے ہی مجھے اس کا نشہ ہے یہ ہمیشہ باقی رہے گا اگرچہ میری ہڈیاں مٹی بن جائیں گی۔

نَشْوَةٌ مبتدا ہے اور عِنْدِيْ اس کی خبر۔ تَبْقِيْ کا فاعل نَشْوَةٌ کی جانب عائد ضمیر ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

اور اَهْلِ دَيْرِ سے مراد آستان جلال اور بارگاہ جمال کے مجاور وملازم حضرات ہیں جو کہ وجود رسمی باقی رہ جانے کے سبب سے معرفت کے لطیف نغمے الاپتے ہیں اور اسرار ذاتی کے مُلکجھے جھونکوں سے ان کی مستی بڑھ جاتی ہے تجلیات ذاتی کے شارب (پینے والے) اسرار کی حقیقت سے جو دیر (میکدہ) کو جلانے والی اور غیر کی نفی کرنے والی ہے۔ ہنوز وہ بے خبر ہیں کیونکہ اگر اس قوم کی ہمتوں کے پروانے اپنے ذوق وشوق کی سواری کو شمع جلال ذاتی

Marfat.com

کے اوپر دوڑائیں تو دیرودیار (وطن، ملک) کی حقیقت اسم ورسم (نام ونشان) اور آثار باقی نہیں رہیں گے۔

دوسرے بیت میں شاعر اپنے مشرب کے بارے میں اطلاع دیتا ہے کہ اس مستی کے آثار جسے روح قدسی مجلس وصال شراب محبت میں پیتا ہے کمال جمال کے احوال کو اغیار کی نظروں سے چھپاتا ہے اور جام کی لذت ذوق جو بزم احدیت میں ساقی عنایت کے ہاتھوں آدمی کے دہن جان میں پہنچتا ہے وہ ابد تک باقی رہنے والا ہے کبھی بھی منقطع ہونے والا نہیں ہے۔

وَلَيْسَ الْحَدِيْثُ الْعَهْدِ شَوْقًا وَلَوْعَةً حَدِيْثُ هُوَا كُمْ فِيْ حَشَایَ قَدِيْمٌ
وَمَادُمْتُ حَيًّا لَسْتُ اَنْسٰى وِدَادَكُمْ وَ لَوْ كُنْتُ مَيْتًا وَّ الْعِظَامُ رَمِيْمٌ

☆ یعنی تمہارے عشق ومحبت کا عہد جس نے مجھے شوق وسوزش عطا کی ہے، کوئی نئی چیز نہیں تمہارا شوق میری رگ وپے میں قدیم زمانے سے رچا بسا ہوا موجود ہے جب تک میں زندہ رہوں یا مرجاؤں اور میری ہڈیاں خاک میں مل جائیں ہر حال میں تمہارے عشق ومحبت کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

☆☆۲۷☆☆

محبوبِ حقیقی کے رضا جوئی کی تلقین

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

عَلَيْكَ بِهَا صَوْفًا وَّ اِنْ شِئْتَ مَزْجَهَا
فَعَدْلُكَ عَنْ ظُلْمِ الْحَبِيْبِ هُوَ الظَّلْمُ

ترجمہ:۔

تم پر لازم ہے کہ تم اس سے محبت کرو! اگر تم اس کی قربت چاہتے ہو تو تمہیں محبوب کو خوش وراضی کرنا ہوگا اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

پہلا اور دوسرا ضمیر مدامہ کی جانب راجع ہے ظَلْمُ ظائے مفتوح اور لام ساکن کے ساتھ اس کا معنی دانتوں کی سفیدی ہے صَوْفٌ سے مراد محبت ذاتی ہے، مَزْجَ سے مراد محبت صفاتی اور دانتوں کی سفیدی۔

عارفانہ تشریح:۔

نفحات ربانی کا ظہور سالک کو وصیت کرتا ہے کہ وہ ذروۂ (چوٹی۔کنگرہ) کمال کی تحصیل کرے اور کعبۂ آمال (اللہ تعالیٰ) جو محبت ذاتی ہے اس عالم فنا کی تجلی تقدیس جو پردہ غیریت کی بدبختی کو جلانے اور ختم کرنے والی ہے، کی جانب توجہ دے۔ اگر عزم واستقلال میں کمی اور استعداد کی کمزوری کی وجہ سے یہ سعادت میسر نہ ہو تو نفحات صفاتی وہ بھی ایک لحاظ سے عین ذات ہے، کو غنیمت جانے کیونکہ عالم کثرت کے سارے

Marfat.com

افعال، تمام رکاوٹیں اور سب پردے اہل ضلالت کے مکروفریب اور گمراہی کے ہتھکنڈے ہیں۔

وَاِنِّیْ لَاٰتِیْ اَرْضَکُمْ کُلَّ لَیْلَۃٍ
لَعَلِّیْ اَرَاکُمْ اَوْاَرٰی مَنْ یَّرَاکُمْ

☆ یعنی میں ہر شب تمہاری گلی میں آتا ہوں تاکہ میں تم کو دیکھ لوں یا کم از کم ان لوگوں کو دیکھ لوں جنہیں تمہیں دیکھنے کی سعادت حاصل ہے۔

☆☆۲۸☆☆

نغمات غیبی الاپنے کی ترغیب

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَدُوْنَکَھَا فِی الْحَانِ وَاسْتَجْلِھَا بِہٖ
عَلٰی نَغَمِ الْاَلْحَانِ فَھِیَ بِھَا غَنَمٗ

ترجمہ:۔
اسے شراب کی دکان سے لے لو اور اس میں خوش آوازی کے ساتھ اس کا نغمہ گا کر ظاہر کرو اور سمجھو کہ یہ بہت بڑی غنیمت ہے۔

وَدُوْنَکَھَا کا معنی اسے لے لو ہے اس کا ضمیر مدامۃ کی جانب عائد ہے نَغَم نَغْمَۃٌ کی جمع ہے اور بِہٖ کے ب کا معنی فِیْ یعنی میں اور اندر ہے اور اس کا ضمیر اَلْحَانُ کی جانب عائد ہے اور وہ مدامہ کی جانب راجع ہے وہ دلی وروحی محبت وشوق کو چاہتی ہے۔

عارفانہ تشریح:۔
مقام محبت ومؤدت میں ملازم ہو کر رہو اور حیات علمی کے چھینٹے قبور جہالت کے مردوں پر چھڑک دو کیونکہ اس مقام کی ملازمت سے نغمات واردات غیبی اور مخاطبات سری وقلبی کی سماعت ہوتی ہے جو عرفاء کے لئے غنیمت اور کمالات سالکین کے ظہور کا سبب ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

فَاَعْجَبُ مِنْ سُکْرِیْ بِغَیْرِ مُدَامَۃٍ
وَاَطْرَبُ فِیْ سِرِّیْ وَمِنِّیْ طَرْبَتِیْ

☆ شراب پیئے بغیر مستی سے میں بہت خوش ہوں اور میں اندر ہی اندر خوش ومسرور ہوں یہ سرخوشی ومسرت میری اپنی ذات تک محدود ہے۔

☆☆۲۹☆☆

Marfat.com

اجتماع ضدین کی نفی

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

فَمَا سَكَنَتْ وَ الْهَمُّ يَوْمًا بِمَوْضَعٍ
كَذٰلِكَ لَمْ يَسْكُنْ مَعَ النِّغَمِ الْغَمُّ

ترجمہ:۔

یعنی آرام وسکون اور غم وفکر کسی بھی وقت یکجا نہیں ہوتے۔ اسی طرح خوشی اور غم کبھی بھی یکجا نہیں ہوتے بلکہ کبھی یہ اور کبھی وہ ہوا کرتا ہے۔

سَكَنَتْ کا فاعل مُدَامَةٌ ہے وَالْهَمُّ اس کی طرف عطف ہے اور لَمْ يَسْكُنْ کا فاعل اَلْغَمُّ ہے يَوْمَ سے مراد وقت اور غَمٌّ سے مراد حجاب وپردہ ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

مشارب عرفان کے شراب نوشوں کو لطایف مخاطباتِ ربانی اور مسامرات (قصہ۔کہانی) روحانی کے ملاحظہ کی حالت میں ہر قسم کے فکر وغم اور حزن وملال جو تعلقات جسمانی اور تشبہات نفسانی کا نتیجہ ہوتے ہیں، مزاحم نہیں ہوتے اسرار ریاض قدسی کے ذوق وشوق اور عوارض حسی کے فکر وغم ایک حال میں جمع نہیں ہوسکتے۔

در بارگاه دردت درمان چه بار یابد؟
با جلوه گاه و صلت ایمان چه کار دارد؟
باروح و صلت ای جان غم کیست تانهدپای
با کفر بت پرستان ایقان چه کار دارد؟

☆ یعنی درد واندوہ کی بارگاہ میں شفاء ودرمان کے لئے کیسی باریابی؟ جلوہ گاہ وصالِ یار میں ایمان کا کیا کام؟ اے جان روح وصل میں کون ٹانگ اڑاسکتا ہے بت پرستوں کا کفر کے ساتھ یقین کا کیا کام؟

☆☆۳۰☆☆

مستی شراب معنوی کا ثمرہ تصرفات

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وَفِيْ سُكْرَةٍ مِّنْهَا وَلَوْ عُمْرَ سَاعَةٍ
تَرَى الدَّهْرَ عَبْدًا طَائِعًا وَّلَكَ الْحُكْمُ

Marfat.com

ترجمہ:۔

اگر پوری عمر میں سے ایک ساعت کے لئے ہی مستی و مدہوشی کی کیفیت حاصل ہو جائے تو تم دیکھو گے کہ زمانہ تیرا مطیع وفرمانبردار ہو جائے گا اور ہر شے پر تیرا حکم چل جائے گا۔

عارفانہ تشریح:۔

اگر مدت سلوک میں سے کوئی ساعت شراب محبت کے سکر و مستی کے ذریعے فنا فی اللہ میں ہستی موہوم سے خلاصی پا جائے اور خلعت بقائے حقیقی کے شرف سے بقا پائے جیسا کہ:

مَنْ قَتَلَهٗ مُحَبَّتِىْ فَاَنَا دِيَتُهٗ (حدیث قدسی)	جسے میری محبت مار دے میں اس کی دیت ہوں

پس بحکم:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:۱۷)	جب تم کنکریاں پھینک رہا تھا تم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی پھینک رہا تھا

کے تحت جس حال میں جو تصرفات تم سے ظاہر ہوں گے وہ عالم ناسوت میں درحقیقت تصرفات و شان الٰہی کا ظہور ہوتا ہے کیونکہ زمانہ بھی احکام تصرفات الٰہی کے تابع ہے وہ مقام خلافت میں تیرے حکم کے تابع اور محکوم ہوں گے۔

درین دریا فگن خود تامگر دڑی بدست آری
کزین دریای بی پایان گهر بسیار بر خیزد
وگر موجیت بربُاید چه دولت مرترا زان به
که عالم پیش قدرتو چو خدمت گار بر خیزد

☆ یعنی خود کو اس دریائے وحدت میں ڈال دے تو لعل و جواہر تمہارے ہاتھ لگیں گے کیونکہ اس میں لعل و جواہر کی فراوانی ہے۔ اور اگر کوئی لہر یا موج تمہیں دبوچ لے تو اس سے بہتر کیا دولت چاہیے؟ کیونکہ اس صورت میں سارا عالم تیرا خدمت گزار بن جائے گا۔

☆☆۳۱☆☆

عاقل شراب معنوی میں مست

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

فَلَا عَيْشَ فِى الدُّنْيَا لِمَنْ عَاشَ صَاحِيًا

Marfat.com

وَمَنْ لَمْ يَمُتْ سُكْرًا بِهَا فَا تَهُ الْحَزْمُ

ترجمہ:۔

اس شخص کے لئے دنیا میں کوئی عیش و آرام نہیں جس کا نشہ اتر چکا ہو اور جو سکر و مستی پر مر نہ جائے تو اس کو ہشیاری مار دیتی ہے۔

صَاحِيًا اور سُكْرًا دونوں حالیہ منصوب ہیں اور فَاتَ میں موجود ضمیر متصل اس کا معمول ہے اور وہ وَمَنْ کی طرف عائد ہے اور حَزْمُ اس کا فاعل ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

کیونکہ شرف مقام محبت ایک ایسی اچھی جگہ یا مقام ہے کہ وہی واردات اسرار ربانی جو سکر و مستی سے عبارت ہے، کے حصول کا سبب ہے۔ یہ طالبین حق کو زوال و فنا کی ذلت و رسوائی سے نکال کر کمال و بقاء کے درجات عالیہ تک پہنچا دیتا ہے پس جو شخص اپنی کوتاہی یا عدم استعداد کی وجہ سے اس مقام مشہود سے محروم رہ جائے ایسے شخص کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے اور جو شخص مقام فنا فی اللہ میں فنائے عبدیت کی ذلت کو بقائے حقانی کی عزت سے بدلنے کی کوشش نہ کرے ایسے شخص کو ہوشیار اور عاقل نہیں کہتے۔

تاجان دارم بوم به گفتگویت

وین عمر به سر بوم جستجویت

با باد صبا دست به پیمان آرم

تا از پی من به خاکم آرد بویت

☆ یعنی جب تک زندہ ہوں محبوب سے متعلق گفتگو کرتا رہوں گا اور یہ عمر اس کی تلاش و جستجو میں بسر کروں گا۔ میں باد صبا کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہوں کہ وہ براہ کرم میرے بعد میری تربت پر اس کی خوشبو پہنچایا کرے۔

☆☆۳۲☆☆

شراب معنوی سے محروم بدنصیب

شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

عَلٰى نَفْسِهٖ فَلْيَبْكِ مَنْ ضَاعَ عُمْرَهٗ

وَلَيْسَ لَهٗ فِيهَا نَصِيبٌ وَلَا سَهْمٌ

ترجمہ:۔

جو شخص اپنی عمر کو ضائع کرے اسے اپنے آپ پر رونا چاہیے ایسے شخص کے لئے محبوب کی عشق و محبت

Marfat.com

میں کوئی حصہ یا نصیب نہیں ہے۔

عارفانہ تشریح:۔

کیونکہ اکتساب کا سب سے بڑا ذریعہ، نیلِ (پانا، نصیب ہونا) فضل ونوال کی بہترین حالت گنج حیات کے اوقات اور جواہر انفاس وساعات کا زمانہ ہے کیونکہ خوش نصیب طالب حق اس کے وسیلے سے سعادت ابدی کا اکتساب اور کمالات سرمدی کا شکار کرسکتا ہے۔ اپنے نفس عزیز کو خسرانِ سرمدی اور وحشت و حرمانِ ابدی کے بیابان میں گرفتار ہونے سے بچا کر ریاض عرفان کی نعمتوں اور مدارج ایقان کے حصول کی لذتوں میں پہنچا سکتا ہے۔

پس جو شخص طلب مراد ومطلوب کی استعداد اور فرصت کی موجودگی کے باوجود اس سعادت کے حصول میں ناکام ونامراد رہے، زمام (لگام) اہتمام کو امور مکدر فانی کے دست تصرف میں دے بیٹھے وہ حقیقت میں بد بخت ومردود اور منحوس وذلیل ہے کیونکہ اس نے بے حقیقت اور ناچیز کو اپنا مطلوب ومقصود بنالیا اور مطلوب ومقصود حقیقی کو بے حقیقت وناچیز جانا۔

اس سے بڑھ کر بڑا نقصان اور عظیم حسرت کیا ہوگی کہ کوئی احمق سیادت بادشاہی کے حصول کی استعداد وصلاحیت رکھتا ہو جس کے پاس ذوق سعادت نامتناہی کسب کرنے کے لئے وقت بھی موجود ہو پھر بھی وہ کانٹوں کا بوجھ اٹھائے اور خاکروب کا ذلیل پیشہ اختیار کرے وہ ایسا بدبخت وبدقسمت ہے کہ وہ گمراہی کی تاریکی میں بھٹکتا ہے اور سراب کی پیاس میں مارا مارا پھرتا ہے لیکن عدم کی وادی سے دریائے کرم کے ساحل پر نہیں پہنچ پاتا وہ اوقات وفرصت کو غنیمت نہیں سمجھتا۔ فرصت کے لمحات کو سہو وغفلت اور لعب (کھیل کود) وشہوت میں گزار دیتا ہے۔ تجلیات نفحات ربانی کو دیکھے بغیر اور اسرار عرفانی کی جاموں میں شراب محبت الٰہی کو چکھے بغیر حسرت ومحرومی کی آہیں بھرتا اور نالہ وفریاد کرتا پھرتا ہے وہ پیشانی پر داغ خسارت سجائے لب خشک اور دیدۂ گریاں کے ساتھ ظلمت خانۂ عدم میں واپس چلا جاتا ہے۔

یہ وہ مقام ہے کہ اہل زمین اس کی حالت سے عبرت حاصل کریں اور اہل آسمان اس کی بدبختی پر نوحہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے کرے جو اس کی اطاعت وفرمان برداری کی سعادت سے مزین ہوں، اس کی محبت وعشق سے سرفراز ہوں، محبوب ومطلوب کے فوت ہونے کے خطرے سے محفوظ ہوں، موت کے بعد اس کے لئے کوئی حسرت وندامت نہ ہو۔ بیشک وہ واہب المنان، ذوالفضل والاحسان اور جود وامتنان کا مالک ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

کمپوز:۔ غلام حسین ہنڈیلی چپلو بالا

Marfat.com

رسالہ مناجات

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

پیش گفتار

سیدہ اشرف ظفر بخاری

رب ذوالجلال نے اپنی بارگاہ رحمت کے دروازے کھلے رکھے ہیں اور اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا فرما کر دعوت عام دی ہے کہ جب جی چاہے اٹھتے، بیٹھتے مجھے پکارو میں تمہاری پکار پر لبیک کہتا ہوں۔

آج کے دور میں کوئی محرم راز نہیں ملتا جسے دردِ دل سنا کر انسان جذباتی دباؤ سے چھٹکارا پائے نفسا نفسی کی دنیا میں کوئی کسی کو مونس و غمخوار نہیں پاتا ہر فرد ٹوٹا ہوا، بکھرا ہوا، ذہنی خلفشار اور باطنی انتشار کا شکار ہے بے چین روح اور مضطرب دل کے لئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں کا ترانہ طمانیت آفرین ہے کہ وہ صاحبِ قدرت خالق ارض وسماء ہماری رگ جان سے بھی قریب ہے۔ خلوص دل سے الہ العالمین کے حضور گڑگڑانے اور التجائیں پیش کرنے سے انسانی ذہن کو آسودگی حاصل ہوتی ہے اس یقین سے کہ وہ سب سے زیادہ رحمٰن ورحیم ہے اس کی رحمتِ واسعہ، فضلِ کثیر، عطائے جزیل اور عفوِ عظیم ہی فریادی کی پناہ گاہ ہے، ہر مضطرب و تہی دست کا سرمایہ ہے، ٹوٹے ہوئے دلوں کو سہارا ملتا ہے کور نگاہی کو عرفان و بصیرت کا خزینہ حاصل ہوتا ہے، سرگردان وجود کو ٹھکانہ عطا ہوتا ہے اس آستانہ عبودیت سے گنہگاروں کیلئے مغفرت ہے، طلبگاروں کے لئے عنایت ہے، بھٹکے ہوؤں کیلئے ہدایت ہے اور مردان دانش کو مسلمانی عطا ہوتی ہے، عاشقوں کو شہادت ایمانی ملتی ہے اور ہر دیوانہ فرزانہ کے لئے اس کی طلب کے دروازے کھلے رہتے ہیں تا کہ انسان دل کی گہرائیوں سے اس کی بارگاہ میں دستِ احتیاج پھیلا سکے احساسات، جذبات، واردات اور کیفیاتِ قلب کی آہ سوزاں کے اظہار کا نام مناجات ہے۔

مناجات کی نغمہ سنجی سے قلب وروح راحت پاتے ہیں ملائے اعلیٰ پر فرشتے تقدیس وتحمید میں مصروف ہیں، فرش خاک کا ذرہ اس کا حمد سرا ہے اور گلستان ہستی کا ہر ورق تسبیح خوان۔ تو پھر انسان کیوں کر خاموش رہ سکتا ہے ؟ ہر ذی نفس کسی نہ کسی انداز میں رب کعبہ کا ثناخوان ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی مناجات ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے قرآن کریم نے انہیں دعاؤں کے روپ میں

Marfat.com

محفوظ کیا تا کہ انسان حضور الٰہی میں لب کشائی کے آداب سیکھے اصحاب صفہ کے نشانِ سجود بندگی کا قرینہ بتاتے ہیں اہل بیت اطہار کی التجائیں بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہونے کا سلیقہ سکھاتی ہیں بندگی کے یہ سارے آداب واسرار اور رموزِ عرفان وبصیرت کے انوار ہیں جن سے چشم روشن اور قلب پرسوز بن جاتے ہیں۔

صوفیائے کرام نے بھی فیضان کے انہی سرچشموں سے خوشہ چینی کی اور علم وآگہی کا سلسلہ جاری رکھا بر صغیر پاک و ہند میں اولیاء اللہ اور صوفیاء نے خداشناسی اور دین آموزی میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں انہی جلیل القدر صوفیاء میں سے ایک گرانمایہ ہستی میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کشمیر میں تبلیغ اسلام کرنے اور احکام دین سکھانے میں آپ کا نام سرفہرست ہے آپ اپنی روحانی وجاہت اور شخصی عظمت کی بنا پر ''شاہ ہمدان '' کے لقب سے معروف ہیں آپ اپنے رسالہ واردات میں نازاں ہیں کہ

'' کارکنان قضاوقدر نے عطا کا دسترخوان پھیلایا ہر آنے والے نے اپنے ظرف کے مطابق نوالہ حاصل کیا خرقانی نے بھی اس سے درد کا ٹکڑالیا جو بقا کا باعث بنا لیکن همدانی گنجی یافت که از افهام وعقول مبرا است ہمدانی نے ایسا خزانہ پایا جو عقل وفہم سے بالاتر ہے''۔

شاہ ہمدان نے بڑی فعال زندگی گزاری طالب علموں اور سالکوں کی رشد وہدایت کے ساتھ ہی ساتھ ہنر آموزی ،صنعت کاری اور تہذیب آفرینی کرتے تھے ظلمت شب کو حضور الٰہی میں گڑگڑانے تسبیح گردانی کرنے ،اوراد اور وردخوانی میں گزارتے تھے راتیں انوار ذکر سے روشن رکھتے تھے عربی زبان میں آپ کے اوراد کا مجموعہ ''اورادفتحیہ'' کے نام سے مشہور ہے اس کے علاوہ آپ کی مختصر سی دعا ہے جو ریاضت کے دوران چاہ زندان میں پڑھتے تھے یہ ایک نہایت ہی پرسوز مناجات ہے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی آواز دل کی گہرائیوں پر اثر انداز ہوتی ہے یہ دعا ہمیں شاہ ہمدان کے احوال واقوال پر مشتمل کتاب ''خلاصۃ المناقب ''میں ملتی ہے۔

مناجات شاہ ہمدان

فارسی زبان میں آپ کے مناجات چند صفحات پر مشتمل ہے برٹش میوزیم لندن اور کتابخانہ ملک تہران وغیرہ میں محفوظ ہے نیز کتاب خلاصۃ المناقب کے آخر میں بھی اسے مقتبس کیا ہے۔

بزرگوں کے احوال ہمارے لئے ہدایت وبصیرت، علم وآگہی اور دانش وحکمت کا بیش بہا خزینہ ہیں ان کی دعائیں اور مناجات سکینتِ قلب کا ذریعہ ہیں ہر خوار وزبوں اسی رب ذوالجلال سے عزت پاتا ہے، ہر دردمند اسی سے التجا کرتا ہے اور ہر مغموم اسی سے توقعات وابستہ کرتا ہے اور ہر صاحبِ قوت اس سے استعانت کرتا ہے یہ

Marfat.com

عجز وخضوع ہی بندے کی معراج ہے یہی ہماری جہالت، محرومی ومہجوری کا درمان ہے ملائے جامی اسی لئے حضور الٰہی میں التجا کرتے ہیں۔

یارب دلِ پاك وجانِ آگاهم ده

آن شب و گریه سحر گاهم ده

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دعائے کمیل میں کمال بندگی سے بارگاہ جلالت میں ملتمس ہے وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ میرے ساتھ وہ سلوک کر جو تیرے شایان شان ہے۔

حضرت شاہ ہمدان نے اپنی مناجات میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اسی تمنا کو بڑے سوز اور حسنِ بیان سے مناجات میں سمو کر بارگاہ احدیت میں پیش کیا ہے۔

جمیع مرادات دینی و دنیوی مارا بمقتضای دریای الطافِ رحمانی بر آورده عزیز گردانی۔

شاہ ہمدان نے تاج وتخت دنیوی سے منہ موڑ کر اخلاص وصدق سے راہ وفا میں قدم رکھا اور اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کو اپنا شعار بنایا اور عشق مرتضوی صحیفۂ دل میں سجایا قدرت نے اقلیم روحانیت کا تاج عطا فرما کر ''عزیز'' بنایا۔

مناجات آہِ سوزاں، قلب تپاں اور کیفیاتِ درون کے اظہار کا نام ہے شاہ ہمدان جیسے عارف وعابد کی واردات قلبی اور تاثراتِ روحی کو دوسری زبان میں میں پیش کرنا امر محال ہے کیونکہ ان کا ہر لفظ عرفان وتصوف کے حقائق کا ترجمان ہے بطور نمونہ میں نے چند جملوں کی توضیح دی کہ یہ فقرات شاہ ہمدان کے علم وعرفان، روحانی مدارج اور علم وآگہی کا نچوڑ ہیں یہ ترجمہ اور توضیح تو اس کی ایک جھک ہے تفہیم تو قارئین کے اپنے ذوق پر منحصر ہے مناجات توحید کا ثمرہ ہے اور شاہ ہمدان نے اپنے رسالہ ذکریہ میں توحید کی دلپذیر تعریف کی ہے جس کا ترجمہ غلام حسن حسو نے کیا ہے اس ترجمے سے اقتباس پیش خدمت ہے

> ''توحید عالمِ بقا کا آفتاب ہے۔ توحید بستانِ تقوی کی کلی ہے۔ توحید طالبوں کی آتشِ شوق کی مشعل ہے۔ توحید عاشقوں کے زخم کا مرہم ہے توحید عارفوں کی پیشانی کا نور ہے۔۔۔۔۔''

شاہ ہمدان کے نزدیک توحید سے مراد اپنی ذات میں خدائے یکتا کے سوا ہر تعلق کو ختم کرنا اور ذات واحد کے انوار سے خود کو جگمگانا ہے آپ نے توحید کی عارفانہ توجیہ ہی نہیں کی بلکہ خود کو اس کا مصداق بنایا ہے توحید کے اظہار کا لسانی ذریعہ ذکر حبیب ہے اور جب ذاکر بارگاہ حبیب کی عظمت وجلالت کے سامنے اپنے عجز اور خضوع و

Marfat.com

خشوع کا اقرار کرے تو دردمندی ہی مناجات ہے یہ توفیق الٰہی ہی اسی کو نصیب ہوتی ہے جسے شرح صدر حاصل ہو اسی وجہ سے شاہ ہمدان نے رَبِّ اشْرَحْ لِیْ سے مناجات کا آغاز کیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ سینۂ انسان میں دل کا قبلہ درست اور روشن ہو تو انسان کے تمام اعمال درست ہوتے ہیں قلبِ انسان ہی تمام اعمال حسنہ کا سرچشمہ ہے دل مختلف کیفیتوں اور حالتوں کا محور ہے مختلف آرزوؤں اور تمناؤں کی آماجگاہ ہے اس کی درستی اور صیقل گری ناگزیر ہے اگر دل زنگ آلود ہو کر ظلمت کے پردوں میں لپٹنے لگے تو اسے درست کرنا مشکل کام بن جاتا ہے اور وہ :

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ہمارے دل پر پردہ ہے

کے مقام پر آجاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کی ضلالت پسندی کی بناء پر گمراہی میں ڈال دے تو پھر وہ خدا کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے جسے بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور

وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَمَالَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راستہ نہیں دے سکتا اس کے لئے کوئی سبیل نہیں اور نہ کوئی ولی:

فَمَا لَہٗ مِنْ وَلِیٍّ وَّلَا ھَادٍ اس کا کوئی ولی اور ہادی نہیں ہے

پھر ہدایت کی کوئی کرن غنچۂ دل کو نہیں کھلا سکتی اس کے برعکس اگر دل روشن ہو تو اتنا وسعت پذیر اور مقدس ہوتا ہے کہ انوارِ الٰہی کا مرکز تجلیات بن جاتا ہے حدیث مبارکہ کی رو سے دل عرش اللہ کا شرف پاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید اور رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ شاہ ہمدان نے رب کہہ کر پکارا ہے اس پکارنے وارفتگی اور خود سپردگی کا رنگ اختیار کیا ہے

دوسرے جملے میں تمنا کی ہے کہ ہماری زبان حال کی بلبل کو صمدیت کی نوازشوں سے وقت کا ترجمان بنا یہ نہایت منفرد اور خوبصورت دعا ہے کیونکہ کلام اور عرض حال کے کئی انداز ہیں مسرت وشادمانی بھی ہے حزن و ملال بھی۔ خوشامد، تملق اور چاپلوسی بھی ہے اور التجا و استمداد بھی۔ عجز و خاکساری بھی ہے اور رعب و جلال بھی۔ کلام کا اصل جوہر ناطق وقت ہونا ہے یعنی موقع و محل کے مطابق صحیح اور درست بھی ہو اور احوال کا ترجمان بھی۔ یہ نہیں کہ مسکینوں، عاجزوں اور ماتحتوں کو گرجتے برستے زجر و توبیخ کریں اور اہل دنیا، حاکموں، امیروں اور بادشاہوں کے سامنے عاجزی وخاکساری سے گڑگڑائیں ایسے جذبات اور احساسات کا برمحل صحیح اور مؤثر اظہار ایک ایسا جوہر ہے جو تائید ایزدی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا پھر سب سے مشکل اور آزمائشی امر جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے وہ خود صمد یعنی بے نیاز ہے اسے ہماری کسی بھی سرکشی یا سرافگنی کی حاجت نہیں:

لَاتَنْفَعُہٗ طَاعَۃُ الْمُطِیْعِیْنَ وَلَاتَضُرُّہٗ مَعْصِیَۃُ الْعَاصِیْنَ اسے اطاعت گزاروں کی طاعات فائدہ اور

Marfat.com

گنہگاروں کے گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتے

وہ ان سے بالاتر، عظیم اور بردبار ہے ہم بڑی بڑی تمنائیں لئے اس کی رحمت کے منتظر اور فضل کے خواہاں ہیں اس کی مدد کے آرزومند ہیں اس لئے فہم وفراست اور گویائی کے طلبگار ہیں تا کہ اپنے احساسات کو بر وقت بیان کر سکیں کیونکہ مصلحتوں کے تحت چشم پوشی اور خاموشی اسی قدر مذموم ہے کہ بے موقع ومحل خودستائی۔

سب سے مشکل کام سلطان جابر کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے لیکن شاہ ہمدان حق پرستی، حق کوشی اور حق گوئی میں اس قدر ثبات واستحکام رکھتے تھے کہ اپنے ایک خط بنام سلطان غیاث الدین میں لکھتے ہیں کہ:

''سنت الہی یہی ہے کہ جو کوئی حق کہے، اظہار حق کے لئے کوشاں
ہو، بہت سے لوگ اس کے دشمن بن جاتے ہیں۔۔۔۔لیکن اگر
تمام روئے زمین شعلہ زن ہو جائے اور آسمان تلواروں کی بارش
بھی کردے تو بھی جو کچھ حق ہے، وہ نہیں چھپاؤں گا اور وقتی
مصلحتوں کی خاطر دنیا کے بدلے میں دین کو فروخت نہیں کروں گا''۔

گویا ؎

آئین جوان مردان حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اسی لئے شاہ ہمدان نہایت ہی مجاہدانہ دعا فرماتے ہیں آپ کی ایک دعا **بجناح تنزیھہ در فضای بیدای عالم تقدیس طیران بخش** عالم تقدیس کی فضاؤں میں تنزیہہ کے پروں سے پرواز عطا فرما ہے یہ اپنے اندر جہانِ معنی لئے ہوئے ہے ایک صوفی صافی عالم قدس کی سیر کا متمنی ہوتا ہے اس کے تمام تر مجاہدے اور ریاضتیں اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ عالم قدس تک رسائی پائے مولانا روم نے بھی اسے پرواز ہی سے تعبیر کیا ہے ؎

بار دیگر از ملك پران شوم
آنه در وهمم نیاید آن شوم

طالب یہ پرواز جن پروں یعنی روحانی قوت سے کرتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی آلودگی، کدورت اور خباثت سے پاک ومنزہ ہو سالک کا نفس جتنا طیب وطاہر ہو گا اتنی ہی اس کی اڑان بلند ہو گی۔

اس کی بارگاہ میں کدر و آلودگی کو گزر نہیں اہلِ بیت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اللہ تعالی اہلبیت نبوی سے ناپاکی دور کر کے انہیں پاک وصاف کرنا چاہتا ہے

Marfat.com

طہارت نفس اور پاکیزگی قلب بھی عنایت ربانی ہے اس صفت سے آراستہ انسانوں کو ملاء اعلیٰ کی سیر اس کی نوازشوں سے حاصل ہوتی ہے معراج نبوی ان نوازشات کا منتہا ہے انبیائے کرام میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے فرمایا گیا ہے کہ: وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت کی سیر کروائی۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے انہیں پر عطا کئے گئے ہیں جن کی مدد سے وہ پرواز کرتے ہیں۔

سالکان اصفیاء نے عالم قدس میں پرواز کی تمنا کی ہے مناجات میں شاہ ہمدان بھی اسی طیران کے آرزومند ہیں کیونکہ اس طیران کے بعد سالک دوکون سے بے نیاز اور آزاد ہو جاتا ہے ۔

مرغانِ عشق را بدو کون التفات نیست

تا در فضای شوق تو روزی پریده اند

غرض شاہ ہمدان کی اس مناجات سے ذہنوں میں یہ بات نقش ہو جاتی ہے کہ بے چارہ گروں کا وہی دستگیر ہے اس کے دست طلب کی وسعتوں کی کوئی انتہا نہیں سالک اس راہ میں مثل آوارگان حیران و سرگرداں بادیہ پیمائی کرتے ہیں اس کی ایک نظر کرم طالبوں کے درد کا درماں اور خستگی کا سامان ہے۔

مناجات میں بعض تراکیب بے حد دلپذیر ہیں مثلاً مرتضیانِ مدارج الوہیت، بارھات نفس مطہرہ، نشستگاہ کمندشوق، مجذوبانِ اشعۂ خورشید جمالت وغیرہ۔

شاہ ہمدان کی مناجات کا حاصل دنیائے روحانیت میں دولت قرب کا حصول اور بساطِ انس پر شرف حضوری ووصول ہے جو اس کے لطف وکرم کے بغیر نصیب نہیں ہوتا قبر کی وحشت ناک تاریکی میں اس کے دامن عفو اور محبت کی پناہ کی آرزو ہے۔

شاہ ہمدان کی مناجات منثور ہے اور کسی حد تک شیخ ہروی عبداللہ انصاری کے انداز تحریر میں مسجع نثر ہے جس میں سوز درون بھی ہے اور حکمت قرآن کے دقائق بھی۔ شاہ ہمدان قرآن حکیم کے حافظ، مفسر، نکتہ سنج، اور دقیقہ فہم تھے آپ نے خود بھی اس بحر علوم سے لولوئے معانی حاصل کیا اور دوسروں کو بھی بہرہ ور کیا مناجات کا ہر ہر جملہ روح قرآنی سے سرشار ہے یہ حکمت کے گوہر آبدار ہیں ارباب دانش کے لئے معرفت کا گنجینہ ہیں۔

مناجات کے نسخے

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے

1- کتابخانۂ آصفیہ۔ یہ نسخہ کتابخانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن انڈیا میں محفوظ ہے۔

Marfat.com

2- برٹش میوزیم یہ برٹش میوزیم لندن برطانیہ میں ہے اس کی مائکروفلم تہران یونیورسٹی میں ہے

3- تاشقند یہ فرہنگستان تاشقند کے کتابخانے میں زیر نمبر 2303 محفوظ ہے۔

4- بلوشہ پیرس یہ نیشنل لائبریری پیرس میں تحت شمارہ نمبر p-39 موجود ہے یہ ایک مجموعے کا چوتھا نسخہ ہے۔

میری دیرینہ خواہش تھی کہ مناجات شاہ ہمدان کے یوم وصال یعنی ٦ ذوالحجہ تک زیور طبع سے آراستہ ہوکر ارادتمندوں تک پہنچ جائے مگر عجیب اتفاق ہے کہ مناجات کا کام مکمل کیا ہی تھا کہ میری والدہ محترمہ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور پھر پدر گرامی بھی راہی ملک عدم ہوئے مصاف زندگی میں سحر خیز اور تہجد گزار والدین کی پرسوز دعائیں اولاد کے لئے حصار کا کام دیتی ہیں بیک وقت دونوں کی فرقت نے قلب و روح کو تڑپا دیا اس طرح مئی ١٩٩٠ کا مہینہ ہمارے لئے ماہ حزن بن گیا۔ رنج والم کی اس گھڑی میں اللہ تعالی کے حضور تضرع اور استعانت ہی انسان کی سب سے بڑی ڈھارس ہے اس ذات والا سے سہارا لیتے ہوئے دست بدعا ہوں قارئین گرامی قدر سے بھی استدعا ہے کہ وہ جب خدائے غفور الرحیم سے طلب مغفرت کریں تو میری الدین کی بخشش کے لئے بھی دعا کریں۔

محترم قاری شکور علی انور صاحب نے نہایت خلوص سے اس کی اشاعت کیلئے اہتمام کیا میں ان کی اور ان کے ادارے ندوۂ اسلامیہ نوربخشیہ پاکستان کی ممنون ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو آخرت میں فوز وفلاح عطا فرمائے

پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین

سیدہ اشرف ظفر

فیصل آباد

Marfat.com

عربی مناجات

شاہ ہمدان دوران تربیت مزدقان میں شیخ محمود مزدقانی کی خانقاہ میں موجود چاہِ زندان میں اسے پڑھا کرتے تھے۔

اَ لَا اَیُّھَا الْمَامُوْلُ فِیْ کُلِّ حَاجَتِیْ
رَجَوْتُکَ فَاکْشِفْ ضُرَّ مَابِیْ وَفَاقَتِیْ
اَ لَا یَا رَجَائِیْ اَنْتَ کَاشِفُ کُرْبَتِیْ
فَھَبْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اقْضِ حَاجَتِیْ

☆ یعنی اے ہر حاجت میں میری امیدوں کے مرکز! میں نے فقط تجھ سے آس لگائی ہے پس میری مصیبت اور تنگ دستی کا مداوا فرما!

اے اللہ! تو ہی میری جائے امید ہے اور تو ہی میرے کرب کو دور کرنے والا ہے پس میرے گناہ معاف فرما اور میری حاجت کو برلا!

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ اے میرے رب! میرے سینے کو کشادہ فرما! میری مشکلات کو آسان کر دے اور میری زبان کے گرہ کو گھول دے تا کہ وہ لوگ میری بات سمجھ سکیں

اے الہ العالمین! (زمین وآسمان کے مالک) اور اے دلوں کے بادشاہ! ہمارے دل کے قبلے کو:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ اے میرے رب! میرے سینے کو کشادہ فرما!

کے شرف اور آفتاب کبریا کے انوار سے روشن رکھ!

ہماری زبانِ حال کی بلبل کو حضرت صمدیت کے عنایتوں کی مدد سے وقت کا ترجمان بنا!

دولتِ وصال کی نسیم صبح کو لطف وکرم کی مشرق سے جاری فرما! پاکیزگی کے پیروں سے (روحانی قوتوں کے ساتھ) عالم قدس کی وسیع فضاؤں میں پرواز (کی قوت) عطا فرما!

بارِ الٰہا! ہر دردمند دل کے زخم کو شفائے رحمت کا مرہم دے۔ تو بے چاروں کی دستگیری کرنے والا ہے۔

Marfat.com

اے کہ تیری غیرت کے پردوں نے نگاہوں کو اسرار جمال کے ملاحظے پر مرکوز کر رکھا ہے اور تیرے لطف وکرم نے ہر شکستہ دل میں صفا کی ہزاروں شمعیں روشن کی ہیں!

اے کہ تیرے نفحات لطف کے جھونکے ہر کشائش کا سرمایہ ہیں اور تیرے فضل کی حیات بخش عطائیں ہر مجروح کے لئے راحت جان ہیں تیری صبح وصال کے جھونکے آتش فراق میں جلنے والوں کی امید ہیں تیرے دریائے افضال کا آبِ شیرین صحرائے شوق کے تشنگان کے لئے حیات بخش ہے۔

اے کہ آگے بڑھ کر دستگیری کرنے والی تیری نوازشیں ہر مجذوب کی ڈھارس ہیں اور تیری بے انتہا مہربانیوں کی لطافتیں ہر گنہگار کی معذرت قبول کرتی ہیں۔

اے کریم! اے بادشاہ! صحرائے محبت کے ہجر زدوں کے آنسوؤں کا صدقہ! دشت فراق کے سرگرداں سالکوں کے سوز سینہ کی آہوں کا واسطہ! ہمارے اقوال اور افعال کو ہر ناشائستہ اور نامناسب امور سے محفوظ رکھ۔ اپنی راہ میں ہمیں استقامت عطا فرما! استطاعت نہ رکھنے والے ناتوانوں کی راہ کے بوجھ کو ہلکا کر۔ ہمارے آئینۂ دل کو صیقل عنایت کے ذریعے غبار اغیار کی آلائشوں سے مصفیٰ کر۔ ہمارے گریبان غفلت کو اپنے انوار کی صولت سے چاک کر۔ سیمرغ روح کو جو غیبت کی فضاؤں کا طایر ہے، قدس کی وسیع اور مقدس بلندیوں میں دولت قرب سے نواز اور ہمارے کمزور نفس کو جو آستانۂ عبودیت کے مجاور ہیں، بساطِ انس پر حضوری کا شرف عطا فرما!

الٰہی تیرے لطف کی نوازشیں پانے والا کبھی فنا نہیں ہوتا اور تیرے قہر کے گرائے ہوئے کو کوئی نہیں اٹھا سکتا۔

الٰہی! ہم آتش ہجراں کے دل جلے ہیں، نسیم عنایت کا شربت عطا فرما۔ اور ہم تیر بلا کی ضربوں کے مجروح ہیں، ہمیں مرہم شفا کے ذریعے شفا دے!

الٰہی! مسلک عبودیت پر چلنے والوں کا صدقہ! مدارج الوہیت کے درجۂ ارتھاً پر فائز ہونے والوں کا صدقہ! تیری بارگاہ میں مقبولیت پانے والوں کی حرمتِ اسرار کا صدقہ! بیابانِ حیرت میں سرافگندہ سالکوں کا صدقہ! عالم لاہوت کے نفوس مطہرہ کے مقدس انوار کی حرمت کا صدقہ! عالم جبروت کے دانشمندوں کی پاکیزہ عقل وفہم کا صدقہ! تیرے عشق کے رندانِ خرابات کا صدقہ! جنہوں نے اپنی محبت اور شوق کی کمند کو قصر احدیت کے سوا کہیں اور نہیں ڈالا اور اپنی بارگاہ کے ان شیدائیوں اور جوان مردوں کا صدقہ! جنہوں نے تیرے عشق کے قمار خانے میں دونوں جہاں ایک ہی بازی میں ہار دیئے۔ بارالہا! اپنے آفتاب جمال کی شعاعوں کے انوار سے ہمارے قصر وجود کے در و دیوار روشن کر دے فضل و رحمت کی ہواؤں سے اہل سجود کے دلوں کو فروغ بخش! اپنی کبریائی کے اعلیٰ انوار میں ہمارے فضول اوہام کو جلا دے!

Marfat.com

اے بلند پرواز ہما! ارباب عقول کی فکر نے تیری شاہی سراپردہ پر اپنی نگاہیں مرکوز کی ہیں اور وہ فلسفی جو بادیۂ ادراک میں تیرے حقائق صفات کو پانے سے عاجز و درماندہ ہیں۔ میرے پروردگار! دانش کے مخلص زخم خوردہ تیرے مکتب ہویت میں طفل مکتب ہیں لاکھوں مقدس انبیاء میدان طلب کی وسعتوں میں تیرے اشتیاق کی تیغ بران پر قربان ہیں۔

بارِ الہا! ہزاروں شوق رکھنے والے سالک تیری طلب کے شیرین چشموں کے لئے سنگلاخ صحراؤں میں سرگرداں ہیں اور صہبائے الست کے پیاسے ہیں۔

اے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے! حقائق و معانی کے خزانوں کو آشکار کرنے والے! اے علیم جو ہمدانی کے مافی الضمیر کو ظہور بخشا ہے۔ اے کریم! جو اپنے جود و سخا کے سمندر کے فیضان سے ہر ایک کی شکستگی اور عاجزی کا مداوا کرتا ہے۔

الٰہی جس طرح عنایت کی کنجی سے تو نے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اپنے جود کے تقاضوں سے انسان کے سر پر وجود کا تاج سجایا ہے اپنے کمالِ فضل سے ہمیں دنیوی محبت سے روگرداں کر! لامتناہی عنایتوں کے ذریعے شکستہ دلوں سے غفلت کے پردے اٹھادے اور نفس امر میں ہمارے حال پر نظر رحمت سے دریغ نہ فرما! اور ہمارے متاع ایمان پر ردت (ٹھکرائے جانے) کی حرمان نصیبی کی مہر نہ لگا!

اے الٰہ العالمین! قبر کی وحشت ناک رات میں اپنے ابر کرم کے فیض اور عفو کی بارش کو ہمارا مونس و ملاذ بنادے۔ روز محشر ہماری امیدوں کے چہروں کو ہمارے اعمال کی بدبختی سے سیاہ نہ فرما!

اے طلب کرنے والوں کی عزت افزائی کرنے والے! اے اہل ایمان کی امیدوں کا مرکز! اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمتوں کا صدقہ! تمام انبیاء اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام ہو! خاتم النبیین کی آل اور اصحاب پر بھی سلامتی ہو! (آمین)

سب کی عاقبت بخیر فرما!۔ انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو صلوات پاکیزہ سے معطر و منور رکھ!۔ اہل بیت کی بافضیلت اولاد کو جو عرصۂ حقیقت کے بادشاہ ہیں، صدیقوں اور سالکوں کے سروں پر سلامت رکھ! ان کے صحابہ کرام کی برکتوں کو عامۂ اسلام تک پہنچادے۔ نبی مدنی آلِ کرام اور اصحاب عظام کا صدقہ۔ خدائے واحد کیلئے تمام حمد و ثنا۔

والسلام علی من اتبع الھدی

Marfat.com

رسالہ مجلکہ

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

رسالہ مجلکہ

اس رسالے کا نام مجلکہ یا موچلکہ یا موچلکا، آیا ہے لیکن اس کا نام یہ کیوں رکھا گیا؟ کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ یہ رسالہ بھی ان رسائل میں سے ایک ہے جنہیں شاہ ہمدان نے خود کوئی نام نہیں دیا بلکہ نسخہ نویسوں نے انہیں مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ رسالے کا آغاز کسی تمہید یا حمد وصلوۃ سے نہیں بلکہ براہِ راست قرآن پاک کے سورۂ روم کی ایک آیت سے ہوتا ہے۔

رسالے کی تمہید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کے ہاں عشاء کی نماز پڑھا یا اس شخصیت کا نام نہیں لیتا لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کا مرید کوئی حاکم یا بادشاہ ہے۔ اس موقع پر آپ نے سورۂ روم یا اس سورۃ کی آیت نمبر ۲۲ سے ماقبل کی آیات قرأت کی۔ شاہ ہمدان اس کے حوالے سے معرفت الٰہی پر گفتگو فرماتے ہیں اور قرآن پاک کے ظاہری و باطنی معانی سے متعلق بیان کرتے ہیں تقلید اور رسم ورواج پر عمل کے بجائے تحقیق پر زور دیتے ہیں اس ضمن میں ظاہری احکام کے ساتھ ساتھ باطنی درایت سے کام لینے کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت شاہ ہمدان رحمۃ اللہ علیہ امن کے داعی ہیں چنانچہ آپ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ **دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز** یعنی سچ بولنا ضروری تو ہے لیکن خلق خدا کی فلاح و بہبود کے موقعوں پر دیکھ اور سنبھل کر سچ بولنا چاہیے اور حکمت و دانائی سے کام لینا چاہیے اس سلسلے میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہٗ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے دور خلافت میں پیش آنے والے دو واقعات کا خصوصیت سے تذکرہ فرماتے ہیں ان دونوں موقعوں پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دونوں فیصلوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اس کی آغاز ان عبارات سے ہوتا ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ اٰيَاتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْعَالِمِيْنَ (روم ۲۲) **دوش که خدمت آن عزیز-----**

اس کے درج ذیل نسخے ہمارے علم میں ہیں۔

Marfat.com

۱۔ کتاب خانہ ملک تہران میں موجود مجموعہ رسائل شاہ ہمدان زیر نمبر ۴۲۵۰ کا حصہ ہے یہ مجموعے کا پانچواں رسالہ ہے۔

۲۔ برٹش میوزیم لندن یہ ایک مجموعے کا حصہ ہے۔

۳۔ کتانخانہ گنج بخش مجموعہ رسائل شاہ ہمدان شمارہ ۱۴۰۹۲۔ یہ اس مجموعے کا ساتواں رسالہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ (روم ۲۲)	اس کی نشانیوں میں سے ایک زمین وآسمان کی تخلیق اور تمہاری زبان اور رنگ میں اختلاف ہے۔ اس میں جاننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

کل میں آنعزیز کی خدمت میں حاضر تھا یہی اور اس سے ماقبل کی آیات نماز عشاء میں تلاوت کی گئی تھی آنعزیز نے گویا اس سے کچھ بھی نہیں سمجھا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ:

مَامِنْ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا وَلَهٗ سِتُّوْنَ اَلْفِ فَهْمٍ۔	قرآن کے ایک ایک حرف کے ساٹھ ساٹھ ہزار معانی ہیں۔

میں نہیں جانتا کہ تمہارے اس دور کے علماً وفقہاً ان ساٹھ ہزار معانی میں سے کوئی ایک معنیٰ سہی سمجھ جاتے ہیں یا نہیں؟

وَلَوْعَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ (اعراف ۲۳)	اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی بھلائی پاتا تو ضرور ان کی سن لیتا۔

اے عزیز! سراپردۂ کبریائے حضرت سبحانی سے اس خطاب ربانی کے مہر اور طغری کا ورود اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ آفتاب عنایت الٰہی کے انوار کو مظاہر جہاں میں سے کسی مظہر میں ظہور اور تجلیات ہدایت ذات نامتناہی کے لئے زبانوں میں سے کسی زبان میں بروز واظہار ہے:

Marfat.com

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (فصلت ۵۳)	ہم عنقریب انہیں آفاق اوران کے اپنے نفسوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا۔

تمام زبانوں کے مصطلحات، تمام فنی اصطلاحات، رسوم و عادات متضادہ، اشارات وعبارات متقابلہ سب باری تعالیٰ جل مجدہٗ کی کمال قدرت وحکمت وارادت کے آثار مظاہر میں سے ہیں جو تجلیات جلال و جمال کے تلاطم وامواج کے ذریعے بحر غیب کی تہوں سے عالم حس وشہادت کی ساحل پر ظہور کرتے ہیں۔

حضرت حق کے لئے ہر سری مظاہر کے ساتھ ایک سر ہے اور ہر سر میں ایک بر (بھلائی) ہے اور اصناف وانواع خلائق، جو مختلف اقلیموں، ملکوں، اور زمین کے اطراف واکناف میں بولی جانے والی مختلف زبانوں میں حق جل عظمتہٗ کو پکارتے ہیں۔ مثلاً عرب اللہ اور عجم والے خدا کہہ کر پکارتے ہیں، ترک تنکری اور مغل یلواج علی ہذا القیاس۔ ان میں سے ہر ایک قبیح و محجوب دوسری زبان میں کوئی نہ کوئی نقص نکالتے ہیں اور ان کے اصطلاحات کا انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا چشم بصیرت نفسانی شہوات اور حیوانی کدورات کے دھواں کی وجہ سے اندھے ہو گئے ہیں۔ تعصب اور رسوم وعادات کے پردے:

اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ (زخرف ۲۲)	ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایک امت (طریقہ) پر پایا۔

، کے نتیجے میں تجلیات قدرت وحکمت کے آثار، جو ان میں جاری وساری ہیں، کے مطالعہ سے محجوب ہو کر رہ گئے ہیں کہ:

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (روم ۳۲)	ہر جماعت اپنے دین (طریقہ) پر خوش و نازاں ہے۔

لیکن وہاں جہاں حضرت حق کی بارگاہ میں قبولیت اور مقام عندیت کے بلند مقام جو مقعدِ صدق ہے، لباس اختلاف ہے نہ نسبتِ امتیاز۔ بلکہ وہاں ہر وقت اور ہر زبان کا ہر بیان مقبول ومحمود ہے۔ ان حقائق کا منکر اس اسرار کی سعادت کے ادراک سے محروم اور بساطِ قرب سے مخذول ہے۔

اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی فاجر کے خوف و دبدبہ سے مرعوب ہو کر کسی الفاظ شرعی میں کوئی لفظ سیاستاً سہی اتنا بدل ڈالے کہ اس کے دین میں کچھ بھی خلل واقع نہ ہو جائے تو یہ بات درست ہے۔ لیکن جو دنیا میں اندھا ووہ آخرت میں بھی اندھے ہی ہوتے ہیں:

Marfat.com

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا	جو اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا اور سخت گمراہ ہوگا۔

اے عزیز! جھوٹ شریعت میں حرام ہے اگر جھوٹ کے ذریعے کسی مسلمان کا جان یا مال ظالم کی چنگل سے محفوظ رہتا ہو تو وہ جھوٹ مندوب یا واجب ہے۔ اس جھوٹ کی بناء پر جھوٹ بولنے والے کا نام دروغ گو لوگوں کے رجسٹر میں ثبت نہیں ہوگا کیونکہ

لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ	جو دو متنازعین کے درمیان جھوٹ بول کر صلح کرائے وہ جھوٹ نہیں ہے۔

اور اگر سچائی موجب فتنہ ہو تو اس کا کہنا حرام ہے کیونکہ:

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (بقرۃ ۱۹۱)	فتنہ وفساد قتل سے بھی سخت ناپسندیدہ ہے۔

یہاں جان لے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

رُبَّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا الرَّجُلُ لَايَكُوْنُ لَهُ سَيِّئَةٌ اَنْفَعُ لَهُ مِنْهَا وَرُبَّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا الرَّجُلُ لَايَكُوْنُ لَهُ حَسَنَةٌ اَضَرُّ عَلَيْهِ مِنْهَا	آدمی کتنی ہی نیکیاں کرتا ہے لیکن اس کے لیئے ایک برائی ان سے بڑھ کر زیادہ نفع بخش ہوتی ہے اسی طرح وہ کتنی ہی برائیاں کرتا ہے لیکن کبھی ایک نیکی اس کے لئے ان سے بڑھ کر ضرررساں ہوتی ہے۔

کا کیا معنی ہے؟ ۔

بنور عقل توان درطریق جان رفتن
بپای وهم درین راه کی توان رفتن
جنانِ جان نتوان یافتن بوهم وخیال
ز راهِ جان بتوانی دران جنان رفتن
بعقل راه برد ازحس ببر که جائزنیست
یقین گذاشتن و در پیِ گمان رفتن
زآفتابِ خرد ذرهٔ طلب که بد و
توان فراز مهه ومهر آسمان رفتن
بنورِ عشق توان دید رازِ پنهان را

Marfat.com

بپای عشق توان در رہ عیان رفتن

○ یعنی نور عقل کی مدد سے راہ جان میں جا سکتا ہے لیکن اس راہ کو وہم وگمان کے پیروں سے کیونکر طے کر سکتا ہے؟ وہم وخیال جان کی جنت کو نہیں پا سکتا ہاں اس جنت میں جان کی راہ سے جا سکتا ہے۔ عقل سے راہ طے کرنا اور احساس کو اتار پھینکنا، یقین چھوڑ کر گمان پر چلنا جائز نہیں آفتابِ خرد سے ایک ذرہ طلب کرتا کہ اس کی مدد سے آسمان کے مہر وماہ سے آگے جا سکے نور عشق کی مدد سے پوشیدہ رازوں کو جان اور دیکھ سکتا ہے اور عشق کے پیروں کے ذریعے راہِ عیاں میں چل سکتا ہے۔

تم نے سنا ہوگا کہ جب امیر معاویہ نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف خروج کیا ۔جنگ صفین میں جب مغلوب ہوا تو حکم دیا کہ اہل شام قرآن کو نیزوں پر چڑھائیں اور نعرے بلند کریں کہ ہم قرآن پر عمل کریں گے۔ یہ دیکھ کر اہل کوفہ نے امیر المؤمنین سے مشورہ کیا تو فرمایا کہ

ذَالِكَ الْكِتَابُ الصَّامِتُ وَاَنَا الْكِتَابُ النَّاطِقُ	یہ خاموش کتاب ہے اور میں بولنے والی کتاب ہوں

اگر ایسی گفتگو تیرے زمانے میں کسی درویش کی زبان سے جاری ہو جائے تو تمام فقہائے زمانہ اس کے قتل کا فتوی دیدینگے۔

نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں دو عورتوں کے درمیان ایک بچے سے متعلق تنازعہ ہوا ہر ایک نے بچے پر دعوی کر دیا لیکن کوئی بھی کسی طرح ثابت نہیں کر سکا۔ جب دونوں ثابت کرنے سے عاجز ہوا اور امیر المؤمنین علی کو اس کی خبر ہوئی تو حاضر ہوا۔ آپ نے حکم دیا کہ جلاد کو بلایا جائے ۔ جب وہ حاضر ہوا تو حکم دیا کہ تلوار سے بچے کے دو حصے کیے جائیں اور ہر ایک کو آدھا آدھا حصہ دیا جائے۔ اس فیصلے سے صحابہ حیران ہوئے۔ جب جلاد نے بچے کو قتل کرنے کا قصد کیا تو ان دو عورتوں میں سے ایک مضطرب ہوا اور فریاد کرنے لگی کہ بچے کو مار نہ ڈالیں بلکہ دوسرے کو دے دیں کہ میں اپنے حق سے دست بردار ہوتی ہوں۔ اس سے سب کو معلوم ہوا کہ اس کا اضطراب شفقت مادری کی وجہ سے ہے دوسرے میں اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا پس حکم دیا کہ بچہ اس مضطرب عورت کو دیا جائے۔

کیا فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیکرم اللہ وجہہ اس حق کے اظہار کے لئے اس بچے کو مار ڈالنے میں حق بجانب تھے یا باطل؟

یہیں سے تم معلوم کر سکتا ہے کہ حاکم پر اظہار حق واجب ہے خواہ جس طریقے سے میسر ہو۔ چنانکہ کھلے ئے حادثات کو احکام شریعت کے تحت حکم صادر فرماتے ہیں اور مشکوک وملتبس اور خفیہ واقعات کو نور فراست اور

Marfat.com

قوت فطانت وکیاست سے درک کرتے ہیں۔وہ بد دیانت رسوم پرست کی تقلید نہیں کرتے تا کہ محشر کبری اور قیامت عظمٰی میں ان میں نہ ہو جائیں جو حسرت وندامت سے فریاد کریں گے۔

ایزدِتعالیٰ اہل اسلام کے مشارب عقائد کو فاجر فقہاٗ کے جھوٹے وساوس کی آفات اور متشدد قاریوں کے ملمع شدہ وساوس کی آفات سے اپنی پناہ عصمت میں محفوظ و مامون رکھے بمنہ وکرمہ انہ قریب مجیب والحمدللہ وحدہ

والسلام علی من اتبع الھدی

Marfat.com

رسالہ حق الیقین

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	رسالہ حق الیقین	319
2	اول گروہ غفلت	322
3	دوم گروہ محفوظ	322
4	سوم کوئے شریعت کے جانباز	323
5	چہارم کوئے طریقت کے عیار	324

Marfat.com

رسالہ حق الیقین

یہ شاہ ہمدان کا ایک مستقل رسالہ ہے غالباً شاہ ہمدان نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا بلکہ بعد میں مشمولات کو دیکھ کر مختلف کاتب حضرات نے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے۔اس کا آغاز ان عبارات سے ہوتا ہے ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ۔امابعدان اللہ۔۔۔خص طائفة من عبادہ ۔

اس کا موضوع عرفان وسلوک ہے لیکن خاص طور پر قرآن کریم کے سورۂ شوریٰ کی ایک آیت کے حوالے سے سلوک کرنے والے چار گروہوں کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک جماعت خواہشات نفسانی میں بہک کر خود گمراہ ہوتی ہے اور دوسروں کی گمراہی کا سبب بن جاتی ہے۔جسے انوثت نالائق و نااہل کہا گیا ہے۔دوسرا گروہ کبھی خواہشات میں بہک جاتا ہے اور کبھی تلافی مافات کر لیتا ہے جسے ذکور یعنی بیٹے رااہل،لائق سے تعبیر کیا گیا ہے۔تیسرا گروہ نیکیوں کا پتلا ہے نہ صرف خود نیکوکار ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی راہنمائی کرتے ہیں ان کو دونوں یعنی بیٹے بیٹیوں سے تعبیر کی گئی ہے اور چوتھا گروہ خود تو نیکوکار ہیں لیکن وہ دوسروں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہیں ایسے لوگوں کو عرف عام میں مجذوب کہا جاتا ہے یہاں اس گروہ کو بانجھ پن سے تعبیر کی گئی ہے۔

اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ کتابخانۂ ملک تہران میں تحت نمبر 4274 محفوظ ہے یہ رسالہ اس مجموعے میں شامل ہے اسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے۔

2۔ کتاب خانۂ ملک تہران میں موجود مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان زیر نمبر ۴۲۵۰ کا حصہ ہے یہ مجموعے کا چوتھا رسالہ ہے۔

3۔ برٹش میوزیم لندن میں موجود مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں یہ رسالہ بھی موجود ہے۔

4۔ کتابخانۂ گنج بخش مرکز تحقیقاتِ فارسی اسلام آباد شمارہ نمبر 14092 یہ اکیسواں نسخہ ہے۔اور نسخے کا عنوان تاویل ہے۔

یہ ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہے اسے پہلی بار شائع کرنے کی سعادت ہمیں مل رہی ہے۔فللہ الحمد

Marfat.com

حق الیقین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَمَظْھَرِ لُطْفِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ ۔

امابعد جان لے! اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور ہمارے لئے اپنے کلام کے دقیق اسرار کو سمجھنے کی توفیق بخشے اور اس کے حدود واحکام کے حقیقی ابواب ہمارے لئے کھول دے! (آمین) موجوداتِ علوی وسفلی کے تمام انواع واقسام، بارگاہ حضرت ذوالجلال کے سائر اور مقاصدِ آمال وصول کے سالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا (ہود ۵۶)	کوئی جاندار نہیں جس کو اس نے اپنی گرفت میں نہ لے رکھا ہو۔

عالم ملکوت کے مراتب میں سے ایک مرتبے میں افرادِ وجود کے ہر فرد کی کمالِ سیر جو اس کا مصدرِ وصول ہے، اس کی استعداد کے مطابق ہی طے اور اختتام پذیر ہوتی ہے:

وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (صافات ۱۶۴)	ہم میں کوئی نہیں جس کا کوئی مقام/درجہ مقرر نہ ہو۔

عالم افلاک کے کنگرے کی چوٹی سے لے کر عالم خاکی کی اتھاہ پستیوں تک میں ہر ذرہ مظہر تجلی ہوتا ہے اور ہر ایک کا مشربِ وجود ایک خاص اسم کے منبع سے جاری ہوتا ہے اور ہر ایک مختلف درجۂ ذوق اس مشربِ حقیقی کے اصل کے ساتھ توجہ واستمداد کے لحاظ سے ہوتا ہے:

کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ (نور ۴۱)	ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتے ہیں۔

لیکن کسی بھی مخلوق کے بازوئے ہمت کی اڑان عالم قلۂ قافِ انسانی (انسان کے کنگرے کی چوٹی) تک نہیں پہنچی۔ اور بارگاہ کبریا کے اسرارِ امانت کا بوجھل محمل ظلوم وجہولِ انسانی (ظالم ونادان انسان) کے سوا کوئی نہیں اٹھا سکا اور حق تعالیٰ کے اسماء وصفات کے افلاک اسرار کی بلندی پر ترقی وعروج نوعِ بشر کے سوا کسی کے لئے ممکن نہیں ہوئی۔ مراتب کائنات کے معرض میں کرامتِ اختصاص اور تشریف خلعت:

Marfat.com

اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (اسرا ۷۰)

قامت انسانی کے سوا کسی پر درست نہیں آئی۔اور میدان عرفان وشہود سے دولتِ محبت کی گیند کو قوت بازوئے انسان کے سوا کسی اور کو لے جانا میسر نہیں آیا۔

ای عجب چندان ملک در درد ورنج
بر سر گنج اند و می جویند گنج
تا نیامد جانِ آدم آشکار
رہ ندانستند سوی کردگار
رہ پدید آمد چو آدم شد پدید
در دل او ہر دو عالم شد پدید
آنچہ جملہ عرش می پنداشتند
تا بتوفیق خدا برداشتند
آن دل پر نور آدم بود و بس
زانکہ آدم ہر دو عالم بود وبس

☆تعجب کی بات یہ ہے کہ اتنے فرشتے خزانے کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں اور درد ورنج کے ساتھ خزانہ تلاش کر رہے ہیں۔لیکن جب تک آدم پیدا نہیں ہوا انہیں اللہ تک پہنچنے کا راستہ نہیں ملا جونہی آدم پیدا ہوا راستہ بھی ظاہر ہو گیا اور اس کے دل میں دونوں جہاں پیدا ہو گیا جسے سب نے عرش الہٰی سمجھ کر اٹھا لیا تھا وہ درحقیقت آدم کا پر نور دل تھا اور آدمی ہی حقیقتاً دونوں جہاں تھا۔

اے عزیز! انوار جبروتی کے مشاہدے اور اسرارِ ملکوتی کے مطالعے میں تمام مظاہر وجود اور باہمت نفوس کے قافلہ والوں کے مراتب و درجات، کمال فوز اور امتیاز کے لحاظ سے مختلف واقع ہوئے ہیں زلالِ معارف کے پیاسوں کے لئے خمخانۂ تقدیر:

ہم نے ان کی روزی ان کی دنیوی زندگی میں ہی تقسیم کر دیے ہیں۔	نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيْشَتَهُمْ (الزخرف ۳۲)

کے تحت تجلیاتِ ذاتی، تجلیاتِ صفاتی واسمائی، تجلیات افعالی و وردی اور تجلیاتِ آثاری کے جام اور پیمانے باہم ملا کر تیار کیے گئے تھے جن کی تاثیر اور نتائج مختلف ظاہر ہوئے ہیں۔ان میں سے کچھ ناقص، کچھ کامل، کچھ اکمل اور کچھ مکمل بن گئے جیسا کہ تنزیل ربانی شاہد ہے:

Marfat.com

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَا اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا اِنَّہٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (شوریٰ ۵۰)		زمین و آسماں کی پادشاہی صرف اللہ کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے یا ان کو بیٹے بیٹیاں دونوں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہے بانجھ بنا دیتا ہے بیشک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب فلک کبریا کی بلندیوں سے ذرات کائنات کے آئینے میں فاطر حکیم کے علم وقدرت کے خورشید کی روشنی چمکتی ہے تو آئینۂ ذراتِ متعددہ میں سے ہر ذرہ اور مظاہر متکثرہ میں سے ہر مظہر کو فیضان آفتابِ جود سے خلعت وجود ملتا ہے۔ سیر مسالک ومراقی عالم قدس (عالم قدس میں عروج) میں نوع انسانی کو ۴ فریق میں منقسم کو دیا ہے۔ اور ان فریقوں میں سے ہر گروہ کو استعداد میں کمال ونقص کی بنیاد پر غیب وشہادت کے عالموں میں سے ایک ایک عالم میں متعین کر دیا ہے۔

اول گروہ غفلت

اول گروہ غافلانِ میدان جہالت وسر گشتگانِ ویرانۂ غفلت ہیں جو طبعی پستی کی اتھاہ گہرائی اور زنانہ عمیق کھائی کی تہہ میں نفسانی وساوس کے بہلاوے اور جسمانی آرزوں کے بہکاوے پر خوشنود ومست بیٹھے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے روح قدسی کے پروبازوئے شوق کو:

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ (آل عمران ۱۴)		خواہشات وشہوات کو لوگوں کے لئے مزین کیا گیا ہے۔

کے تحت کاٹ دیئے۔ چنانچہ خزانۂ مشیت سے اس قوم کے نصیب میں حضرت وہاب کی درگاہ تک رسائی سے محرومی وبرأت کا پروانہ جاری ہوا:

یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا (شوریٰ ۵۰)		جس کو چاہے وہ بیٹیاں (نالائق، کھوٹ اولاد) دیتا ہے۔

یعنی اس قوم نے استعدادِ فطری میں نقص وکمی کی وجہ سے زنانہ نفسانی کو مردانگیٔ روح پر ترجیح دی۔ یہاں انوثت (زنانہ پن) کا نکرہ ہونا ان کے کمالِ حرمان اور عالم روحانی کے انوار ہدایت کے مکاشفات سے ان کے نفوسِ خبیثہ کی اخلاق بہیمی (حیوانی) وسبعی (درندگی) اور شیطانی کے پردوں کی تاریکی کی جانب اشارہ ہے۔

دوم گروہ محفوظ

دوسرا گروہ سابقۂ ہدایت کے محفوظ اور خاطفۂ عنایت کے مجذوب ہیں جو بارگاہ جلال قدوسی میں جمال

Marfat.com

روح قدسی کے ملاحظہ سے محظوظ ہوئے اور تریاق محبت کے استعمال کی بدولت نفس امارہ اوراس کے جھوٹے دعووں کے امراضِ زنانگی سے خلاصی پا گئے۔ دیوان قضاوقدر میں عطاؤ بخشش کی منشور کے ذریعے:

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَا (شوریٰ ۵۰)	جس کو چاہے بیٹے (لائق، سپوت اولاد نرینہ) دیتا ہے

سے مشرف ہوئے۔ بازوئے شوق کے ذریعے ملکوت وجبروت کے وسیع فضاؤں میں پرواز کر گئے عالم اجسام کی تاریک تنگی سے رہائی پا گئے اور ادبار حدوث کی بدبختی سے آزاد ہو گئے ممکنات کے تنگ وآلود نہروں سے نکل کر بحر احدیت کی وسعتوں میں مل گئے۔

سوم کوئے شریعت کے جانباز

سوم یہ گروہ کوئے طریقت کے پاکباز اور سدۂ حقیقت کے شاہباز ہیں جو معارف اسرار:

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ (اعراف ۴۶)	اور کچھ لوگ اعراف (بلندی) پر ہوں گے۔

کی بلندیوں کے مکین اور ممالک پاک ملکوت کے مشرف اور عنایت الٰہی کے منظور نظر ہیں۔:

يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ (شوریٰ ۴۵)	وہ کن آنکھیوں سے دیکھتے ہیں

سے مراد یہی گروہ ہے۔ جن کا وجود شریف مقتضائے اشارت:

اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا (شوریٰ ۵۰)	یا ان کو بیٹے بیٹیاں دونوں دیتا ہے

کے تحت آثار علویات وسفلیات کے درمیان ملاپ کا ذریعہ وواسطہ بن گئے۔ چنانچہ کبھی انہوں نے وحدت کو کثرت میں ملاحظہ کر لیا اور کبھی ممکنات کے قطروں کو بحر وحدت میں گم ہوتے مشاہدہ کیا۔ اور کبھی سجین کی پستیوں میں مردہ دلوں اور شیاطین کا ہم پیالہ وہم نوالہ بن بیٹھے اور کبھی مجلسِ روحانیانِ علوی میں شراب انس کا جام پی کر خلعت برگزیدگی سے سرفراز ہوا اور کارگاہ وفا میں اسرار خلعتِ فاخرہ کا تاروپود پالیا اور کبھی انہوں نے ناسوتی لباس میں اپنے زنانہ پن کو گم تصور کیا اور فضائے لاہوتی میں کروبیان پر سبقت وبازی لے گئے اور کبھی گنج حقیقت سے مفلسی کا نقارہ بجا دیا اور عاقلوں کی صفوں میں خود پر رقم جہالت رقم کر دیا۔ ساکنین ملاء اعلیٰ کے ساتھ رہ کر علوم واسرار کے ذخائر لوح شہادت پر دیکھ کر اسرار غیب وشہادت کا مجمع بن گیا۔ یوں وہ اخبار ملک وملکوت کے حامل ہو گئے۔:

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ()	یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا کرتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے

اے عزیز! جان لے کہ مذکورہ بالا (تیسرے گروہ) فریقوں میں سے ہر فریق دو گروہوں میں بٹ گیا۔ قسم اول وہ قوم ہے جن کا نقص وکمال دوسروں کے لئے نقص وکمال کا مثمر ومنتج اور باعث بن گیا۔ اما ناقصوں کے نقص کی تاثیر جیسا کہ کلام الٰہی ضعیف اشقیاء کے حال سے متعلق خبر دیتا ہے جو کل میدان محشر کبریٰ اور قیامت عظمیٰ

Marfat.com

میں فریاد اور شور وغل کریں گے:

رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا رَبَّنَا وَاٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (احزاب ٦٨)	اے رب! ہم نے اپنے قائدین اور بڑوں کی پیروی کی تو انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا اے رب ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر لعنت اور پھٹکار مار دے!

اما تاثیر کمال جیسا کہ سابقان صفوف نبوت کے حال کی یوں خبر دیتا ہے کہ:

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۔ (انعام ٩٠)	یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی پس ان کی ہدایت کی اقتدا کرو ۔

فرمایا کہ یہ وہ جماعت ہے جو خلعتِ اصطفٰی کے مخصوص اور کرامت اجتبیٰ کے محظوظ ہیں ان کے آثار و اوصاف کی برکات اہل زمانہ و دھور کی ہدایت کے لئے مثمر و منتج ہیں۔

امامخصوص قوم اور اور مخصوص ولایت میں یہ کہ تم لوائے حمد کا حامل اور مقام محمود کا مالک ہے اور تم حضرت حق جل مجدہٗ کا برگزیدہ اور الطاف نامتناہی کا برکشیدہ ہے، لباس بشریت میں تمہارے ظہور سے پہلے عرصۂ نبوت وولایت میں تیری سیادت کا نقارہ ہم بجا چکے ہیں تمہارے انوار استعداد کے نتیجہ کو ظہور کائنات کی کنجی بنا لئے ہیں چنانچہ مستعدانِ کیمیائے سعادت ابدی کے مس خام صفات کے لئے تمہارا اکسیر نبوت مکمل کرنے والا بن گیا ہے ۔تیری شریعت کا تریاق بیماران علت جہالت کے امراض کے لئے شفاء بن گئی ہے۔تمہارے ہمائے دولت کا سایہ جہاں اور اہل جہاں کے لئے رحمت بن گئی ہے تمہارے کمال اخلاق کے آثار آفتاب فنائے عالم اور اختتام زمان ومکان (قیامت) تک طالبان حضرت احدیت کے کمالات کا مظہر اور قاصدان جلال صمدیت کا منبع بن گیا ہے۔ یہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب صفت کا ملانِ مکمل تھا۔

چہارم کوئے طریقت کے عیار

چہارم یہ کوئے طریقت کے عیار اور چوراہۂ حقیقت کے جانباز مجذوب کاملین کا گروہ ہے۔جنہوں نے اپنے دامنِ ہمت کو قاذوراتِ شواغل (گندے مصروفیات) کی آلودگی سے بچالیے ہیں اور قوت عزم جزم کے ذریعے بساط رسوم وعادات کو لپیٹ دیے ہیں اور تجرید اور نفی کے ذریعے خانۂ ہستی کے جھول کو اکھیڑ دیے ہیں اور تنزیہہ کی جھاڑو کے ذریعے خلوت خانۂ شہود کو خس وخاشاکِ اغیار سے پاک کرلیے ہیں اور وجودِ موہوم کے پروانے کو شمع جلالِ احدیت پر جلا دیے ہیں اور فضائے لامکان کے خمِ صبغۃ اللہ سے حقیقت بے رنگی کا سر باہر نکال لیے ہیں تکالیف کے گرہوں اور جہات کے پھندوں سے خود کو آزاد کرلیے ہیں۔

Marfat.com

یہ گروہ حضرت حق جلال کے شاہد اور بارگاہ جمال کے مشہود ہیں چنانچہ عالم شہادت ان کا غیب اور عالم غیب الٰہی ان کا شہود بن چکا ہے۔وہ تکمیل واستکمال کے شکوک وتردد سے آزاد ہو چکے ہیں ان کا طریق افتقار اہل عالم سے پوشیدہ اور ان کا کمال خورشید آفاق ملکی کے طالبین کا ہم پلہ ہے۔طغرائے اشارت:

وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا (شوری ۵۰)	اور جس کو چاہے بانجھ بنا دیتا ہے

اس گروہ کے ابوابِ اسرار کی کنجی ہے غیرت جمال وجلال کے حاجب ان کو نقاب وحجاب غیرت میں چھپاتے ہیں کہ:

اَوْلِيَائِىْ تَحْتَ قُبَابِىْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِىْ	میرے اولیاء قبائے غیرت میں مستور ہیں میرے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا۔

یہ ہے اہل ذوق واشارات کی زبان میں اس آیت کے بطن کی تاویلات میں سے ایک تاویل ہے۔

فَهِمَ مَنْ فَهِمَ جو چاہے سو سمجھے ۔اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا اور رشد وہدایت والا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں طاعت کی سعادت سے بہرہ ور اور اس کی محبت سے سرفراز فرمائے بفضلہ وکرمہ انہ قریب مجیب والحمد للہ وحدہ۔

والسلام علی من اتبع الھدی

Marfat.com

رسالہ صفۃ الفقراء

میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	رسالہ صفۃ الفقراء کا تعارف	329
2	فقر کیا ہے؟	329
3	فقراء کون ہیں؟	330
4	فقراء کیسے ہوتے ہیں؟	330
5	فقیری فقیر کی نظر میں	331
6	فقیر کی دعوت	332

Marfat.com

رسالہ صفۃ الفقرا الصابرین

یہ شاہ ہمدان کا ایک مستقل رسالہ ہے غالباً شاہ ہمدان نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا بلکہ بعد میں مشمولات کو دیکھ کر مختلف کاتب حضرات نے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے۔ واضح رہے کہ فقریہ، صفات فقر کے نام سے شاہ ہمدان کے تین رسالے ملتے ہیں ایک تو زیر نظر یہی رسالہ ہے جو عربی زبان میں ہے۔ اس کا آغاز ان عبارات سے ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی اَخْوَانِ الصَّفَا اما بعد! ان الله تعالیٰ خص طایفة من عباده بالاقبال علیه۔۔۔۔۔۔۔

دوسرا آپ کا مرتب کردہ چہل حدیث کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے ہر ہر حدیث کا فارسی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ دیا ہے اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفی والصلوة علی نبیه۔۔۔۔

اور تیسرا مجموعہ رسائل شاہ ہمدان جلد اول میں پانچواں رسالہ ہے جو صفحہ ۷۷ تا ۹۱ پر آیا ہے اور اس سے پہلے گزر چکا ہے اور وہ فارسی میں ہے۔ جس میں شاہ ہمدان کا سلسلۂ طریقت بھی مندرج ہے۔

یہ رسالہ اہل علم کے ہاں بے حد مقبول ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں فقر حقیقی اور فقرائے معنوی کے اوصاف بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے دونوں رسالوں کے مقابلے میں اس کے مخطوطات کم دستیاب ہے جس کی وجہ فارسی کی بجائے عربی زبان میں ہونا ہے۔

اس رسالے میں شاہ ہمدان فقر حقیقی کی حقیقت و ماہیت اور فقراُ کے اوصاف وخصائل اور عادات واطوار مختصراً بیان فرماتے ہیں۔

اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

1۔ کتابخانۂ ملک تہران میں تحت نمبر 4274 محفوظ ہے یہ رسالہ اس مجموعے میں شامل ہے اسے ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے۔

2۔ کتاب خانۂ ملک تہران میں موجود مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان زیر نمبر ۴۲۵۰ کا حصہ ہے یہ مجموعے کا آٹھواں رسالہ ہے۔

Marfat.com

3۔ برٹش میوزیم لندن میں موجود مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں یہ رسالہ بھی موجود ہے۔

4۔ کتابخانۂ گنج بخش مرکز تحقیقاتِ فارسی اسلام آباد شمارہ نمبر 14092 یہ بیسواں نسخہ ہے۔

یہ رسالہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اس کو پہلی بار شائع کرنے کی سعادت ہمیں مل رہی ہے۔ فلہ الحمد للہ اولا وآخرا۔

☆☆☆

Marfat.com

صفۃ الفقراء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی اَخْوَانِ الصَّفَآءِ امابعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک طائفہ کو اپنے ہاں رسائی دینے کے لئے خاص فرمایا، اس کو تفرد (اکیلا) اور ماسوا اللہ سے تجرد (الگ تھلگ) کر دیا۔ ان کے لئے بلند اخلاق اور احوالِ پسندیدہ کو لازم کر دیا گیا۔ چنانچہ وہ فقر کے اوصاف سے متصف ہو گئے پس ان کی مدح میں فرمایا:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا (بقرۃ ۲۷۳) وہ فقراء جنہوں نے خود کو راہِ حق کے لئے مختص کر رکھے ہیں۔

اور اپنے نبی کو ان سے ملنے اور ان کے ساتھ رہنے اور فضل و کرامت سے پیش آنے کا حکم دیا اور فرمایا:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ (الکہف:۲۸)	اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کر کے پکارتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں۔

فقر کیا ہے؟

پس فقر:

انبیاء کا زیور، اولیاء کا لباس، اصفیاء کا شعار اور اتقیاء کا دثار (جسم سے ملا ہوا لباس) ہے۔

اسی طرح یہ:

یہ متقین کی آرزو، زاہدین کا مطلوب اور صالحین کا مقصود ہے۔

نیز یہ:

سالکین کا برہان، عارفین کا عنوان، محبین کی رونق، مشتاقین کی خوبصورتی، مؤمنین کی عادت، محققین کی زینت اور منافقین کی بدبختی ونحوست ہے۔

Marfat.com

حقیقت فقر ان باتوں سے نفس کو آراستہ کرنا ہے جن سے دلوں کو تسکین ملتی اور جن کی طرف قلب ونظر مائل ہوتا ہے۔

فقر کی بنیاد خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا، مالوفاتِ نفس اور مرداتِ طبیعت کو ترک کرنا، برے بھائیوں کو چھوڑ دینا، رسم پرست دوستوں سے جدا ہو جانا، مصنوعی زیب و زینت سے دست بردار ہونا اور دنیا اور اہل دنیا سے اعراض کرنا ہے۔

نیز طاعتِ خداوندی، ذکر الٰہی اور اللہ کے قریب کرنے والے اعمال پر مداومت کرنا ہے، جیسے غذا اور نیند کو کم کرنا، خلوت وعزلت میں بیٹھنا، رات کو قیام کرنا، ہنسی وخوشی وانبساط کو کم کرنا، رزق حلال کسب کرنا، اپنے گناہوں، وقت کے ضیاع اور عمر کے گزر جانے پر خوب گریہ کرنا ہے۔

فقراء کون ہیں؟

فقراء کا دل اسباب میں سے کسی سبب کے بغیر نرمی اختیار کرنے، وقت تنگ ہونے، خستہ حالی میں دیر تک رہ جانے، کسی ناپسندیدہ بات سے رُوبرُو ہو جانے اور لوگوں کے بلاوجہ چھوڑ جانے پر نفس کی شکایت نہیں کرتا کیونکہ اس کا دل اسباب وعلل سے فارغ وآزاد، تعلقاتِ کائنات سے خالی وکٹا ہوا اور قضا وقدر کے اجرا سے اس قدر خوشنود وموافق ہوتا ہے کہ وہ حکم قضا کو نفس کے ناپسندید کرنے سے نہیں ڈرتا اور اس کے خلاف جاری ہونے کی تمنا نہیں کرتا۔ اسی طرح اس کو خوشحالی فتنے میں نہیں ڈالتی، آزمائشیں اس میں تبدیلی پیدا نہیں کرتیں، دینی معاملات کے سوا اس کو کسی سے دشمنی نہیں ہوتی اور وہ کسی مسلمان سے حسد ودشمنی نہیں کرتا۔

رضا اس کا لباس، تقویٰ اس کی غذا، ایثار وسخاوت اس کا اخلاق اور خضوع وتواضع اس کی عادت بن جاتی ہے۔ اور وہ اپنے رب کی جانب سے جو بھی وارد ہو اس کو قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے مثلاً: بھوک کے وقت سیرابی، رنج وغم کے وقت خوشی، سستی کے وقت چُستی اور مصروفیت کے وقت بے کاری اس کو پسند ہوتا ہے اور وہ عزت کے بعد رسوائی، ثروت مندی کے بعد فقر، شہرت کے بعد گمنامی اور لوگوں میں مقبولیت کے بعد بدنامی اختیار کرنا بھی اس کو قبول ہوتا ہے۔

فقراء کیسے ہوتے ہیں؟

پس اس کا کوئی عمل اس کی ذاتی خوشی سے ہوتا ہے نہ ہی اس کا حال اس کے موافق بدل جاتا ہے اسی طرح اس کی طرف کوئی اس کی راہنمائی کرتا ہے نہ ہی کوئی علم اس کو راحت پہنچاتا ہے۔ پس اس کا دل مشاہدۂ حق کا آئینہ بن جاتا ہے وہ خود اس سے رجوع کر سکتا ہے نہ اس کو اس کی جانب راستہ ملتا ہے لوگوں کی باتوں سے اس کو

Marfat.com

وحشت ہوتی ہے محبوب کے سوا اس کو کسی سے سکون نہیں ملتا چنانچہ وہ لوگوں سے کم میل جول رکھتا ہے ہمیشہ فکر میں غلطاں رہتا ہے، کثرت سے خلوت نشین ہوتا ہے، خاموش رہتا ہے، اس پر حیرانگی اور وارفتگی کا غلبہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا کے معاملات میں اہل دنیا سے نہیں الجھتا اور اسی طرح حصول عقبیٰ کے معاملات میں اہل عقبیٰ کا مزاحم نہیں بنتا۔

تم کو وہ ایسا دکھائی دے گا کہ وہ غمگین وحزین ہے۔ توقعات میں محرومی سے ڈرتا اور فکر مند ہے اور مطلوب کے فوت ہونے پر ہراساں ہے۔ کسی بیماری کے بغیر اس کا جسم گھل رہا ہے اور کسی رنج ودکھ کے بغیر وہ فنا ہو رہا ہے وہ بہت کم سوتا اور بہت کم بولتا ہے، ہمیشہ غمگین رہتا ہے، لوگوں کی الگ شان ہے اور اس کی الگ شان!

اسی طرح وہ ضرورت کے بغیر کوئی علم ظاہر نہیں کرتا خواہ وہ روایت پر مبنی ہو یا حکایت پر مشتمل یا کشف الاحوال سے متعلق۔ چنانچہ وہ اس طرح گفتگو کرتا ہے جیسے اس کا سانس ٹوٹ رہا ہو۔

فقیری فقیر کی نظر میں

وہ جانتا ہے کہ فقر ایک امانتِ الٰہی ہے جسے حق تعالیٰ صرف ان لوگوں کو ودیعت فرماتا ہے جو اس کو اغیار سے بچا کر رکھے۔ پس جو اس کا افشاء کرے یا اظہار، گویا اس نے خیانت کی اور وہ اس کے امینوں اور فقراء کی جماعت کے شمار سے خارج ہو گیا۔

اس کے لئے مشکلات ہیں جو نعمت سے کھل سکتے ہیں، آزمائشیں ہیں جو صفا سے حل ہو سکتی ہیں اس کی تاریکی نور کی جانب راہنمائی کرتا ہے اور فاقہ غنا کی طرف لوٹاتا ہے پس جو نفس لذات حسی کی کدورتوں اور آلودگیوں کی وجہ سے مشکلات کی سختی پر صبر نہیں کرتا وہ انوار قدسیہ کے مطالعہ سے لذت حاصل نہیں کر سکتا اور جو آدمی اپنے صیقل مجاہدہ کے ذریعے آئینۂ قلب کی بہیمی، سبعی اخلاق کی کدورتوں اور آلودگیوں کا زنگ نہیں اتارتا اس لئے اسرار ملکوتی کے ابوابِ شرف نہیں کھل سکتا۔

کیونکہ اعمال احوال کا مورث اور مشاہدات مجاہدات کا مثمر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ (عنکبوت ۶۹)	جو ہم تک رسائی کے لئے جدو جہد کرتا ہے ہم انہیں ضرور راہ دیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا ہے

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَتَّقُوا اللهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا (انفال ۹ض)	اے یمان والو! گر تم نے تقوی اختیار کیا تو تمہارے لئے فرقان کرنے والا بنایا جائے گا

یعنی ایک ایسا نور پیدا کیا جائے گا جس کی مدد سے تم حق اور باطل میں فرق کر سکو گے۔

Marfat.com

پس جو گمان کرتا ہے کہ مجاہدہ کا التزام کیے بغیر اس راہ سے اس کو کچھ مل جائے گی، وہ سخت غلطی پر ہے۔

کیونکہ آدابِ فقر میں سے ایک احوال، اوقات اور انفاس کی رعایت و نگرانی کرنا ہے کیونکہ ایک لمحے کی غفلت اس کے کیے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے پھر طالبینِ حق کی لمبی لمبی عمر بھی اس کی تلافی اور اصلاح نہیں کر سکتی۔ اور جو اس کی اچھی طرح رعایت کرتا ہے صرف اسی کی ولایت دائمی ہوتی ہے۔

فقیر کی دعوت

پس جو صحبت کا ارادہ کرے اس کو ایسا شخص طلب کرنا چاہیے جو:

۱۔ اس کو نصیحت کیا کرے۔

۲۔ جس نے خود آخرت دیکھ لی ہو۔

۳۔ جس کی گفتگو دنیا سے زہد اختیار کرنے میں مدد دے۔

۴۔ جس کا کلام اس کو طاعت کی رغبت دلائے۔

۵۔ اس کی خاموشی نعمت ہائے الٰہی میں غور و فکر کا شوق پیدا کرے۔

۶۔ جس کی نظر عبرت کی جانب راہنمائی کرے۔

۷۔ اس کو شک سے یقین کی طرف

لالچ سے زہد کی طرف،

غرور سے انکساری کی طرف،

تنگی سے رضا کی طرف،

اور دشمنی سے خیر خواہی کی طرف دعوت دے۔

اگر ان صفات کا حامل کوئی ساتھی مل جائے تو اس کی صحبت اور خدمت کو غنیمت جانے بصورت دیگر چاہیے کہ:

دنیا میں اجنبی اور مسافر کی زندگی بسر کرے اور قرآن پاک کو ساتھی، ذکر الٰہی کو انیس، تقوی کو لباس، بھوک کو غذا، مناجات کو گفتگو، دنیا کو روزہ، عقبیٰ کو افطار، لقائے مولی کو اپنا سرور اور منازلِ درجات علیا کو اپنا اطمینان بنائے۔ وَذَالِكَ جَزَآءُ مَنْ تَزَكّٰى یہی تو پاک و پاکیزہ لوگوں کا اجر و ثواب ہے۔ والحمدللہ وحدہٗ۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

Marfat.com

دہ قاعدہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مطالب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	رسالہ دہ قاعدہ اور اس کے نسخہ جات	334
2	اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے ۳ راستے	338
3	قاعدۂ اول	339
4	قاعدۂ دوم	339
5	قاعدۂ سوم	340
6	قاعدۂ چہارم	340
7	قاعدۂ پنجم	340
8	قاعدۂ ششم	342
9	قاعدۂ ہفتم	343
10	قاعدۂ ہشتم	343
11	قاعدۂ نہم	344
12	قاعدۂ دہم	345

Marfat.com

رسالہ دہ قاعدہ

رسالہ دہ قاعدہ امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کا فارسی میں ایک مختصر لیکن اہم رسالہ ہے۔ یہ رسالہ حضرت شیخ نجم الدین کبری کی عربی کتاب الاصول العشر ۃ کا آزاد فارسی ترجمہ ہے جس طرح اصول العشر ہ اہل علم ومعرفت کے ہاں بیحد مقبول عام کتاب ہے اسی طرح میر سید علی ہمدانی کا یہ دہ قاعدہ بھی بے حد مقبول عام ہے جس کا اندازہ اس کی متعدد شرحوں، اشاعتوں اور بکثرت قلمی نسخوں سے کیا جاسکتا ہے۔

دہ یا دس قاعدہ دراصل وہ دس اصل اور قاعدے ہیں جنہیں حضرت شیخ نجم الدین کبری نے ترتیب دی ہے اس کی اصل حضرت جنید بغدادی نے ترتیب دی تھی جو تعداد میں ۸ ہیں شیخ نجم الدین کبری نے دو کے اضافے کے ساتھ انہیں دس بنا دیا ہے۔ اس موضوع پر شیخ نجم الدین کبری کی تین کتابیں ایک فارسی میں (۱) السائر الحائر اور دو عربی میں (۲) الہائم الخائف اور (۳) الاصول العشر ۃ ہیں زیر نظر کتاب اسی آخری کتاب کا آزاد ترجمہ ہے۔

یہ رسالہ اپنے مضمون اور موضوع کے لحاظ سے بے حد اہم رسالہ ہے اس میں درج ذیل دس عنوانات (۱) توبہ (۲) زہد (۳) توکل (۴) قناعت (۵) عزلت (۶) ذکر (۷) توجہ (۸) صبر (۹) مراقبہ (۱۰) رضا پر سلسلہ وار روشنی ڈالی گئی ہے یہ دس مقامات تصوف کے دہ گانہ مقامات کہلاتے ہیں۔ سلسلۃ الذہب کے صاحب تصانیف بزرگوں نے انہی موضوعات پر خوب لکھی ہیں ان کی کتابوں کے مشمولات انہی دہ گانہ اصول تصوف کے گرد گھومتے ہیں میر سید محمد نور بخش کی فقہ احوط کے بعد تصنیف ہونے والی کتابوں میں ان کی بجائے فقہی اور روزمرہ مسائل پر مضامین ملتے ہیں لیکن خود میر سید محمد نور بخش کشف الحقائق میں ان کا ذیل کے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں جس سے ان کی اہمیت وافادیت واضح ہوجاتی ہے۔

"چون خواهد که در اسرع اوقات ناقصی را بجمیع
مراتب تجلیات مجموع ومکمل گرداند بر ده قاعده
که موت اختیاری است۔۔۔سلوك فرمایند وآن قاعدهٔ
عشره توبه است و زهدوتوکل وقناعت وعزلت وذکر

Marfat.com

و توجہ وصبر ومراقبہ ورضا (کشف الحقائق ص ۱۱)

یعنی جب مرشد چاہے کہ کسی ناقص کو مختصر وقت میں تمام مراتب تجلیات میں مکمل بنائے تو چاہیے کہ ان دس قاعدوں کے مطابق جو موت اختیاری پر مشتمل ہیں، سلوک فرمائے اور وہ دس قواعد توبہ وزہد وتوکل وقناعت وعزلت وذکر وتوجہ وصبر ومراقبہ ورضا ہیں۔

یہ دس تصوف کے اصول، شرائط اور مقامات کہلاتے ہیں اگر چہ مقامات تصوف بہت زیادہ ہیں پیر ہرات خواجہ عبداللہ انصاری نے ان میں سے سو کا انتخاب کیا ہے جو ''صد میدان'' کے عنوان سے دستیاب ہے۔ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی نے چالیس مقامات تصوف کا انتخاب کیا ہے اور انہیں اپنے فارسی رسالے ''چہل مقام صوفیہ'' میں مرتب کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے ۲۶ مقامات تصوف کو اپنے عربی رسالے ''الطالقانیہ'' میں مدون کیا ہے۔ اس موضوع پر یہ آپ کا چوتھا علمی سرمایہ ہے۔

دہ قاعدہ کے مضامین کا خلاصہ

میر سید علی ہمدانی نے ہر درجے اور سطح کے صوفی اور سالک کے لئے الگ الگ کتابیں لکھی ہیں ہماری تحقیق کے مطابق فارسی میں رسالہ تلقینیہ، رسالہ الاوراد، عربی میں اوراد امیریہ، سلسلۃ الاولیأ، فی علماء الدین مبتدی حضرات کے لئے اور فارسی میں دہ قاعدہ، مشارب الاذواق، کتاب ذکریہ، حقیقتِ ایمان۔ عربی میں کتاب ذکریہ عربی، رسالۃ التوبہ، حل الفصوص اور الطالقانیہ منتہی حضرات کے لئے لکھی ہیں۔ ان میں زبان کے علاوہ بیان بھی عارفانہ ہے مثلاً:

۱۔ توبہ گناہ سے باز آنے کا نام ہے لیکن شاہ ہمدانؒ کے نزدیک صرف گناہ چھوڑنا توبہ نہیں بلکہ اللہ اور بندے کے درمیان رکاوٹ بننے والی ہر چیز کو چھوڑ دینا توبہ ہے۔

۲۔ علماء کے نزدیک دنیا اور معاملات دنیا سے بیزار ہونا زہد ہے شاہ ہمدانؒ کے کے نزدیک آرزوؤں اور تمناؤں حتی کہ اخروی درجات ونعمتوں سے بھی بیزار ہونا زہد ہے۔

۳۔ توکل علماء کے نزدیک اسباب وسعی کے ساتھ خدا پر بھروسہ کرنا ہے جبکہ شاہ ہمدانؒ کے نزدیک اسباب وعلل اور ذرائع سے بے پرواہ ہونا توکل ہے۔

۴۔ علماء کے نزدیک قدر کفایت پر گزارا کرنا قناعت ہے لیکن شاہ ہمدانؒ کے نزدیک انسانی امکانات اور احتیاجات سے صرف نظر کرنا قناعت ہے۔

۵۔ علماء کے نزدیک عزلت تنہائی اختیار کرنا ہے جبکہ شاہ ہمدانؒ کے نزدیک حواس کی حفاظت کرتے ہوئے پیرومرشد کی صحبت اختیار کرنا عزلت ہے۔

Marfat.com

٦۔ علماء کے نزدیک لا الہ الا اللہ پڑھنا نفی واثبات پر مشتمل ذکر ہے جبکہ شاہ ہمدانؒ کے نزدیک لا الہ پڑھتے ہوئے غیر اللہ کی مکمل نفی ضروری ہے تب الا اللہ پڑھ کر خدا کا اثبات کرے نفی غیر کے بغیر اللہ کا اثبات درست نہیں ہے۔

۷۔ علماء کے نزدیک کسی کی طرف التفات کرنا توجہ ہے جبکہ شاہ ہمدانؒ کے نزدیک اللہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا اور غیر اللہ کی طرف کوئی التفات نہ کرنا ہی توجہ ہے۔

۸۔ علماء کے نزدیک مصیبت برداشت کرنا صبر ہے لیکن شاہ ہمدانؒ کے نزدیک تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور عبادت کی سختی برداشت کرنا صبر ہے۔

۹۔ علماء کے نزدیک کچھ دیر کے لئے جائے خلوت میں یکسو ہونا عزلت و مراقبہ ہے جبکہ شاہ ہمدانؒ کے نزدیک مواہبِ الٰہی کے دروازے کھلنے اور فتوحات و برکات باریٔ تعالی نازل ہونے کے انتظار میں رہنا مراقبہ سے عبارت ہے۔

۱۰۔ علماء کے نزدیک تقدیر پر خوش رہنا رضا ہے لیکن شاہ ہمدانؒ کے نزدیک یہ اپنی رضا کو مرضی مولا میں گم کرنے سے عبارت ہے۔

دہ قاعدہ کے نسخے

شاہ ہمدان کا یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود علم وادب کی چاشنی اور روحانی لذت سے بھرپور ہے جسے آپ نے شعر و ادب اور فصاحت و بلاغت سے مزین کیا ہے جس کی وجہ سے یہ اہل علم و فضل کے ہاں غیر معمولی طور مقبول ہے۔اس کے بے شمار قلمی نسخہ دستیاب ہیں۔

۱۔ کتابخانہ دانشگاہ تہران میں ۱۲ نسخے زیر نمبر ۲۳۹۸، ۲۰۲۹، ۲۷۸۴، ۳۱۶۷، ۲۹۵۸، ۲۴۶۴، ۴۳۸۹، ۴۱۹۵، ۸۷۷۸، ۳۷۴۳، ۳۹۱۵ اور ۳۲۵۸ محفوظ ہیں۔

۲۔ کتابخانہ ملی ملک تہران میں چار نسخے زیر نمبر ۴۰۵۶، ۴۲۵۳، ۴۲۵۰ اور ۴۲۷۴ اور آستان قدس رضوی مشہد میں بھی چار نسخے ۱۴۷ تا ۱۵۰ اور دانشکدہ ادبیات اصفہان میں تحت نمبری ۲۳۳۴ تا ۲۳۳۷ تین نسخے محفوظ ہیں۔

۳۔ کتابخانہ ملی فرہنگ و ہنر تہران میں ۲ نسخے زیر نمبر ۷/۵۴ رفاور ۲/۵۷ اور کتابخانہ دانش کدہ ادبیات تہران میں بھی زیر نمبر ۳۲۶ اور ۳۴۶۰ دو نسخے موجود ہیں۔

۴۔ کتابخانۂ مجلس شورای اسلامی میں ایک نسخہ زیر نمبر ۱۹۲۷ط ہے۔فرہنگستان تاشقند میں ایک نسخہ ۱۹۲۹ الف ہے ان کے علاوہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کلکتہ، برٹش میوزیم لندن، نیشنل لائبریری پیرس، کتابخانۂ گنج بخش اسلام

Marfat.com

آباد، کتابخانہ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدر آباد، کتابخانہ انجمن ترقی اردو کراچی، نیشنل میوزیم کراچی، سید علی چھوار، برات لائبریری چہلو، کتابخانہ عبدالرشید لاہور میں ایک ایک نسخہ موجود ہے۔

زیر نظر رسالہ ایران اور پاکستان میں کئی بار شائع ہو چکا ہے ۱۹۹۵ء میں شاہ ہمدان پبلکیشنز اسلام آباد نے راقم کا اردو ترجمہ شائع کیا تھا۔ اب اسے دوبارہ مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ در اصل کشمیر کے بارے میں لکھے گئے مضامین کے مجموعے جو ایران صغیر و ایران کبیر کے نام سے شائع ہوا تھا، کے آخر میں شائع ہونے والے نسخے کا اردو ترجمہ ہے۔ اوپر ہم نے ۴۲ قلمی نسخوں کی فہرست دی ہے اور اس کے متعدد چھاپی نسخوں کا ذکر کیا ہے جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بے انتہا حمد وثنا پروردگار عالم کے لئے ہیں جس نے قواعد اسلام کے استحکام کو سعادتِ ملکوتی کے خواستگاروں کا منہاج اور تزکیہ نفوس کی آخری حد کو درجات جبروتی کے سالکوں کا معراج بنایا۔ عنایت ربانی کے جذبات سے وابستگی کو لاہوتی فضاؤں میں اڑنے والوں کا پروبازو بنادیا۔

بے حد درود اور بے شمار سلام خلاصہ زبدۂ عالم، مہتر و بہتر آدم، سید الاصفیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی اہل بیت پر ہوں جو سرداران دین و پیشوایانِ اہل یقین ہیں۔

اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے ۳ راستے

امابعد اے عزیز! جان لے کہ بارگاہ حضرت حق کی جانب طالبان حق کے راستے اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں:

اَلطُّرُقُ اِلَی اللہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ	اللہ کی جانب جانے والے راستوں کی تعداد مخلوقات کی سانوں کے برابر ہے۔

لیکن یہ تمام راستے تین راستوں سے مل جاتے ہیں۔

۱۔ پہلا راستہ اہل معاملات کا ہے۔ یہ بکثرت روزے رکھنا، نمازیں پڑھنا، تلاوت قرآن کرنا، حج کرنا اور جہاد کرنا جیسے ظاہری اعمال سے عبارت ہے یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے اور یہ عذاب ابدی سے ان کے نجات کا موجب ہے لیکن اس قسم کی عبادات کے راستے سے مقصد حقیقی (اللہ تعالی) تک رسائی مشکل ہے۔

۲۔ دوسرا راستہ ارباب مجاہدات کا ہے جو تبدیلیٔ اخلاق، تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح کے لئے مجاہدہ کرنے اور باطن سے تعلق رکھنے والی باتوں کے لئے سعی کرنے سے عبارت ہے۔ یہ ابرار کا راستہ ہے اور جو لوگ نیکوکار اور فاضلینِ امت ہیں، وہ ابرار کہلاتے ہیں، اس گروہ میں شامل لوگوں کی تعداد قلیل ہوا کرتی ہے۔

۳۔ تیسرا راستہ سائران حضرت حق کا ہے جو لاہوتی وادیوں کی فضاؤں میں عنایت الٰہی اور جذباب خداوندی کے پروں سے پرواز کرتے ہیں۔ یہ راستہ تمام راستوں میں سب سے افضل ہے اور یہ موت اختیاری پر مبنی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا	طبعی موت مرنے سے پہلے اختیاری موت مرجاؤ

ان آثار وسعادت کا ظہور درج ذیل دس قاعدوں کا مؤسس ہے۔

Marfat.com

ا۔ قاعدۂ اول توبہ

پہلا قاعدہ توبہ ہے۔ حقیقت توبہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے اختیار سے رجوع کرنا ہے، جس طرح موت کے وقت بلا اختیار اللہ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ پس توبہ ان امور سے جو بندے کو اللہ تعالیٰ سے باز رکھیں، نیز دنیوی و اخروی مراتب سے جو عین گناہ ہیں، باز آنا ہے اور طالب حق پر واجب ہے کہ ہر چیز سے بے نیاز ہو جائے حتیٰ کہ اپنی ذات سے بھی ۔

گر کلاه فقر خواهی سربسر
از خود و جمله جهان یکسر ببر
جادهٔ آن چیست درخون آمدن
از وجود خویش بیرون آمدن
این کلاهِ بهتران است ای پسر
کی دهندت تاتو می نازی بسر؟

☆ یعنی اگر تاج فقر پہننا چاہتے ہو تو اپنی ذات اور جملہ جہاں سے کلی طور پر بیزار ہو جا۔ اس کا مقام کیا ہے؟ یہ گویا دریائے خون میں غوطہ لگانا اور اپنی ہستی سے گزر جانا ہے۔ اے عزیز بیٹے! یہ تاج بہترین لوگوں کا ہے جب تک تم اپنے سر کی خیر مناؤ گے تجھے کون دے گا؟

۲۔ قاعدۂ دوم زہد:

دوسرا قاعدہ زہد ہے حقیقت زہد دنیا اور اس کی خواہشات و آرزوئیں مثلاً مال و دولت، عہدہ و مرتبہ اور عزت و ناموس سے اختیاری طور پر دستبردار ہونا ہے جس طرح موت کے وقت ان سے بے اختیار جدا ہونا پڑتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر حقیقت زہد یہ بھی ہے کہ ہمیشہ رہنے والے اخروی درجات کی طلب سے بھی باز رہے جس طرح دنیا کی فانی لذات کی طلب اپنے اختیار سے چھوڑی تھی کیونکہ:

Marfat.com

اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَکِلَاھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ اللّٰہِ	دنیا اہل آخرت پر حرام ہے، آخرت اہل دنیا پر حرام ہے اور یہ دونوں اہل اللہ پر حرام ہیں۔

۳۔ قاعدۂ سوم توکل:

تیسرا قاعدہ توکل ہے۔ حقیقی توکل اپنے اختیار سے اسباب و ذرائع کی تلاش کو ترک کرنا ہے جیسا کہ موت کے وقت تمام تعلقات اور اسباب کو مجبوراً ترک کرنا پڑتا ہے۔ بندے کا اپنے اختیار سے ان سے بے نیاز ہو جانا اور کرم الٰہی پر بھروسہ کرنا موجب رضائے الٰہی ہے جیسا کہ موت کے وقت مجبوراً عذاب، پھٹکار اور غضب وغیرہ (اللہ تعالیٰ ان سے ہمیں بچائے) سے واسطہ پڑتا ہے۔

۴۔ قاعدۂ چہارم قناعت:

چوتھا قاعدہ قناعت ہے۔ حقیقی قناعت نفسانی فوائد کے لبادوں اور آرزوؤں سے بالاختیار دست کش ہونا ہے جیسا کہ موت کے وقت مجبوراً ہونا پڑتا ہے مگر اتنی مقدار کہ جس پر زندگی کی رمق کا دارومدار ہے کھانے اور لباس میں حد اعتدال کی رعایت ضروری ہے۔

گر ترا نانی و خرقانی بود
هر سر موی تو سلطانی بود
آنکه اینجا احتیاج است این بکن
و آنکه آنجا بایدت آن را بکن

☆یعنی اگر تجھے لوگوں سے نان وخوراک حاصل ہو تو تیرا بال بال اس کی گواہی دے گا۔ یہاں وہ کر و جس کی یہاں ضرورت ہے اور وہاں وہ کرو جو وہاں کرنا چاہیے۔

۵۔ قاعدۂ پنجم عزلت:

پانچواں قاعدہ عزلت وتنہائی ہے۔ حقیقی عزلت وتنہائی اپنے اختیار سے لوگوں کی صحبت اور ان کے ساتھ میل جول سے بچنا ہے جیسا کہ موت کے وقت مجبوراً سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے جب اختیاری علحدگی اور گوشہ گیری سے مانوس ہو جائے تو چاہیے کہ شیخ کامل کی مکمل صحبت اختیار کرے جو اس کا تربیت کرنے والا ہے

Marfat.com

كَالْمَيِّتِ فِيْ يَدِ الْغَسَّالِ	غسل دینے والے کے ہاتھ میں مردہ کی مانند

اس پر متصرف ہوتا ہے اور مرید صادق کو خباثت و بیگانگی سے آب ولایت غسل دیتا ہے اور اس کے دل کو غیر اللہ کے نقش و نگار سے پاک کرتا ہے۔

عزلت حقیقی خلوت نشینی واعتکاف کے ذریعے حواس کو روکنا ہے یعنی آنکھ کو دیکھنے، کان کو سننے، اور منہ کو بولنے سے روکنا ہے کیونکہ روح تک جو آفت یا بلا پہنچتی ہے یا ان پر جو پردے پڑتے ہیں جو اسے اللہ تعالیٰ سے محجوب بنا دیتے ہیں، یہ سب مصائب و آلام انہی روزن حواس کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ پس عزلت گزین ہونے اور حواس کو روکے رکھنے سے دنیا اور شیطان کی طرف سے نفس کی مدد اور ہوا وہوس اور آرزو وتمنائے جسمانی منقطع ہو جاتے ہیں۔

جس طرح ڈاکٹر کسی بیماری کا علاج کرتے ہوئے سب سے پہلے ان چیزوں سے پرہیز کرنے کا مشورہ دیتا ہے جو بیماری کے لئے نقصان دہ ہیں اور جس سے مریض کی بیماری بڑھ جاتی ہے۔ پس جب پرہیز کے ذریعے بیمار سے فاسد مادے دور کر دیتا ہے تو پھر دوا دیتا ہے تاکہ اصل بیماری دور ہو سکے۔ جب بیماری دور ہونے سے حرارت عزیزی کو تقویت ملتی ہے تو مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سالکوں کا پرہیز اور تنقیہ عزلت گزینی اور دوا دائمی ذکر ہے۔

رنج بردم روز و شب عمرِ دراز
تا بصد زاری دری کردند باز
تو بدین زودی برین در چون رسی؟
وز نخستین پای برسر چون نہی؟
تا نیابد دردِ این کارت پدید
قصۂ این درد نتوانی شنید
گر شود این درد دامن گیر تو
می گشاید سر بسر زنجیر تو
ورنہ گیرد دامنت این درد زود
گفتگوی من ندارد ہیچ سود

☆یعنی میں ایک عمر روز و شب رنج و محنت اٹھا کر سعی و محنت کرتا رہا اور بڑی آہ و زاری کے بعد میرے لئے ایک دروازہ کھول دیا۔ تم اس قدر جلدی اس در تک کیسے پہنچ گئے؟ اور پہلے قدم پر ہی منزل مقصود تک کیسے رسائی پا گئے ؟

Marfat.com

دراصل یہ دردِ عشق سے ممکن ہوا ہے جب تک تم میں یہ دردِ عشق پیدا نہ ہو تم اس درد کی کہانی نہیں سن سکتے اور اگر یہ درد تمہیں دامنگیر ہو گیا ہے تو تمہاری زنجیر اور گرہیں کھلتی چلی جائیں گی اور اگر یہ درد تمہیں لاحق نہ ہو جائے تو میری یہ باتیں تمہارے لئے کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔

۶۔قاعدۂ ششم ذکر:

چھٹا قاعدہ ذکر الٰہی ہے۔ذکر کا حقیقی معنی یہ ہے کہ اپنے اختیار سے تمام غیر اللہ کی یاد سے باہر نکل آئے (فراموش کرے) جس طرح موت کے وقت ہر چیز کو فراموش کرنا ہی پڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَاذْكُـــرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْـــتَ (الکہف:۲۴)	اپنے پروردگار کو یاد کرو جب تم باقی سب کو بھلا چکو

ذکر ایک طاقتور (روحانی) معجون ہے جو نفی (غیر) اور اثباتِ (حق) سے مرکب ہے نفی جو لا الہ ہے ، سے یہ اس فاسد مواد کو دور کرتا ہے جو نفس امارہ کو طاقت دیتا ہے اور نفس امارہ حیوانی خواہشات اور مذموم اخلاق کے صفات کو نشو ونما دینے والا ہے جیسے غرور، کنجوسی، حسد، بغض، عجب، لالچ، ریا کاری وغیرہ۔ان میں سے ہر صفت روح کی ابتلاء اور دل کی بیماری کا باعث ہے پھر یہ میدان دل کی فضا کو جو کارگاہِ کبریا کا محل اور آفتابِ فردانیت کا مطلع ہے، غبارِ حدوث اور ظلمتِ کثرت سے پاک کرتا ہے اور اثبات سے جو الا اللہ ہے، اخلاقِ رذیلہ سے صحت وسلامتی دل کا حصول ہوتا ہے اور حیات طیبہ کی زندگی کسب کرتا ہے پھر نورِ وحدت کے پر شکوہ ظہور سے کثرت حدوث کی ظلمتیں چھٹ جاتی ہیں۔

یہاں تک کہ بادشاہِ روح جو خلیفۂ حق ہے، تختِ یقین پر شواہد حق کے ساتھ اپنے جمال وکمال کو جلوہ گر کرتا ہے (انسان کا) زمینِ جسم اس نورِ ہدایت سے منور ہو جاتا ہے اور:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (ابراہیم:۴۸)	جس دن یہ زمین ایک اور زمین سے تبدیل ہو جائے گی۔

کا مشاہدہ ہو جاتا ہے اور ذاکر کی رسمی موہوم ہستی (فنا ہو کر) مذکور کا حقیقی وجود ذاکر کی آنکھوں میں سما جاتا ہے اور:

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (الحدید:۴)	تم جہاں بھی ہو وہ اللہ تو تمہارے ساتھ ہے

کے تحت محقق ہو جاتا ہے:

وَاِذَا اَبْصَرْتَنِي اَبْصَرْتُهُ وَاِذَا اَبْصَرْتُهُ اَبْصَرْتَنِي	جب تو نے مجھے دیکھا میں نے تجھے دیکھا جب میں نے اسے دیکھا تو تو نے مجھے دیکھا

Marfat.com

تا که باشد یادِ غیری در حساب
ذکر مولا باشد از تو در حجاب
تا بود یك ذره از هستی بجای
کفر باشد گر نهی در عشق پای

☆یعنی جب تیری اپنی ہستی (خودی) موجود ہو ذکر مولا تجھ سے پردے میں ہوتا ہے تیری ہستی ایک ذرہ بھی باقی موجود ہو تو اس حالت میں راہِ عشق میں قدم رکھنا تجھ پر حرام ہے۔

یعنی عاشق کا وجود عاشق و معشوق کے درمیان ایک طرح کا پردہ ہے عاشق کلی طور پر معشوق میں فنا ہوئے بغیر عشق کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

۷۔ قاعدۂ ہفتم توجہ:

ساتواں قاعدہ توجہ ہے۔اور توجہ کا حقیقی معنی یہ ہے کہ سالک اپنے اختیار سے اپنی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف مبذول کرے اور تمام خواہشات سے دستبردار ہو جائے جس طرح موت کے وقت مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔

پس سالک کی بلند ہمتی یہ تقاضا کرتی ہے کہ مطلوب و محبوب حقیقی کے سوا کسی غیر کی طرف آنکھ کے گوشے سے بھی نہ دیکھے۔اگر پیغمبروں کے مقامات اس کو دیے جائیں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور اللہ کو چھوڑ کر ان میں مشغول نہ ہو جائے۔ سید الطائفہ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

لَوْ اَقْبَلَ صَدِيْقٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْفَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهُ لَحْظَةً فَمَافَاتَهٗ اَكْثَرُ مِمَّا نَالَهٗ	کوئی سالک ہزار سال اللہ کی راہ میں چلے پھر ایک لمحہ کے لئے وہ اس سے غافل ہو جائے تو اس فوت شدہ لمحے کی تلافی ہزاروں سال کے حاصل سے نہیں ہو سکے گی

۸۔ قاعدۂ ہشتم صبر:

آٹھواں قاعدہ صبر ہے۔حقیقی صبر یہ ہے کہ سالک اپنے اختیار سے ان تمام حظوظ نفسانی کو چھوڑ دے جس طرح موت کے وقت مجبوراً انہیں چھوڑنا پڑتا ہے۔نفس کو محنت عبادت میں پابند رکھے اور قدم کو بساطِ مجاہدات پر جمائے رکھے کیونکہ اگر سالک نفس امارہ کو مختلف مجاہدہ کی بھٹی میں (پگھلا کر) پاک نہیں کرتا تو موت کے بعد ضرور دوزخ کی بھٹی میں مختلف عذاب سہنے پڑیں گے لہذا محنت عبادت برداشت کرنا اور نفس کے مالوفات و

Marfat.com

محبوبات سے جدائی پر صبر کرنا جو تصفیہ قلب اور تزکیہ روح کا موجب ہے، عذاب جاودانی برداشت کرنے سے بدرجۂ اولیٰ (آسان) ہے۔

۹۔ قاعدۂ نہم مراقبہ:

نواں قاعدہ مراقبہ ہے۔ مراقبہ اپنے مطلب کے حصول کی طرف توجہ رکھنا ہے اور حقیقی مراقبہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اختیاری قوت وحرکات سے باہر نکل آئے جس طرح موت کے وقت مجبوراً (انہیں ترک کرنا پڑتا ہے)۔ ایسا انسان تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے بعد مواہب الٰہی کے دروازے کھل جانے کے انتظار میں رہنے اور الطاف لامتناہی کے بادل اور بادِ نسیم کے راستے میں (سراپا) منتظر رہنے سے قرار پاتا ہے اور میدان مؤدت الٰہی میں (دنیوی) تمناؤں کو پیروں تلے روندڈالتا ہے۔ بحر احدیت میں غوطہ زنی کرتا ہے اور جلال وحدت کی شمع پر اپنے وجود کو پروانہ وار نثار کرتا ہے وہ اسی کی مدد سے منازل (سلوک) طے کرتا ہے۔ بدبختی کے پردے کو اتار پھینکتا ہے اور اسی ذات میں محو رہتا ہے۔ بساط مجاہدت کو طے کرتا ہے اور اپنے مردہ دل کو انوار مجاہدات سے زندہ کرتا ہے پس اس کے نفسانی گناہ روحانی نیکیوں میں بدل جاتے ہیں۔ اس سے برائی نکل کر پھر (نیکی بن کر) اسی کی طرف جاتی ہے اس طرح اسے حلقۂ عصمت میں جگہ ملتی ہے وہ صحرائے قدم کے انوار آفتاب دیکھ لیتا ہے اور حدوث کی تاریکی اور تنگی سے نجات پاتا ہے۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوْالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ	یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

هر که باو همدم و خود همسر است
یك دم ازملكِ دو عالم خوشتر است
با خدای خویش دائم در حضور
چون شود دل تنگ به آن شمعِ نور
گر تو خواهی که شوی از اهل راز
تا ابد منگر به سوی هیچ باز
هر که را آئینه باشد پادشاه
کفر باشد گر کند در خود نگاه
گر گدای او شوی شاهت کند

Marfat.com

و زہی در گاہ آگاہت کند

☆یعنی عاشق جب اپنے محبوب کا ایک لمحہ کے لئے سہی ہمدم و دوست بن جاتا ہے وہ لمحہ اس کے لئے دونوں جہانوں کی بادشاہی سے زیادہ خوشتر ہوتا ہے جو ہمیشہ اپنے رب کی حضوری میں ہوتا ہے اس کا دل اس نورانی شمع سے تنگ کیونکر ہوسکتا ہے؟ اگر تم اہل راز میں سے ہونا چاہتے ہو تو تم اللہ کے سوا کسی اور کی جانب کبھی مت دیکھو جس کا بادشاہ آئینہ ہو پھر بھی وہ اپنی طرف دیکھے تو یہ کفر کے مترادف ہے۔ اگر تم اس (حق تعالیٰ) کا گدا بن جاؤ تو وہ تمہیں دلوں کا بادشاہ بنائے گا اور اپنی درگاہ سے آگاہ فرمائے گا۔

۱۰۔ قاعدۂ دہم رضا:

دسواں قاعدہ رضا ہے۔ رضا یہ ہے کہ آدمی اپنے اختیار سے اپنی رضا چھوڑ کر محبوب حقیقی کی رضا اختیار کرے جس طرح موت کے وقت مجبوراً ایسا ہی کرنا پڑتا ہے۔ یعنی محبّ اپنی صفات سے دستبردار ہوجائے اور محبوب کی پسندیدہ صفات میں رنگ جائے۔ یہ سالکین کے عظیم مقامات میں سے ہے کیونکہ ہر مطلوب جو پس پردہ طلب سے حاصل ہو طالب کے حوصلہ کے لائق ہوتا ہے۔ سالک مبتدی مسکنت وحقارت کے مقام میں ہوتا ہے وہ اپنا طور طریق حقیر رکھنا چاہتا ہے جب اس کی یہ خواہش ہٹ جاتی ہے اور عظیم مقام کی طلب کو اعظم (و اعلیٰ خدا) پر ڈال دیتا ہے۔ اس طرح وہ عطائے بے حساب پاتا ہے ایسا عطیہ جسے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ سوائے ذات کبریا کے کوئی (اس بخشش کو) دے ہی نہیں سکتا۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا (الانعام:۱۲۲)	جو مردہ تھا ہم نے زندہ کیا اور اسے روشنی دی جس کے ذریعے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے کیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو تاریکی میں پھنسا ہوا ہے جس سے وہ نکل نہیں سکتا؟

(اس آیت میں) فرماتے ہیں کہ جو کوئی اوصاف بشری کی تاریکی اور تمتعات حیوانی کی رسوائی میں (پڑ کر) مردہ ہو جاتا ہے ہم اسے اوصاف ربانی کی حیات جہالت سے زندہ کر دیتے ہیں اور سرادقات قدوسی کے انوار میں سے ایک نور عطا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس نور اور زندگی کے پروں کی مدد سے صحرائے لاہوتی کی فضاؤں میں پرواز کرتا ہے اور وہ آفتاب کی طرح ملکوتی مطلع سے غفلت و جہالت کی قبروں پر چمکتا ہے تو ہر ایک کو امور محسوسات کے غل و زنجیر اور قید و بند میں جکڑا ہوا اور حرص و حسد کے مار واژدہا اور دیگر عذابوں میں مبتلا دیکھتا ہے۔

Marfat.com

وہ اس شخص سے کیسے برابر ہوسکتا ہے جو بیابانِ غفلت کی تاریکی میں گم ہو وہ پانی جو درختِ انسانی میں خشک ہوگیا ہو جس نے شاخ اخلاصِ لطافت پر شگوفۂ ایمان نہ دیکھا ہو وہ میوۂ حکمت وولایت کے لذتِ حلاوت سے محروم رہا ہو؟

وَجَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِمَّنْ يَّعْبُدُ بِطَاعَتِهٖ وَ فَازَ بِمُحَبَّتِهٖ	اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے کردے جو اس کی اطاعت میں عبادت کرتے ہیں اور انہیں اپنی محبت کے وسیلے سے نجات دیتا ہے۔

بیشک وہ قریب ہے اور دعا قبول کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو واحد ہے والسلام علی من اتبع الھدی

☆☆☆

Marfat.com

الطالقانیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	رسالہ الطالقانیہ اور اس کے نسخے	350
2	حمد و ثنا	352
3	سبب تالیف	352
4	فقر اور فقراء کے فضائل	353
5	سلوک وتصوف کا پہلا مقام ارادہ	357
6	سلوک وتصوف کا دوسرا مقام توبہ	357
7	سلوک وتصوف کا تیسرا مقام مجاہدہ	358
8	سلوک وتصوف کا چوتھا مقام عزلت	359
9	سلوک وتصوف کا پانچواں مقام تقوی	359
10	سلوک وتصوف کا چھٹا مقام زہد	360
11	سلوک وتصوف کا ساتواں مقام خاموشی	361
12	سلوک وتصوف کا آٹھواں مقام خوف	362
13	سلوک وتصوف کا نواں مقام رجا	363
14	سلوک وتصوف کا دسواں مقام حزن	364
15	سلوک وتصوف کا گیارہواں مقام تواضع	365
16	سلوک وتصوف کا بارہواں مقام توکل	366
17	سلوک وتصوف کا تیرہواں مقام شکر	366
18	سلوک وتصوف کا چودھواں مقام صبر	367
19	سلوک وتصوف کا پندرہواں مقام یقین	367

Marfat.com

20	سلوک وتصوف کا سولھواں مقام مراقبہ	367
21	سلوک وتصوف کا سترہواں مقام عبودیت	368
22	سلوک وتصوف کا اٹھارہواں مقام استقامت	368
23	سلوک وتصوف کا انیسواں مقام اخلاص	369
24	سلوک وتصوف کا بیسواں مقام صدق	370
25	سلوک وتصوف کا اکیسواں مقام حیاء	370
26	سلوک وتصوف کا بائیسواں مقام ذکر	371
27	سلوک وتصوف کا تیئسواں مقام توحید	373
28	سلوک وتصوف کا چوبیسواں مقام معرفت	374
29	سلوک وتصوف کا پچیسواں مقام محبت	375
30	سلوک وتصوف کا چھبیسواں مقام شوق	377
31	اختتامیہ	378
32	شاہِ ہمدانؒ کا زنجیرۂ طریقت	379

Marfat.com

الطالقانیہ

الطالقانیہ امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کی عربی میں ایک مختصر عرفانی کتاب ہے تذکرہ نگار لکھتے ہیں کہ یہ حضرت شاہ ہمدان نے طالقان سے تعلق رکھنے والے ایک مرید باصفا کی درخواست پر لکھی ہے لیکن کوئی بھی اس مرید کا نام نہیں لیتا۔ ہمارے خیال میں یہ سید محمد طالقانی ہے جو پہلے شاہ ہمدان کے مرید تھے پھر ان کی وفات کے بعد خواجہ اسحاق ختلانی کے مرید بنے سید محمد طالقانی میر سید محمد نور بخش کے ہم درس اور پیر بھائی ہیں۔

طالقان ختلان موجودہ دوشنبہ تاجکستان کے جنوبی علاقے میں واقع ایک نیم شہر بستی تھی قدیم زمانے سے آباد تھی اور طالقان کا نام پڑنے سے پہلے سہرک یا شہرک کہا جاتا تھا جس کا معنی چھوٹا شہر یا نیم شہر بستی یا قصبہ ہے

اس کتاب میں شاہ ہمدان نے حقیقت تصوف کا جائزہ لیا ہے اور تصوف وسلوک کے چھبیس مقامات کا تعارف پیش کیا ہے آپ ایک ایک مقام کا نام لیتے ہیں اور اس مقام کا تفصیلی یا اجمالی تعارف پیش کرنے کی بجائے اس مقام کے بارے میں کوئی حدیث نبوی یا کسی صحابی یا صوفی کا قول نقل کرتے ہیں۔ شاہ ہمدان نے اس سلسلے میں بھی یکساں طریقۂ کار اختیار نہیں کیا۔ کسی عنوان پر صرف ایک حدیث نبوی اور کسی ایک بزرگ کے قول پر اکتفاء کیا گیا ہے جبکہ دوسرے عنوان پر کئی بزرگوں کے اقوال پیش کیئے ہیں کتاب کے آخر میں اپنا سلسلہ طریقت بھی نقل کیا ہے۔

شاہ ہمدان کے اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلا حصہ حقیقت تصوف سے متعلق ہے اس حصے میں حقیقت تصوف کے ساتھ ساتھ مقامات تصوف وعرفان کا ذکر ہے اس موضوع پر اس عربی کتاب کے علاوہ فارسی میں دو اور رسالے قلمبند کیئے ہیں ان میں سے ایک حضرت شیخ نجم الدین کبری کی الاصول العشرہ کا آزاد ترجمہ ''دہ قاعدہ'' ہے جو اہل معرفت کے ہاں بے حد مقبول ہے اس میں انہی دس مقامات تصوف وسلوک کا ذرا تفصیلی بیان ہے۔ دوسرا رسالہ چہل مقام صوفیاً ہے جس میں چالیس مقامات تصوف وسلوک کا بیان ہے۔

دوسرا حصہ نصیحت ووصیت پر مبنی ہے اسی حصے میں ایک مخلص دوست طالقانی کی جانب سے سوال کرنے اور سول کے جواب میں اسے لکھنے کا ذکر ہے۔ یہ حصہ آپ کی سلسلۃ الاولیاء، فقریہ، آداب وسیر اہل کمال اور خضر شاہیہ سے 5 ؟ فیصد ملتا ہے۔ اسی حصہ میں سلسلۂ ہمدانیہ کا ذکر بھی ہے۔

Marfat.com

فارسی میں لکھے گئے دونوں رسالے اہل علم کے ہاں بے حد مقبول ہیں لیکن عربی کی یہ کتاب بالکل غیر مقبول۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ چہل مقام صوفیاں اب تک ایک بار شائع ہو چکی ہے جبکہ دہ قاعدہ چار پانچ باراور اس کا اردو ترجمہ بھی ایک باراور مفہوم ومطالب بھی ایک بار شائع ہو چکا ہے لیکن الطالقانیہ ابھی تک غیر شائع شدہ ہے۔اسی طرح فارسی رسالوں کے بیسیوں مخطوطات دستیاب ہیں جن کی تفصیل قارئین متعلقہ کتابوں کے مقدموں میں ملاحظہ فرمائیں گے لیکن اس کتاب کے قلمی نسخے بہت کم پائے جاتے ہیں۔

اس کے درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

۱۔ نسخہ تہران یونیورسٹی

یہ نسخہ تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں تحت نمبر 3654 محفوظ ہے یہ ایک مجموعے کا تیسرا نسخہ ہے جو سید محمد نور بخش کی کتب ورسائل پر مشتمل ہے چنانچہ ڈاکٹر پرویز اذکائی نے اسے بھی سید محمد نور بخش کا قرار دیا ہے۔

۲۔ نسخہ مجلس ترقی اردو کراچی

یہ نسخہ کراچی کے مشہور علمی وادبی ادارے مجلس ترقی اردو کی لائبریری میں محفوظ ہے اور شاہ ہمدان کے کتب ورسائل کی بڑی تعداد پر مشتمل مجموعے کا حصہ ہے۔

۳۔ ایک نسخہ مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد میں بھی تحت نمبر 4949 موجود ہے جو اب تک دریافت شدہ نسخوں میں قدیم ترین ہے۔

۴۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم لندن میں بھی موجود ہے۔

پہلے بتایا جاچکا ہے کہ اس کا متن ابھی تک غیر شائع شدہ ہے البتہ اس کا اردو ترجمہ مشہور ماہنامہ منہاج القرآن لاہور میں تین اقساط میں شائع ہو چکا ہے اب ہم اسے دوسری بار شائع کر رہے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثناء

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الْمَلِكِ الْحَمِيْدِ ○ ذِى الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ ○ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ○ الَّذِىْ اَخْرَجَ الْخَلْقَ مِنْ مُّضِيْقِ الْعَدَمِ اِلٰى فِضَاءِ الْوُجُوْدِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ شَقِيًّا وَّسَعِيْدًا ○ فَخَصَّ اَهْلَ السَّعَادَةِ بِالتَّوْفِيْقِ وَالتَّائِيْدِ ○ وَ تُثْبِتُ اَقْدَامَ سَعْيُهُمْ عَلَى الْمِنْهَاجِ الرَّشِيْدِ ○ وَرَبَّاهُمْ بِالْعِنَايَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَ هَدَاهُمْ بِالْقَوْلِ السَّدِيْدِ ○ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ اَظْهَرَ الْحَقَّ وَسَتَرَ وَجْهَ الْبَاطِلِ فَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلَ وَمَا يُعِيْدُ ○ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَ هُدُوْا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ○ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو حقیقی بادشاہ، عرش کا مالک اور عظمت والا ہے۔ (وہ) جو کچھ چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ جس نے مخلوق کو عدم کی گھاٹی سے وجود کی فضا میں نکال لایا۔ ان میں سے بعض ''مخلوق'' کو بدبخت اور بعض کو نیک بخت بنایا۔ سو اس نے اہل سعادت کو اپنی توفیق و تائید سے خاص کر دیا اور ان کی سعی و کاوش ریاضت و مجاہدہ کے قدم کو رشد و ہدایت کے راستے پر جما دیا۔ ربانی عنایتوں کے ذریعے ان کی تربیت کی اور پختہ سچی باتوں کے ذریعے انہیں مطلوب اصلی اور محبوب حقیقی تک پہنچایا۔

صلوۃ وسلام اس برگزیدہ مکرم اور معظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوں جس نے حق کے نظام کو غالب کیا اور باطل نظام کو مغلوب کیا اب نہ کبھی باطل کا ظہور ہوگا اور نہ ہی باطل لوٹ آئے گا اور آپ کی ان پاک و پاکیزہ آل پر جنہوں نے پاکیزہ باتوں کی ہدایت کی اور حقیقی تعریف والے اللہ کے راستے کی طرف مخلوق کی رہنمائی کی۔

سبب تالیف

صلوۃ وسلام کے بعد اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تجھے ان مردان حق میں شامل فرمائے جو اس کی محبت کے سبب کامران و کامیاب ہو گئے تم نے مجھ سے ایک ایسی کتاب لکھنے کی استدعا کی تھی جو تمہیں غفلت کے لمحے سے دور رکھے۔ حیرت کی وادی میں بھٹکنے سے بچائے اللہ کی معرفت کے حامل اولیائے کرام کے احوال سے آگاہ کر دے اور انبیاء کے بعد آنے والے اللہ کے ان محبوب بندوں کی اقتداء کی طرف تمہیں راغب کر دے یہ وہ پاکباز لوگ ہیں:

Marfat.com

ا۔ جن کی سیر اللہ کی طرف ہے۔
۲۔ جنہیں آرام وراحت اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے ملتی ہے۔
۳۔ جن کا علم اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔
۴۔ جن کے دل اللہ کی محبت میں پگھل گئے ہیں۔

چنانچہ اللہ نے ان کا تذکرہ مدح وتعریف کے مقام پر کیا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:۳۸) ۔انوارالٰہی کے حامل وہی مردان (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔

اس نے اپنے برگزیدہ نبی کو ان مردان خدا کے ساتھ صبر کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم ان کی عظمت وشرافت کو اجاگر کرنے کے لئے ہے۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۔ (الکهف:۲۸) میرے بندے! تم اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھ جو صبح وشام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا دیکھنے کے آرزومند ہیں۔

اس لئے اے میرے بھائی! میں نے تمہاری استدعا قبول کی اور اللہ سے اس کی توفیق اور مدد چاہتے ہوئے اہل کشف محبوبان صاحبان ریاضت ومجاہدہ اہل اللہ اور پرہیزوں کے فضائل اور حالات کے بیان میں یہ سطریں لکھی ہیں۔

فقر اور فقراء کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
سِرَاجُ الْاَغْنِيَاءِ فِي الدُّنْيَا اَهْلُ الْاٰخِرَةِ هُمُ الْفُقَرَآءُ وَلَوْلَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَاءُ دَوْلَةُ الْاَغْنِيَاءِ فِي الدُّنْيَا لَا بَقَاءَ لَهَا وَ دَوْلَةُ الْفُقَرَآءِ فِي الْاٰخِرَةِ لَانِهَايَةَ لَهَا ۔دنیا میں دولت مندوں کے چراغ آخرت والے فقراء ہیں اگر فقراء نہ ہوتے تو دولت مند ہلاک ہو جاتے دولت مندوں کی دولت کو کوئی بقا نہیں ہے اور آخرت میں فقراء کی دولت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَكْرَمَ غَنِيًّا لِغِنَائِهٖ وَاَهَانَ فَقِيْرًا لِفَقْرِهٖ لَايَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا مُنَافِقٌ وَ مَنْ اَكْرَمَ غَنِيًّا لِغِنَائِهٖ وَاَهَانَ فَقِيْرًا لِفَقْرِهٖ سُمِّيَ فِي السَّمٰوٰتِ عَدُوُّ اللّٰهِ وَ عَدُوُّ الْاَنْبِيَاءِ ۔اللہ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو مالدار کی عزت اس کی مالداری اور کسی فقیر کی توہین اس کی تنگ دستی کی وجہ سے کرے ایسا منافق ہی کرتا ہے۔ اور جو کسی

Marfat.com

مالدار کی عزت اس کی دولت مندی کی وجہ سے کرے اور کسی فقیر کی توہین اس کے فقر کی وجہ سے کرے تو آسمانوں میں اس کا نام اللہ کا دشمن اور انبیاء کا دشمن رکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے پوچھا:

اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالُوْا رَجُلٌ مُوْسِرٌ فِی الْمَالِ یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نِعْمَ الرَّجُلُ وَلَیْسَ بِہٖ فَمَنْ خَیْرُ النَّاسِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ فَقِیْرٌ یُعْطِیْ جُھْدَہٗ۔ صحابیو! لوگوں میں بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا مال و دولت میں خوشحال شخص ہے اس لئے کہ وہ اپنی جان و مال سے اللہ کا حق دیتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ کیا ہی اچھا شخص ہے لیکن یہاں وہ نہیں۔ تو انہوں نے عرض کیا پھر کون ہے یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا وہ فقیر ہے جو اپنی محنت دیتا ہے۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یُؤْتٰی بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیَتَعَذَّرُ اللّٰہُ کَمَا یَتَعَذَّرُ اِلَی الرَّجُلِ فِی الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ وَ عِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا زَیَّتُ الدُّنْیَا عَنْکَ لِھَوَانِکَ وَلٰکِنْ مَّا اعْتَدَتُّ لَکَ مِنَ الْکَرَامَۃِ وَ الْفَضِیْلَۃِ اُخْرُجْ یَا عَبْدِیْ اِلٰی ھٰذِہِ الصُّفُوْفِ وَانْظُرْ فَمَنِ اطْعَمَکَ لِیْ وَ کَسَاکَ لِیْ یُرِیْدُ بِذٰلِکَ وَجْھِیْ فَخُذْ بِیَدِہٖ فَھُوْلَکَ وَالنَّاسُ قَدْ اَلْجَمَھُمُ الْعَرَقُ فَیَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ وَ یَنْظُرُ مَنْ ذٰلِکَ فَیَاخُذُ بِیَدِہٖ فَیُدْخِلُ الْجَنَّۃَ۔ قیامت کے دن بندے کو لایا جائے گا اللہ اس سے اسی طرح معذرت کرے گا جیسے لوگ دنیا میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ اور اللہ فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم! میں نے تم میں دنیا کی کوئی رغبت نہیں دیکھی یہ تو تیرے لئے بہت ہلکا اور معمولی ہے میرے ہاں تمہاری جو کرامت اور فضیلت تیار ہے اس کو دیکھو وہ یہ کہ ان صفوں میں نکل جاؤ پس جس نے تجھے فقط میری رضا کے لئے کھلایا اور میری رضا کے لئے پہنایا تم اس کا ہاتھ پکڑ وہ تیرے لئے ہے۔ اس دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے پھر وہ صفیں چیرتا ہوا جائے گا اور دیکھے گا اس شخص کو جس نے یہ کام کیا وہ اسے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَیْنَ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ؟ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ مَنْ ھُمْ یَا رَبَّنَا؟ فَقَالَ اَلْفُقَرَاءُ الْقَانِعُوْنَ بِعَطَائِیْ وَ الرَّاضُوْنَ بِقَدْرِیْ اُدْخُلُوْھُمُ الْجَنَّۃَ فَیَدْخُلُوْنَ وَ یَاکُلُوْنَ وَ یَشْرَبُوْنَ وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ یَتَرَدَّدُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خطاب فرمائے گا کہ میرے مخلوق میں سے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے پروردگار وہ کون لوگ ہیں؟ فرمائے گا وہ فقراء ہیں جو میری بخششوں پر قناعت کرنے والے اور میری تقدیر پر راضی رہنے والے ہیں تم انہیں جنت میں لے جاؤ پس وہ جنت میں جائیں گے وہاں وہ جنت کی نعمتوں کو کھائیں گے

Marfat.com

اور پییں گے جبکہ باقی لوگ ابھی حساب وکتاب میں پریشان ہونگے۔
یعنی ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری مخلوق میں میرے مخلص بندے کہاں ہیں؟ تو فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب وہ لوگ کون ہیں؟ تو اللہ فرمائے گا (میرے مخلص بندے) وہ فقراء ہیں جو میری عطا کردہ نعمتوں پر قناعت کرتے ہیں۔ میری تقدیر پر خوش ہیں (جاؤ) انہیں جنت میں داخل کردو“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

بَعَثَ الْفُقَرَآءُ رَسُوْلاً اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی رَسُوْلُ الْفُقَرَآءِ اِلَیْکَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ وَ مَنْ جِئْتَ مِنْ عِنْدَ قَوْمٍ اُحِبُّھُمْ ۔قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!اِنَّ الْاَغْنِیَآءَ ذَھَبُوْا بِالْجَنَّۃِ وَ یَحُجُّوْنَ وَ نَحْنُ لَا نُقَدِّرُ وَ یَعْتَمِرُوْنَ وَ نَحْنُ لَا نُقَدِّرُ عَلٰی ذٰلِكَ وَ اِذَا مَرِضُوْا بَعَثُوْا بِفَضْلِ اَمْوَالِھِمْ ذَخِیْرَۃً لَّھُمْ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَلِّغِ الْفُقَرَآءَ عَنِّیْ اِنَّ مَنْ صَبَرَ وَ احْتَسَبَ مِنْکُمْ لَہٗ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَیْسَتْ لِلْاَغْنِیَآءِ اَمَّا الْخَصْلَۃُ الْوَاحِدَۃُ فَاِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفٌ یَنْظُرُ اِلَیْھَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ کَمَا یَنْظُرُ اَھْلُ الْاَرْضِ اِلٰی نُجُوْمِ السَّمَاءِ لَایَدْخُلُھَا اِلَّا نَبِیٌّ فَقِیْرٌ وَ شَھِیْدٌ فَقِیْرٌ وَ مُؤْمِنٌ فَقِیْرٌ ۔اَلثَّانِیَۃُ یَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَ ھُوَ خَمْسَ مِائَۃُ عَامٍ اَلثَّالِثَۃُ اِذَا قَالَ الْغَنِیُّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَقَالَ الْفَقِیْرُ مِثْلُ ذٰلِكَ لَمْ یَتَحَقَّقِ الْغَنِیُّ بِالْفَقِیْرِ وَ اِنْ اَنْفَقَھَا عَشَرَۃَ اَلْفِ دِرْھَمٍ وَ کَذٰلِكَ اَعْمَالُ الْبِرِّ کُلِّھَا فَرَجَعَ اِلَیْھِمْ فَقَالُوْا رَضِیْنَا ۔ایک دن فقرائے صفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو اپنا قاصد بنا کر بھیجا وہ حاضر ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ! مجھے فقراء نے بھیجا ہے۔ فرمایا کہ خوش آمدید اور ان لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے تم کو میرے پاس بھیجا میں اس قوم سے محبت رکھتا ہوں پس اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! فقراء کہتے ہیں کہ مالدار جنت میں جائیں گے کیونکہ وہ حج کرتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے وہ جب بیمار ہوتے ہیں تو اپنا فالتو مال خیرات دے کر اپنے لئے توشۂ آخرت کا ذخیرہ کرتے ہیں ہم ایسا نہیں کر سکتے یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا کہ تم فقراء کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ جو فقیر و درویش اپنی فقر و درویشی پر صبر کرے اور صحیح معنوں میں فقیر و درویش رہے اس کے لئے میں نے تین فضیلت تیار کر رکھی ہیں۔ اول یہ کہ بہشت میں ایک محل ہے اہل جنت اس کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح اہل زمین تاروں کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں اس میں فقیر پیغمبر، فقیر شہید اور فقیر مؤمن کے سوا کوئی داخل نہیں ہونگے دوم یہ کہ بروز قیامت دراویش مالداروں کی بہ نسبت نصف دن پہلے جنت میں داخل ہونگے اور یہ نصف دن دنیا کے پانسو سالوں کے برابر ہے سوم یہ کہ جب مالدار کلمۂ تمجید پڑھتے ہیں اور فقرا بھی پڑھتے ہیں امراء اسے پڑھنے کے ساتھ ساتھ دس ہزار درہم صدقہ بھی دے دیں تو بھی اس کا ثواب فقرا کے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح دوسری طاعتوں اور نیکیوں کا معاملہ ہے پس وہ شخص یہ خوشخبری لے کر واپس

Marfat.com

گیا اور فقرائے صفہ کے درویشوں کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی فقر و درویشی پر خوش و راضی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَكْعَتَانِ مِنْ فَقِيْرٍ صَابِرٍ فِيْ فَقْرِهٖ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الْاَغْنِيَآءِ اِلٰى اٰخِرِ الدَّهْرِ۔ درویش کی دو رکعت نماز جو اپنے فقر و درویشی پر خوش و نازاں ہو، اغنیاء یعنی مالدار کے آخری زمانے (قیامت) تک کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت ابوسلیمان الدارانی کا فرمان ہے:

تَنَفُّسُ فَقِيْرٍ دُوْنَ شَهْوَتِهٖ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ غَنِيٍّ اَلْفَ عَامٍ اَوْرَدَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الْوَصَايَا۔ اپنی خواہشات پر کنٹرول کرنے والے فقیر کی ایک آہ غنی کے ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اسے امام غزالی نے اپنے وصایا میں روایت کی ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا پھر مسجد میں داخل ہوئے آپ نے مجھ سے فرمایا:

يَا اَبَاذَرْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ ثِيَابُ خُيَلَاءٍ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَلْقَانٍ فَقَالَ يَا اَبَاذَرْ هٰذَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ قُرَابِ الْاَرْضِ مِثْلُ هٰذَا۔ اے ابوذر آپ اپنا سر اٹھائیں سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو اچانک ایک آدمی نے مغروروں والا لباس پہنا ہوا تھا آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے۔ پھر فرمایا اے ابوذر اپنا سر اٹھائیں سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک آدمی خوش اخلاق لباس پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا یہ شخص سارے زمین والوں سے بہتر ہے۔

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَارَاْيُكَ فِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَ اِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ اٰخَرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَارَاْيُكَ فِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلِ هٰذَا۔ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے کہا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولا یہ شریف لوگوں میں سے ہے اللہ کی قسم اگر وہ کسی کو پیغام نکاح دے تو اس سے نکاح کرے گا اگر وہ کسی کی سفارش کرے وہ قبول کی جائے گی یہ سن کر آپ خاموش ہوئے پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے پھر پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا کہ یہ مسلمانوں

Marfat.com

کے فقراء میں سے ہے یہ اچھا ہے اگر وہ کسی کو پیغام نکاح دے تو ہر گز قبول نہیں کریگا اگر وہ کسی کی سفارش کرے قبول نہ کی جائیگی اگر وہ کوئی بات کرے تو نہیں سنی جائے گی تو رسول اللہ نے فرمایا یہ آدمی اسی طرح پوری روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے

پس یہ فقراء کے کچھ خصوصیات ہیں اور جب آپ کو غنی پر فقیر کی فضیلت کا یقین ہو گیا تو جان لیجئے اس گروہ فقراء کے کچھ احوال و مقامات ہیں۔

سلوک وتصوف کا پہلا مقام ارادہ

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پہلا مقام ارادہ ہے۔ حضرت ابو علی الدقاق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

لَا یَکُوْنُ الْمُرِیْدُ مُرِیْدًا حَتّٰی لَا یَکْتُبُ عَلَیْہِ صَاحِبُ الشِّمَالِ عِشْرِیْنَ سَنَۃً	مرید اس وقت تک مرید نہیں بن سکتا جب تک کہ بائیں کندھے والا فرشتہ بیس سال تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھ سکے

اور حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ ثَلٰثَۃُ اَشْیَاءٍ نَوْمُہٗ غَلَبَۃٌ وَاَکْلُہٗ فَاقَۃٌ وَکَلَامُہٗ ضَرُوْرَۃٌ	مرید میں تین چیزیں ہونی چاہئیں اس کی نیند پر اسے غلبہ ہو اس کا کھانا فاقہ ہو اس کی گفتگو ضرورت تک محدود ہو۔

سلوک وتصوف کا دوسرا مقام توبہ

ان میں سے دوسرا مقام توبہ ہے حضرت ذوالنون مصری کا ارشاد ہے:

تَوْبَۃُ الْعَوَامِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَتَوْبَۃُ الْخَوَاصِ مِنَ الْغَفْلَۃِ	عوام کا توبہ گناہوں سے اور خواص کا توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔

حضرت یحیٰی بن معاذ رازی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ:

زِلَّۃٌ وَاحِدَۃٌ بَعْدَ التَّوْبَۃِ اَقْبَحُ مِنْ سَبْعِیْنَ قَبْلَھَا	توبہ کرنے کے بعد بندے کا ایک دفعہ پھسلنا اس سے پہلے ستر گنا زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

Marfat.com

اَلتَّوْبَۃُ اَنْ یَّتُوْبَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سِوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ	توبہ اللہ کے سوا ہر چیز سے باز آنے سے عبارت ہے۔

سلوک وتصوف کا تیسرا مقام مجاہدہ

ان مقامات میں تیسرا مقام مجاہدہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

اِحْذِرْ اَنْذِرْ اَصْحَابَکَ عَنْ اَکْلِ الشُّبْھَاتِ مَحْجُوْبَۃٌ عَنِّیْ	اے داؤد آپ اپنے اصحاب کو مشتبہ چیزیں کھانے سے ڈرائیں کیونکہ ایسا کرنا مجھ سے قربت کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے

حضرت ابوعثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

مَنْ ظَنَّ اَنَّہٗ یَفْتَحُ شَیْءٌ مِنْ ھٰذَا الطَّرِیْقِ وَلَایَلْزِمُ الْمُجَاھَدَۃَ فَھُوَ عَلٰی غَلَطٍ	جو سالک راہ طریقت کے کچھ اسرار کے کھلنے کا گمان کرے اور اپنے اوپر ریاضت ومجاہدہ لازم نہ کرے وہ غلطی پر ہے

حضرت ابوعلی روباری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

اَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّعْمُرُ الْمَنَازِلَ الثَّلٰثَۃَ بِاَصْنَافِ الثَّلٰثَۃِ اَلدُّنْیَا بِاَھْلِ الْغَفْلَۃِ وَالْجَنَّۃَ بِاَھْلِ	اللہ تعالیٰ تین قسم کے مقامات کو تین قسم کے لوگوں سے آباد کراتا ہے دنیا غفلت والوں سے، جنت اطاعت والوں سے اور دوزخ
الطَّاعَۃِ وَالنَّارَ بِاَھْلِ الشَّھْوَۃِ	شہوت والوں سے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ قدس سرہ کا فرمان ہے:

مَنْ عَذَّبَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ قَامَ الْقِیَامَۃَ وَھُوَ اٰمِنٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰہِ	جو سالک خود کو طاعت الٰہی میں تکلیف دیتا ہے وہ قیامت کے دن ایسا کھڑا ہوگا کہ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہوگا۔

اور حضرت ابوعلی الدقاق کا ارشاد ہے:

مَنْ زَیَّنَ ظَاھِرَہٗ بِالْمُجَاھَدَۃِ	جو اپنے ظاہر کو مختلف مجاہدے سے مزین کرتا ہے
زَیَّنَ اللّٰہُ سَرِیْرَتَہٗ بِالْمُشَاھَدَۃِ	تو اللہ اس کے باطن کو مشاہدے سے سجاتا ہے

Marfat.com

سلوک وتصوف کا چوتھا مقام عزلت

ان مقامات میں سے چوتھا مقام عزلت وخلوت نشینی ہے۔ حضرت ذوالنون مصری کا فرمان ہے:

لَمْ اَرَشَیْئًا اَبْعَثُ عَلَی الْاِخْلَاصِ مِنَ الْخَلْوَۃِ لِاَنَّہٗ اِذَا خَلَا لَمْ یَرَی سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی	میں نے خلوت نشینی سے بڑھ کر اخلاص پر اکسانے والی کوئی چیز نہیں دیکھی کیونکہ جب کوئی خلوت نشین ہوتا ہے تو اللہ کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا

حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

وَجَدْتُ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ فِی الْخَلْوَۃِ وَالْعُزْلَۃِ وَ شَرَّھُمَا فِی الْکَثْرَۃِ وَ الْاِخْتِلَاطِ	میں نے دنیا وآخرت دونوں کی بہتری خلوت نشینی اور تنہائی میں پائی اور دنیا وآخرت کی خرابی کثرت اور لوگوں سے غیر ضروری میل جول میں پائی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

ثَلٰثَۃٌ مِّنْ عَلَامَاتِ الْاُنْسِ بِاللّٰہِ اَلْاِسْتِیْحَاشُ مِنْ صُحْبَۃِ الْعَامَّۃِ وَ السُّرُوْرُ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالتَّلَذُّذُ فِی الْخَلْوَۃِ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ	اللہ سے انس ومحبت کی تین علامتیں ہیں پہلی یہ کہ عام لوگوں کی صحبت سے وحشت محسوس کرنا ہے دوسری یہ کہ ذکر الٰہی کی کثرت سے سرور حاصل ہونا ہے اور تیسری یہ کہ خلوت وعزلت نشینی میں لذت محسوس کرنا ہے

اور حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَلْقَانِیْ فِیْ خَطِیْرَۃِ الْقُدْسِ فَکُنْ مَھْمُوْمًا مَّحْزُوْنًا فَرِیْدًا وَّحِیْدًا مُسْتَوْحِشًا بِمَنْزِلَۃِ الطَّیْرِ الَّذِیْ یَطِیْرُ فِیْ اَرْضٍ قِفْرٍ	اگر تم مجھ سے بارگاہ قدس میں ملنا چاہتے ہو تو بے چین و بے قرار، غمگین، تنہا ہو جا اور دنیا اور اس کی زیب وزینت سے اس طرح وحشت محسوس کرنے والا بن جاؤ جس طرح پرندہ غیر آباد زمین میں بے چین و بے قرار اڑتا پھرتا ہے

سلوک وتصوف کا پانچواں مقام تقویٰ

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پانچواں مقام تقویٰ ہے حضرت جنید بغدادی ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

اَلطُّرُقُ اِلَی اللہِ مَسْدُوْدَۃٌ کُلُّھَا اِلَّا طَرِیْقَ الْمُتَّقِیْنَ	حاملین تقویٰ کے طریقے کے سوا اللہ تک جانے کے تمام راستے مسدود و بند ہیں۔

حضرت ابو محمد الجریری فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ یَحْکُمْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللہِ بِالتَّقْوٰی وَالْمُرَاقَبَۃِ لَمْ یَصِلْ اِلَی الْکَشْفِ وَالْمُشَاھَدَۃِ	جو سالک اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق کو تقوی اور مراقبہ کے ذریعے مستحکم و مضبوط نہیں کرتا وہ کشف اور مشاہدہ کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا

اور ابوالقاسم نصر آبادی ارشاد فرماتے ہیں:

اَلتَّقْوٰی اَنْ یَّتَّقِیَ الْعَبْدُ مَاسِوَی اللہِ تَعَالٰی	تقوی یہ ہے کہ بندہ اللہ کے سوا ہر چیز سے بچا رہے۔

سلوک وتصوف کا چھٹا مقام زہد

ان مقامات سلوک تصوف میں سے چھٹا مقام زہد ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَازَھَدَ عَبْدٌ فِی الدُّنْیَا اِلَّا	جب بندہ دنیا کی محبت سے بے رغبت
اَثْبَتَ اللہُ الْحِکْمَۃَ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَنْطَقَ بِھَا لِسَانَہٗ وَبَصَّرَ عُیُوْبَ الدُّنْیَا وَدَآءَ ھَا وَدَوَآءَ ھَا وَاَخْرَجَ مِنْھَا سَالِمًا اِلٰی دَارِ السَّلَام	ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دل میں ایسی حکمت و دانائی ٹھہراتا ہے جس کے ذریعے اس کی زبان کو قوت گویائی عطا کرتا ہے دنیا کی کمزوریوں دنیوی بیماریوں اور علاج کی بصیرت عطا کرتا ہے

حضرت جعفر الخلدی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

اَلدُّنْیَا اَرْبَعَۃُ اَشْیَاءٍ کُلُّھَا ضَاعَۃٌ اَلْمَالُ وَالْکَلَامُ وَالطَّعَامُ وَالْمَنَامُ اَلْمَالُ یَطْغٰی وَالْکَلَامُ یَلْھٰی وَالْمَنَامُ یَنْسٰی وَالطَّعَامُ یَقْسٰی	دنیا کی طرف چار چیزیں راغب کرتی ہیں چاروں بے ثبات ہیں مال و دولت، بات چیت، کھانا اور نیند، دولت انسان کو سرکش بناتی ہے فضول بات انسان کو برباد کرتی ہے نیند مقصد اصلی بھلا دیتی ہے کھانا انسان کے دل کو سخت کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی:

Marfat.com

لَا تَرْكُنْ اِلٰى حُبِّ الدُّنْيَا فَاِنَّكَ لَنْ تَاْتِيَنِيْ بِكَبِيْرَةٍ اَشَدُّ مِنَ الرُّكُوْنِ اِلٰى حُبِّهَا	اے موسیٰ دنیا کی محبت کی طرف مت جھکو کیونکہ تم کسی چیز کی ایسی کثرت میرے سامنے پیش نہیں کرسکتا جو حب دنیا کی رغبت سے زیادہ سخت ہو

اور حضرت الجلا کا فرمان ہے:

اَلزُّهْدُ هُوَ النَّظَرُ اِلَى الدُّنْيَا بِعَيْنِ الزَّوَالِ	زہد دنیا کی طرف زوال و بے ثباتی کی نظر سے دیکھنا ہے

حضرت ابوسلیمان دارانی کا ارشاد ہے:

اَلزُّهْدُ تَرْكُ مَا يَشْغَلُكَ عَنِ اللّٰهِ	وہ تمام امور جو تجھے ماسوا اللہ کی طرف مشغول کردے انہیں چھوڑ دینا زہد ہے

حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف اللہ نے وحی کی۔

لَا تَسْئَلْ عَنْ عَالِمٍ قَدْ اَسْكَرَتْهُ حُبُّ الدُّنْيَا فَيَصُدُّهَا عَنْ طَرِيْقِ مُحَبَّتِيْ اُولٰئِكَ قُطَّاعُ الطَّرِيْقِ عَلٰى عِبَادِيْ	یا داؤد! تم اس عالم سے سوال نہ کرنا جسے دنیا کی محبت نے مدہوش کر رکھا ہے۔ وہ تجھے میری محبت کے راستے سے روکے گا۔ جان لیجئے یہی لوگ میری عشق ومحبت کے راستے پر چلنے والے بندوں پر ڈاکے ڈالنے والے ہیں

سلوک وتصوف کا ساتواں مقام خاموشی

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے ساتواں مقام خاموشی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةُ الْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْقَلْبُ الْقَاسِيْ	لوگو اللہ کے ذکر کے بغیر فضول گفتگو نہ کیا کرو بیشک اللہ کے ذکر کے بغیر لوگوں سے بات چیت کرنا قلب انسانی کو سخت کردیتا ہے یاد رکھئے خلق خدا میں اللہ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا

Marfat.com

تو ان کی طرف وحی کی۔

يَـا اٰدَمُ اَقْـلِلْ مِـنْ كَلَامِكَ تَرْجِعْ اِلٰى جَوَارِىْ	اے آدم لوگوں سے بات چیت بغیر ضرورت کم کیا کرو تا کہ تم میری بارگاہ میں دوبارہ لوٹ سکو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا:

دُلَّنَا عَلٰى عَمَلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ فَقَالَ لَاتَنْطِقْ اَبَدًا	کسی ایسے عمل کی طرف ہماری رہنمائی فرمائیے جسے کر کے ہم جنت میں داخل ہوں تو فرمایا تم ہمیشہ کے لئے فضول کلام سے بچو

اور حضور اکرم نے فرمایا ہے:

اَلْعِبَادَةُ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِّنْهَا فِى الصَّمْتِ وَجُزْءٌ فِى الْفِرَارِ مِنَ النَّاس	عبادت کے دس اجزاء ہیں ان میں نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک حصہ لوگوں سے دور ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔

سلوک وتصوف کا آٹھواں مقام خوف

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے آٹھواں مقام خوف ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا	لوگو جو کچھ میں جانتا ہوں تم بھی جانتے تو اللہ کے خوف وخشیت میں تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

رُبَّ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ مِنَ الرِّحْلَانِ فِى الْمَشْىِ عَلَى الْمَاءِ وَاسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ وَطَىِّ الْاَرْضِ وَهُوَ فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الشَّقَآءِ كُشِفَ عِنْدَ الْخَاتِمِ	لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو پانی پر چلتے ہیں، مستجاب الدعا ہیں زمین اس کے لئے لپٹتی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کے علم میں نافرماں لوگوں میں سے ہیں۔ یہ ان پر خاتمہ کے وقت منکشف کیا جائے گا۔

اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

مَاوَجَدْتُ لِلْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْيَا مَثَلًا اِلَّا كَرَجُلٍ عَلٰى خَشْبَةٍ فِی الْبَحْرِ يَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ	میں نے دنیا میں مومن کی مثال نہیں پائی مگر وہ شخص جو سمندر میں کسی تختے پر سوار ہو اور وہ "یارب" "یارب" کہہ رہا ہوتا کہ اللہ اسے
لَعَلَّ اللّٰهُ يُنْجِيْهِ	سمندر میں غرق ہونے سے نجات دے

شیخ خلیفہؒ کا فرمان ہے:

عَلَامَةُ التَّوْفِيْقِ اَنْ تُطِيْعَ اللّٰهَ وَاَنْتَ تَخَافُ وَعَلَامَةُ الْخُذْلَانِ اَنْ تَعْصِیَ اللّٰهَ وَاَنْتَ تَرْجُوْ	"توفیق کی علامت یہ ہے کہ تو اللہ کی فرمانبرداری بھی کرے اور اس سے ڈرتا بھی رہے اور رسوائی کی علامت یہ ہے کہ تو اللہ کی نافرمانی بھی کرے اور اس کی رحمت کی امید بھی رکھے

سلوک وتصوف کا نواں مقام رجاءً

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے نواں مقام رجاء یعنی امید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِیْ اِنَّهٗ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ	میرے پاس جبریل آئے اور خوشخبری دی کہ آپ کی امت میں سے جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہے

حضرت شیخ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلرَّجَاءُ اِرْتِيَاحُ الْقُلُوْبِ بِرُؤْيَةِ كَرَمِ الْمَحْبُوْبِ	محبوب حقیقی کے کرم اور نوازش کو دیکھ کر اپنے دلوں میں راحت پانا رجا وامید کہلاتا ہے۔

اور شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلرَّجَاءُ عَلٰى اَقْسَامٍ رَجُلٌ عَمَلَ حَسَنَةً ثُمَّ يَرْجُوْ قُبُوْلَهَا وَرَجُلٌ عَمَلَ سَيِّئَةً ثُمَّ تَابَ فَهُوَ يَرْجُوْا لْمَغْفِرَةَ وَرَجُلٌ كَاذِبٌ يَتَمَادٰى فِی الذُّنُوْبِ وَيَقُوْلُ اَرْجُوالْمَغْفِرَةَ	امید کی کئی اقسام ہیں پہلی یہ کہ ایک شخص نیکی کرتا ہے اور اللہ سے قبولیت کی امید رکھتا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ کہ برائی کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پھر اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہے۔ تیسری قسم وہ جھوٹا شخص جو گناہوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بخشش کی امید رکھتا ہوں

Marfat.com

سلوک وتصوف کا دسواں مقام حزن

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے دسواں مقام حزن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَرِحِیْنَ النَّدِحِیْنَ وَیُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ	بے شک اللہ حد سے زیادہ ہنسنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے اور ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

حضرت سلیمان بن عینہ کا ارشاد ہے:

لَوْاَنَّ مُحْزَنًا بَکٰی عَلٰی اُمَّۃٍ لَرَحِمَ اللّٰہُ تِلْکَ الْاُمَّۃِ	اگر کوئی غمگین شخص کسی قوم پر روئے تو ضرور اللہ اس قوم پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت یحیٰ بن معاذؒ کا فرمان ہے:

مَنْ لَّمْ یَقْطَعْ مَفَاوِزَۃَ الْحُزْنِ لَمْ یَسْلُکْ قَلْبُہٗ لِسَفَرِ السَّمَاءِ	جب تک آدمی حزن وغم کے میدان کو طے نہ کرے تب تک اس کا دل آسمان کے سفر پر نہیں چل سکتا

اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

وَدَدْتُ اَنَّ حُزْنَ کُلَّ النَّاسِ اَلْقٰی عَلَیَّ	میری یہ خواہش ہے کہ تمام لوگوں کا غم مجھ پر آپڑے۔

سلوک وتصوف کا گیارہواں مقام تواضع

ان (مقامات سلوک وتصوف) میں سے گیارہواں مقام تواضع ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلذِّلُّ لِلْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنَ الْعِزِّ وَالرِّفْعَۃِ	مومن کے لئے اختیاری ذلت عزت ورفعت سے بہتر ہے۔

حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا گیا کہ فقر حقیقی کا حامل مقام صفوۃ پر کب فائز ہوتا ہے تو آپؒ نے فرمایا:

اِذَا خَلَعَ الرَّاحَۃَ وَسَعٰی بِالْجُھُوْدِ فِی الطَّاعَۃِ وَاُحِبُّ سُقُوْطَ الْمَنْزِلَۃِ وَ	جب وہ آرام راحت کے لباس کو اتار پھینکے اور اللہ کی اطاعت میں محنت کرے۔ اپنے مقام سے انحطاط کو پسند کرے اس کے لئے

Marfat.com

اِسْتَوٰی عِنْدَہُ الْمُحْمَدَۃُ وَ الْمُذَمَّۃُ	اس کی اپنی تعریف و مذمت دونوں برابر ہوں۔

حضرت ابو القاسم المنادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

اَلْعَبْدُ بِخَیْرٍ مَالَمْ یَعْرِفْہُ النَّاسُ فَاِذَا عَرَفُوْہُ فَبُوْہُ	بندہ اس وقت تک خیر کے ساتھ رہتا ہے جب تک لوگ اسے پہچان نہ لیں جب وہ پہچان لیں تو وہ ہی ہے

حضرت یحیٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

حُبُّ الرِّیَاسَۃِ نَارٌ فِیْ نَفْسِ بَنِیْ اٰدَمَ اِذَا تَوَقَّدَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ تُحْرِقُ اِیْمَانَھُمْ	ریاست وسلطنت کی محبت انسان کے وجود میں وہ آگ ہے جب وہ بھڑک اٹھتی ہے تو ان کے ایمان کو بھسم کر دیتی ہے۔

سلوک وتصوف کا بارہواں مقام توکل

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے بارہواں مقام توکل ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْتَوَکَّلْتُمْ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرُزِقْتُمْ کَمَا یُرْزَقُ الطَّیْرُ	(لوگو!) اگر تم قادر مطلق اللہ پر ایسا توکل کرے جیسا کہ اس پر توکل کا حق ہے تو وہ اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو دیا جاتا ہے

حضرت یحیٰ بن کثیر نے فرمایا ہے:

مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ مَلْعُوْنٌ مَنْ کَانَ ثِقَۃً بِاِنْسَانٍ مِثْلِہٖ	تورات میں اس شخص پر لعنت کی گئی ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم الخواص سے پوچھا گیا کہ آپ اپنے سفر کے عجیب ترین شئی ہمیں بتا دیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

لَقِیَنِیْ الْخِضْرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَاَلَنِی الصُّحْبَۃَ حَسِبْتُ اَنْ یُّفْسِدَ عَلٰی سِرِّ تَوَکُّلِیْ بِسُکُوْنِیْ اِلَیْہِ فَفَارَقْتُہٗ	حضرت خضر علیہ السلام مجھ سے ملے تو انہوں نے مجھ سے صحبت کے بارے میں پوچھا تو مجھے ڈر سا لگا کہ میرے ان سے میرے توکل کا راز کھل جائے گا چنانچہ میں ان سے جدا ہو گیا

Marfat.com

سلوک وتصوف کا تیرہواں مقام شکر

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے تیرہواں شکر ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا:

اِلٰهِی کَیْفَ اَشْکُرُكَ وَ شُکْرِیْ لَكَ نِعْمَةٌ مِّنْ عِنْدِكَ فَاَوْحَی اللّٰهُ	اے میرے معبود مجھے بتا دے کہ میں تیرا شکر کیسے بجالاؤں؟ حقیقت یہ ہے کہ تیری بارگاہ میں شکر بجالانا بھی تیری نعمتوں میں سے ایک ہے تو اللہ تعالیٰ
تَعَالٰی اِلَیْهِ اَلْاٰنَ شَکَرْتَنِی	نے آپ کی طرف وحی کی اب تو نے میرا شکر بجالایا

حضرت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

اَلشُّکْرُ مَعْرِفَةُ الْعِجْزِ عَنِ الشُّکْرِ	اللہ کی بارگاہ میں شکر بجالانے سے اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرنا حقیقت میں شکر ہے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

اَلشُّکْرُ اَنْ تَجْعَلَ نِعْمَةَ رَبِّكَ مُعِیْنًا عَلٰی طَاعَتِهٖ	اے سالک راہ شکر یہ ہے کہ تو اللہ کی نعمتوں کو اس کی اطاعت اور بندگی کے لئے معین اور مددگار بنائے

سلوک وتصوف کا چودہواں مقام صبر

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے چودہواں مقام صبر ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ   صبر آدھا ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔

یَا دَاوُدُ تَخَلَّقْ بِاَخْلَاقِیْ اِنِّیْ اَنَا الصَّبُوْرُ	اے داؤد! تو میرے اخلاق کے رنگ میں رنگ جا بے شک میں خود برداشت کرنے والا ہوں۔

حضرت ابو عثمان مغربی کا ارشاد ہے میں نے خضر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اِنْ تُحِبُّ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَعَلَیْكَ بِالصَّبْرِ	اے سالک اگر تو اللہ کے قربت یافتوں میں شامل ہونا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہے کہ تو صبر اختیار کر

حضرت ابن عطا کا فرمان ہے:

Marfat.com

اَلصَّبْرُ اَلْوُقُوْعُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ الْاَدَبِ	حسن ادب کے ساتھ ابتلاء کا مقابلہ کرنا صبر ہے

سلوک وتصوف کا پندرہواں مقام یقین

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پندرہواں مقام یقین ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَلْیَقِیْنُ اَلْاِیْمَانُ کُلُّهٗ۔ یقین کل ایمان ہے۔

حضرت ابوسعید الخراز نے فرمایا ہے:

اَلْعِلْمُ مَا اِسْتَعْمَلَكَ وَالْیَقِیْنُ مَاحَمَلَكَ	علم وہ ہے جو عمل پر ابھارے اور یقین وہ جو قرب الٰہی کی طرف جانے کے لئے اسپ ہمت پر سوار کرے

حضرت یحییٰ بن المنصور الطوسی نے فرمایا ہے:

یَحْتَاجُ الْفَقِیْرُ اِلٰی اَرْبَعَةِ اَشْیَاءِ عِلْمٌ یُسَوِّیَهٗ وَذِكْرٌ یُوَلِّیَهٗ وَكَذَا یَحْجُرُهٗ وَیَقِیْنٌ یَحْمِلُهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ هٰذَا لَمْ یُبَالُ بَیْنَ	فقیر چار چیزوں کا محتاج ہوتا ہے علم جو احوال کو درست کردے، ذکر جو اسے قرب الٰہی کے قریب کردے، یقین جو اسے اسپ ہمت پر سوار کرے اگر یہ سب ہوں تو اسے
الْاَحْیَاءِ اَوْبَیْنَ الْمَوْتٰی	پرواہ نہیں کہ زندہ رہے یا مرجائے۔

سلوک وتصوف کا سولہواں مقام مراقبہ

بعض نے ان مقامات سلوک وتصوف میں سے سولہواں مقام مراقبہ کہا ہے:

اَلْمُرَاقِبَةُ مَا كَرِهْتَ اَنْ یَّرَاهُ النَّاسُ مِنْكَ فَلَا تَفْعَلْهُ اِذَا خَلَوْتَ	مراقبہ یہ ہے کہ تم جس کسی کام کو تجھ سے لوگوں کا دیکھنا ناپسند کرے تو تو اسے تنہائی میں بھی نہ کرے

حضرت ابن عطاءؒ نے فرمایا ہے:

اَفْضَلُ الطَّاعَاتِ مُرَاقِبَةُ الْحَقِّ عَلٰی دَوَامِ الْاَوْقَاتِ		سب سے افضل وبہتر طاعتِ الٰہی ہمیشہ کا مراقبہ حق ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

Marfat.com

مَنْ رَاقِبَ سَرِيْرَتَهٗ حُرِسَتْ جَوَارِحُهٗ وَمَنْ حَسُنَتْ رِعَايَتُهٗ دَامَتْ وِلَايَتُهٗ	جو اپنے باطن کا مراقبہ کرے اس کے اعضاء و جوارح گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں جو ہمیشہ خدا کا خیال رکھتا ہے اس کی ولایت برقرار رہتی ہے

حضرت حارث المحاسبی کا ارشاد ہے:

اَوَّلُ الْمُرَاقِبَةِ عِلْمُ الْقَلْبِ لِقُرْبِ الرَّبِّ	مراقبے کا پہلا درجہ اللہ کے قرب کے لئے قلب یعنی دل کا علم ہے

سلوک وتصوف کا سترہواں مقام عبودیت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے سترہواں مقام عبودیت ہے۔ حضرت ابراہیم الثعلبی کا ارشاد ہے:

اَلْعُبُوْدِيَّةُ اَرْبَعَةُ اَشْيَاءِ اَلْوَفَاءُ بِالْعُهُوْدِ وَالْحِفْظُ بِالْحُدُوْدِ وَالرِّضَاءُ بِالْمَوْجُوْدِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْمَفْقُوْدِ	عبودیت چار چیزوں سے عبارت ہے وعدے کو پورا کرنا، اللہ کے قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنا، موجود یعنی دستیاب نعمتوں پر خوش رہنا، اور مفقود یعنی گمشدہ نعمتوں پر صبر کرنا

اور حضرت ابوعلی الدقاق کا فرمان ہے۔

اَنْتَ عَبْدٌ فِيْ مِنْ رِقِّهٖ فَاِنْ كُنْتَ اَسِيْرًا فِيْ اَسِيْرِ نَفْسِكَ فَاَنْتَ عَبْدُ نَفْسِكَ وَاِنْ كُنْتَ اَسِيْرًا دُنْيَاكَ فَاَنْتَ عَبْدُ دُنْيَاكَ	تو جس کی قید میں ہو اسی کا بندہ ہے اگر تو نفس کا قیدی ہے تو تو سمجھ لے تو نفس کا بندہ ہے اگر تو دنیا کا قیدی ہے تو دنیا کا غلام ہے۔

سلوک وتصوف کا اٹھارہواں مقام استقامت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے اٹھارہواں مقام استقامت ہے۔ حضرت محمد واسطی کا فرمان ہے:

اَلْخَصْلَةُ الَّتِيْ بِهَا كُمِلَتِ الْمَحَاسِنُ وَبِفَقْدِهَا	وہ خصلت جس کی وجہ سے محاسن اخلاق مکمل ہوتے ہیں اور جس کے نہ ہونے سے محاسن
قُبِحَتِ الْمَحَاسِ الْاِسْتِقَامَةُ	نامکمل ہوتے ہیں وہ استقامت ہے

حضرت ابوعلی الجرجانی نے فرمایا:

Marfat.com

اِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَاطْلُبِ الْاِسْتِقَامَۃَ وَلَا تَطْلُبِ الْکَرَامَۃَ فَاِنَّ نَفْسَکَ مُتَحَرِّکٌ بِالْکَرَامَاتِ وَ رَبُّکَ یَطْلُبُ الْاِسْتِقَامَۃَ	گر تم سچے ہو تو (رب العالمین) سے استقامت طلب کرو اور کرامت طلب نہ کرو یقیناً تیرا نفس کرامت کے لئے بے چین رہتا ہے حالانکہ تمہارا پروردگار تم سے استقامت طلب کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ (ھود) پس آپ ثابت قدم رہیں جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے۔

سلوک وتصوف کا انیسواں مقام اخلاص

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے انیسواں مقام اخلاص ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْاِخْلَاصُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِیْ اِسْتَوْدَعْتُہٗ مَنْ اَحْبَبْتُہٗ مِنْ عِبَادِیْ	اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے جو میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہے ودیعت کرتا ہوں

حضرت یعقوب المکفوف کا ارشاد ہے:

اَلْمُخْلِصُ مَنْ یَکْتُمُ حَسَنَاتَہٗ کَمَا یَکْتُمُ سَیِّاٰتَہٗ	مخلص وہ شخص ہے جو اپنی حسانات یعنی اچھائیوں کو اسی طرح چھپاتا ہے جس طرح برائیوں کو چھپاتا ہے۔

حضرت حمد بن سعید المروزی کا ارشاد ہے:

اَلْاَمْرُ کُلُّہٗ یَرْجِعُ اِلَی الْاَصْلَیْنِ فِعْلٌ مِّنْہُ لَکَ وَفِعْلٌ مِّنْکَ لَہٗ الرِّضَاءَ بِمَا فَعَلَ وَالْاِخْلَاصُ فِیْمَا تَفْعَلُ فَاِنْ فَعَلْتَ ذَالِکَ فَقَدْ صَوَّرْتَ بِھٰذَیْنِ وَقُرَّتَ عَیْنُکَ فِی الدَّارَیْنِ

تمام امور اپنی انتہا پر جا کر دو اصل پر منتج ہوتے ہیں ایک وہ عمل جو محبوب حقیقی کی طرف سے ہے اور دوسرا وہ عمل جو تو اس کے لئے کرتا ہے جو وہ کرے اس پر تو راضی ہو اور جو تو کرے اس میں اخلاص ہو اگر تم نے یہ کام کیا تو یقیناً تم ان دونوں سے مزین ہو جاؤ گے اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی

حضرت ابو عثمان مغربی قدس سرہ نے فرمایا:

Marfat.com

اَلْاَخْلَاصُ نِسْیَانُ رُؤْیَۃَ الْخَلْقِ بِدَ وَامِ النَّظْرِ اِلَی الْخَالِقِ	بندے کا ہر وقت محبوب حقیقی کی طرف دیکھنے کی وجہ سے مخلوق کو بھول جانا اخلاص ہے

سلوک وتصوف کا بیسواں مقام صدق

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے بیسواں مقام صدق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔

یَادَاوُدُ مَنْ صَدَقَنِیْ فِیْ سَرِیْرَتِہٖ صَدَقْتُہٗ عِنْدَالْمَخْلُوْقِیْنَ فِیْ الْعَلَانِیَّۃِ	اے داؤد میرے بندوں میں سے جو خلوت میں میری تصدیق کرے تو میں مخلوق میں اعلانیہ اس کی تصدیق کروں گا

حضرت ابراہیم الخواصؒ نے فرمایا ہے:

اِنْقِطَاعُ الْخَلْقِ عَنِ اللّٰہِ بِخَصْلَتَیْنِ اُوْلِیھِمَا اِنَّھُمْ طَلَبُوْا النَّوَافِلَ وَضَیَعُوْا الْفَرَائِضَ وَ الثَّانِیَۃُ اِنَّھُمْ اَخَذُوْا اَعْمَالًا بِالظَّاھِرِ وَلَمْ یَاْخُذْ اَنْفُسَھُمْ بِالصِّدْقِ

دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے مخلوق کا اللہ سے تعلق بندگی ٹوٹ جاتا ہے اس میں پہلی یہ کہ وہ نوافل کے پیچھے پڑ کر فرائض کو ضائع کرتی ہیں اور دوسری یہ کہ وہ اعمال کو ظاہراً اپناتی ہے جبکہ ان کے دلوں نے صدق دل سے نہیں مانا

سلوک وتصوف کا اکیسواں مقام حیاء

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے اکیسواں مقام حیاء ہے۔ حضرت فضیلؒ کا فرمان ہے:

خَمْسٌ مِّنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ اَلْقَسْوَۃُ فِیْ الْقَلْبِ وَجُمُوْدُ الْعَیْنِ وَ الرَّغْبَۃُ فِیْ الدُّنْیَا وَطُوْلُ الْاَمَلِ وَ قِلَّۃُ الْحَیَاءِ	پانچ چیزیں بدبختی کی علامتیں ہیں دل کی سختی، آنکھوں کی خشکی، دنیا کی طرف رغبت، لمبی امیدیں، اور حیاء کی کمی۔

حضرت جنید قدس سرہ سے حیاء کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

رُؤْیَۃُ الْاٰلَاءِ وَرُؤْیَۃُ التَّقْصِیْرِ فَیَتَوَلَّدُ مِنْ بَیْنِھِمَا حَالَۃٌ تُسَمّٰی الْحَیَاءُ	اللہ کی نعمتوں کو کثرت کی نظر سے اور اپنی بندگی کو کمی کی نظر سے دیکھنا سو ان دونوں سے ایک ایسی حالت جنم لیتی ہے جسے حیاء کا نام دیا جاتا ہے

حضرت ابوبکر الوراق فرماتے ہیں:

Marfat.com

اِنَّمَا اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ فَاَنْصَرِفُ عَنْهَا وَاَنَا بِمَنْزِلَةِ مَنْ یَّنْصَرِفُ مِنَ السِّرقَةِ مِنَ الْحَیَاءِ	کبھی کبھی میں دو رکعات نماز پڑھتا ہوں پھر اس سے رجوع کرتا ہوں جیسے کوئی شخص چوری کر کے چھپا چھپا شرمندہ لوٹ آتا ہے۔

سلوک وتصوف کا بائیسواں مقام ذکر

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے بائیسواں مقام ذکر ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

لَاَنْ اَجْلِسُ مَعَ قَوْمٍ یَّذْکُرُوْنَ اللہ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِلٰی اَنْ تَطْلَعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْس	مجھے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا زیادہ محبوب ہے جو صبح کی نماز کے بعد سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، بنسبت اس سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَامِنْ ذِکْرٍ اَفْضَلُ مِنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ کوئی بھی ذکر لا الہ الا اللہ سے افضل نہیں ہے

نبی اکرم کا یہ بھی فرمان ہے۔اللہ فرماتا ہے:

اِذَا رَاَیْتُمْ عَبْدِیْ یُکْثِرُ ذِکْرِیْ فَاَنَا اَذِنْتُ لَهٗ فِیْ ذَالِكَ وَاَنَا اُحِبُّهٗ وَاِذَا رَاَیْتُمْ عَبْدِیْ لَا یَذْکُرُنِیْ فَاُحْجِبْتُهٗ عَنْ ذَالِكَ وَاَنَا اَبْغُضُه	لوگو! جب تم میرے بندے کو دیکھو جو بکثرت میرا ذکر کرتا ہے جس کی میں نے اذن دی ہے سو میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب تم اس بندے کو دیکھو جو میرا ذکر نہیں کرتا میں اس سے پردہ کرتا اور اسے ناپسند کرتا ہوں

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللہِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مُّرَائُوْنَ	اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کیا کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَلَااُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِاَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰیھَا وَاَرْفَعُھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَعْطَاءِ الذَّھَبِ وَ الْوَرَقِ وخَیْرٌلَّکُمْ مِنْ	کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جو اللہ کے ہاں سب سے بہتر و پاکیزہ ، درجات میں سب سے بلند اور راہ حق میں سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے نیز وہ راہ حق
اَنْ لَوْعَدُوْتُمْ اِلٰی عَدُوِّکُمْ وَ ضَرَبْتُمْ رِقَابَھُمْ وضَرَبُوْا رِقَابَکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اُذْکُرُوْااللّٰہَ کَثِیْرًا	میں دشمنوں کو قتل کرنے اور تمہارے مارے جانے سے بھی بہتر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ !فرمایا کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَرْتَعَ فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَلْیُکْثِرْ ذِکْرَاللّٰہِ۔	جو جنت کے باغیچوں میں خوب ٹہلنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا:

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟فَقَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رُطَبٌ فِیْ ذِکْرِاللّٰہِ	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تجھے موت آئے تو تیری زباں اللہ کے ذکر سے تر ہو

اور آپ نے یہ بھی فرمایا:

اَکْثَرُالنَّاسِ اِیْمَانًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ ذِکْرًا فِیْ الدُّنْیَا	قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ ایمان والا وہ ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا

اور حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے:

اِلٰھِیْ اِذَا رَاَیْتَنِیْ اَخْذَلُ	اے میرے معبود! جب تو مجھے ذاکرین کی
مَجْلِسًا مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اِلٰی مَجْلِسِ الْغَافِلِیْنَ فَاکْسِرْ رِجْلِیْ اَزْوُرُھُمْ فَاِنَّھَا نِعْمَۃٌ تَنْعِمُ بِھَا	مجلس سے غافل لوگوں کی مجلس کی طرف جاتے ہوئے دیکھے تو میری ٹانگ توڑ دے کیونکہ وہ ذاکرین کی مجلس اللہ کی ایک نعمت ہے۔

حضرت ذوالنون کا فرمان ہے:

Marfat.com

لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوبَةٌ وَعُقُوبَةُ الْعَارِفِ غَفْلَةٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	ہر چیز کے لئے ایک سزا ہوتی ہے عارف کی سزا اللہ کے ذکر سے غفلت ودوری ہے

حضرت ابوبکر الجرجانی کا فرمان ہے:

اَلذِّكْرُ مَنْشُوْرُ الْوِلَايَةِ فَمَنْ وُفِّقَ لِلذِّكْرِ فَقَدْ اُعْطِيَ مَنْشُوْرَ الْوِلَايَةِ وَمَنْ سُلِبَ مِنْهُ الذِّكْرُ فَقَدْ عُزِلَ	ذکر ولایت کا دستور ہے جس کسی کو ذکر کی توفیق ہوئی تو یقیناً اسے ولایت کا منشور مل گیا اور جس سے ذکر کی توفیق سلب ہوئی تو وہ ولایت سے معزول ہوا۔

حضرت ذوالنون کا ارشاد ہے:

مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ذِكْرًا عَلَى الْحَقِيْقَةِ نَسِيَ فِيْ جَنْبِ ذِكْرِهٖ كُلَّ شَيْءٍ حَفِظَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كُلَّ شَيْءٍ وَكَانَ لَهٗ عِوَضًا مِنْ كُلِّ	جو حقیقی معنوں میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کے ذکر کے بعد وہ ہر چیز بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے اس کی ہر چیز کا عوض عطا کرتا
شَيْءٍ	ہے۔

سلوک وتصوف کا تیسواں مقام توحید

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے تیسواں مقام توحید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ وَبَشَّرَنِيْ اِنَّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ	میرے پاس جبریل آئے اور خوشخبری دی کہ آپ کی امت میں سے کسی کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا وہ جنت میں جائے گا

حضرت یحییٰ بن معاذ کا فرمان ہے:

اِنَّ لِلتَّوْحِيْدِ نُوْرٌ وَاِنَّ لِلشِّرْكِ نَارٌ وَاِنَّ نُوْرَ التَّوْحِيْدِ اَحْرَقُ سَيِّئَاتِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاِنَّ النَّارَ الشِّرْكِ اَحْرَقُ حَسَنَاتِ الْمُشْرِكِيْنَ	یقیناً توحید کا ایک نور ہوتا ہے اور شرک کے لئے نار یعنی آگ مخصوص ہے۔ اور بے شک توحید کا نور مقربین کے گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے اور شرک کی آگ مشرکین کی نیکیوں کو جلا دیتی ہے۔

حضرت محمد بن رویم کا ارشاد ہے:

Marfat.com

اَلتَّوْحِیْدُ مَحْوُ اٰثَارِ الْبَشَرِیَّةِ وَتَجَرُّدِ الْاِلٰهِیَّةِ	بشریت کے آثار کو ختم کر کے ذاتِ الٰہی سے وابستہ ہونا اخلاق توحید ہے۔

حضرت ابوالقاسم قشیریؒ کا ارشاد ہے:

اَلتَّوْحِیْدُ نِسْیَانُ مَاسِوَی التَّوْحِیْدِ	توحید کے سوا ہر چیز کو بھول جانا توحید ہے

حضرت شبلیؒ نے ایک آدمی سے پوچھا:

هَلْ تَدْرِیْ لِمَا لَا تُصِحُّ تَوْحِیْدُكَ ؟قَالَ لَا قَالَ لِاَنَّهٗ تَطْلُبُهٗ بِكَ	کیا آپ جانتے ہیں آپ کی توحید کیوں صحیح نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیونکہ تجھے اس کی طلب اپنے بل بوتے پر ہے

حضرت جنیدؒ کا ارشاد ہے:

اَلتَّوْحِیْدُ الَّذِیْ تُفَرِّدُ بِهِ الصُّوْفِیَّةُ هُوَ اِفْرَادُ الْقِدَمِ عَنِ الْحُدُوْثِ وَالْخُرُوْجِ عَنِ الْاَوْطَانِ وَقَطْعُ الْمَحَابِّ وَتَرْكُ مَا عَلِمَ جَهِلَ وَاَنْ یَكُوْنَ الْحَقُّ مَكَانَ الْجَمِیْعِ	وہ توحید جو صوفیہ کا طرۂ امتیاز ہے تمام فنا ہونے والی چیزوں کو چھوڑ کر بقا والی ذات سے وابستہ ہونا، نفس کے وطن سے نکلنا نفس کی محبوب چیزوں سے منقطع ہونا اور معلوم و مجہول چیزوں کا ترک کر دینا اور حق تعالیٰ کو ان تمام کی جگہ دینا۔

سلوک وتصوف کا چوبیسواں مقام معرفت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے چوبیسواں مقام معرفت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ دُعَامَةُ الْبَیْتِ اَسَاسَهٗ وَدُعَامَةُ الدِّیْنِ مَعْرِفَةُ بَاللّٰهِ	گھر کا تمام دارومدار اس کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دین کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی معرفت پر ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

مَا سَرَّنِیْ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ اَكُنْ عَرَفْتُ اللّٰهَ فِیْ الدُّنْیَا	دنیا میں اللہ کی معرفت حاصل کیے بغیر جنت میں جانے کی مجھے کوئی خوشی نہیں ہے

حضرت ابوسلیمان نے فرمایا:

Marfat.com

يَفْتَحُ اللّٰهُ الْمُعَارِفَ لِلْفَقِيْرِ عَلٰى فِرَاشِهٖ مَالَا يَفْتَحُ لِغَيْرِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ	اللہ فقیر کے لئے معارف کا دروازہ اس کے بستر پر کھول دیتا ہے جو اس کے غیر پر نہیں کھولتا اگرچہ وہ نماز کی حالت میں کھڑا ہے۔

حضرت نصر بن احمد کا فرمان ہے:

اَلْمَعْرِفَةُ طُلُوْعُ الْاَنْوَارِ مِنْ مُشَاهِدَاتِ الْاَسْرَارِ	اسرار الٰہی کے مشاہدے کی وجہ سے بندہ مومن کے دل میں انوار کا طلوع ہونا معرفت ہے

حضرت حسین بن منصور فرماتے ہیں:

عَلَامَةُ الْعَارِفِ اَنْ يَّكُوْنَ عَارِفًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ	عارف کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا اور آخرت دونوں میں معرفت کا حامل ہوتا ہے

حضرت ابوالحسن نوری فرماتے ہیں:

اَلْعَارِفُ مَادَامَ فِي الدُّنْيَا يَكُوْنُ بَيْنَ الْفَقْرِ وَالْفَخْرِ اِذَا نَظَرَ اِلَى اللّٰهِ اَفْتَخِرُ وَاِذَا نَظَرَ اِلٰى نَفْسِهٖ اَفْتَقِرُ فَبِاللّٰهِ فَخْرُهٗ وَاِلَيْهِ فَقْرُهٗ	عارف دنیا میں فقر اور فخر کے درمیان رہتا ہے جب وہ اللہ کی عظمت کو دیکھتا ہے تو فخر کرتا ہے جب وہ خود کو حاجت مند وفقیر پاتا ہے اللہ کے سہارے پر اس کو فخر ہے اور اپنے فقر کا شکوہ اسی سے ہے

سلوک وتصوف کا پچیسواں مقام محبت

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے پچیسواں مقام محبت ہے۔ آثار میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

اِنِّيْ اِذَا اطَّلَعْتُ عَلٰى قَلْبِ عَبْدِيْ فَلَمْ اَجِدْ فِيْهِ حُبَّ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ مَلَأْتُهٗ مِنْ حُبِّيْ	بیشک میں نے اپنے بندے کے دل میں دیکھا تو میں نے اس میں دنیا وآخرت کی محبت نہ پائی پس اس کے دل کو اپنی محبت سے بھر دیا

حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں:

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْحُبِّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةٍ بِلَا حُبٍّ	محبت کا ایک ذرہ مجھے ستر سال محبت کے بغیر عبادت سے زیادہ محبوب ہے

حضرت الذوالنون فرماتے ہیں:

Marfat.com

ذَهَبَ الْمُحِبُّوْنَ اللّٰهِ شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لِاَنَّ النَّبِيِّ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ فَهُمْ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى	اللہ سے محبت کرنے والے ہی دنیاو آخرت کے شرف لے گئے کیونکہ نبی اکرم نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے سووہ اللہ کے ساتھ ہیں

حضرت شبلیؒ نے فرمایا:

سُمِّيَ الْمُحَبَّةُ مُحَبَّةً لِاَنَّهَا تَمْحُوْمِنَ الْقَلْبِ مَاسِوَى اللّٰهِ	محبت کو محبت کا نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ وہ انسان کے دل سے اللہ کے سوا ہر چیز کو مٹا دیتی ہے

حضرت جنید بغدادی سے محبت کے اوصاف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اَلْمُحِبُّ قَلِيْلُ الْخِلْطَةِ وَدَائِمُ الْفِكْرَةِ وَكَثِيْرُ الْخَلْوَةِ وَ ظَاهِرُ الصُّمْتِ وَ لَا يُبْصِرُ اِذَا نَظَرَ وَ لَايَسْمَعُ اِذَا قُرِيَ وَ لَا يَفْهَمُ اِذَا كُلِمَ وَلَايَحْزَنُ اِذَااُصِيْبَ وَ لَايَفْرَحُ اِذَا اَصَابَ الْجُوْعُ لَايَدْرِيْ وَ يَعْرِيْ لَايَشْعُرُ وَ	محب لوگوں سے میل جول کم رکھتا، ہمیشہ غور وفکر کرتا، زیادہ تر خلوت نشین، بظاہر خاموش رہتا ہے وہ دیکھتا ہے وہ کچھ نہیں سوجھتا سامنے پڑھا جائے تو نہیں سنتا، جب بات کی جائے تو نہیں سمجھتا، جب مصیبت آتی ہے تو غمگین نہیں ہوتا، اس کے بعد جب آسودگی ہوتی ہے تو اسے کوئی خوشی نہیں ہوتی اسے بھوک لگتی ہے لیکن

مَرِضَ فَلَا يَحِسُّ يَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فِيْ خَلْوَتِهٖ وَ يَاْنِسُ بِهٖ وَ يُنَاجِيْ فِيْ سِرِّهٖ وَ جَهْرِهٖ وَلَا يُنَازِعُ اَهْلَ الدُّنْيَا فِيْ دُنْيَا هُمْ تَرَاهُ حَزِيْنًا يَخْشٰى حَرْمَانَ مَايَرْجُوْا وَ يَخَافُ فَوْتَ مَا يَطْلُبُ قَدْ دَهَشَ عَقْلُهٗ فِيْ مُطَالِعَةِ اللّٰهِ وَيَذُوْبُ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَيَفْنٰى مِنْ غَيْرِ اَلَمٍ قَلِيْلُ الْمَنَامِ قَلِيْلُ الطَّعَامِ دَائِمُ الْاَحْزَانِ لِلنَّاسِ شَانٌ وَلَهٗ شَانٌ اِذَا خَلٰى حَنَّ وَاِذَا تَفَرَّدَ فَالْحَنِيْنُ شُغْلُهٗ وَالْاَنِيْنُ وَ تَادُهٗ لَهٗ شَرَابٌ مِّنْ كَاسِ الْوِدَادِ وَ اسْتَوْحَشَ مَعَ جَمِيْعِ الْعِبَادِ

سے پتہ نہیں چلتا خود ننگا ہے لیکن اپنی عریانی کا شعور نہیں ہوتا، وہ بیمار ہوتا ہے تو محسوس نہیں کرتا وہ خلوت میں اللہ کو دیکھتا اور اس سے محبت کرتا ہے اسے کھل کر اور چھپ کر مناجات کرتا ہے وہ دنیا والوں سے دنیوی معاملات میں جھگڑتا نہیں ہے تمہیں وہ غمگین ہی دکھائی دیتا ہے وہ امید کی محرومی سے ڈرتا رہتا ہے اور مطلوب کے گم ہونے سے خوف کھاتا ہے اس کی عقل قدرت کا مطالعہ کر کے متحیر ہوتی ہے وہ مرض کے بغیر پگھلتا ہے اور درد کے بغیر ٹوٹتا ہے وہ کم سوتا اور کم کھاتا ہے اور غمگین رہتا ہے لوگوں کی الگ حالت ہوتی ہے اس کی الگ شان۔ وہ خلوت میں آہ بھرتا اور تنہائی میں روتا ہے آہ وزاری اس کا مشغلہ اور آہ وفغان اس کا تکیہ ہے اس کے پینے لئے شراب محبت کے جام ہیں وہ تمام بندوں سے وحشت محسوس کرتا ہے۔

Marfat.com

سلوک وتصوف کا چھبیسواں مقام شوق

ان مقامات سلوک وتصوف میں سے چھبیسواں مقام شوق ہے۔ رسول اللہ اپنے دعا میں فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَوْقًا اِلٰی لِقَائِكَ وَالنَّظَرَ اِلٰی وَجْهِكَ الْكَرِیْم	اے میرے معبود میں تجھ سے تیری ملاقات کے شوق کا اور آپ کے عظمت والے چہرے کے دیدار کا سوال کرتا ہوں

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں:

مَنْ اِشْتَاقَ اِلٰی لِقَاءِ اللّٰهِ اِشْتَاقَ اِلَیْهِ كُلُّ شَیْءٍ	جو اللہ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے تو ہر چیز اس سے ملاقات کا شوق رکھتی ہے۔

حضرت ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں:

اَلشَّوْقُ نَارُاللّٰهِ اِشْتَعَلَهَا فِیْ قُلُوْبِ اَوْلِیَائِهٖ وَتَحْرِقُ مَافِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْخَوَاطِرِ	شوق اللہ کی وہ آگ ہے جو اس کے اولیاء کے دلوں میں بھڑک اٹھتی ہے اور تمام شیطانی وسوسوں کو جلا دیتی ہے

اور آثار میں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی:

یَادَاوُدُ لَوْیَعْلَمُ الْمُدْبِرُوْنَ عَنِّیْ كَیْفَ اِنْتِظَارِیْ لَهُمْ وَرِفْقِیْ بِهِمْ وَ شَوْقِیْ اِلٰی تَرْكِ	اے داؤد! اگر میری یاد اور محبت سے منہ پھیرنے والوں کو معلوم ہوتا کہ میں ان کا کیسا انتظار کرتا ہوں اور میرا کتنا شوق ہے کہ وہ نافرمانیاں چھوڑ
مَعَاصِیْهِمْ لَمَاتُوْا شَوْقًا اِلَیَّ وَانْقَطَعَتْ اَوْصَالُهُمْ مِنْ مُحَبَّتِیْ یَادَاوُدُ هٰذِهٖ اِرَادَتِیْ فِی الْمُدْبِرِیْنَ عَنِّیْ فَكَیْفَ اِرَادَتِیْ فِی الْمُقْبِلِیْنَ؟	دیں؟ وہ شوق کے غلبے سے مرجائیں اور میری محبت کی وجہ سے اپنی قرابت داروں کو چھوڑ جائیں اے داؤد! یہ تو منہ پھیرنے والوں کے ساتھ میری ارادت ہے میری طرف رخ کرنے والوں کے لئے میرا انتظار کیسا ہوگا؟

حضرت الفارسی فرماتے ہیں:

Marfat.com

قُلُوْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ مُنَوَّرٌ بِنُوْرِ اللهِ تَعَالٰى فَاِذَا تَحَرَّكَتْ اِشْتِيَاقًا اَضَاءَ النُّوْرُ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	دیدار الٰہی کے مشتاقوں کا دل نور حق سے ایسے منور ہے جب فرط اشتیاق سے وہ حرکت کرتے ہیں تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان تمام موجودات کو روشن کرتا ہے

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ شوق کی شدت میں بے تاب ہو کر بارگاہ الٰہی یوں مناجات کرتے ہیں:

اِلٰهِىْ اِنْ اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنَ الْمُحِبِّيْنَ لَكَ مَا تَسْكُنُ قُلُوْبُهُمْ فَاَعْطِنِىْ ذَالِكَ فَقَدْ اَضَرَّنِى الْقَلَقُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ فَرَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ فَوَقَفَنِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنِّىْ اَنْ تَسْئَلَنِىْ مَا يَسْكُنُ بِهٖ قَلْبُكَ وَهَلْ يَسْكُنُ الْمُشْتَاقُ قَبْلَ لِقَاءِ حَبِيْبِهٖ فَقُلْتُ يَارَبِّ بَهِتُّ فِىْ حَيَاكَ فَلَمْ اَدْرِىْ فَاغْفِرْلِىْ وَ عَلِّمْنِىْ مَا اَقُوْلُ ؟ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ ارْضِنِىْ بِقَضَائِكَ وَ صَبِّرْنِىْ عَلٰى بَلَائِكَ وَ اَوْزِعْنِىْ شُكْرَ نِعْمَائِكَ

اے معبود! اگر تو نے محبت کرنے والے کسی بندے کو وہ نعمت دی ہے جو تیرے فراق میں بے چین دل کو سکون دے تو وہ مجھے بھی دے کیونکہ جدائی نے مجھے بے چین کر دیا ہے حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا مجھے سامنے بٹھادیا گیا ہے اور کہا کہ اے ابراہیم! کیا تم مجھ سے حیاء نہیں کرتے؟ تو مجھ سے وہ چیز مانگ رہا ہے جو تیرے دل کو سکون دے کیا کسی دوست سے ملاقات کا شوق رکھنے والے کو اپنے دوست سے ملاقات سے پہلے چین ملتا ہے؟ سو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے میرے پروردگار! میں دم بخود ہوں مجھے ادراک نہ تھا تو مجھے بخش دے اور مجھے سکھا دے کہ میں کیا کہوں؟ اللہ نے فرمایا تو کہو اے میرے معبود مجھے اپنے فیصلے پر خوش رکھ، اپنی طرف سے میری آزمائش پر مجھے صبر کی توفیق دے اور اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے!

اختتامیہ

یہ وہ اشارے ہیں جو میں نے محبت اور عرفان کے اچھے اچھے اقوال اور احوال مروّت اور یقین والوں کے درجات کے اشارے کے بارے میں طالقان کے رہنے والے، جو اِن احوال و مقامات کے طلبگار اور رغبت رکھنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں زمانے کے حوادث سے بچائے (آمین) میں انہیں طاعات و عبادات کو اپنے اوپر لازم

Marfat.com

پکڑنے ،احکام شریعت محمدیہ کی مخالفت سے اجتناب کرنے ،نفسانی شہوات اور پسندیدہ چیزوں سے منقطع ہونے، اپنے اوقات کومختلف قسم کی عبادات میں تقسیم کرنے ،تکلیف اور سختی پر صبر کرنے ،مباح اور جائز چیزوں سے متعلق تعلق کی ڈوری کو روکنے ،شبہات والی جگہ پر جانے سے باز رہنے، عبادت و بندگی میں استقامت اختیار کرنے ، رب العالمین کے فضل وکرم کے دروازے پر ہمیشہ دستک دینے ، خدمت کی بساط پر محنت کے قدم کو جمائے رکھنے، اپنی عبادت و بندگی کو کمی کی نظر سے دیکھنے ، اپنی کوتاہیوں کا محاسبہ کرنے کی عادت ڈالنے، آرام طلبی چھوڑنے ،قرب الٰہی کی طلب میں آتشِ شوق کو گرم سے گرم تر کرنے ،حسی تعلقات کو توڑنے ،نفسانی خواہشات کی نفی کرنے ،مخلوق کے پاس موجود چیزوں سے ناامید ہونے ، بشری صفات سے تزکیہ نفس کرنے ،بہیمی اوصاف کی ظلمتوں سے تصفیۂ قلب کرنے ،ملکوتی انوار سے روح کی تجلیہ کرنے ،اخلاق الٰہی کے رنگ میں رنگنے، اخلاص کی چوٹی تک ترقی کر جانے ، رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو نصیحت کرنے ،اللہ کی رضا کے لئے لوگوں سے محبت کرنے ،اللہ ہی کی رضا کے لئے بغض رکھنے، احکام الٰہی کی تعظیم کرنے مخلوق پر شفقت اور مہربانی کرنے ،اللہ کی تقدیر پر یقین رکھنے، خود کو امر الٰہی کے سپرد کرنے ، اپنے تمام معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے ، اللہ پر حسن توکل کرنے ، اللہ کے فیصلے پر خوش ہونے ، سچائی اختیار کرنے ، اپنے دل کو جاہ ومنصب اور مال و دولت کی محبت سے پاک کرنے ، دنیا کی طرف اس نظر سے دیکھنے کہ یہ متاع قلیل اور فانی ہے اور مال دنیا سے جو کچھ ملا ہے، اس پر قناعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں ۔ پس میری وصیت ہر اس شخص کے لئے ہے جو نجات کے راستے پر چلنے کا خواہش مند ہے، صبح و شام اللہ کے ذکر کے لئے اپنا دل فارغ رکھتا ہے اور سرمدی سعادت کے حصول کے لئے بھی اپنے دل کو فارغ رکھتا ہے اور آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لئے محنت کرتا ہے اور حق بات کرتا ہے اور سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

شاہِ ہمدانؒ کا زنجیرۂ طریقت

(یہ) وہ (احوال و مقامات سلوک وتصوف) ہیں جو میں نے اپنے شیخ سیدی وسندی وعمادی، نابغۂ عصر فرید وقت، قدوۃ العارفین، امام السالکین، سلطان المحققین ،قطب دائرۃ الموحدین، سر اللہ فی الارضین، ابو السیامن نجم الحق و الدین محمد بن محمد بن احمد الاسفرائنی ،اللہ تعالیٰ ان کے انفاس شریفہ کی برکت سے مسلمانوں کو نفع دے (آمین) کی حضوری میں پایا اور میں نے خود ان (حقائق) کا مشاہدہ کیا انہوں نے شیخ الشیوخ الاسلام، عالم ربانی، رکن الحق والدین احمد بن محمد البیابانکی المعروف بہ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی (اور ان احوال و مقامات کا مشاہدہ کیا)، انہوں نے عارف نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنی کی صحبت اختیار کی، وہ حضرت شیخ احمد ذاکر جوز جانی کی صحبت میں بیٹھے، انہوں نے شیخ کامل السائر رضی الدین علی بن لالہ کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ الشہید مجد الدین البغدادی کی صحبت اختیار کی ، انہوں نے شیخ امام علامہ سلطان المحدثین، قطب المحققین،

Marfat.com

مہبط انوار قدسیہ، نجم الحق والدین المعروف بہ الکبری کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ احمد یاسر البدلیسی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت ابوالنجیب سہروردی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ احمد غزالی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوبکر نساج کی صحبت اختیار کی انہوں نے حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوعثمان مغربی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوعلی الکاتب کی صحبت اختیار کی، انہوں نے شیخ ابوعلی رودباری کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ ابوالقاسم الجنید کی صحبت اختیار کی انہوں نے حضرت شیخ سری سقطی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت شیخ معروف کرخی کی صحبت اختیار کی، انہوں نے حضرت امام علی الرضا (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی امام محمد باقر (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی امام محمد باقر (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امام علی زین العابدین (علیہ السلام) کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت امام حسین (علیہ السلام) الشہید کی صحبت اختیار کی، انہوں نے اپنے والد گرامی صاحب آیات جلیلہ، باب مدینۃ العلم، مخزن اسرار النبی، زوج البتول، سیف اللہ المسلول، اسد اللہ الغالب، المرتضی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ کی صحبت اختیار کی، انہوں نے سید المرسلین، امام المتقین، رسول رب العالمین، حضرت محمد علیہ افضل الصلوات وعلی جمیع الانبیاءً والمرسلین کی صحبت اختیار کی۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو اکیلا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی

تمت ترجمۃ الرسالۃ الطالقانیہ ٢٦ جولائی ٢٠٠٧ یوم الجمعہ سرموں ترکتی

☆☆☆

Marfat.com

چہل مقام صوفیہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو بلتستان

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	رسالہ چہل مقام صوفیہ اور اس کے نسخے	384
2	۱: نیت	386
3	۲: انابت	386
4	۳: توبہ	386
5	۴: ارادت	386
6	۵: مجاہدہ	387
7	۶: مراقبہ	387
8	۷: صبر	387
9	۸: ذکر	387
10	۹: مخالفت نفس	387
11	۱۰: رضا	387
12	۱۱: موافقت	387
13	۱۲: تسلیم	388
14	۱۳: توکل	388
15	۱۴: زہد	388
16	۱۵: عبادت	388
17	۱۶: ورع و پارسائی	388
18	۱۷: اخلاص	388
19	۱۸: صدق	389

Marfat.com

20	۱۹: خوف	389
21	۲۰: رجا	389
22	۲۱: فنا	389
23	۲۲: بقا	389
24	۲۳: علم الیقین	389
25	۲۴: حق الیقین	390
26	۲۵: معرفت	390
27	۲۶: ولایت	390
28	۲۷: محبت	390
29	۲۸: شوق	390
30	۲۹: وحدت	390
31	۳۰: قربت	391
32	۳۱: انس	391
33	۳۲: وصال	391
34	۳۳: کشف	391
35	۳۴: محاضرہ	391
36	۳۵: تجرید	391
37	۳۶: تفرید	391
38	۳۷: انبساط	392
39	۳۸: تحیر	392
40	۳۹: نہایت	392
41	۴۰: مقام تصوف	392

Marfat.com

چہل مقام صوفیہ

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس میں چالیس مقامات صوفیہ کا ذکر ہے شاہ ہمدان نے ان چالیس مقامات کی نشاندہی کی ہے اس موضوع پر شاہ ہمدان کی ایک فارسی کتاب دہ قاعدہ اور عربی کتاب الطالقانیہ بھی ہے جن میں بالترتیب ۱۰ اور تقریباً ۲۶ مقامات کا ذکر ہے زیر نظر رسالہ میں شاہ ہمدان نے چالیس مقامات کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے نہایت اختصار سے کام لیا ہے الطالقانیہ میں ذرا تفصیل ہے اور دہ قاعدہ میں اس سے بھی زیادہ تفصیل۔ زیر نظر رسالہ مختصر سا رسالہ ہے ان چالیس مقامات میں سے بعض کی صرف ایک سطر پر مشتمل مختصر توضیح ہے جبکہ کچھ کی دو سطروں میں توضیح ہے کسی ایک کی بھی تشریح چار سے زائد سطروں میں موجود نہیں ہے اس لئے ہم اسے چالیس مقامات صوفیہ کی مختصر تر تشریح کہہ سکتے ہیں۔

یہاں اس بات کی توضیح ضروری معلوم ہوتی ہے کہ شاہ ہمدان نے اپنی بعض تصانیف میں مختلف موضوعات کی تفاصیل پوری شرح وبسط کے ساتھ تحریر کی ہے لیکن باقی کئی مختصر رسالے ہیں کیونکہ وہ بعض مریدوں کی فرمائش پر لکھے گئے ہیں ان میں بڑے اختصار سے کام لیا گیا ہے اور وہ اختصار بھی لغوی یا عام رائج الوقت مفہوم والا نہیں بلکہ عارفانہ مفہوم پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے یہاں ہم ذرا تفصیل سے مثال دیتے ہیں۔ مرات التائبین میں توبہ اور توبہ سے متعلق ہر معاملے اور احکام ومسائل کو پوری شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے لیکن دہ قاعدہ ، الطالقانیہ اور چہل مقام صوفیہ میں الگ الگ مفہوم پر مبنی تفصیل ملتی ہے مثلاً

<u>چہل مقام صوفیہ۔</u> صوفیہ کا تیسرا مقام توبہ ہے لوگ توبہ کرتے ہیں کہ وہ حرام نہیں کھائیں گے اس ڈر سے کہ کہیں آتش دوزخ میں گرفتار اور عذاب کا شکار نہ ہو جائیں لیکن صوفیہ توبہ کرتے ہیں کہ حلال نہیں کھائیں گے اس ڈر سے کہ حرام یا مشتبہ اشیاء (کے کھانے یا استعمال کرنے) میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

<u>الطالقانیہ۔ توبہ</u> ان میں سے دوسرا مقام توبہ ہے حضرت ذوالنون مصری کا ارشاد ہے: تَوْبَةُ الْعَوَامِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِ مِنَ الْغَفْلَةِ عوام کی توبہ گناہوں سے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔ حضرت یحیٰ بن معاذ رازی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ زِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ اَقْبَحُ مِنْ سَبْعِيْنَ قَبْلَهَا توبہ کرنے کے بعد بندے کا ایک دفعہ پھسلنا اس سے پہلے ستر گنا زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: اَلتَّوْبَةُ اَنْ يَّتُوْبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ عِزَّوَجَلَّ توبہ اللہ کے سوا ہر چیز سے باز آنا ہے۔

Marfat.com

97۔ اگر تو عاشق ہے تو ویرانہ تلاش کر۔
98۔ کسی موقع پر بھی عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں مضبوط نہ جان۔
99۔ دیوانگی اختیار کرتا کہ تجھے فائدہ پہنچائے۔
100۔ بارگاہ حق کے دروازے پر سر رکھ دے اور اپنے کام سے کام رکھ۔
101۔ اگر لقمۂ حلال چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دے۔
102۔ ۔اگر تو غلام ہے تو حکم کے مطابق چل۔
103۔ دیوانگی اختیار کر کہ اس کا مفید نتیجہ حق ہے۔
104۔ اگر تو دین و دنیا دونوں کی نعمت چاہتا ہے تو حق کا شکر بجالا۔
105۔ اگر تو عافیت چاہتا ہے تو صبر اختیار کر۔
106۔ کمزور ترین دھوکے کو بھی مضبوط ترین قوت جان۔
107۔ دل سے لالچ دور کر دے تا کہ تو ذلیل و خوار نہ ہو۔
108۔ خلقت سے طمع اٹھا لے تا کہ تو محتاج نہ ہو۔
109۔ جرم کے مطابق سزا دے۔
110۔ سختی و آسانی ہر حال میں وعدہ کی نگہبانی کر۔
111۔ دنیا کا غم مت کھا تا کہ تیرا دل برباد نہ ہو۔
112۔ غیبت کو پسند مت کرتا کہ حق و انصاف تیرے دشمن نہ ہوں
113۔ کل کا غم مت کھا تا کہ تیری امیدیں کم ہوں۔
114۔ عاجزی اختیار کرتا کہ تو بزرگی کے مرتبے تک پہنچے۔
115۔ نعمت کی قدر پہچان تا کہ تجھ سے چھین نہ لیں۔
116۔ اگر تو تو انگری چاہتا ہے تو قناعت اختیار کر۔
117۔ اپنی قدر پہچان تا کہ تو صاحب مرتبہ بنے۔
118۔ کسی پر عیب کی تہمت مت لگا تا کہ کہیں تو عیب میں مبتلا نہ ہو جائے۔
119۔ اخلاص سے کام کرتا کہ تجھے اجر و ثواب ملے۔
120۔ کسی پر گناہ کا الزام نہ لگا تا کہ کہیں خود گناہ میں نہ پڑ جائے۔
121۔ کسی کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھ تا کہ تو خوار نہ ہو جائے۔

Marfat.com

122۔ اپنے کردار کو اہمیت نہ دے تا کہ تو قدر و قیمت والا بنے۔
123۔ ایسا کام نہ کر کہ تجھے پشیمان ہونا پڑے۔
124۔ اگر تو بے کار ہے تو دوسروں کے کام کر۔
125۔ سوچ سمجھ کر کام کرتا کہ تو نقصان نہ کر بیٹھے۔
126۔ موت کو یاد کر تا کہ دل دنیا کی جانب مائل نہ ہو۔
127۔ مسخرہ پن کا نتیجہ ابتلاء جان۔
128۔ احسان کر لیکن کسی پر احسان مت رکھ۔
129۔ مسکین بن کر رہ تا کہ تو مقبول بنے۔
130۔ نیکی کا سوچ تا کہ تمام نیکی ہی ظاہر ہو۔
131۔ چغل خور کو اپنی طرف مت آنے دے۔
132۔ کسی سانس کو بھی مضبوط نہ جان کہ یہ جھوٹا ہوتا ہے
133۔ اگر تو قلاش ہے تو روپے پیسے کا بوجھ مت اٹھا۔
134۔ سانس کی حفاظت کرتا کہ تو تکلیف نہ اٹھائے۔
135۔ اگر تو پارکھ ہے تو وقت کو پہچان۔
136۔ ہمت بلند رکھ تا کہ تیری قیمت بڑھ جائے
137۔ اگر تو دلاور ہے تو نفس کے خواہشات کی مخالفت کر۔
138۔ اگر تو مقبول ہو جائے تو ہر حال میں باادب رہ۔
139- اگر تو مرد راہ ہے تو یار و مددگار بن کر رہ۔
140۔ دوست کو اتنا یاد کرو کہ تو خود کو فراموش کر دے۔
141۔ ہمت کو یکسو رکھ تا کہ تو جمعیت خاطر پائے۔
142۔ اگر تو سمجھے تو اللہ کی یاد موجب راحت ہے۔
143 اگر لقمۂ حلال چاہتے ہو تو گناہ چھوڑ دو۔
144-- کسی کو دکھ دینے کی خواہش نہ کرتا کہ تو امان پائے۔

Marfat.com

مرات التائبین

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

Marfat.com

فہرست مطالب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مرات التائبین کا تعارف	408
2	ترجمہ متن مرات التائبین	408
3	حمد و صلوۃ	411
4	وجہ تالیف	412
5	باب اول	413
6	حقیقت توبہ	413
7	راہ سلوک کے دو گروہ	415
8	وجوب توبہ بلاتاخیر	417
9	گناہ ایمان کے لئے زہر قاتل	417
10	مثال ایمان	418
11	بدبختوں کا ایمان	419
12	موجب سلب ایمان گناہ	420
13	مشیت الٰہی اور ارتکاب گناہ	421
14	کسب کمال واجب کیسے؟	422
15	واجب کی دو اقسام	423
16	زندگی گراں بہا موتی	425
17	کون عقلمند آدمی ؟	426
18	بوقت پیدائش خطاب خداوندی	427
19	توبۂ کامل	427

Marfat.com

20	توبۂ ناتمام	428
21	مغفرت الٰہی	428
22	ایک حکیمانہ تصور	430
23	باب دوم	431
24	گناہ کی تحریک	431
25	اقسام گناہ بلحاظ نسبت	432
26	دیوان گناہ	433
27	اقسام گناہ بلحاظ نوعیت	433
28	گناہ کبیرہ کی تعداد	434
29	گناہ کبیرہ کا اطلاق	435
30	خداتک پہنچنے کے تین ذرائع	437
31	ذریعۂ اول تحفظ ایمان	437
32	گناہ کبیرہ کے درجے	437
33	ذریعۂ دوم تحفظ نفوس	439
34	ذریعۂ سوم تحفظ معاش	439
35	قابل تکفیر معاملات	441
36	اعمال دنیا اور معاملۂ عقبیٰ	442
37	عالم مثال	442
38	احوال آخرت کی درجہ بندی	443
39	اہل نجات	444
40	اہل عذاب	445
41	آتش فراق	445
42	اہل دل	446

Marfat.com

43	موحد	447
44	صراط مستقیم	447
45	عبور پل صراط	448
46	اہل ایمان	449
47	آزمائش	452
48	ارباب توحید	453
49	مظالم کا بدلہ	453
50	گناہ کی طرف توجہ	454
51	ارتکاب گناہ پر اترانا	455
52	برائی کا آغاز و انجام	458
53	باب سوم	458
54	علامت ندامت	458
55	تدارک مافات	460
56	تدارک معصیت	461
57	حقوق اللہ سے متعلق	461
58	گناہ بحقوق خلق	462
59	احتساب اور تدارک	463
60	ہٹ دھرم کی تلافی کا طریقہ	463
61	تائب اور مجاہد کون افضل؟	464
62	قول فیصل	464
63	گناہ یاد رکھنا افضل یا بھلانا؟	465
64	گناہ کو فراموش کرنا	465
65	تائبین کے چار درجے	465

Marfat.com

66	تدارک کی ایک اور قسم	465
67	درجہ اول توبۂ نصوح	466
68	درجہ دوم تائب غیر استقامت	467
69	درجہ سوم توڑنے اور رجوع کرنے والا	467
70	درجہ چہارم توبہ توڑ	468
71	گناہ کی جگہ نیکی	470
72	استغفار زبانی وذکر لسانی والے تین گروہ	470
72	گناہ معاف کرانے والے 8 اعمال	471
73	باب چہارم	473
74	دنیا بیمار خانہ ہے	473
75	حکام وبادشاہوں کے فرائض	475
76	امراض قلوب کے اسباب	475
77	ابن الوقت علماء و واعظین	476
78	مایوسوں اورغافلوں کا علاج	476
79	دو فرشتوں کی ندا	477
80	حضرت آدم اور ان کی لغزش	477
81	حضرت سلیمان اور ان کی لغزش	478
82	بیوقوف و احمق آدمی	479
83	عاقل و دانا آدمی	479

Marfat.com

مرأت التائبین

محققین کے نزدیک یہ شاہ ہمدان کی کتب اور رسائل میں ذخیرۃ الملوک اور شرح فصوص الحکم کے بعد تیسری مستقل اور ضخیم کتاب ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ توبہ کے موضوع پر ہے توبہ باطنی طہارت کا دوسرا نام ہے اور اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ کے ذریعے اسے مقدم رکھا ہے اس سے اس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے فاضل مؤلف نے اسے چار ابواب میں تحریر فرمایا ہے زمانہ تحریر سے اب تک علماء اور محققین کے ہاں بڑی مقبول رہی ہے ذیل میں اس کے نسخوں سے متعلق معلومات پیش ہیں۔

پاکستان میں موجود نسخے

پہلے ہم پاکستان میں موجود نسخوں کی تفصیل درج کرتے ہیں۔

1۔ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد کے کتابخانے میں تحت نمبر 4409 محفوظ ہے یہ مجموعہ رسائل کے صفحہ نمبر 827 تا 874 میں شامل ہے اور 851ھ سے قبل کتابت ہوئی ہے۔ تاریخی لحاظ سے یہ دریافت شدہ نسخوں میں سب سے قدیم مکمل نسخہ ہے۔ دوسرا نسخہ زیر نمبر 14092 رسائل شاہ ہمدان کا مجموعہ ہے اس مجموعے میں یہ ساتواں رسالہ ہے اور یہ آٹھویں صدی ہجری کا نوشتہ ہے۔

2۔ عجائب گھر کراچی یہ بھی مجموعہ رسائل میں شامل ہے اس کا نمبر NM1957-19140-2 ہے یہ نسخہ اس مجموعے کا پہلا نسخہ ہے اور صفحہ نمبر 2 تا 52 یہی ہے۔ 984ھ سے قبل کا لکھا ہوا ہے۔

3۔ برات لائبریری چپلو۔ اس لائبریری میں موجود یہ تیسرا مکمل نسخہ ہے یہ اکیس رسائل کے مجموعے کا ساتواں نسخہ ہے چھوٹی تقطیع اور باریک خط نسخ میں لکھا گیا ہے اور 1080ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔

4۔ نسخہ اخوند علی غربو چنگ چپلو یہ بھی مکمل نسخہ ہے یہ ایک مجموعے کی پہلی کتاب ہے اس پر احمد مختار 1132ھ کی مہر لگی ہوئی ہے۔

5۔ برات لائبریری چپلو مکمل نسخہ 1139ھ میں میر عبداللہ عراقی نے اپنے بیٹے میر سید باقر کے لئے لکھا تھا اور نسخہ بہت خوبصورت اور مکمل ہے یہ کتابی سائز کا نسخہ ہے۔

Marfat.com

6۔ برات لائبریری چپلو یہ نسخہ بھی مکمل ہے یہ میر عبداللہ عراقی کے قلم کا لکھا ہوا ہے مگر تاریخ کتابت درج نہیں ہے یہ نسخہ بڑی تقطیع میں ہے۔

7۔ شمس الدین گیلانی اوچ شریف 1154ھ میں لکھا ہوا نسخہ ہے اس میں کل 80 صفحات ہیں۔

8۔ انجمن ترقی اردو کراچی میں تحت نمبر 2 ت ف 43 ہے اس پر ایک مہر ہے جس پر 1155ھ لکھا ہوا ہے ۔

9۔ برات لائبریری چپلو ۔ یہ اس لائبریری میں موجود چوتھا مکمل نسخہ ہے یہ ۶ کتابوں کے مجموعہ میں پانچواں نسخہ ہے اسے علی محمد بن محمد جان ولد میر محمد نے 1247ھ میں تحریر کیا ہے جو کہ خط شکستہ میں ہے۔

بیرون پاکستان نسخے

پاکستان سے باہر موجود درج ذیل نسخوں کا ہمیں علم ہے۔

کتابخانہ ملک تہران میں چار نسخے ہیں۔

1۔ اول نسخہ نمبر 4190 ہے یہ نسخہ محمد بن غیاث بن شمس الدین نور بخشی نے 876ھ میں لکھا ہے اور مکمل ہے۔

2- دوم نسخہ نمبر 4216 ہے اسے احمد بن علی بن حسین طبسی نے صفر 864ھ میں کتابت کیا ہے یہ اس نسخے کا چوتھا نسخہ ہے۔

3- سوم نسخہ نمبر 4280 ۔ یہ اس نسخے کا گیارہواں نسخہ ہے ۔

4- نسخہ نمبر چہارم 4274۔ یہ اس نسخے کا پہلا نسخہ ہے۔

کتابخانہ ملک تہران میں موجود اول الذکر تینوں نسخوں کی مدد سے ایک نسخہ کامل ترتیب وتصحیح کے ساتھ جناب نجیب مائل ہروی نے آستانِ قدس رضوی کے مجلہ مجموعہ رسائل فارسی دفتر چہارم میں شائع کیا ہے۔

4۔ کتابخانہ دانشگاہ تہران میں اس کا ایک نسخہ بھی زیر نمبر 3654، جسے علی بن عسکر بن مومن نے 1222ھ میں کتابت کیا ہے، محفوظ ہے۔

5- ۔دانشکدۂ ادبیات تہران میں ایک نسخہ موجود ہے جس کا نمبر 66/3 ہے اسے جوادی نے 988ھ میں کتابت کیا ہے اور یہ مجموعے کا تیسرا نسخہ ہے

6۔ تاشقند میں تین نسخے ہیں ایک نسخہ نمبر 2312 موجود ہے جو 991 میں لکھا گیا نسخہ ہے دوسرا نسخہ نمبر 2322-- 1245ھ لکھا گیا نسخہ ہے اور تیسرا نسخہ نمبر 754 موجود ہے جو 1078ھ میں لکھا گیا ہے۔

7۔ آستان قدس رضوی مشہد کی لائبریری میں ایک نسخہ نمبر 260 محفوظ ہے جسے درویش علی نامی کاتب نے

Marfat.com

1070ھ میں کتابت کیا ہے۔

8۔ برٹش میوزیم لندن میں بھی اس کے تین نسخے موجود ہیں add-19 پر کتاب کا نام حقائق توبہ درج ہے add-18۔ add-2317

9۔ تہران کے مجلس سنا قومی آمبلی میں ایک نسخہ محفوظ ہے اس کا نمبر 3871/10 ہے اور یہ نسخہ مجموعے کا دسواں نسخہ ہے۔

10۔ کتابخانہ بلوشہ (نیشنل لائبریری) پیرس فرانس میں ایک نسخہ نمبر P-39 کے تحت محفوظ ہے۔

11۔ دانشکدہ ادبیات تہران میں ایک نسخہ شمارہ نمبر 66 ذخیرہ امام جمعہ کے تحت محفوظ ہے۔

12۔ کتابخانہ رضا رامپور انڈیا میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

13۔ خانقاہ قادریہ اسلام پور نالندہ انڈیا میں ایک نسخہ موجود ہے۔

14۔ ریسرچ لائبریری سری نگر انڈیا میں اس کے چار نسخے زیر نمبر 1066، 1979، 1548 اور 1600 محفوظ ہیں جو مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے حصے ہیں۔

مطبوعہ نسخے

یہ کتاب اب تک ۳ بار شائع ہوئی ہے۔

1۔ 1995ء میں آستان قدس رضوی کے مجلّہ مجموعہ رسائل فارسی دفتر چہارم میں ممتاز افغان محقق نجیب مائل ھروی کی تصحیح کے ساتھ مقدمہ 3+63=66 صفحہ اس اشاعت میں نجیب مائل ھروی نے کتابخانہ ملک تہران میں موجود تین نسخوں سے مدد لی ہے۔

2۔ 1995ء ہی میں راقم السطور کی تصحیح و تحشیہ کے ساتھ پاکستان کے ممتاز جریدے اقبالیات فارسی لاہور میں شائع ہوا جو مقدمہ 1+متن واختلاف نسخ 40=41 صفحات پر مشتمل ہے راقم نے اس نسخہ صحیحہ میں برات لائبریری چہلو (راقم کی ذاتی لائبریری) کے دو نسخوں اور قومی عجائب گھر کراچی کے نسخے سے استفادہ کیا ہے۔

-3 2006ء میں اس کا اردو ترجمہ ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چہلو کی جانب سے شائع ہوا۔

اوپر ہم نے پاکستان میں موجود 7 اور بیرون پاکستان موجود 34 عالمی اور 3 مختلف مطبوعہ کل 34 نسخوں کا مختصر تعارف پیش کیا ہے ان 34 نسخوں کی موجودگی اس بات کی غماز ہے کہ یہ کتاب اہل علم و معرفت کے ہاں بڑی مقبول ہے۔

اب مجموعہ رسائل شاہ ہمدان کے ساتھ چوتھی بار شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وصلوۃ

بے حد حمد وثناء اس حکیم کے لئے ہے جس نے تریاقِ توبہ کے حقیقی آثار کو معصیت کی زہریلی بیماریوں کی شفا کا ذریعہ بنایا۔ اس کریم کے لئے ہے جس نے وادیٔ غفلت کے پیاسوں کو اپنے فضل اور کرم سے رحمت اور رضا کے چشمۂ حیوان پر پہنچایا۔ اس رحیم کے لئے ہے جس نے کمال مہربانی سے حجاب کی ہلاکت میں گرفتار لوگوں کی گردن سے بھاری طوق کو ہٹایا۔ اس حلیم کے لئے ہے، جس نے شرمناک افعال اور بُرے اقوال کے مرتکب ہزاروں جفا کار، بدکردار اور وقت کے بدبخت لوگوں کو ایک ہی ندامت کی آہ پر بخش دیا۔

بے حد درود اور بے حساب سلام ہو بارگاہ نبوت کے شہنشاہ، آسمان رسالت کے آفتاب، انبیا کے سردار، اصفیاء کے بزرگوار، محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اولاد پر جو جملہ اولیا کے سردار ہیں اور اصحاب کرام پر جو طریق ہدایت کے ستارے ہیں۔

انسان، فرشتہ اور شیطان کا کام

امابعد نفس کی باگ کو راہ جفا سے موڑنے اور بساط وفاء کی طرف کرنے کا دوسرا نام توبہ ہے جو طالبان راہ کی منزل، صادقوں کا سرمایہ اور باسعادت سالکوں کے لئے اسرار ورموز کے دروازوں کی کنجی ہے نیز بھلائی کی غرض سے ''مجرد'' ہونا فرشتوں کا طریقہ ہے۔ بُرائی کرنے پر آمادہ رہنا شیطان کا کام اور بُرائیوں کی گزرگاہ سے نیکوں کی منزل کی طرف رجوع کرنا جوانمردوں کا شیوہ ہے پس ہر آدمی کا فعل اس نسبت سے:

وَ عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَھَدٰی (طٰہٰ:۱۲۲-۱۲۱)	آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بھٹک گئے پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ کو قبول فرمایا اور اپنا برگزیدہ بنایا

یہاں آدم وآدمیت کی نسبت پر دلالت کرتا ہے مگر گناہ پر اصرار کرنے والوں کی نسبت:

اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الاعراف:۳۰)	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا

کے تحت شیطان پرستوں کے ساتھ ہے۔

لیکن نوع ملائکہ کے ساتھ انسان کی نسبت کا درست ہونا ذرا مشکل ہے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت میں گونا

Marfat.com

گون اضداد موجود ہیں اس کی فطرت میں اصول خیر و شر ملے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ انسانی جوہر کا شیطان کے ناپاک آثار سے آزاد ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آتش ندامت یا آتش جہنم میں سے کسی ایک مشکل میں نہ گھلایا جائے۔ پس ان دونوں میں سے آسان ترین آگ کا اختیار کرنا اور سختی کے مقابلے میں آسان راستے کا انتخاب کرنا اخیار کا طریقہ اور ابرار کا پسندیدہ قاعدہ ہے۔

وجہ تالیف

ایک مدت سے یہ ضعیف توبہ سے متعلق بعض حقائق کے معانی عام کرنے کا ارادہ رکھتا تھا یہاں تک کہ میرے ایک عزیز جو حسن اعتقاد میں معروف اور مکارم اخلاق میں موصوف ہیں، کی درخواست پر میں اس مقصد (کتاب کی تصنیف) میں مصروف ہوا ہوں۔ اس معنی کی ''حقیقت'' انشاءاللہ تعالیٰ چار ابوب میں مذکور ہوگی۔ باب اول حقیقت توبہ اور ہر حال میں اس کے وجوب کے بیان میں۔ باب دوم ان گناہوں کے بیان میں ہے جن پر توبہ واجب ہے۔ اور اقسام گناہ صغیرہ و کبیرہ کے بیان میں۔ باب سوم شرائط توبہ، تکفیر گناہان اور تدارک مظالم میں۔ باب چہارم تائب کو توبہ کی طرف مائل کرنے کا بیان اور اصرار کا سدباب میں۔

اس کتاب کو'' **مرات التائبین** '' کا نام دیا گیا ہے کیونکہ یہ محقق اور باطل پرست کی حالت کا آئینہ ہے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ افکار کے ادراک اور اسرار و معارف کو شبہات کی آلودگی اور ریا کی آفت سے محفوظ و مامون رکھے اور اس کے پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو قبولیت کے شرف اور وصل کی سعادت سے نوازے: **بمنه و کرمه انه قریب مجیب**''

☆☆☆

Marfat.com

باب اول

حقیقت توبہ اور ہر وقت اس کے واجب ہونے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور: ۳۱)	اے ایمان والو! تم سب اللہ کی جانب توبہ (رجوع) کرو تا کہ تم فلاح پاؤ

حقیقت و ماہیتِ توبہ

اے عزیز! جان لو کہ توبہ تین چیزوں یعنی علم، حال اور عمل پر مشتمل معنی سے عبارت ہے۔ لیکن علم گناہ کی ہیبت اور بزرگی کے جاننے کا نام ہے یہ اس طرح کہ محب اور محبوب کے درمیان گناہ حجاب بنتا ہے اور وہ بندے کو اپنے مقصد تک، جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، پہنچنے نہیں دیتا اور یہی حجاب طالب کو مطلوب سے باز رکھنے کا موجب بنتا ہے۔

جب گناہ کی معرفت یقینی طور پر غالب اور ثابت ہو جائے تو محبوب کا دل مطلوب کے نہ ملنے پر افسوس کرے گا کیونکہ دل کی یہ خاصیت ہے کہ جب اسے اپنے مطلوب کے نہ ملنے کا علم ہوتا ہے تو افسوس کرتا ہے جب اسے پتہ چلے کہ مطلوب اس کی اپنی بداعمالی کی وجہ سے فوت ہوا ہے تو وہ اپنے کیے پر اور بھی زیادہ افسوس کرے گا۔ افسوس کو ''ندامت'' کہتے ہیں۔

اس غور و فکر کو جس نے افسوس اور ندامت کے اظہار پر اسے مجبور کیا تھا ''حال'' کہتے ہیں۔ اس حال کو تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے کیونکہ حال میں فعل گناہ ''ترک'' کرنے کی طرف جس سے مطلوب فوت ہوا تھا، مائل کرتا ہے۔ لیکن استقبال کے ساتھ تعلق عمر بھر کے لئے گناہ کے ترک کرنے پر کرنے والا بھرپور ''عزم'' ہے جو محبوب و مطلوب کھو دینے کا سبب بنا تھا۔ اما ماضی کے ساتھ تعلق سعادت قضاو قدر کے اسباب سے ''تلافی مافات'' کرنا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ اس نیک بختی کی کنجی ہی علم ہے۔ جس کو اہل تحقیق یمان و یقین کہتے ہیں اور ایمان اس بات کی تصدیق سے عبارت ہے کہ گناہ ایمان کے لئے زہر قاتل ہے اور

Marfat.com

یقین شک کو مٹا کر طالب کے دل پر نور یقین کے غلبے کے ساتھ اس تصدیق کی تاکید کرنے سے عبارت ہے یقین کے پتھر اور ایمان کے چقماق کی رگڑ سے ندامت کی چنگاری پیدا ہوتی ہے ندامت و تاسف کی آگ کی روشنی میں تائب محبوب و مطلوب کے کھونے اور محروم رہ جانے کو دیکھ لیتا ہے تو غور و فکر کرنے پر مجبور ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ حقیقت توبہ ندامت اور اسکا مقدمہ علم ہے اور مذموم افعال کا ترک کرنا جو مطلوب کے کھو جانے کا اصل سبب ہے اس کا نتیجہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ — توبہ ندامت کا نام ہے

اسی معنی کی طرف اشارہ ہے۔ اہل تحقیق نے کہا ہے کہ ''توبہ گذشتہ خطاؤں کو چھوڑنے کا نام ہے'' یہ بھی اس معنی کی طرف اشارہ ہے۔

وجوب توبہ

وجوب توبہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے واضح طور پر ثابت ہے۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا (التوبۃ:۲۸۔) اَیْ خَالِصًا عَنِ الشَّوَائِبِ)	اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ نصوح کرو (یعنی ہر آلودگی اور الائش سے پاک توبہ)

توبہ اللہ کا محبوب عمل:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (البقرۃ:۲۲۲)	بلا شبہ اللہ تعالی توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''اللہ تعالی اس مومن بندے سے خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری کو کسی خطرناک جگہ پر باندھ دیتا ہے۔ جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدھا ہوا ہے وہ شخص اپنا سر زمین پر رکھ کر سو جاتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو سواری غائب پاتا ہے وہ بہت کچھ تلاش کرتا ہے مگر بے سود یہاں تک کہ اس پر پیاس اور بھوک کا غلبہ ہوتا ہے اور نامیدی کی حالت میں اللہ سے دعا کرتا ہے۔ کہ ''اے اللہ مجھے اس

Marfat.com

جگہ دوبارہ پہنچادے جہاں میں پہلے تھا تاکہ میں اپنی موت تک
سویا رہوں'' پس وہ اپنا سر بازو پر رکھ لیتا ہے تاکہ وہ آسانی سے
مرجائے مگر تھوڑی دیر بعد بیدار ہوتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس کی
سواری اس کے سامنے کھڑی ہے جس پر کھانے پینے کا سامان
لدا ہوا ہے وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تو بہ کرنے والے
مومن سے اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا آدمی ایسی حالت
میں اپنا سامان اور سواری پا کر خوش ہوتا ہے''۔

اس باب میں آیات، احادیث بہت زیادہ وارد ہوئے ہیں لیکن طالب حق کے دل کو نور سے معمور کرنے اور حقیقت کے اظہار کے لئے یہی کافی ہیں۔

راہ سلوک کے دو گروہ:

اس راہ سلوک پر چلنے والوں کے دو (گروہ) قسمیں ہیں۔

اول اہل استدلال۔

دوم اہل استبصار۔

اول اہل استدلال۔

طالب دلیل، صاحب سیر (چلنے والے کی مانند) ہوتا ہے جبکہ سابق بصیر اہل طیر (اڑنے والے کی طرح) ہوتا ہے۔ استدلال پسند سایر کا سیر مجبور ہوتا ہے کہ وہ تقلید کے دشوار گزار راستوں کو طے کرے لہذا وہ ہمیشہ ہر قدم پر مضبوط عقلی و نقلی دلائل کا محتاج رہتا ہے ان میں سے بیشتر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب متضاد دلائل سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ حیران و سرگردان ہو کر رہ جاتے ہیں اور یہی وجہ ان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے لہذا اس قوم کی سیر (روحانی ترقی) لمبے لمبے عرصے میں مختصر اور کم ہوتی ہے۔

دوم اہل استبصار۔

یہ آفتاب فضل و عنایت اور جذبات و ہدایت کے چنے ہوئے لوگ ہیں نیز جن کے دل اللہ کے نور سے منور و روشن ہوتے ہیں جو معمولی سے اشارے سے راہ ہدایت پاتے ہیں جن کے سینوں پر آفتاب ہدایت و بصیریت چمکے ہوئے ہیں۔ جن کے دل کے شیشے، عرفان کے چراغ اور یقین کے دیئے سے روشن ہوتے ہیں۔ گویا:

Marfat.com

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ (النور:۳۵)	عنقریب اس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے گا یہ نورعلی نور ہے اللہ روشنی کی طرف جس کو چاہے راستہ دیتا ہے

اس قوم کی پرواز واڑان اس سے بھی بلند ہے وہ ہروقت دلیل منقول کے محتاج نہیں رہتے کیونکہ یہ لوگ توبہ کے وجوب' معانی، حقیقت' ضرورت اور اس کے ثمرات کا نور بصیرت سے مشاہدہ کر چکے ہوتے ہیں اور جان چکے ہوتے ہیں کہ وجوب توبہ کا مطلب، سعادت ابدی کا حصول، ہلاکت سرمدی سے نجات اور دار البقا میں لقاء اللہ کی حقیقی سعادت سے فیضیاب ہونا ہے۔

اہل استدلال کی محرومی کا سبب

حقیقی معنوں میں بدبخت وہ ہے جو اس سعادت سے محروم اور بُعد ومحرومی کی آگ کی پستیوں میں مقید ہوکر رہ جائے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ اس سعادت سے محروم محض ان وجوہات کی بناء پر رہتا ہے۔

(۱) ظلمت دنیا جو عالم فانی بھی ہے، کے مال ومتاع سے بہت زیادہ انس ومحبت۔

(۲) شہوات وخواہشات کی پیروی۔

(۳) ممنوعات کا ارتکاب۔

پس قرب الٰہی کے مقام تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ دل کو ہر قسم کی خباثتوں اور مصنوعی غرور وتکبر سے پاک وصاف رکھے کیونکہ پردۂ غفلت بہت سے لوگوں کو ان حقائق کے مشاہدے سے محروم رکھے ہوئے ہے۔ اس علم کا حصول جو توبہ کی بنیاد ہے اس غفلت کی تاریکی کو زائل کرنے کا بڑا ذریعہ ہے اور آدمی خود اس حقیقت کے ظہور کا محل ومرکز ہے اور علم، ارادت، ندامت، قدرت، اختیار، اور فعل سب کے سب مخلوق ہیں:

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الصافات:۹۶)	اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو اور تمہارے افعال کو پیدا کیا ہے

لیکن ان تمام آثار کا مظہر انسان کا آئینۂ وجود ہے اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ جب وہ کسی کو اپنی حکمت کے مطابق پیدا کرتا ہے، اسے لذیذ کھانے مہیا کرتا ہے اور کھانے کی اشتہاء سے معدے کو آراستہ کرتا ہے اور آفتاب علم سے دل کے افق کو منور کرتا ہے تاکہ وہ اس کی مدد سے جان لے کہ کھانے صرف بھوک کی آگ کو بجھانے کا سامان ہے لہذا وہ طبیعت کے اختلاف کو بدن کی بھلائی کے واسطے رکھتا ہے تاکہ وہ غور وفکر کے ذریعے نفع ونقصان اور موانع کے حقیقی آثار کو قاضی علم کے حضور ثابت (پیش) کر سکے جب علم موانع نہ ہونے کا حکم دیتا ہے تو ارادت قدرت کا سبب بنتا ہے اور وہ اس کھانے کو کھالیتا ہے۔

Marfat.com

اس ارادت کو جو مختلف طبیعتوں اور قوت شہوت سے ظاہر ہوتی ہے اسے اختیار کہتے ہیں اور اختیار کھانے کی طرف ہاتھ کی حرکت کا باعث بنتا ہے اور حرکت کے بعد فعل کا ظہور لازمی امر ہے اور یہ حقیقتیں بعض بعض سے مرتب ہوتی رہتی ہیں چنانچہ ظہور فعل حرکت پر موقوف ہے اور حرکت قدرت پر، قدرت ارادہ پر، ارادہ علم پر، علم القائے ملک پر، اور القائے ملک حکم مشیت پر موقوف ہے لہذا عالم حسی شہودی میں کوئی بھی فعل یا حرکت ان شرائط یا اسباب کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہوسکتا۔

جب حقیقت فعل ظاہر ہوتی ہے ان حقائق کے آثار واسرار کے مشاہدے سے عالم شہادت اور وادیٔ غفلت کے رہنے والے حیران رہ جاتے ہیں بعض ظہور فعل کو جبر محض سے تعبیر کرتے ہیں، بعض اسے اختراع صرف کہتے ہیں اور بعض کسب۔ مگر ارباب قلوب اور صحاب کشف وشہود اس قسم کے مختلف فیہ مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے تاہم بصیرت وعرفان کے نور کے ذریعے:

يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ (التوبۃ:۱۴) اللہ تمہیں تمہارے ہاتھوں معذب کرتا ہے

کے اسرار ورموز، قضا وقدر کی تختیوں پر مطالعہ کرتے ہیں اور پردۂ غیب اور عالم ملکوت کے پیچھے سے:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:۱۷)	آپ نے رمی (خاک اڑانا، کنکریا مارنا) نہیں فرمایا بلکہ ہم نے ہی رمی کیا ہے۔

کی آواز دل کے کان سے سنتے ہیں۔

وجوب توبہ بلا تاخیر

اے عزیز! جب توبہ کا وجوب ثابت ہوا تو آگاہ ہو کہ توبہ بلا تاخیر کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہلاکت کا سبب بنتی ہے اور اسباب ہلاکت کا قلع قمع کرنا فی الفور ضروری ہے۔ اسباب ہلاکت کا ترک نہ کرنا اس کے عدم علم یا کم علم کی دلیل ہے یہی وجہ ہے کہ رسول مقبول نے:

لَا يَزْنِیْ زَانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ (حدیث نبوی)	جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا

اسی لئے فرمایا تھا نہ کہ اس واسطے کہ فعل زانی مطلق ایمان کے منافی ہے بلکہ اس سے مراد زانی کے علم کی نفی ہے کہ زنا اللہ تعالیٰ سے دوری اور اس کے فضل وکرم سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔

گناہ ایمان کے لئے زہر قاتل

یہ ایسا ہی ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ میں زہر ہے طبیب (ڈاکٹر) اسے کہتا ہے کہ یہ زہر قاتل ہے مگر اس

Marfat.com

کے باوجود وہ اسے کھالیتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ طبیب کے وجود سے بے خبر ہے بلکہ اس کے وجود کا مشاہدہ کررہا ہے اور اس پراسے یقین بھی ہے مگر وہ اس بات کو دل سے نہیں مانتا کہ "یہ زہر قاتل ہے" کیونکہ اگر اسے زہر قاتل ہونے کا قطعی یقین ہوتا تو ہرگز نہ کھاتا۔ اسی سے سمجھ لو کہ گناہ ایمان کے لئے نقصان کا سبب ہے اور ایمان کے ستر (۷۰) سے زائد شعبے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ کلمہ توحید کا اقرار اور ادنیٰ راستے سے رکاوٹ کا دور کرنا ہے۔ چنانچہ درج ذیل الفاظِ حدیث اس بات پر گواہ ہے کہ:

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً اَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَدْنٰیھَا	ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ادنی
اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ (حدیث نبوی)	راستے سے موذی چیز کا ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کے ان شعبوں میں سے ایک ہے

اہل حق کے نزدیک دنیا و آخرت کی تمام خواہشیں اللہ کی راہ میں خس و خاشاک اور رکاوٹ ہیں جب تک طالب صادق اللہ کی راہ میں سے انہیں تجرید و تفرید کے جھاڑو کے ذریعے صاف نہیں کرتا قربت کی بساط پر قدم ہمت نہیں رکھ سکتا۔

ایمان کی ایک تمثیل:

اے عزیز! ایمان کامل صحیح المزاج اور سالم الاعضاء انسان کی طرح ہے جو آدمی کی اصل روح ہے اور ایمان کی اصل توحید ہے اور باقی ایمان کے تمام درجے انسان کے اعضاء و جوارح کی مانند ہیں جو شخص مراتب ایمان میں سے صرف کلمۂ شہادت پر قناعت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس کی آنکھیں نکال لی گئی ہیں۔ ہاتھ، پاؤں، کان، زبان اور دوسرے اعضاء کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس کا یہ حال ہو وہ جلد ہی قید حیات سے آزاد ہو جائے گا اسی طرح جو شخص اکتساب سعادت ابدی کے لئے کلمۂ شہادت پر قناعت کرے، نفس امارہ کی لگام کو میدان مخالفات میں کھلا چھوڑ دے اوامر الٰہی کی پابندی کرنے، نواہی سے اجتناب کرنے اور اعمال صالحہ کی بجالانے میں سستی و کوتاہی کرے عنقریب اس کا شجرۂ ایمان اجل کے جھونکے سے اکھڑ جائے گا اور جو ایمان زمین دل میں قوت یقین سے جم نہ گیا ہو اور اس کی رگوں کی شاخیں مختلف اعمال صالحہ میں پھیل نہ گئی ہوں اور عرصہ دراز تک طاعات کے پانی سے آب پاشی نہ کی گئی ہوں ملک الموت کے ظہور اور اس کی دہشت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

بدبختوں کا ایمان

بد بخت غافل لوگ جو تقدیر کا بہانہ بناتے ہیں اور مخالفات کے خطرناک میدان میں خواہشات کا گھوڑا دوڑاتے رہتے ہیں اپنے ایمان کو اکابر دین اور صدیقین کی ایمان کے برابر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کا ایمان:

اس کدو کی بیل کی مانند ہے جو صنوبر کے درخت پر چڑھ کر اس کی شاخوں کو لپیٹ دے اور کہے کہ "میں بھی تم جیسا درخت ہوں بلکہ قوت اور تیزی میں تم سے بڑھ کر ہوں کیونکہ تم برسوں کے بعد اتنا بڑھ سکے ہو جبکہ میں چند دنوں میں تم سے بھی بڑی ہو گئی ہوں اور میں نے تمہاری تمام شاخوں کو باندھ کر رکھ دیا ہے اس کے جواب میں صنوبر کا درخت کہتا ہیکہ" بہت خوب! ابھی باد خزاں چلنے دو تمہاری اصل اور فرع کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی اور خس و خاشاک کی مانند تمہیں بکھیر دے گی اس وقت تم اپنی چالاکی اور تیزی کو جان لو گی اور اپنے غرور و نخوت کو مشاہدہ کر لو گی میرے ساتھ مل جل کر رہنے کا فائدہ دیکھ لو گی"۔

گناہ اور اس کا اثرِ بد

اے عزیز! گناہ کا ایمان میں سرایت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مضر غذا کھانے سے کسی جسم میں اخلاط ردیہ اور مہلک امراض کے مادے جمع ہوتے ہیں آدمی انہیں شوق سے کھاتے رہتے ہیں مگر اس کے انجام سے بے خبر رہتے ہیں یہاں تک جب طبیعت بالکل بگڑ جاتی ہے اور بیمار ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ پر اصرار کرنے والے کی مثال ہے۔

بہت سے حکیم و دانا بھی غلطی سے زہر پی سکتے ہیں مگر جب وہ اس سے آگاہ ہوتے ہیں تو اس کو جلد از جلد معدے سے قے، الٹی، دست یا اور کسی طریقے سے لازماً خارج کرتے ہیں اور اگر اس کو دور کرنے کے اسباب ناپید ہوں تو اس کا نقصان اس سے کم نہیں ہوگا کہ کھانے والا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ زہر اس کی شہادت کا باعث بنے جو سعادت ابدی ہے پس وہ شخص جو یہ زہر کھاتا ہے گناہ کے ارتکاب کرنے سے افضل ہے کیونکہ وہ مہلت کے دنوں میں تلافی مافات کر سکتا ہے جبکہ گنہگار تلافی مافات نہیں کرتا اور گناہ صغیرہ بیماری کے مادوں کی طرح جمع ہوتا رہتا ہے اور کبیرہ بن جاتا ہے گناہ کبیرہ کا زہر روح ایمان میں تحلیل ہوتا رہتا ہے

Marfat.com

آخر کار جہنم کے ہمیشگی کے عذاب میں پہنچا دیتا ہے ابدی ہلاکت اور سرمدی خسارے میں گرفتار کرا دیتا ہے اس وقت ناصحوں کی نصیحت اور واعظوں کا وعظ اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔:

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ (یٰس:۸)	ہم نے انکی گردنوں میں ٹھوڑی تک طوق ڈال رکھے ہیں پھر بھی وہ غرور ونخوت سے سر اٹھاتے ہیں

بدبختی ونحوست کی مہر ان کی جبینِ قسمت پر لگ جاتی ہے۔

اے عزیز! یہ نہ سمجھنا کہ اس آیت کا حکم کافر اور منافق کے ساتھ مخصوص ہے بلکہ حسن خاتمہ ایمان کامل کے ساتھ اس طرح مشروط ہے جس طرح انسان کے زندگی اعضاء وجوارح کی سلامتی کے ساتھ مشروط ہے چنانچہ قانون حکمت میں یہ طے شدہ امر ہے کہ فرع کا وجود اصل کے ساتھ قائم رہتا ہے اور اصل کی بقاء فرع کے ساتھ اور فرع انسان کی اعضاء وجوارح کی طرح ہے اگر یہ سب ختم ہو جائیں تو اصل روح کا باقی رہنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے اور ہلاکت پر منتج ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اصل ایمان توحید ہے اور انواع طاعات اور اقسام مخالفات کے تحت ایمان کی فرع کے ستر سے زائد شاخیں ہیں اور لفظ حدیث:

لَا یَزْنِیْ زَانِیٌ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ (حدیث نبوی)	مومن جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا

اس بات پر دلیل ہے کہ حقائق مراتب ایمان جو اعمال صالحہ ہی ہے جو کوئی زندگی میں اس سے دور اور محجوب ہو، اجل اور سکرات الموت کی سختی کے وقت بھی (اصل ایمان) سے محجوب رہتا ہے۔

جب معلوم ہوا حقیقت ایمان علم ہے ہر وہ علم جو ایمان کا سبب نہیں بنتا اس کا نہ ہونا بہتر ہے کیونکہ علم قیامت کے دن عالم ومحقق پر حجت قائم کرے گا۔ چنانچہ حدیث نبوی میں نص صریح آیا ہے کہ:

"عالم فاجر کو جاہل فاجر سے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔"

بعض گناہ موجب سلب ایمان:

حدیث شریف میں ہے کہ:

''بعض گناہ ایسے ہیں جن کے ارتکاب کی سزا سلب ایمان ہے۔''

جب یہ بات معلوم ہوگئی اب جان لے کہ علم کی حقیقت ہر وقت اور ہر حالت میں بڑے بڑے احکامات اور شاندار لمحات کے مطابق دلوں کی تختیوں پر تازہ ہوتی رہتی ہے اور حق کو باطل کی خباثتوں سے ممیز کرتی ہے اس کی روشنی میں ان کاموں سے رجوع کرنا، جو شیاطین کے محبوب اور اللہ تعالیٰ کے مردود ہیں، ہر مکلف عاقل پر واجب ہے کمال

Marfat.com

عقل کا ظہور بشری قوتوں کے کمال کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے شہوت غضب لالچ، تکبر، بخل، عجب اور ریا وغیرہ جب تک یہ مذموم صفات جو شیطان کے پھندے اور مکر وفریب کے جال ہیں مخلوق کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں نہیں لیتا صحرائے دل پر مشرق غیب سے نور آفتاب عقل پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع نہیں ہوتا ظہورِ انوارِ عقل کے تین حالتوں میں تین مرتبے ہیں۔

ا۔ اولاً اس کے آثار کی تیز تر چمک سات سال بعد ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس کے اصول وقواعد بلوغ کے بعد مکمل ہوتے ہیں اور اس کا کمال تصرف چالیس سال بعد ظاہر ہوتا ہے، نفسانی شہوات اور مذموم صفات جو لشکر شیطان ہیں تربیت بدن کی مصلحت کے تحت جو نور عقل کی سواری ہے، اپنی نشو ونما کے آغاز میں ہی نفس انسانی کا ساتھی بن جاتی ہیں، ان کا تصرف مملکت بدن کے اطراف میں جاری وساری رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً ان کے احکام نافذ ہوتے ہیں اور دل جو احکام عقل کی سلطنت کا مرکز ہے، شہوات نفسانی کے آثار تصرفات سے الفت پاتا ہے اور آئے دن شیطان کے جھوٹے وعدوں اور مطالبوں سے مانوس ہو جاتا ہے اب مالوفات طبیعی اور شہوات نفسانی سے الگ ہونا اس کے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے انوار عقل کی روشنی جو اللہ کا لشکر ہے، اس لئے ظاہر ہوتی ہے تا کہ مملکت انسان کو لشکر شیطان اور خواہشات کے تصرف سے آہستہ آہستہ بچایا جائے جو دشمن حق ہے اس راستے سے جس کی علامت راہِ شہوت اور اس کا راہی شیطان ہے، بنی آدم کو دور رکھا جائے اور اس کو اس راستے پر لگائے جس کی علامت اور نشان علم ومعرفت اور نگہبان توفیقِ الٰہی ہے اگر مشیت وامداد الٰہی کی کسی کو توفیق ہوئی تو طبیعت کی لگام راہِ مخالفت سے موڑ لے گا اور عذاب کے خوف اطاعت وعبادت کی راہ پر لائے گا ورنہ اس پر خواہشات کا لشکر غالب آئے گا اور مملکت جسم انسانی شیطان کے تصرف میں رہ جائے گا اور اس کو گمراہ کرنے کے احکامات اس کے اطراف واکناف میں جاری وساری رہیں گے۔

مشیت الٰہی اور ارتکاب گناہ

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب بھی کوئی شخص انبیاء، اولیاء اور اشقیاء میں سے صحرائے عدم سے وجود میں آتا ہے اس شخص پر سب سے پہلے لشکر شیطان کا تصرف ہوتا ہے جو شہوت اور غفلت سے عبارت ہے اور یہی دونوں تمام صفات مذمومہ اور اخلاقِ مردودہ کا منبع ہیں پھر اللہ تعالیٰ کا فضل وعنایت جس کسی کی دستگیری کرتا ہے تو وہ ان ہلاکت خیز صفات کے گھٹا ٹوپ اندھیروں اور تاریکیوں سے نکالنے کے لئے علم وایمان اور توبہ نصوح کی روشنی، عالم عرفان اور یقین کی وسعتوں سے طلوع کرتا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ: ۲۵۷)	اللہ اہل ایمان کا دوست ہے وہ انہیں ظلمت سے نور کی طرف راہ دیتا ہے۔

Marfat.com

ہر شخص کی محرومی کا سبب اپنے آپ پر بے جا اعتبار اور غیر ضروری اعتماد کرنا ہے جو کہ عین تقصیر ہے۔ پس ہر ایک فرد پر واجب ہے کہ جس کسی نے کفر و ضلالت کی تاریکی میں نشو و نما پائی ہو وہ ان سے توبہ کرے اگر غافل مسلمانوں کے درمیان غفلت کی زندگی گزاری ہو اس سے رجوع کرے اور احکام اسلام کی حقیقت اور ایمان کی معرفت کو سوچنے ، سمجھنے اور سمجھانے کا اہتمام کرے توبہ کے سلسلے میں سب سے زیادہ مشکل کام عادات رسمی اور محبوبات نفسی کی راہ سے عنان نفسی کا موڑنا ہے۔

توبہ سے کوئی بے نیاز نہیں

آ گاہ رہے کہ کوئی بھی آدمی کسی بھی وقت توبہ سے بے نیاز نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کی بھول چوک اور عام لوگوں کی توبہ کے بارے میں قرآن حکیم میں خبر دی ہے۔ نیز رسول اللہ نے فرمایا ہے:

اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فِیْ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ	میرے دل پر دنیا کا خیال گزرتا ہے اور میں اللہ سے ۷۰ بار استغفار کرتا ہوں

نبی کامل ہوتے ہوئے رسول اکرام کا جب یہ حال تھا تو ذرا دیکھئے کہ کسی دوسرے کا کیا حال ہوگا؟ پس جس کی خلقت ہی ایسی ہوئی ہے کہ ان کا کوئی بھی وقت معصیت سے خالی نہیں گزرتا الا ماشاء اللہ خواہ وہ اعضاء و جوارح کے ذریعے خواہ دل کے ذریعے خواہ مختلف خیالات کے ذریعے غفلت کی بناء پر ذکر حق سے روگردان اور مانع ہیں اور یہ ذات وصفات اور افعال خداوندی کے علم میں قصور کی علامت ہے یہ سب کے سب صفات نفس کے ظہور کی نشانیاں ہیں اور ان سے توبہ کرنا واجب ہے۔

کسب کمال واجب کیسے؟

اگر کوئی کہے کہ معنی مذکور یعنی انسان کے دل کا اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے غافل رہنا نقصان ہے حال نقص سے کمال کی طرف کسب کرنا کمال ہے اور کسب کمال فضائل میں سے ہے نہ کہ واجب میں سے۔ لہذا اس کو واجب کس طرح کہا جا سکتا ہے۔؟

جواب: اے عزیز! جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہے کہ اس نے کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جس میں کوئی نہ کوئی خاصیت پوشیدہ نہ رکھی ہو۔ معصیت اور شہوات کی خاصیت دل کا سیاہ کرنا ہے جبکہ انوار طاعات وعبادات کی خاصیت اس کو روشن کرنا اور چمکانا ہے اور عالم جبروت وملکوت اسرار کا آئینہ ہیں چنانچہ جس طرح آدمی کا اثر نفس شیشے کو تاریک بنا دیتا ہے اسی طرح متابعت شہوت اور ارتکاب معصیت دل کے آئینے کو ظلمت معنوی سے تاریک کر دیتی ہے لہذا جب طالب حق کسی معصیت کے ارتکاب کے بعد طاعت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کا اثر

Marfat.com

معصیت کو دل کے آئینے سے مٹا دیتا ہے۔:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (ھود:۱۱۴)	بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کرتی ہیں۔

توبہ بھی طاعت وعبادت میں شامل ہے طاعات کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا ہے۔:

اِتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا	گناہ کے فوراً بعد نیکی کر کے گناہ کے اثر کو مٹادو۔

اگر خدانخواستہ تجدید توبہ سے غافل رہے اور شہوت و معصیت کے آثار دل کے آئینے پر مسلسل جمع ہوتا رہے تو ایک عرصہ بعد آئینے کی روشن اور شفاف سطح سیاہ ہو جائے گی اور طبیعت اس حد کو پہنچے گی کہ وہ اصلاح اور چمکانے کے قابل نہ رہے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے محروم و محجوب لوگوں کی خبر یوں دیتا ہے:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (التطفیف:۱۴)	خبردار ان کے دلوں پر غلط افعال اور ناشائستہ اعمال کی وجہ سے زنگ لگا ہوا ہے۔

اس مقدمے کو معلوم کرنے کے بعد اب جان لو کہ کوئی بھی کسی بھی وقت گناہوں کے آثار کو حسنات کے ذریعے دل کے آئینے سے مٹانے میں مستغنی نہیں ہے اگر توبہ حسنات میں سے ہے یہ ایسے دل کا معاملہ ہے جسے شروع میں روشنی اور صفائی حاصل رہی ہو مگر بعد میں مختلف وجوہات کی بناء پر تاریک ہوا ہو مگر وہ دل، جس کی ابتدائے نشوونما ظلمت و شہوت سے مکدر ہوگئی ہو اور معصیت کی گونج دل میں اثر کر گئی ہو ایسے لوگ شاذ ہی آئینۂ دل کی اصلاح کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے زندگی میں صفائے باطن کی لذت کو کبھی نہیں چکھا اور دل کے آئینے سے اسرار و رموز کے ذوق کا مشاہدہ کبھی نہیں کیا بلکہ یہ لوگ دلی طور پر لذات نفسانی اور مرغوبات جسمانی کے حصول میں مگن رہتے ہیں اور مکر و فریب اور ہیرا پھیری میں مصروف و مشغول رہتے ہیں۔:

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ (النجم:۳۰)	بس انہیں اتنا ہی معلوم ہے۔

اور

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ (الاعراف:۲۳)	اگر اللہ کے ہاں ان کے لئے کچھ بھلائی ہوتی تو ان کی بات (دعا) ضرور سنتا

واجب کی ۳ اقسام

اے عزیز جان لو! واجب کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ قسم اول

پہلی قسم وہ ہے جو شرعی فتوی میں داخل ہے تمام لوگ اس میں برابر کے شریک ہیں اس قسم کے احکامات

Marfat.com

قانون معاش کے نفاذ، ظلم وستم کی روک تھام وغیرہ کے بارے میں ہیں اور جس واجب کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں یعنی تحصیل کمال تو یہ اس قسم کے اعتبار سے واجب نہیں ہے۔

۲۔ قسم دوم

دوسری قسم وہ ہے جو طالب حق کے لئے ناگزیر ہے مثلاً اللہ تعالی کے مقام قرب میں وصول کے اسباب، سبعی اور شیطانی صفات کی پستیوں سے مقامات ملکی کی بلندیوں کی طرف ترقی، اخلاق الٰہی میں رنگ جانا، مقربین اور صدیقین یعنی انبیاء، اولیاء، اتقیاء اور زہاد کے مقامات اطوار دل اور روح کا بدل جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ درجہ توبہ کی تمام شرطیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں اس جماعت پر واجب ہیں اس میں دیر کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے یہ ایسی ہے کہ کہتے ہیں کہ طہارت اس شخص پر واجب ہے جو نفلی نماز پڑھتا ہے مگر اس شخص پر جو فرمانبرداروں کے درجات سے محروم ہے اور نوافل کو چھوڑ دیتا ہے ، واجب نہیں ہے۔ اس واجب کا فائدہ جو عام فتوی میں داخل ہے اصل نجات سے کم نہیں ہے۔ لیکن ارباب شہود کے بلند درجات تک رسائی اہل عرفان اور اہل تحقیق کے اسرار سے آشنائی نجات سے بالاتر ہے اور یہ شرائط درجات کے حصول پر موقوف ہے۔

۳۔ قسم سوم

تیسری قسم وہ دائرہ ہے جس میں انبیائے کرام و اولیائے عظام جولانی کرتے ہیں اس کے اصول وقواعد شہوات نفسی کے ترک کرنے اور طبعی لذات کے چھوڑنے پر مبنی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

''حضرت عیسی علیہ السلام ایک دن ایک پتھر پر سر رکھے سوئے ہوئے تھے ابلیس ملعون نظر آیا جو کہہ رہا تھا کہ اے عیسی تو نے لذت دنیا کو ترک کر لیا تھا کیا اب پشیمان ہوا؟ حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا اے ملعون تو نے کیا دیکھا ابلیس نے کہا دیکھئے آپ نے اس پتھر کو آرام کی خاطر سر کے نیچے رکھا ہوا ہے یہ سن کر حضرت عیسی نے پتھر کو دور پھنک دیا''۔

حضرت عیسیؑ کا اس پتھر کا دور پھینک دینا اس آرام سے حقیقی توبہ تھا آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا حضرت عیسیؑ اتنا نہیں جانتے تھے کہ شرعی فتوی کے لحاظ سے اس پتھر کو پھینکنا واجب نہیں ہے:۔

''اسی طرح رسول اللہ نے نیا لباس پہنا نماز میں آپ کی نظر اس پر پڑی نماز کے بعد آپ نے اس لباس کو اس کے مالک کو واپس بھیج دیا اور فرمایا اس نے مجھے نماز میں اپنی طرف مائل کر لیا۔

Marfat.com

"ایک دفعہ آپ کی جوتی کو نیا تسمہ لگایا گیا جب اس پر نظر پڑی
تو نئے تسمے کو اتارنے کا حکم دیا پھر آپ نے اسی پرانے تسمے کو لگا دیا
اور "فرمایا اس پر نظر پڑنے سے میں حق سے کسی قدر پھر جاتا ہوں"

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صاحب شرع نے ایسے مباحات سے کیوں پرہیز کیا؟ حالانکہ تمام شریعت آپ کی وضع کردہ ہے اور انبیائے کرام مخلوق میں سے سب سے زیادہ راہ آخرت کے خطروں کو جاننے والے، راہ حق دیکھنے والے اور غرور کے گھاتوں کے جاننے والے ہیں۔

جب طالب صادق اس قوم کی حالت پر نظر ڈالتا ہے تو وہ اس حقیقت کو دیکھ لیتا ہے کہ توبہ ہر دم واجب ہے اگرچہ نوح علیہ السلام کی عمر ہی کیوں نہ پائے۔

حضرت ابو سلیمان دارانی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ
"عاقل وہ شخص ہے جو اپنی باقی ماندہ زندگی میں گزشتہ زندگی کے
ان لمحوں کی طرف توجہ کرتا ہے جو غفلت میں گزارے ہیں وہ ان
نامناسب لمحوں کا ماتم عمر بھر کرتا ہے"۔

اس شخص کا حال کیا ہوگا جس کی باقی ماندہ زندگی بھی گذشتہ زندگی کی طرح جہالت اور غفلت میں گزر جائے؟

زندگی کے لمحات گراں بہا موتی

اے عزیز! کسی عقلمند آدمی کے پاس ایک بیش قیمت موتی ہے اسے معلوم ہے کہ اس کی قیمت زندگی بھر کی ضرورت پوری کر سکتی ہے لہذا وہ اس کی حفاظت اور دیکھ بھال میں ہر وقت مستعد و چوکنا رہتا ہے اگر اتفاقاً وہ موتی ضائع ہو جائے تو یقیناً وہ شخص اس بات سے غمگین اور پریشان ہو جائے گا اگر اسے یہ بھی علم ہو کہ موتی کا ضیاع اس کی اپنی زندگی کی ہلاکت کا موجب بھی بن جائے گی مثلاً وہ موتی کسی ظالم بادشاہ کی امانت ہو تو یقیناً اسے اور بھی زیادہ افسوس اور غم ہوگا۔ اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ آدمی کی عمر کا ہر ہر لمحہ ایک موتی ہے جن کی کوئی قیمت نہیں وہ اس موتی کی بدولت سعادت ابدی اور بادشاہی سرمدی حاصل کر سکتا ہے اور اسی کے ذریعے دردناک عذاب اور ختم ہونے والے نقصان سے نجات پا سکتا ہے مگر افسوس اس سے زیادہ عمدہ اور گرانقدر چیز دنیا میں کوئی نہیں مگر پھر بھی اس کے یونہی ضائع ہوتے ہوئے بھی آدمی کو فکر و غم اور افسوس و ندامت نہیں ہوتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ عام لوگ خواب غفلت میں مدہوش ہوتے ہیں اور موتی (عمر عزیز) ضائع ہوتا رہتا ہے مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ:

Marfat.com

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَھُوْا (حدیث نبوی)	لوگ خواب میں مدہوش رہتے ہیں جب موت آتی ہے تب وہ چونک پڑتے ہیں

جب موت کے نقارے کی آواز سنائی دیتی ہے تو وہ خواب سے بیدار ہو جاتے ہیں ناپسندیدہ باتوں اور برے اعمال کی زنجیر میں خود کو جکڑے ہوئے پاتے ہیں اور اپنی بے چارگی اور بے بسی کا مشاہدہ کرتے ہیں بارگاہ حق کے مخصوص بندوں کی عظیم الشان حال اور رفیع الشان مراتب کا انہیں انکشاف ہوتا ہے جو انہیں ایک ایک لمحے کی طاعت کے صلے میں حاصل ہوئے ہیں تب غافلوں میں افسوس و ندامت اور یاس وحسرت کی موجیں ٹھاٹھیں مارنے لگتی ہیں اور حیرت وحسرت کی آگ بھڑکنے لگتی ہے ایسے حالات میں اگر دنیا اور اس کی ساری چیزیں انہیں مل جائیں تو وہ اپنی زندگی کے ایک ایک ساعت پر قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے تاکہ وہ ان لمحوں کی کوتاہیوں کی تلافی کر سکیں مگر افسوس ایسا ممکن نہیں ہوتا تاہم وہ یہ کہہ کر فریاد کرنے لگتے ہیں:

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً (السجدہ:۱۲)	اے رب ہماری طرف توجہ فرما ہماری التجا کو سن ہمیں دنیا میں پھر بھیج ہم نیکی کرینگے

آدمی کی دانائی موت کی تیاری

جب یہ معنی محقق ہوا تو جان لو کہ عقلمند آدمی وہ نہیں ہے جو دنیا کے کاموں کو مکر وحیلہ اور ہوشیاری و چالاکی کے ذریعے ٹھیک رکھتا ہے بلکہ حقیقی معنوں میں عاقل و دانا وہ شخص ہے جو موت کے اچانک حملے سے غافل نہیں رہتا زندگی کے باقی ماندہ دنوں کو غنیمت جانتا ہے اور سفر آخرت کی تیاری ہی کو اہم سمجھتا ہے۔

حضرت لقمان کی وصیت:

حضرت لقمان علیہ السلام کے وصایا میں ہے کہ:

''اے بیٹے! توبہ کرنے میں دیر مت کر کیونکہ لشکر اجل نے اپنے حملے سے آج تک کسی کو پہلے آگاہ نہیں کیا ہے،،۔

توبہ کرنے میں تاخیر کرنے والا دو خطروں میں گھرا ہوا ہوتا ہے۔ایک تو یہ کہ ممنوعات کی تکرار اور شہوتوں کی پیروی سے معصیت کی تاریکیاں بڑھتی جاتی ہیں آخر کار کثرت تاریکی کی وجہ سے اصلاح کی گنجائش نہیں رہتی۔دوسرا یہ کہ ہوسکتا ہے کہ مرض موت میں اچانک گرفتار ہو جائے اور تدارک کی فرصت ہی نہ ملے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اہل جہنم کی زیادہ تر فریاد تاخیر کی وجہ سے ہوتی ہے اور اکثر لوگوں

Marfat.com

کی ہلاکت کی وجہ بھی بلاوجہ تاخیر ہے''

گناہوں کی دھول اور خواہشات کی تاریکی، آئینۂ دل پر مکمل اور متواتر جمع ہوتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے احکام نفس کی تعمیل اور خواہشات کے غلبے کے نتیجے میں دل کی صفائی اور اسے چمکانے کا عمل توقف و تاخیر کی بھول بھلیوں میں پڑا رہتا ہے یہاں تک اچانک موت جرم و گناہ آلود زندگی کو آدبوچتی ہے اور اسے گناہوں کے بھاری بوجھ سمیت طوق اور زنجیر میں جکڑ کر ہلاکت کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک دیتی ہے۔

بوقت پیدائش خطاب خداوندی

حدیث نبوی میں مروی ہے کہ:

''اللہ تعالی ہر بندے سے پیدا ہوتے وقت خطاب کرتا ہے کہ:
اے بندے! تمہیں میں صحرائے عدم سے وجود میں لے آیا ہوں
گناہوں کی دھول اور معصیت کی تاریکی سے پاک وصاف کر
دیا ہے۔ ایام عمر (زندگی) جو حصول آخرت کا سرمایہ ہے تمہارے
پاس امانت ہے اور تمہیں گنجینۂ دل کا امین بنایا ہے۔ جو ہمارے
اسرار کا خزانہ ہے خبردار! خیانت کا داغ اپنی پیشانی پر آنے نہ دینا!
ہم سے کیئے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کرنے میں سستی و کوتاہی نہ
کرنا! تاکہ تم دارالسلام کی مجلس میں ہماری لقاء سے محروم نہ رہے
اور محرومی کے حجاب اور خسارے کی عذاب میں گرفتار نہ ہو''۔

اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ	تم ہمارے عہد کو پورا کرو تب ہم بھی تم سے
بِعَهْدِكُمْ (البقرۃ:۴۰)	کیئے گئے وعدے پورے کریں گے۔

توبہ تمام و کامل ہو

اے عزیز! جان لو کہ ارباب بصیرت نور یقین کی مدد سے مشاہدہ کر چکے ہیں کہ جب توبہ کی تمام شرائط (حقوق) پوری طرح ادا کر لئے تو توبہ کی قبولیت کی وجہ سے دل کی سلامتی حاصل ہو جاتی ہے اور آئینۂ دل اللہ تعالی کی ذات وصفات کے اسرار جمال کا پرتو قبول کرنے کے لئے تیار و مستعد ہو جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ تمام دل فطرتاً صحیح اور سلامت ہوتے ہیں مگر بعد میں کسی نہ کسی سبب سے گناہ کی تاریکی اور شہوات و خواہشات کی دھول اس پر چھا جاتی ہے اس طرح دل کی فطری سلامتی ضائع ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

واضح رہے کہ نورِ طاعات، معصیت کی تاریکی کو مٹاتی ہے۔ آتشِ ندامت، شہوات وخواہشات کی دھول کو جلا ڈالتی ہے۔ جس طرح شب کی تاریکی نورِ آفتاب کا مقابلہ نہیں کرسکتی اسی طرح معصیت کی تاریکی بھی نورِ طاعات کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ جس طرح صابن کی تیزی میل کو دھو کر اشیاء کو پاک وصاف کرتی ہے اسی طرح آتشِ ندامت کی حرارت غبارِ شہوات کو آئینۂ دل سے نیست و نابود کردیتی ہے جس طرح کپڑا کمال صفائی پا کر قبول بادشاہ کے لائق بن جاتا ہے اسی طرح ہر وہ دل بھی قبول حق کے لائق بن جاتا ہے جو معصیت کی تاریکی اور غبارِ شہوات سے پاک وصاف ہو جائے۔ درحقیقت ایسا دل ہی فوز وفلاح اور کامیابی وکامرانی کا ضامن ہے کہ:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (الشمس:۱۰)	جس نے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اسے گندہ کیا وہ نامراد رہا

جب آفتاب قبول وادیٔ قلب پر طلوع ہوتا ہے خواہشات کی تاریکی اور مخالفات کی کدورتیں چھٹ جاتی ہیں اور ان کا اثر باقی نہیں رہتا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ (حدیث نبوی)	تائب گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

توبۂ ناتمام نہ ہو

اگر تائب شرائطِ توبہ سے غافل رہے اس کے پورا کرنے سے قاصر رہے اس کی مثال ایسی ہے کہ: زبانی طور پر ایک دھوبی کہتا ہے میں نے کپڑے دھولیے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہے اس کے زبانی دعوے سے کپڑے ہرگز صاف نہ ہوں گے۔ اسی طرح اگر طالب حق روزانہ ہزار ہزار بار استغفر اللہ کا ورد کرتا ہے مگر دل سے اس پر عمل نہ کرے تو جب تک اس کا قول وفعل آتش ندامت کے ساتھ یک جانہ ہوگا دل میں اثر ہرگز نہ کرے گا تاہم اگر یہ بات بھی ریا سے خالی ہو تو انشاء اللہ قیامت کے دن فائدے (ثواب) سے محروم نہیں رہے گا:

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا	کوئی مثقال بھر نیکی کرے وہ روزِ
يَّرَهٗ (الزلزال:۸)	قیامت ضرور اس کا اجر دیکھ لے گا

مغفرت الٰہی توبہ کا فائدہ

صرف یہی نہیں اللہ تعالی نے کافر اور منافق کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَاِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ (الانفال:۳۸)	اگر وہ اپنی بداعمالیوں کو فی الفور ترک کریں تو ہم انکی گزشتہ آلائشیں معاف کریں گے

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ کافر اور منافق کے کئی کئی سالہ کفر و معاصی کو توبہ کرنے پر معاف فرماتا ہے تو خدا پرست مومن اس فضل وکرم کا زیادہ حق دار اور عفو و درگزر کا زیادہ سزاوار ہے۔ منقول ہے کہ:

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے بیس سال تک پوری طرح طاعت کی پھر بیس سال گونا گون گناہ کرتا رہا ایک دن اسنے آئینہ دیکھا جس میں اس کو اپنے محاسن میں چند بال سفید نظر آئے دل میں تشویش کی آگ بھڑک اٹھی اور اسی وقت کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں بیس سال تیری طاعت میں گزار چکا ہوں اب بیس سال کی مدت ہوئی ہے جس میں نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسے نے میرے نفس کی لگام چھین لی ہے اور طاعت کے کنگرے سے حرمان ومخالفات کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں دھکیل دیا ہے میں نہیں جانتا کہ اگر اب بھی میں عنان نفس راہ مخالفات سے موڑ لوں تو خلعت قبول کا سزاوار بن سکوں گا یا نہیں؟ اسی وقت اس نے یہ ندا سنی:

اَحبَبْتَنَا فَاَحبَبْنٰكَ وَ تَرَكْتَنَا فَتَرَكْنٰكَ وَ عَصَيْتَنَا فَاَمْهَلْنٰكَ وَاِنْ رَجَعْتَ اِلَيْنَا قَبِلْنٰكَ (حدیث نبوی)	تم نے ہم سے محبت کی ہم نے بھی تم سے پیار کیا پھر تم نے ہمیں چھوڑ دیا ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا پھر تم ہماری نافرمانی کرنے لگے تو ہم نے تمہیں مہلت دی اب اگر تم ہماری طرف رجوع کرو گے تو ہم بھی تمہیں قبول کریں گے

یعنی تم نے ہماری محبت کا دعویٰ کیا ہم نے بھی تم سے محبت کی شہرت کو آسمان والوں میں پہنچا دیا جب تم نے ہماری درگاہ کو ترک کر دیا ہم نے بھی تمہیں نظر انداز کر دیا اور تمہیں غور وفکر کرنے کے لئے وقت فراہم کیا لہذا اب اگر تم ہماری طرف لوٹ آتے ہو تو ہم تمہیں خلعت توبہ سے نوازیں گے اور تیرا نام اپنے دیوان مقبولاں میں درج کریں گے اور تمہاری محبت کا اعلان روحانیوں کی مجلس میں کریں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرۃ:۲۲۲)	بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

Marfat.com

ایک حکیمانہ تصور

حضرت ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جو دیدہ دل میں خطاونسیان کے پودے لگا رکھتے ہیں آب توبہ سے انہیں سیراب کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ندامت کے شگوفے نکل آتے ہیں حزن وملال کے پھل لگتے ہیں۔ برگ ندامت کے پتوں کی چھاؤں میں گناہوں کے صحیفے نالے کے سُر اور درد کے ترنم سے پڑھتے ہیں۔ جام وفا سے شراب صفا پیتے ہیں۔ لمبی لمبی آزمائش میں صبر کی چادر اپنے اوپر ڈالتے ہیں چونکہ وہ حوادث دنیا کے مکروفریب کا مشاہدہ کر چکے ہیں لہٰذا ان کے دلوں میں فانی نعمتوں کا لطف سرد پڑ چکا ہے پس وہ زمانے کی سختیوں کے انجام پر قدم ہمت رکھ کر دانائی کی کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں۔ ہمت کا بادبان کھول کر عنایت وفضل الٰہی کی ہواؤں کے سہارے امید وبیم کے سمندر میں کشتی رانی کرتے ہیں اور بسلامت ساحل پر اتر آتے ہیں۔ نعمت خداوندی کے چمن میں رحمت پروردگار کے نزول کا مشاہدہ کرتے ہیں اسرار عین الحیات کے فیوض وبرکات سمیٹ کر سری وردی مجلسوں میں حیات ابدی پاتے ہیں۔''

رَزَقَنَا اللّٰهُ عَزَائِمَ اَهْلِ الصِّدْقِ وَاَوْصِلْنَا رِيَاضَ مُعَامَلَاتِ اَهْلِ الْحَقِّ بِمَنِّهٖ وَجُوْدِهٖ	اے اللہ! تیرے فضل وجود کا واسطہ ہمیں اہل صدق کی ہمنشینی عطا فرما اور اہل حق کے معاملات تک ہمیں پہنچا دے

☆☆☆

Marfat.com

باب دوم

موجبات توبہ اور اقسام گناہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ (آل عمران:۱۳۵)	وہ لوگ جب فحش کلام کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے جسم پر خدا کی نافرمانی کر کے ظلم کرتے ہیں پس وہ اپنے گناہوں پر اللہ سے استغفار کرتے ہیں

اے عزیز! جب تم نے معلوم کر لیا کہ توبہ ترک گناہ کا نام ہے کسی چیز کا ترک کرنا اس کی حقیقت معلوم کیے بغیر ناممکن ہے جس طرح توبہ کرنا واجب ہے اسی طرح مقام توبہ تک پہنچانے والی چیزوں کی حقیقت معلوم کرنا بھی واجب ہے جو درحقیقت گناہ ہے۔

گناہ کی تحریک

امر حق کی مخالفت اور غیر امر حق کا ارتکاب گناہ سے عبارت ہے جن کی تفصیل ہر شخص کے اوصاف اور اخلاق کے اعتبار سے بہت زیادہ ہے البتہ مجموعی طور پر ہم اسے چار صفتوں میں منحصر کر سکتے ہیں یہی چار صفات خانۂ بشریت کے ارکان اور اخلاق و اوصاف کی منبع ہیں چونکہ انسان مختلف عناصر کی ترکیب سے وجود میں آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی طبیعت میں ہر عنصر کا کوئی نہ کوئی اثر موجود ہے

محرکِ اول صفت ربانی:

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر:۲۹)	میں نے انسان میں اپنی روح پھونکی

اس کی فطرت میں صفت ربانی کے تحت منتقل ہوئی ہے اس صفت سے ہر شے پر غلبہ حاصل کرنے اور زندگی کی بقاء کے لئے جدوجہد کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

محرکِ دوم صفت شیطانی

ہر انسان میں مختلف شیطانی صفات جیسے حسد، مکر، فریب، نفاق، گمراہی، ورغلانا اور ظلمت وغیرہ جیسے جذبات کا ظہور ہوتا ہے۔

Marfat.com

محرکِ سوم صفت بہیمی (حیوانی):

انسان میں صفت بہیمی جیسے غلط جھوٹ، طمع، چوری، حرام خوری، زنا اور لواطت جیسی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

محرکِ چہارم صفت سبعی (درندگی):

سبعی صفات سے غم وغصہ، بغض وعناد، مار دھاڑ، ظلم وستم، قتل وغارت اور اسی طرح ضرر پہنچانے والے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

انہی صفات سے دوسری بہت سی صفات زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ انسان کی زندگی میں سب سے پہلے صفت بہیمی (حیوانی) ظاہر ہوتی ہے جو انسان کے لئے جسم کی تربیت اور نشو نما کی ضرورت کے تحت خوراک حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے پھر صفت سبعی یہ صفت اسباب ہلاکت سے جسم کی حفاظت اور نگہبانی کرتی ہے اور قوت کے ذریعے مضر اشیاء کو دور کرتی ہے۔ جب قوت عقل ظاہر ہوتی ہے تو یہ دونوں صفات (بہیمی و سبعی) اس پر چھا جاتی ہیں اور اسے مکر وفریب اور حیلے بہانے کے ذریعے اپنے مقصد کے حصول کے لئے استعمال کرتی ہیں جو شیطان کی ایک صفت ہے اور سب سے آخر میں صفت ربانی مثلاً تکبیر، فخر اور غلبہ وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں جو کہ عزو جاہ کی محبت سے تعلق رکھتے ہیں یہ چاروں صفات یعنی بہیمی، سبعی، شیطانی، اور ربانی گناہوں کی جڑ اور مخالفت حق کی اصل محرک ہیں ہر وہ گناہ جو کسی آدمی سے سرزد ہوتا ہے انہی کی تحریک اور ترغیب سے ہوتا ہے ان کی وجہ سے بعض گناہ دل میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً اعتقادِ کفر وبدعت، منافقت، مخلوق کے بارے میں بدخواہی وغیرہ بعض آنکھ، کان، اور زبان میں ظاہر ہوتے ہیں بعض پیٹ اور فرج میں بعض ہاتھ پاؤں میں اور بعض سارے جسم میں۔

گناہ کی اقسام بلحاظِ نسبت:

گناہ بلحاظ نسبت دو قسم کے ہوتے ہیں۔

ا۔ پہلی قسم میں وہ گناہ ہیں جو بندہ اور حق تعالی کے درمیان ہیں مثلاً ترک نماز و روزہ، ارتکاب زنا اور شرب خمر وغیرہ۔

۲۔ دوسری قسم میں وہ گناہ ہیں جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً قتل وغارت، انکار زکواۃ، لوٹ مار، گناہ کی ترغیب، بدعت کی دعوت، گناہ کرنے کی تحریک، خوف یار جا کی طرف زیادہ جھکاؤ کی ترغیب دینا جو اس دور میں بعض واعظوں کی عادت بن چکی ہے وغیرہ وغیرہ۔ گناہ کی وہ قسم جو خدا اور بندے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے عفو ودرگزر کی اُمید کی جاسکتی ہے سوائے شرک کے جو ایک ایسا گناہ ہے جس کے معافی کی امید ہی نہیں ہے وہ گناہ

Marfat.com

جوحقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً قتل وغارت، ان میں بخشش کا امکان مشکل اور سختی زیادہ ہے۔

تین دیوان گناہ:

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں منقول ہے کہ:

''قیامت کے دن ہر بندے کے تین دیوان (اعمال نامے) کھولے جائیں گے ایک دیوان میں ایسے گناہ درج ہوں گے جن کی معافی کی امید ہوگی اس میں وہ گناہ درج ہوں گے جو بندہ اور حق تعالی سے متعلق ہوں گے۔ دوسرے دیوان میں ایسے گناہ درج ہوں گے جن کی معافی کی امید نہیں ہوگی یہ دیوان شرک ہے تیسرے دیوان میں ایسے گناہ درج ہونگے جن کے معافی کی امید نہیں ہوگی یہ دیوان مظالم ہے اور اس میں درج گناہ بندوں کے درمیان ایک دوسرے (حقوق العباد) کے ساتھ متعلق ہوگا۔ البتہ اس میں درج گناہوں میں مطالبہ کا حق ہوگا''۔

اقسام گناہ بلحاظِ نوعیت:

اوپر جن گناہوں کا ذکر ہوا ہے نوعیت کے لحاظ سے ان کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اول گناہ صغیرہ۔

۲۔ دوم گناہ کبیرہ۔

بعض لوگوں نے گناہ صغیرہ کا انکار کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ ہر امر حق کی مخالفت گناہ کبیرہ ہے کوئی صغیرہ نہیں مگر کتاب وسنت گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ دونوں کی موجودگی پر شاہد ہے۔ لہذا ضروری سمجھا کہ ان کی شناخت اور دونوں میں موجود فرق کو بیان کروں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ (النساء:۳۱)	اگر تم نے کبائر سے اجتناب کیا تو ہم تمہارے گناہ کو تم سے دور کردیں گے

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

اَلصَّلٰوةُ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ تُكَفِّرُ فِيْهِنَّ اِلَّا الْكَبَآئِرَ (الحدیث)	جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا سوائے گناہ کبیرہ کے کفارہ کرتا ہے

Marfat.com

ایک اور روایت میں ہے کہ:

كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَ هُنَّ اِلَّا الْكَبَائِرَ	ان کے درمیان سرزد ہونے والے گناہان صغیرہ کا کفارہ ہے

گناہ کبیرہ کی تعداد

اکابرین امت کے درمیان گناہ کبیرہ کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمر کے قول کے مطابق گناہ کبیرہ چار ہیں ۔بعض نے نو بتائے ہیں۔ایک دوسری روایت کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر نے سات بتائے ہیں۔جب یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود نے سنی تو کہا کہ سات نہیں ہیں بلکہ ستر کے قریب ہیں۔

شیخ ابو طالب مکی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ:

میں نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال صحابہ کو اس سلسلے میں جمع کیا تو میں نے گناہ کبیرہ کی تعداد صرف سترہ پائی۔ان میں سے چار دل میں، چار زبان میں، تین شکم (پیٹ) میں، دو شرمگاہ میں، دو ہاتھ میں، ایک پاؤں میں اور ایک سارے بدن میں ہیں۔

وہ چار جو دل میں ہیں۔

پہلا شرک۔

دوسرا معصیت پر اصرار کا عزم۔

تیسرا رحمت خداوندی سے مایوسی۔

اور چوتھا اللہ تعالیٰ کی تدبیروں سے بے خوفی ہیں۔

وہ چار جو زبان میں ہیں:

اول جھوٹی گواہی دینا۔

دوم پاک دامن پر تہمت لگانا۔

سوم جھوٹی قسم کھانا۔

اور چہارم جادو کرنا ہیں۔

وہ تین جو شکم میں ہیں۔

نمبر ا۔شراب نوشی۔

Marfat.com

نمبر۲۔ مال یتیم کا ہڑپ کرنا

اور نمبر۳۔ سود خوری ہیں۔

وہ دو جن کا تعلق شرمگاہ سے ہے:

اول زنا۔

دوم لواطت ہے۔

وہ دو جو ہاتھ سے تعلق رکھتے ہیں:

اول ناحق قتل

اور دوم چوری ہے۔

وہ ایک جو پاؤں سے تعلق رکھتا ہے:

وہ میدان جنگ سے فرار ہونا ہے۔

اور وہ ایک جو سارے بدن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے:

وہ والدین کا عاق کر دینا ہے۔

امام ابو حامد محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اس ضمن میں فرمایا کہ شیخ ابو طالب مکی کی اس فہرست میں کمی وبیشی ہو سکتی ہے کیونکہ انہوں نے سود اور مال یتیم کھانے کا ذکر کیا ہے مگر مال میں خیانت کا ذکر نہیں کیا ہے اسی طرح قتل ناحق کا ذکر کیا ہے مگر لوگوں کو تکلیف دینا، مار پیٹ کرنا، آنکھ کان کا ضائع کرنا، زبان کاٹ ڈالنا، ہاتھ پاؤں توڑ ڈالنا وغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یتیم کا مار ڈالنا، اس کے کسی اعضاء کو ضائع کرنا، مال ہڑپ کر جانے سے کہیں زیادہ سخت اور بڑا جرم ہے۔ حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

اَلسَّیِّئَۃُ بِالسَّیِّئَۃِ کَبَائِرٌ گناہ پر گناہ کرنا (تکرار گناہ) کبائر میں سے ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

''تم جو گناہ کرتے ہو اور تمہیں بال سے زیادہ باریک نظر آتا ہے
حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں انہیں
کبائر شمار کرتے تھے،،۔

گناہِ کبیرہ کے اطلاق کی وجوہات:

گناہ کبیرہ بجائے خود لفظ کے لحاظ سے ایک مبہم لفظ ہے اس کے لئے نہ لغت میں کوئی مقام مخصوص ہے نہ شریعت میں کوئی خاص اصطلاح بلکہ یوں سمجھئے کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

Marfat.com

کوئی بھی گناہ اسی نوعیت کے دوسرے گناہ سے کم نوعیت کا ہو وہ گناہ صغیرہ ہے اور زیادہ یا بڑی نوعیت کا ہو کبیرہ ہے۔ مثلاً کسی اجنبی عورت سے دل لگی کرنا صرف ایک بار نظر اٹھا کر دیکھنے کے مقابلے میں کبیرہ ہے مگر یہی معاملہ اس سے زنا کرنے کے مقابلے میں صغیرہ ہے۔ اسی طرح کسی آدمی کا ایک عضو کاٹ ڈالنا اس کو نقصان پہنچانے کے مقابلے میں کبیرہ ہے مگر اس کو قتل کر دینے کے مقابلے میں صغیرہ ہے البتہ مناسب ہے کہ گناہ کبیرہ کا اطلاق ایسے گناہوں پر ہو جس کی سزا انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے جہنم کی آگ قرار دی گئی ہو۔ ہاں اس کا اطلاق ایسے گناہوں پر بھی ہو سکتا ہے جن کے ارتکاب پر شرعی حد مرتب ہوتی ہو، نیز اس کا اطلاق ایسے گناہ پر بھی ہو سکتا ہے جن کے ارتکاب کی ممانعت کتاب و سنت کے نص میں موجود ہو۔

قرآن حکیم میں منصوص گناہِ کبیرہ کے درجات بھی مختلف ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے معصیت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ پہلی قسم یہ ہے کہ واضح دلیل سے کبیرہ ہونا ثابت ہو مثلاً شرک جو کبائر میں سب بڑا گناہ ہے۔

۲۔ دوسری قسم یہ ہے کہ وہ دلیل قطعی سے گناہ صغیرہ ثابت ہو۔

۳۔ تیسری قسم یہ کہ اس کا حکم مبہم ہو اور اس کی پہچان محض سنی سنائی باتوں سے ہوتی ہو۔

گناہ کبیرہ کی تعداد نص صریح سے ثابت نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں وارد احادیث باہم متضاد ہیں معلوم یہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محض لوگوں کو خوف دلانے کی غرض سے اس میں ابہام رکھا ہے نہ کہ لوگوں کو تنگ کرنے کی غرض سے اسی طرح آپ نے شب قدر اور اسم اعظم کی وضاحت نہیں کی تاکہ لوگ ان کی جستجو میں زیادہ سے زیادہ طاعات و عبادات بجالائیں اور انہیں پانے کے لئے جدوجہد کرتے رہیں۔ اب انہیں واضح ثبوت کے ساتھ متعین کرنا ممکن نہیں ہے۔

ارباب قلوب (عارفین تصوف) کو شرعی شواہد اور نور بصیرت کے ذریعے معلوم ہیں کہ تمام شرائع کا مقصد یہ ہے کہ مخلوق کو اسفل السافلین کی عمیق گہرائیوں سے نکال کر قریب حق میں پہنچایا جائے اور غفلت و جہالت کے بیابان میں بھٹکتے پھرنے والوں کو راہ سعادت دکھائی جائے قربِ خداوندی تک رسائی اس کی ذات و صفات کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:۵۶)	میں نے جن وانس کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

عبودیت بغیر معرفت ایک بے فائدہ کام ہے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث کرنے کا اصلی مقصد یہی ہے اور یہ صرف دنیا کی زندگی ہی میں پورا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

Marfat.com

اَلدُّنیَا مَزْرِعَۃُ الْاٰخِرَۃِ (الحدیث) دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

اسباب خیر اور خدا تک پہنچنے کے تین ذرائع

دنیا میں آخرت سے تعلق رکھنے والی اور مقام قرب تک پہنچانے کا وسیلہ اور ذریعہ بننے والی صرف دو چیزیں ہیں:

۱۔ اول نفوس۔

۲۔ دوم اموال ۔

ان دونوں کی صحیح معنوں میں حفاظت بہت اہمیت کی حامل ہے کیونکہ ان کا وجود دین و آخرت کے لئے بہت ضروری ہے جب تمہیں یہ معلوم ہو گیا تو جان لو کہ راہ سعادت تک پہنچانے والے اسباب تین ہیں۔

۱۔ اول معرفت حق۔

۲۔ دوم سلامتی نفوس۔

۳۔ اور سوم سلامتی اموال۔

پس جو چیزیں معرفت حق کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں وہ کبائر میں سے بھی بڑے بڑے کبیرہ ہیں، مثلاً کفر و شرک وغیرہ چند چیزیں بقائے نفوس میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ یہ پہلے کے مقابلے میں کمتر نوعیت کی ہیں اور چند چیزیں بقائے معاش میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ حالانکہ معاش حیات نفوس کا ذریعہ ہیں تاہم یہ اول الذکر دونوں سے کم تر نوعیت کی ہیں۔

ذریعۂ اول تحفظِ ایمان

جس طرح معرفت حق کی دلوں میں حفاظت کرنا جو اصل ایمان ہے، واجب ہے اسی طرح بدن کی حفاظت اور مال کی نگہداشت بھی واجب ہے کیونکہ دنیا اور دنیا والوں کی بھلائی کے اصل اسباب اور ذریعہ ہیں اور یہ باتیں تمام مذاہب کے نزدیک بالاتفاق واجب ہیں انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث کرنے کا مقصد بھی دین و دنیا میں مخلوق کی بھلائی ہے ایسا ہو نہیں سکتا کہ انبیائے کرام کوئی ایسی بات کہہ دیں جو لوگوں کی جان و مال میں فساد اور معرفت خداوندی میں رکاوٹ بن جائے۔

گناہ کبیرہ کے درجے:

گناہ کبیرہ کے تین درجے ہیں۔

۱۔ درجۂ اول میں وہ گناہ آتے ہیں جو ذات وصفات خداوندی کی معرفت میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور

Marfat.com

وہ کفر ہے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ بندہ اپنے پروردگار سے ناواقف اور جاہل رہے۔ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان علم سے بڑھ کر کوئی وسیلۂ قربت نہیں ہے۔ ہر شخص کو قربت اتنی حاصل ہو سکتی ہے۔ جتنی اسے معرفت حق حاصل ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے اس قدر دور ہو سکتا ہے جتنا وہ اللہ تعالیٰ سے جاہل ہے۔

واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کی مسافت بطور دور و نزدیک سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور اسکی تدابیر سے بے خوفی اللہ تعالیٰ کی صفت جلال و جمال سے جہالت کا نتیجہ ہے اور یہ دونوں بھی گناہ کبیرہ میں سے ہیں ارباب بصیرت (عارفین تصوف) کشف وشہود کے نور کی مدد سے مشاہدہ کر چکے ہیں کہ سالک راہ حق دریائے لطف وقہر کے درمیان چلتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دریائے فضل وکرم کی کوئی انتہا نہیں ہے اور اس کے دریائے قہر وجلال کی موجوں کی کوئی حد نہیں ہے جب اس کے فضل وکرم کی ہوائیں ہر طرف پھیل جاتی ہیں تو چیونٹی جیسی حقیر اور ناتواں مخلوق بھی اس کے فضل وکرم سے مست ہو کر بادشاہی کرتی ہے۔:

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَّاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ (النمل:۱۸)	ایک چیونٹی نے پکار کر کہا کہ اے چیونٹیو! تم اپنے اپنے گھروں (منزلوں) میں گھس جاؤ

جب اس کے قہر وجلال کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں تو نبوت وولایت کے مرد میدان (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی خود کو عدم کی طرف دھکیل دیتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں کہ:

لَيْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ يَخْلُقْ مُحَمَّدًا (الحدیث)	اے کاش! محمد کا پروردگار محمد کو پیدا ہی نہ کرتا

نیز وہ بول اٹھتے ہیں۔:

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ	اگر وہ چاہے تو تمہیں فنا کے گھاٹ اتار
بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (ابراہیم ۲۰-۱۹)	دے اور دنیا کو مٹا کر کوئی اور مخلوق پیدا کرے یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے

صراط مستقیم بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ یہ ان دو دریاؤں یعنی (دریائے فضل وقہر) کے درمیان حد فاصل ہے اس کے ڈانڈے نشاۃ بشری کے آغاز سے شروع ہو کر دار السلام میں نجات و کامیابی کے ساتھ ساتھ ہر معاملے سے جڑے ہوتے ہیں۔ جس پر ایک سچے مومن کی قدموں کے سوا کوئی قدم نہیں جمتا کیونکہ مومن ہی اپنا توازن برقرار رکھ سکتا ہے۔:

لَوْ يُوْزَنُ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَائُهٗ لَاعْتَدَلَ (عارفانہ قول)	اگر مومن کے خوف اور رجا کو تولا جائے تو یہ وزن میں برابر ہی نکلے گا

Marfat.com

ذریعۂ دوم تحفظ نفوس (جان)

مرتبۂ دوم میں وہ امور ہیں جو نفوس کی بقاء میں رکاوٹ کا موجب بنتے ہیں جب دلائل قطعیہ سے معلوم ہوا کہ نفوس کی حفاظت اور زندگی کے بغیر معرفت ومحبت خداوندی کا حصول ناممکن ہے جو بنی آدم کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہے اور اس کا حصول مقربین اور صدیقین کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو ہے لہٰذا کسی جان کو قتل کر دینا بلاشک وشبہ کبائر میں سے ہے کیونکہ اس سے مقصد اصلی (معرفت حق) فوت ہو جاتا ہے لیکن یہ بھی مرتبۂ اول یعنی کفر و شرک کے مقابلے میں کمتر درجے کی ہے کیونکہ کفر عین مقصود سے روکتا ہے اور قتل مقصود تک پہنچانے والے وسیلے سے، جو دنیا کی زندگی ہے اور اس دنیا کی زندگی کا مقصد سعادت اخروی کا کسب کرنا ہے۔ حقیقت میں دنیا ایک ایسا جال ہے جس کی مدد سے صحرائے طلب کے شکاری (سالک راہ حق) محبت ومعرفت کی نعمتوں کا شکار کرتے ہیں جو لقائے حق کے شرف کا مورث (وارث بنانے والی) اور سعادت ابدی کا مثمر (پھل دینے والی) ہے اس سے کم درجے کا گناہ مخلوق کو مارنا، پیٹنا، گالی گلوچ دینا اور زدوکوب کے ذریعے تکلیف پہنچانا ہے کیونکہ مضروف جب تک ان تکالیف اور آلام کا شکار رہتا ہے اپنا علاج کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ دولت معرفت ومحبت حق سے محروم رہ جاتا ہے۔ زنا اور لواطت کی حرمت بھی اسی مرتبے کا ہے یہ اس طرح کہ مرد کا مرد کے ساتھ شہوت رانی کرنا نسل انسانی کے انقطاع اور نسل کشی کے خاتمہ کا موجب بنتا ہے جو درحقیقت قتل کرنے کے مانند ہیں اسی طرح زنا سے اگرچہ اصل وجود کو ختم نہیں کرتا مگر یہ نظام زندگی میں فساد پیدا کرتا ہے وراثت اور خاندانی نظام کو بگاڑ دیتا ہے۔ انسان کو پراگندہ کرتا ہے حالانکہ حیوانات کی نظام زندگی میں بھی یہ تصور موجود ہے کہ ہر نر اپنے ہم جنس مادہ کے ساتھ زندگی گزارتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زنا کسی بھی دین وملت میں شرعاً یا قانوناً جائز نہیں جس قدر شہوت پرستی کے بل بوتے پر زنا کا ارتکاب زیادہ ہوگا اسی قدر جانبین کو گندگی اور نقصان زیادہ پہنچے گا۔

ذریعۂ سوم تحفظ معاش واموال

مرتبۂ سوم میں وہ آتے ہیں جو معیشت میں رکاوٹ بنتے ہیں بقائے نفوس کا دارومدار بقائے معاش (مال ودولت) پر ہے اور یہ نسل انسانی کی معیشت میں وسعت کا موجب بنتا ہے آدمی سے خوشحالی کے دور میں نیکی اور بھلائی کی اُمید کی جاسکتی ہے اس کے بل بوتے پر وہ کمال کسب کرتا ہے۔ مال ودولت کی فراوانی معاشی پراگندگی اور پریشانی کی وادیوں میں سرگرداں رہنے سے بچاتی اور مقصود اصلی (اللہ) تک پہنچا دیتی ہے لہٰذا ایمان اور جان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مال ودولت کی چوروں، ظالموں، اور ڈاکوؤں سے حفاظت کرنا دین کے بڑے بڑے امور میں سے ہیں اور یہ چار قسم کی ہیں۔

Marfat.com

۱۔ اول غصب کردہ مال ہے اگر وہ مال یا اس کا نعم البدل مالک کو واپس کر دے تو یہ معاملہ آسانی کے ساتھ حل ہو جاتا ہے اور جب مال یا اس کا پوار پورا بدل واپس کرنے میں تاخیر ہو یہاں تک کہ اس کی واپسی اور تلافی مشکل معاملہ بن جائے اور وہ واپس نہ کر سکے تو پھر اس کا شمار کبائر میں ہو جاتا ہے۔

۲و۳۔ دوم چوری کا مال اور سوم یتیم کا مال ہے جب مالک اپنے مال کی چوری سے بے خبر اور لاعلم ہو اور یتیم اپنے مال کی حفاظت نہ کر سکتا ہو اور غارت کرنے والے کو روک نہ سکتا ہو تو ایسی صورت میں تلافی مشکل معاملہ بن جاتا ہے اور اس طرح یہ بھی کبائر میں سے ہو جاتا ہے۔

۴۔ چہارم جھوٹی گواہی اور قسم کے ذریعے حاصل شدہ مال ہے ان قسموں میں بھی تلافی کا امکان بہت کم ہوتا ہے ہاں سود ان سے ذرا کم درجے کا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ اس میں شرعی شرائط کے تحت فریقین کی رضامندی موجود ہے جو آپس میں فریقین کی رضامندی ہے نیز یہ کہ اس مسئلہ کے بارے میں تمام مذاہب وملت میں اپنی اپنی مصلحت اور تقاضوں کے تحت اختلاف رہا ہے جب غصب مال کو کبیرہ جبکہ اس میں مالک کی رضامندی نہیں ہوتی گناہ کبیرہ شمار نہ کرے تو سود خور کو جس میں فریقین کی رضامندی ہوتی ہے۔ گناہ کبیرہ قرار دینا محل نظر ہونا چاہیے۔

شراب نوشی دلائل عقلی وشرعی (نقلی) دونوں کے لحاظ سے کبائر میں سے ہے پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ نفس کی حفاظت واجب ہے تو عقل کی حفاظت بھی واجب ہے کیونکہ نفس کو کمال عقل کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے اور نفس عقل کے بغیر درجہ کمال کی بلندی سے محروم رہ جاتا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ عقل زائل کرنا کبائر میں سے ہے۔

پاک دامن پر تہمت لگانا بھی زنا کی طرح کبائر میں سے ہے کیونکہ بعض لوگوں کو تہمت روح نکل جانے سے بھی زیادہ سخت لگتا ہے نیز بہت سے لوگوں کے نزدیک ہر وہ گناہ کبیرہ ہے جس کے ارتکاب پر حد لازم آئے اور محصن پر تہمت لگانے پر قرآن حکیم میں حد موجود ہے۔ لہٰذا یہ بھی گناہ کبیرہ میں سے ہے۔

جادو اس لئے کبیرہ ہے کہ اس میں کفریہ لفظ بولا جاتا ہے وگرنہ اس کے کبیرہ ہونے کا انحصار نتیجے کی برائی پر ہے جیسا کہ قتل اور بیماری وغیرہ۔

میدان جہاد سے فرار ہونا اور والدین کی طرف سے عاق کر دینا اگرچہ عقل کے لحاظ سے محل نظر ہے مگر کیونکہ صاحب شرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے گناہ کبیرہ قرار دیا ہے لہذا یہ بھی کبائر میں سے ہے کیونکہ احکام شرع کی وسعت عقل کو بے لگام ہو جانے سے روکتی ہے اسی طرح بشری ہمت تمام دینی حقیقتوں کے اسرار کو نہ پورا پورا جان سکتی ہے اور نہ ہی انہیں کماحقہٗ معلوم کر سکتی ہے۔

مختصر یہ کہ گناہ کبیرہ ایسے افعال سے عبارت ہے کہ شرعی احکامات کے مطابق نماز پنجگانہ اس کی تکفیر نہیں

Marfat.com

کرتی اور اس کی حقیقت اس وقت معلوم ہو سکتی ہے جب قیامت برپا ہو کر ان افعال کے نتائج سامنے آئیں گے لہذا اس حقیقت کو مبہم اور تحقیق کو پوشیدہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ کاش کہ بیابان غفلت کے اندھے ہر حال میں قہر و غضب خداوندی کے موجب بننے والے ہر چھوٹے بڑے کاموں سے باز رہیں غفلت اور سستی کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز پر اعتماد کرتے ہوئے گناہ صغیرہ کے کرنے میں دلیر نہ بن جائیں۔ حدیث نبوی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ:

یَاعُزَیْرُ اِذَا اَذْنَبْتَ ذَنْبًا صَغِیْرًا لَا تَنْظُرْ اِلٰی صَغِیْرِ ذَنْبِكَ وَانْظُرْ اِلٰی مَنْ اَذْنَبْتَهٗ (الحدیث)	اے عزیر! جب تم سے کوئی چھوٹی خطا سرزد ہو جائے تو اس کی چھوٹائی کی طرف مت دیکھ بلکہ اس کی عظمت کو دیکھ جس کی تم نے خطا کی ہے

قابل تکفیر معاملات

اے عزیز! گذشتہ بحث میں گزر چکا ہے کہ گناہ کبیرہ سے اجتناب گناہ صغیرہ کا کفارہ ہے۔:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ (النساء:٣١)	اگر تو کبائر کے ارتکاب سے باز آجائے تو ہم تمہاری دوسری برائیاں دور کریں گے

جان لو کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب قدرت وارادت کے ہوتے ہوئے اجتناب کرے مثلاً کسی غیر مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور تنہائی میسر آجائے بغیر کسی رکاوٹ کے جنسی رابطہ قائم کرنے کا موقع ملے تاہم وہ زبردست کوشش سے نفس (شہوت) کی لگام موڑ لے پہلے جو شہوانی نظر بازی اور چھیڑ چھاڑ کی ہے معاملہ اس سے آگے نہ بڑھنے دے تو اسی کوشش کا نور گناہ کی تاریکی کو اس کے دل سے صاف کرے گا جو شہوت کے ساتھ دیکھنے اور چھیڑ چھاڑ کرنے سے اس کے آئینہ دل پر بیٹھ گئی تھی یعنی یہ کوشش ہی اس کے پچھلے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اگر وہ نامردی کی وجہ سے باز رہے یا مجبوری، رکاوٹ اور خوف کی وجہ سے باز رہا ہو تو یہ اس کی گناہوں کے کفارے کے لائق نہیں بن سکتا۔

گناہ صغیرہ بار بار کرتے رہنے سے کبیرہ بن جاتا ہے اس طرح مباح پر بار بار عمل کرنے سے صغیرہ بن جاتا ہے مثلاً گانا، ڈھول بجانا، طنز و مزاح کرنا اور دیگر لہو و لعب میں مشغول رہنا وغیرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

اِنَّ الرَّجُلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ لَا يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ يَهْوِيْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا (الحدیث)	آدمی بولتا رہتا ہے مگر اس سے وہ رضائے حق نہیں چاہتا جس کی پاداش میں وہ ستر سال دوزخ میں رہے گا

Marfat.com

ے

ای در اول آشنائی یافته
آخر از غفلت جدائی یافته
هرنفس ز انفاس عمرت گوهریست
سوی حق هرذرهٔ تورهبری است
از قدم تا فرق نعمتهای او ست
عرضه ده برخویش نعمتهای دوست
تا بدانی کز چه دور افتاده ای؟
در جدائی بس صبور افتاده ای
حق ترا پرورد در صدعز و ناز
تو ز نا دانی بغیری مانده باز

☆ یعنی اے شخص شروع میں تمہیں اپنا محبوب مل گیا تھا مگر پھر تمہاری غفلت کی بناء پر تم سے جدا ہو گئے
☆ اب بھی تیری عمر کا ایک ایک سانس قیمتی گوہر ہے اور تیرا ذرہ ذرہ حق کی جانب تمہاری راہبری کر رہا ہے۔
☆ سر سے پیر تک اس کی تم پر بیشمار نعمتیں ہیں پس تمہیں اپنے محبوب کی نعمتوں کا شکرانہ ادا کرنا چاہیے۔
☆ جاننا چاہیے کہ تم کیوں اس سے جدا ہوئے؟ اور جدائی کے باوجود تم کیوں خاموش ہو؟
☆ حق تعالیٰ نے تمہیں عزت و وقار کے ساتھ پالا مگر افسوس تم غیر حق میں پھنس کر رہ گئے ہو۔

اعمال دنیا اور معاملۂ عقبیٰ

اے عزیز! جب تم نے گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے مراتب اور درجات کو معلوم کر لیا اب جان لو کہ آخرت کی نعمت و عذاب اور اعلیٰ نعمتیں اور رسوا کن عذاب دنیا کی نیکی اور برائی کے مراتب کے مطابق ترتیب پاتے ہیں عالم ملک و شہادت کے افعال و احوال عالم غیب و ملکوت کے احوال کے وارث بنانے اور پھل دینے والے ہیں دنیا اور آخرت کے امور ایک دوسرے سے باہم مربوط ہوتے ہیں دنیا اس حال سے عبارت ہے جو موت سے پہلے ہے اور آخرت کے مقابلے میں ایک خواب سے زیادہ نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں رسول اللہ نے فرمایا ہے:

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَھُوْا (الحدیث)	لوگ خواب غفلت میں رہتے ہیں جب مرنے کا وقت پہنچتا ہے تب بیدار ہوتے ہیں

Marfat.com

جس طرح سونے والے پر خواب میں جو کچھ گزرتا ہے بیداری میں اسکی تعبیر ہوتی ہے اسی طرح اس دنیا میں فکر وتدبیر، وہم وگمان اور قول وفعل میں سے جو کچھ گزر جاتے ہیں قیامت میں ان کی تعبیر ظاہر ہوتی ہے کیونکہ:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ (المدثر:٣٨)	ہر نفس کے لئے وہی کچھ تیار ہے جو وہ دنیا میں کرتا تھا

احوال عالم ملکوت جو عالم آخرت سے ہے، کی تشریح دنیا کی زندگی کی روشنی میں نہیں کی جاسکتی مگر مثالی صورت کے تحت (جسے تعبیر کہتے ہیں)۔ تعبیر اور مثال حقیقت کے لباس میں ایسے معنی کی ادائیگی ہے کہ اگر اس کی ظاہری صورت کو دیکھے تو جھوٹ نظر آتا ہے لیکن جب اس کے باطن کی طرف چشم بصیرت سے دیکھے تو حقیقی سچائی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ انبیائے کرام اس بات پر مامور ہیں کہ اسرار ملکوت کے حقائق کو مثال کا لباس پہنائیں اور بازار دنیا میں عام لوگوں کو پیش کریں تاکہ لوگ اپنی بساط کے مطابق انہیں سمجھیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ (الحدث)	مومن کا دل اللہ تعالی کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے

انہی مثالوں میں سے ایک مثال ہے جس کا مشاہدہ علمائے ربانیین نور کشف سے کرتے ہیں مگر عام لوگوں کے نزدیک حقیقت امثال کی حیثیت تصور اور خیال سے زیادہ نہیں ہے بلکہ بعض مردود ، بے دین، ذلیل، زندیق قسم کے لوگوں کو امثال میں عجائب وغرائب اور تکذیب کے سوا کچھ نظر نہیں آتے جو ان کی بدبختی اور محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

جب یہ مقدمہ معلوم ہوگیا تو مزید جان لے کہ اخروی بلندی اور پستی کے درجوں کی تشریح دنیوی نیکی اور برائی کی مثال دیئے بغیر ممکن نہیں ہے۔

احوال آخرت کی درجہ بندی

جس طرح اہل دنیا کی نیک بختی و بدبختی کے درجوں کا شمار نہیں ہے اس طرح آخرت میں سعداء اور اشقیاء کے درجوں کا کوئی شمار نہیں ہے۔:

وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا (اسرائیل:۲۱)	آخرت کے درجے زیادہ بلند اور زیادہ فضیلت والے ہیں

تاہم ان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

۱۔ اول اہل ہلاکت۔

۲۔ دوم اہل عذاب۔

۳۔ سوم اہل نجات۔

۴۔ اور چہارم اہل فوز۔

اس کی مثال یوں ہے۔

''ایک عادل بادشاہ کسی ملک کی حکومت سنبھالتا ہے وہ اس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے جس نے اس کی مخالفت اور دشمنی کی تھی۔ دوسری قوم کو سزا دیتا ہے۔ جس نے اگرچہ اس کی مخالفت نہیں کی تاہم سلطنت کے کاموں میں کوتاہی برتی۔ تیسری قوم کو وہ کچھ نہیں کہتا جس نے نہ اس کی حمایت کی اور نہ ہی مخالفت۔ چوتھی قوم کو وہ انعام واکرام سے نوازتا ہے جس نے اس کی خدمت بجالائی اور اس کی پوری پوری مدد کی''۔

جس طرح انعام کی نوعیت اور اہل قرب کے درجوں میں بلحاظ خدمت فرق ہوتا ہے اسی طرح اہل ہلاکت اور اہل عذاب کے عذاب میں سختی وآسانی، مدت عذاب میں کمی وزیادتی اور انواع ہلاکت میں گرفتاری وغیرہ ان مخالفات اور کوتاہیوں کے لحاظ سے ہوگی اہل دنیا کے درجات ومراتب کی روشنی میں اخروی درجوں کے فرق کو سمجھ لو۔

اہل فوز ونجات

بعض نجات پانے والے اور بلند درجے والے مثلاً انبیائے کرام اولیائے عظام اور علمائے دین وغیرہ نورانی منبروں پر رونق افروز ہونگے جن کے جمال کے مقابلے میں نور آفتاب بھی ماند نظر آئے گی۔ دوسری قوم ابرار، عباد اور عوام الناس پر مشتمل ہوگی ان کو جنت میں سلامتی کا لباس پہنایا جائے گا جو دنیا کی زندگی میں خلعت انسانی کے نور کو گناہوں کی تاریک آلودگی سے محفوظ رکھنے میں کامیاب رہے۔

اِنَّ اَکْثَرَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اَبْلَهٌ (حدیث نبوی)	اہل جنت کی اکثریت بھلے مانسوں (سیدھا سادہ لوگوں) پر مشتمل ہوگی

جس سے یہی لوگ مراد ہیں تیسرا گروہ ان دیوانوں اور بچوں کا ہوگا جو برزخ نجات یعنی اعراف کو اپنی منزل بنائے ہوں گے۔

Marfat.com

اہل عذاب

اسی طرح معصیت کی سواری پر سوار ہونے والوں اور غفلت و جہالت کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ بعض کو صرف ایک ساعت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

۲۔ ایک قوم کو ایک سال تک۔

۳۔ دوسری قوم کو ہزار سال تک۔

۴ اور تیسری قوم کو سات ہزار سال تک عذاب کا مزا چکھنا ہوگا یہ آخری قسم وہ ہوگی جسے ہر لحہ نیا عذاب دیا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو خواہشات نفسانی اور شہوات حیوانی کی رو میں بہہ کر دنیاوی زندگی میں انواع واقسام کے جرائم اور مخالفات کے مرتکب ہوئے۔

اہل فجور اور اہل انکار الطاف رحمانی کی خوشبوؤں اور جمال ربانی کی تجلیوں کے مشاہدے سے مایوس کردیئے جائیں گے اور ابدی عذاب اور دائمی خسارے میں گرفتار ہوں گے۔ لقائے حق کی سعادت اور رویت باری تعالیٰ کی دولت سے جو جنتیوں کی آخری تمنا اور عارفوں کی آخری آرزو ہے، محروم رہ جائیں گے اور حجاب وجدائی کی آگ میں گرفتار ہوجائیں گے جو بدترین عذاب ہے۔

عذابِ آتش فراق وجدائی

ارباب بصیرت کشف کی بدولت جانتے ہیں کہ جدائی کی آگ میں دل کا جلنا دوزخ کی آگ میں جسم کے جلنے سے زیادہ سخت ہے اس بات کی دنیا میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ ایک گروہ نے، جس کے دل پر حجاب اور جدائی کی آگ کی تپش کا غلبہ ہوا خود کو پانی اور آگ میں ڈال کر ہلاک کیا اگر ہجر و فراق کی آگ ظاہری آگ سے سخت تر نہ ہوتی تو یہ لوگ ایسی آگ میں خود کو ہرگز ہلاک نہ کرتے۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوری قدس اللہ سرہ پر ایک دفعہ وجد و حال کا غلبہ ہوا اور جنگل میں چلتے گئے جنگل کاٹ دیا گیا تھا اور خار مغیلاں سے بھرا ہوا تھا آپ وجد کی حالت میں برہنہ پاان پر رقص کرتے رہے یہاں تک پاؤں کی رگیں اور گوشت پوست علیحدہ ہوگئے اور اسی صدمے سے انتقال کر گئے مگر آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔

Marfat.com

اہل دل ونظر کو مشاہدۂ عذاب

جس کا دل حقیقت میں مفلس ہو صفات نفسانی کی تاریکی اور حیوانیت کی پستی میں گرفتار ہوا سے روحانی آلام اور تکالیف کی لذتوں کا شعور نہیں ہوتا لہذا وہ اس معنی کے اسرار کو نہیں سمجھ سکے گا بلکہ وہ ان حقائق میں سوائے شک وانکار کے کچھ نہ پائے گا جس طرح بصارت کے نور سے محروم شخص مشاہدۂ حسن وجمال کی لذت سے محروم رہ کر اس کا انکار کرتا ہے اسی طرح دل کے حقائق سے محروم شخص بھی ان حقائق سے محروم ہے اگر ہر آدمی کے پاس دل ہوتا تو اللہ تعالیٰ آیت مبارکہ:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ (ق: ٣٧)	بے شک اس میں ان کے لئے نصیحت ہے جن کے پاس دل ہے

کہہ کر اس کی تخصیص نہ فرماتا۔ ارباب کشف وشہود اور صاحب دل حضرات کے نزدیک دل سے مراد وہ حقیقت ہے جس کی معرفت پر اللہ تعالیٰ کی معرفت موقوف ہے۔ جس کے پاس یہ حقیقت ہو اسرار حق کو ظاہر کرنے والی بادنسیم:

اِنَّ اللہ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ اللہ نے آدم کو اس کی اپنی صورت پر پیدا کیا

اس کی قوت شامہ (سونگھنے کی طاقت) تک پہنچ جائے گی اور اس صاحب مشاہدہ پر رسم عادت کی وادی میں بھٹکنے والوں اور عالم صورت کے نکمے لوگوں کے درمیان نظر رحمت ہوگی جو ظاہری الفاظ پر قناعت کر بیٹھتے ہیں اور آثار حقائق کی لذت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

هر كه رابنمود آن محض عطا است
آنکه را ننمود آن حکمِ قضا است
اهلِ دل را ذوق وفهم ديگراست
كان ز فهم هردو عالم برتر است
گر تو دریای نه ای نظاره کن
گردِ کشتی گرد و کشتی پاره کن
چون نمی آئی بسر از خویش تو
کی توانی شد خدا اندیش تو ؟
معرفت چه لائق هرناکس است؟
كُلُّكُمْ فِيْ ذَاتِهٖ حَمْقٰى بس است

☆ یعنی جنہیں جلوۂ حق دکھایا گیا یہ تو اس کا خاص کرم ہے اور جنہیں نہ دکھایا وہ حکم قضا کے تحت ہے۔

Marfat.com

☆ اہل دل وجگر کے لئے الگ فہم وذوق عطا ہوا ہے یہ فہم اور ذوق دو جہاں سے بلند و برتر ہے۔

☆ کمال تو فنا ہو کر دریا بننے میں ہے اگر تم دریا نہیں بنا تو دیکھتے رہو کشتی کے گرد گھومو پھر اور کشتی کو توڑ دو۔

☆ جب تک تم اپنے خول سے باہر نکل کر فنا نہیں ہو گے خدا سے متعلق تم نہیں سوچ سکو گے۔

☆ معرفت ہر کس وناکس کے لائق کہاں؟ یہاں کُلُّکُمْ فِیْ ذَاتِہٖ حَمْقٰی تم ذات حق سے ناواقف ہو (حدیث نبوی) کافی ہے۔

موحد مؤمن

اے عزیز جب کہ تو نے ذلیل وخوار اور محروم لوگوں کے بارے میں سنا اب جان لو کہ ایک گروہ اور ہے جو حقیقت ایمان کے زیور سے آراستہ ہے مگر وفاداری میں کوتاہی کے سبب اسی قدر عذاب کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا ہر چیز کی ایک اصل ہوتی ہے اور ایمان کی اصل توحید ہے حقیقت توحید یہ ہے کہ موحد حق کے سوا کسی کی پرستش اور عبادت نہ کرے بلکہ حق تعالیٰ کے سوا نہ کوئی دیکھے نہ جانے جو کوئی خواہشات کے پیچھے جاتا ہے اور انہیں اپنا معبود بنا تا ہے وہ حقیقت توحید، جو نور ایمان ہے، سے محروم رہ جاتا ہے ایسا شخص زبان سے خدا پرست اور دل سے مشرک ہے۔

اے عزیز آیت کریمہ:

قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ (الانعام:۹۱) کہہ دو اللہ پھر ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو

لا الہ الا اللہ (کلمہ طیبہ) کی بہترین تفسیر ہے یہ اس شخص سے ہوگی جو تمام مانوس اور پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ چکا ہو غیر حق کو معدوم سمجھ لیتا ہو دونوں جہانوں کو قدم ہمت کے نیچے روندھ ڈالتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی تجلیات کے آثار کے سوا کسی چیز کی طرف نظر نہ کرتا ہو۔

صراط مستقیم پر استقامت

کمال توحید موحد کا صراط مستقیم پر استقامت ہے اور دنیا میں یہی وہ پل صراط ہے جو جہنم کے اوپر بنا ہوا ہے اس کے طے کرنے اور اس کو عبور کرنے کا مدار استقامت پر ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ وہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے صراط مستقیم کو تیزی، باریکی اور نزاکت کے ساتھ وہی نسبت ہے جتنی روح کو جسم کے ساتھ ہے جب یہ معنی محقق ہوئے تو جان لو کہ صراط مستقیم پر کماحقہٗ ثابت قدم رہنا ہر بشر کے بس کی بات نہیں ۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدٍ (حدیث نبوی)　مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا بنا دیا

Marfat.com

صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ حضور! وہ کونسی آیت ہے کہ جس نے آپ کو بوڑھا بنادیا آپ نے فرمایا:

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (ھود:۱۱۲) اس پر قائم رہو جس کا تجھے حکم ہوا ہے

چونکہ اللہ تعالی کا حکم کما حقہ بجانہیں لایا جاسکتا مامور کے لئے یہ بات خوف و وحشت کا موجب ہے اور احکام الہی کی ہر کسی بشر سے حقیقی معنوں میں بجا آوری ممکن نہیں ہے لہذا کوئی بھی سالک صراط مستقیم پر کج روی سے نہیں بچتا اور یہ اس کے حال کی نسبت سے ہے۔ یہ نقص دو قسم کی آگ (عذاب) کا سزاوار بنادیتا ہے:

۱۔ اول درجۂ کمال کے بُعد و حجاب اور ہجر و فراق کی آگ۔

۲۔ دوم تحصیل کمال کھوجانے پر افسوس و ندامت کی آگ

ان دونوں میں کمی و بیشی بندے کے ایمان میں کمال و نقص اور خواہشات کی متابعت میں کمی و بیشی کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ جان لو کہ ان صفات سے کوئی بھی فرد خالی نہیں ہے یہی وجہ ہے اللہ تعالی نے اس کے انجام کی یوں خبر دی ہے۔

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (مریم: ۷۱،۷۲)	تم میں سے کوئی نہیں جو عبور پل صراط کے وقت جہنم سے ہو کر نہ گزرے تمہارے پروردگار کا حکم اٹل اور قطعی ہے اور ہم ان لوگوں کو نجات دینگے جنہوں نے تقوی اختیار کیا لیکن ظالموں کو منہ کے بل جہنم میں جھونک دیں گے

اس لمحے کے خوف میں صدیقوں کے دل خون ہوئے ہیں اس کے خطرے سے مقربین کی جان حیرت و وحشت میں ڈوبی ہوئی ہے کیونکہ اس کا سب کو یقین ہے اور اس سے نجات مشکوک!

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دن یہ حدیث بیان کی ہے کہ

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ اَلْفَ سَنَةٍ وَ هُوَيُنَادِيْ يَا حَنَّانُ يَامَنَّانُ (حدیث نبوی)	ایک آدمی ہزار سال دوزخ کی عذاب میں مبتلا رہنے کے بعد نکلے گا اور یا حنان! یامنان! کہہ کر پکارے گا

رو پڑے اور کہا کہ کاش! وہ شخص حسن (وہ خود) ہوتا۔

عبور پل صراط

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ "ایک قوم دوزخ کے اوپر سے برق رفتاری سے گزرے گی ایک قوم آندھی کی سی تیزی سے، ا!ایک گروہ تیز رفتار سواروں کی طرح ،ایک قوم تیز رفتار پیادوں کی طرح ،ایک

Marfat.com

قوم سست رفتار پیادوں کی طرح اور ایک قوم گرتی پڑتی گزرے گی سب سے آخری شخص کو تو آتش دوزخ سے سات ہزار سال بعد نجات مل جائے گا۔

اس رفتار میں فرق، اعمال صالحہ میں فرق کی بنیاد پر ہے اسی طرح سب سے ادنیٰ عذاب حساب و کتاب کے مرحلے سے گزرتا ہے مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے یہ ایسا ہی ہے کہ:

کوئی شخص بادشاہ کے خزانے میں خیانت کرتا ہے اس کے بیٹوں (شہزادوں) کو قتل اور خواتین کی عصمت دری کرتا ہے جب وہ گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کو جو سزا دی جائے گی وہ مال میں خیانت کرنے والے کے برابر ہرگز نہ ہوگی۔

اسی طرح عذاب قیامت میں کمی وبیشی دنیا میں گناہوں کے ارتکاب میں کمی وبیشی کی بنیاد پر ہے اور سزا کی زیادتی معصیت کی کثرت کی وجہ سے ہوگی اور مختلف قسم کے عذاب مختلف مخالفات کے ارتکاب پر ہوتا ہے۔:

وَمَارَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (حم:۴۶)	تیرا پروردگار اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا

اور

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ لَاظُلْمَ الْيَوْمَ (المومن:۱۷)	آج تمہیں اپنی کمائی ہی ملے گی آج کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا

ان سب باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اور بے پناہ رحمت وعید و مواخذے کی نسبت بندے کی طرف زیادہ مائل ہوں گی کیونکہ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ یوں ہے۔:

سَبَقَتْ رَحْمَتِىْ عَلٰى غَضَبِىْ (حدیث نبوی)	میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔

اور

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا (النساء:۴۰)	ذرہ برابر نیکی ہو تو اللہ ان کو دگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرماتا ہے

اہل ایمان

صاحب ایمان اجر عظیم اسی کشف کو کہتے ہیں جو سینوں کے کھل جانے کا موجب بنتے ہیں اور یہ نور حق ہے نور حق کی علامت یہ ہے کہ مکدر دنیا کی لذت، منزل غرور (دنیا) کی مانوس اشیاء اور عالم بقاء کے لئے اسباب سفر کے اہتمام سے دل نفرت کرنے لگے گا البتہ مراتب وجود کے اسرار کا مشاہدہ کرے گا آفتاب فردانیت کے پر

Marfat.com

شکوہ ظہور کو دیکھے گا لوث اغیار سے پاک ومنزہ دار الملک کی چمک کو ملاحظہ کرے گا ذات وصفات خداوندی کے سوا کسی چیز پر اس کی نظر نہ ٹھہرے گی۔ یہی گروہ ولایت کی صف اول میں رہنے والا اور قرب حق میں سبقت لے جانے والا ہے ان لوگوں کے درجات کا فرق ان کی محبت اور عرفان میں فرق کی بنیاد پر ہے چونکہ حقیقت خداوندی کی معرفت کا احاطہ ناممکن ہے اور معارف وایقان کے درجات کی کوئی حد نہیں اسرار عرفان کا سمندر وسعت اور گہرائی میں بے کراں و بے پایاں ہے لیکن دریائے وحدت کے غواص اپنی اپنی ہمت اور عنایت ازلی کی بخشش کے مطابق وہاں سے اسرار وحقائق کے موتی نکال لیتے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو حقیقت میں ایمان کشفی سے محروم ہے وہ لفظی بحث وتمحیص اور اندھی تقلید پر قانع ہو چکا ہے اگر وہ فرائض کی ادائیگی اور کبائر سے اجتناب کا اہتمام کریں تو بھی اس قوم کے اعلیٰ مراتب کے افراد اہل قرب کے ادنی درجے والے سے ہم مرتبہ ہونگے یہ درجے اصحاب یمین کا ہے۔

تیسرا گروہ وہ ہے جو بعض فرائض کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیتا ہے اور بعض گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اس کے حال کی پیش بندی کرے اور موت کا ذائقہ چکھنے سے پہلے وہ توبۂ نصوح کرے تو یہ گروہ بھی اصحاب یمین سے مل جائے گا کیونکہ ارشاد نبوی ہے کہ:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (حدیث نبوی)	توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں

اس حدیث کے مطابق یہ گروہ گناہ سے پاک ہے۔

اگر توبہ کرنے سے پہلے موت آ گئی تو اس قوم کو عظیم خطرہ درپیش ہے کیونکہ حدیث رسول میں مروی ہے کہ:

"بعض گناہوں پر اصرار سلب ایمان کا موجب بنتا ہے"

نعوذ باللہ منہ (ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔) مقلد اور لفظی بحث وتمحیص میں ملوث شخص کفر والحاد کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے کیونکہ جب طبع لطیف ضد ومخالفت کے مرض کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے تو معمولی شک اور شبہ سے طبیعت بدل جاتی ہے اگر ایمان سلامت رکھنے میں کامیاب ہو جائے تو بھی بقدر اصرار عذاب میں مبتلا ہو جائے گی۔

بعض مقبرۂ جہالت کے مردے اور بیابان ضلالت کے اندھے اعتراض کرتے ہیں کہ بہشت آسمان میں ہے اور آسمان دنیا ہی کا حصہ تو ہے وہاں دنیا سے دس گناہ جگہ کیسی دی جا سکے گی؟

Marfat.com

جنت و دوزخ سے متعلق لوگوں کی رائے

یہ غریب اتنا بھی نہیں جانتا کہ یہ مقدار فاصلے کی نہیں جو فرسخوں سے ناپی جاتی ہے بلکہ یہ تو ایک مثال ہے جیسے کہ ایک شخص کسی سے ایک سو دینار کے عوض اس کا باغ خرید لیتا ہے اور باغ کے مالک کو ایک موتی دیتا ہے جس کی قیمت ایک ہزار دینار ہے پھر وہ کہتا ہے کہ میں نے اس باغ کو دس گنا زیادہ دیکر مول لیا ہے اس شخص نے بالکل سچ کہا ہے ارباب بصیرت اس کی بات میں شک ہرگز نہیں کریں گے کیونکہ وہ نور عقل کی مدد سے جانتے ہیں اور باغ کی وسعت اور موتی کی چھوٹائی کو نہیں دیکھتے ان دونوں میں موازنہ محض قیمت کے تعین کے لئے کرتے ہیں باغ کی ملکیت قیمت کے حصول کا سبب بنتی ہے لہٰذا ہر چیز کی قیمت وہی صحیح ہے جو اس کے لئے متعین ہو۔ یہی وجہ ہے کہ موتی اگرچہ بلحاظ وزن ایک مثقال سے زیادہ نہیں ہے تاہم اس کی قیمت ایک ہزار دینار ہے حقیقت میں وہ اسی باغ سے دس گناہ زیادہ ہے جس کی قیمت صرف سو دینار ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

لَمَوْضِعُ علاقَةِ سَوْطٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَافِيهَا (الحدیث)	اور اس میں موجود تمام چیزوں سے افضل ہے اور اس میں موجود تمام چیزوں سے افضل ہے

عقل کے کھوٹے اور دل کے اندھے لوگ جب یہ سنتے ہیں کہ موتی باغ سے دس گنا زیادہ قیمتی ہے تو وہ افسوس کرتے ہیں اگر کوئی جوہری چاہے کہ انہیں موتی کی قدر و قیمت سمجھائے تو وہ ہرگز نہیں سمجھیں گے لہٰذا جوہری دیوانوں اور عقل کے غلاموں کے درمیان قابل رحم و شفقت ہے اور وہ انہیں سمجھانے سے عاجز ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امت کے کمینے اور غبی قسم کے لوگوں کے درمیان قابل رحم ہیں کیونکہ ان کے لئے یہ بات ممکن ہی نہیں کہ وہ حقائق اسرار الٰہی کما حقہ ان کو ذہن نشین کرائیں۔ ہاں وہ صرف مثال کی مدد سے سمجھا سکتے ہیں:۔

اُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ اَنْ نُّكَلِّمَ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ (الحدیث)	ہم تمام انبیاء کو حکم ہوا ہے کہ وہ لوگوں کی عقل و فہم کے مطابق گفتگو کریں

اسی طرح اکابر اولیاء اور اہل عرفان متعصب مقلدین اور شہرت پسند فاجر عالم کو سمجھانے سے یکسر عاجز ہیں چنانچہ اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان شاہد ہے:۔

اِرْحَمُوْا ثَلَاثَةً عَالِمٌ بَيْنَ الْجُهَّالِ وَ عَزِيْزُ قَوْمٍ ذَلَّ وَ غَنِيٌّ اِفْتَقَرَ (الحدیث)	تین قسم کی لوگوں پر رحم کرو عالم پر جو جاہلوں کے درمیان ہو، اس معزز پر جو بے عزت ہو جائے اور اس امیر پر جو غریب ہو جائے

Marfat.com

ابتلاء وآزمائش اور محبت

یہ دستور ہے کہ اکثر انبیائے کرام اور اولیائے عظام کو جاہلوں مخالفوں اور گمراہوں کے انکار اور مخالفت کا سامنا رہا ہے:-

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ الْاَوْلِيَاءِ ثُمَّ الْاَمْثَلِ فَالْاَمْثَلُ (الحدیث)	آزمائش کو انبیاء پر موکل کیا گیا ہے پھر اولیاء پر پھر دوسرے نیکوکاروں پر

ایسا شائد ہی ہوا ہے کہ کوئی ولی کامل مخلوق کے فتنے سے سلامت رہا ہو بلکہ اولیاء اور مشائخ میں سے اکثر ارباب قلوب اور اہل تحقیق گزرے ہیں جو شرپسندوں کی ایذا رسانی اور فاسق فاجر لوگوں کے انکار اور عداوت سے دوچار رہے ہیں انہیں گھروں سے نکال کر جلاوطن کیا گیا حکومت وقت سے ان کی شکایتیں کی گئیں یہاں تک کہ کفر والحاد اور زندقہ ان سے منسوب کر دیئے گئے ان سب باتوں کے باوجود انہوں نے اسے اپنی خوش قسمتی سمجھا محنت اور محبت کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم سمجھتے رہے۔

یہ حقیقت بھی ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اسے محنت کی بھٹی میں اپنے آپ کو پگھلانا پڑتا ہے اور جو کوئی بادشاہ سے ملاقات کی خواہش کرتا ہے اسے اپنی گاؤنفس کو اسی راہ میں قربان کرنا پڑتا ہے۔

کار آسان نیست با درگاهِ او
خاك می باید شدن در راهِ او
لطفِ او در حق هر کافزون بود
بیشك آنکس غرق اندر خون بود
گر شرابِ لطفِ او خواهی مدام
قطع کن وادئ قهر او تمام
زانکه تا این نبودت آن نبودت
بی بلائی درد درمان نبودت
مرد می باید تمام این راه را
جان فشانی باید این درگاه را
دست باید شستن از جان مرد وار
تا توان گفتن که هستی مرد کار
چون ز نامردی نیم من مرد او

Marfat.com

جامہ نیلی کردہ ام از دردِ او

- ☆ یعنی اس کی درگاہ تک رسائی آسان نہیں وہاں تک رسائی کے لئے اس راہ کا غبار راہ بننا پڑتا ہے۔
- ☆ اس کی مہربانی جس پر زیادہ ہوتی ہے وہ اتنا ہی مشکلات وآزمائش سے دوچار ہوتا ہے۔
- ☆ اگر تم ہمیشہ اس کے لطف کا جام چاہتے ہو تو تجھے اس کی قہر وغضب کی وادی طے کرنا پڑے گی۔
- ☆ کیونکہ جب تک یہ نہ ہو وہ نہیں ہوسکتا کیونکہ مرض کے بغیر اس کا علاج نہیں ہوا کرتا۔
- ☆ اس راہ میں مرد بننا چاہیے اور اس کی درگاہ تک رسائی کے لئے جانفشانی کرنی چاہیے۔
- ☆ مردانہ وار جان سے ہاتھ دھو کر محنت کرنی پڑتی ہے تب کہہ سکتے ہیں کہ ہاں یہ مرد ہے۔
- ☆ نامرد نہیں بلکہ مرد ہوں اس لئے اس کے غم میں ماتمی لباس پہنا ہوا ہے۔

سعادتِ ابدی اربابِ توحید کا حصہ

اے عزیز! نسیم سعادت کی خوشبو اہل توحید کے حصے میں آئی ہے اور توحید کو نہ ماننے والا اس دولت سے محروم ہے۔ حقیقت توحید یہ نہیں کہ صرف زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ دے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ زبان اس عالم (دنیا) کا ایک حصہ ہے۔ اس کا فائدہ بھی دنیوی ہے وہ یہ ہے کہ زبان سے یہ مبارک جملہ کہنے والا قابلِ گردن زدنی نہیں رہتا اور غنیم کے ہاتھوں کو اس کا مال لوٹنے سے روک دیتا ہے۔ اس فائدے کا بقاء مدت حیات کے خاتمے (موت) تک ہے جب زندگی پوری ہو جاتی ہے تو یہ فائدہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اخروی زندگی میں درست اعتقاد اور حقیقت توحید کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے کمال توحید کی نشانی یہ ہے کہ موحد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی جستجو نہیں کرتا حق کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ حق تعالیٰ کی صفات کے آثار کے سوا میدان وجود میں کچھ نہیں دیکھتا اور نہ ہی جانتا ہے اسباب اور وسائل پر بھروسہ نہیں کرتا گردش ایام کے حوادث سے بددل نہیں ہوتا۔

اہل اللہ اس معنی میں مختلف ہیں مثلاً بعض لوگوں کے دریائے توحید کی موجیں جوش میں آتی ہیں تو پہاڑوں کی طرح بلند ہو جاتی ہیں بعض کو ایک مثقال کی مقدار حقیقت کا علم ہوتا ہے بعض کو ایک ذرہ سے زیادہ علم نہیں ہوتا۔

مظالم کا ردوبدلہ

اکثر اہل توحید حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی اور زیادتیوں کے ارتکاب کی وجہ سے گرفتار ہو جاتے ہیں چونکہ دفتر مظالم میں کوئی چھوٹ ممکن نہیں ہے اور غیر مظالم میں مختلف طاعات کے ذریعے تلافی ممکن اور معافی کے قابل ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں مروی ہے کہ:

Marfat.com

''قیامت کے دن بندے کو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا کیا جائے گا اور پہاڑوں کے برابر طاعات اور نیکیاں اس کے سامنے رکھی جائیں گی پھر وہ لوگ اٹھیں گے جن پر اس نے زیادتی (ظلم) کیا ہو مثلاً ایک وہ اٹھے گا جس کو گالی دی گئی تھی۔ دوسرا وہ جس کا مال غصب کیا گیا تھا۔ تیسرا وہ جس کے بارے میں بدگمانی کی گئی تھی۔ علی ھذا القیاس اور وہ سب اپنا حق مانگیں گے لہٰذا یہ نیکیاں مدعیوں میں بانٹی جائیں گی جب کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اور بہت سے دعویدار ہنوز باقی رہ جائیں گے۔ فرشتے عرض کرینگے ''پروردگار! اس آدمی کی کوئی نیکی باقی نہیں رہی اور بہت سے دعویدار ابھی باقی ہیں'' اللہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ''دعویداروں کے گناہ اس کی گردن میں ڈال دیں'' اسے گناہوں میں لپیٹ لیں اور جہنم میں پھینک دیں''۔

گناہ کو معمولی مت جانیئے

اے عزیز! جان لے کہ قیامت کے دن ظالم مظلوم کے گناہوں سے ہلاک ہو جائے گا اور مظلوم ظالم کی نیکیوں کی وجہ سے نجات پائے گا۔

قیامت کے دن میدان حشر میں مخلوق کو نجات پانے اور گرفتار ہونے کے کئی پوشیدہ اسباب ہوتے ہیں جن سے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی فرد بشر واقف نہیں مثلاً بہت سے گناہ بندوں کی نظر میں بڑے ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی عفو و درگزر کے قابل ہوتے ہیں اور بہت سے گناہ صغیرہ ایسے ہوتے ہیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں اور وہی ان کی ہلاکت کا سبب بنتے ہیں چنانچہ فرمان خداوندی ہے۔:

وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ (النور:۱۵)	تم لوگ تو اسے حقیر و معمولی سمجھتے ہو حالانکہ وہی اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے

کسی کو مشیت خداوندی کی خبر نہیں جب کسی شخص سے اتفاقاً گناہ کبیرہ سرزد ہوتا ہے اور اس کا اثر ختم ہونے کے بعد وہ دوبارہ اس کا مرتکب نہیں ہوتا تو وہ اس شخص سے زیادہ قابل عفو و درگزر ہوتا ہے جو گناہ صغیرہ کا بار بار ارتکاب کرتا ہے کیونکہ یہ پانی کے ان قطروں کی طرح ہیں جو پتھر پر مسلسل گرتے رہتے ہیں اور اس کا نشان دن بدن نمایاں ہوتا جاتا ہے اگر اتنا پانی یکبارگی اس پتھر پر گرایا جائے تو اس کا کوئی اثر پتھر پر باقی نہیں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

Marfat.com

خَیْرُ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (حدیث نبوی)	بہترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشہ کاربند رہا جائے اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

گناہ سے متعلق مؤمن ومنافق کا رویہ

جس طرح قلیل عمل پر استقامت اس کے اثر کو دل کے آئینے میں ظاہر کرتی ہے اسی طرح گناہ صغیرہ کا بار بار ارتکاب دل کو سیاہ کر دیتا ہے حدیث شریف ہے کہ:

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی ذَنْبَهٗ کَالْجِبَالِ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْهِ وَالْمُنَافِقُ یَرٰی ذَنْبَهٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِهٖ فَاَطَارَهٗ (حدیث نبوی)	مومن گناہ کو پہاڑ سمجھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اس پر گر جائے گا منافق اسے ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کی مانند معمولی سمجھتا ہے جسے وہ اڑا دے گا۔

مومن کا گناہ کو بڑا دیکھنا اللہ عزوجل کی عظمت وجلالت کے علم اور معرفت کی وجہ سے ہے جو اصل ایمان ہے جس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل تر ہوگا اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے ادبی اور مخالفت حق کی آفت سے زیادہ خوف محسوس ہوگا کیونکہ:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:۲۸)	اللہ تعالیٰ سے حقیقی معنوں میں صرف علماء ڈرتے ہیں

اس بناء پر عالم کی ایک رسوائی جاہل کی سات ذلتوں کے برابر ہے کیونکہ مخالفت کی بڑائی مدمقابل کے لحاظ سے ہے۔

ارتکاب گناہ پر فخر ومباہات:

بعض مغرور ایسے ہوتے ہیں کہ گناہ کا ارتکاب کر کے خوش ہوتے ہیں مجالس ومحافل میں ان پر فخر ومباہات کرتے ہیں کہ دیکھو میں نے فلاں کو کس طرح شرمندہ اور بے آبرو کیا؟ فلاں آدمی کو کیسا ذلیل وخوار کیا؟ فلاں کو کس طرح دھوکہ دیا؟ وغیرہ۔ حالانکہ غریب نہیں جانتا کہ یہ سب نفس کی خواہشات اور شیطانی عیاشیاں ہیں اور یہ سب اس کی ہلاکت وبربادی کے اسباب ہیں اس حال میں اس پر لازم تھا کہ فکر وغم اور افسوس وندامت کرنے میں مصروف ہو جاتے کیونکہ دشمن ازلی شیطان مردود نے اس کے دین پر کاری ضرب لگائی ہے اور یہی اس کے لئے آخرت میں موجب گرفتاری ہے گناہ کا فخریہ اظہار بہت بڑی زیادتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت قبیح افعال کی پردہ داری ہے اور قبیح اعمال کا اظہار کرنا اور اسرار کا انکشاف کرنا کفران نعمت ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وارد ہوا ہے کہ:

''تمام گناہ عفو ودرگزر کے لائق ہیں مگر وہ گناہ جسے فاعل خود ظاہر کرے''۔

Marfat.com

خصوصاً اگر گناہگار کوئی اہم شخصیت ہو اور وہ یہ خیال کرتا ہو کہ اس کے اظہار سے لوگ اس کی پیروی کریں گے تو ایسا کرنا ناقابل معافی جرم ہے چنانچہ فقہائے عصر مختلف حیلوں اور بہانوں کے ذریعے بادشاہ کی قربت حاصل کرتے ہیں انعام واکرام اور حرام وظائف کے لالچ میں ان کے خطاؤں میں تاویل کرتے ہیں۔ مخالفت کے بجائے ظلم وستم میں ان کی تائید کر کے حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور علوم کتاب وسنت کی تحصیل کی طرف توجہ نہیں دیتے جو دین کا اصل ہیں اور زندگی علوم جدلیات اور بحث وتمحیص میں گزارتے ہیں۔ نیتجتاً بعض رسوم وعادات کے متوالے ان افعال کو اپنے لئے دلیل راہ بنالیتے ہیں اور علمائے معنوی کے بھیس میں مخلوق کو گمراہ کرتے ہیں۔

برائی کا آغاز اور اس کا انجام

ہوسکتا ہے کہ اس برائی کے اثرات برسوں گزرنے کے بعد بھی لوگوں میں باقی رہیں تو ہر شخص کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں شامل ہوتے رہیں گے کیونکہ:

مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهُ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا (حدیث نبوی)	جو کوئی برا طریقہ ایجاد کرے اس کا اور اس پر عمل کرنے والے کا بوجھ اس پر ہے

کہتے ہیں کہ عالم دین کی گمراہی وکجروی کشتی کی غرقابی (کشتی ڈوب جانے) کے مانند ہے جب کشتی غرق ہو جاتی ہے تو اس میں سوار لوگ بھی اپنے ساتھ لے ڈوبتی ہے۔

حدیث میں مروی ہے کہ:

''بنی اسرائیل میں ایک بڑا نامور عالم تھا شروع میں مخالفات کا ارتکاب کیا کرتا تھا میدان شہوات میں لذت کا گھوڑا دوڑایا کرتا تھا تا کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے ارتکاب گناہ میں دلیر ہو جائیں۔ کچھ عرصہ بعد اس نے توبہ کی اور ایک عرصہ تک گذشتہ بد اعمالیوں کی اصلاح کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اس شخص سے کہو کہ اگر گناہ میرے اور تیرے درمیان ہوتا تو میں تیری ندامت کے شعلوں سے گناہوں کے انبار کو جلا ڈالتا اور تیرے نامہ اعمال سیگناہوں کی تلچھٹ کو اپنے مغفرت کے پانی سے دھوڈالتا مگر میرے بہت سے بندے تمہاری وجہ سے گمراہ ہو کر دوزخ کے سزاوار بن گئے ہیں۔ اس کا تدارک کس طرح کروگے؟''

آن چنان افتادہ ام کاگہ نیم ز افتادگی

Marfat.com

گر نمی دانم تو می دانی که چون افتاده ام؟
بارها افتاده ام از پای در راهت و لیك
دستم اکنون گیر کا کنون سرنگون افتاده ام
راحما این هیچ کس را یك نفس بیدار کن
توبه ای بخشم که پشت نفس دون افتاده ام
هم تو دستم گیر زین افتادگی ای دستگیر
کز برون نومید گشتم وز درون افتاده ام

☆یعنی میں منہ کے بل گر گیا ہوں مجھے اپنے گرنے کی وجہ معلوم نہیں لیکن تجھے تو اس کا خوب علم ہے کہ میں کیوں گر گیا ہوں؟

☆میں تیری راہ میں کئی بار گر چکا ہوں لیکن اس بار میں سرنگون گر گیا ہوں لہٰذا تو ہی میری دستگیری فرما۔

☆اے رحم والے! ان سب کو فوراً بیدار کر دے میں مردود نفس کے پیچھے گر گیا ہوں مجھے توبہ کی توفیق عطا فرما۔

☆اے دستگیر! میری دستگیری فرما! میں باقیوں سے نا اُمید ہو چکا ہوں مجھے صرف تجھ سے اُمید ہے۔

گناہ پر پکڑ میں تاخیر

گناہ کی ہلاکت آفرینیوں میں منہمک رہنے والا ایک گروہ ہے جو حق تعالیٰ کے بردباری و پردہ پوشی کی مہلت اور تاخیر سے مغرور ہوا ہے اور وہ اس تاخیر کو اللہ کا فضل و کرم سمجھ بیٹھا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ غرور کی گھات میں اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے ناواقف ہے جو کبائر میں سے ہے حالانکہ گناہوں پر اصرار کے باوجود اللہ کی طرف سے مواخذہ میں مسلسل تاخیر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کی علامت ہے:۔

اِنَّمَا نُمۡلِیۡ لَهُمۡ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ (آل عمران:۱۷۸)	ہم اس لئے انہیں مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ مزید گناہ کریں اور ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے

ہمیشہ نعمت تندرستی اور مہلت کے پردے میں گناہ پر ان کا اصرار کفر کے زیادہ سے زیادہ نزدیک کرتا ہے۔

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ (الانعام:۴۴)	جب وہ سب کچھ بھول گئے جن کی ہدایت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں پر خوش و مطمئن ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک انکار کرتے ہوئے پکڑ لیا

Marfat.com

باب سوم

توبہ کی شرائط اور تا عمر ثابت قدمی، تکفیر گناہ کی کیفیت اور رد مظالم

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:۔

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَ نُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا (النساء: ۳۱)	اگر تم ممنوعہ کبائر سے بچے تو تمہارے گناہ تم سے دور کر دیئے جائینگے ہم تمہیں فضل و کرم کی منزل میں داخل کریں گے

اے عزیز! گذشتہ بحث سے معلوم ہوا کہ توبہ ندامت سے عبارت ہے اور وہ علم کا نتیجہ ہے وہ اس طرح کہ محبوب کی مخالفت وصال محبوب کی سعادت سے محرومی کا سبب بنتی ہے معصیت جو وصال محبوب میں رکاوٹ ہے، کا ترک کرنا۔ اس علم کا نتیجہ عزم ہے۔ ان میں سے ہر ایک یعنی علم، ندامت اور عزم دائمی اور مکمل طور پر ہونا ضروری ہے اس کی تکمیل کی کئی نشانیاں ہیں اور دائمی عزم کی چند شرائط ہیں۔

ندامت کی علامت

ندامت وصال محبوب کی محرومی کے احساس کی طرف دل کا متوجہ ہونا ہے اور اس کی صحیح نشانی کثرت گریہ، زبردست فکر و غم اور افسوس و ندامت ہے۔ یہ اس طرح جیسے کوئی شخص کسی سچی خبر دینے والے کی زبان سے اپنے عزیز بیٹے پر بلا نازل ہونے کی خبر سنتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کا فرزند عزیز اس میں ہلاک ہو جائے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ صورت حال اس کے لئے بڑی مصیبت اور پریشان کن بنے گی غم و فکر اور گریہ وزاری کا اس پر غلبہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر وہ اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کرے تو وہ ایسا نہیں کر پائے گا اس مقام کو انصاف کی نگاہ سے دیکھو کہ تیرے اپنے نفس سے زیادہ عزیز کوئی ہے؟ مخالفت حق سے بڑھ کر بلا کا مستحق بنانے والا کوئی امر ہے جس کا انجام جہنم ہے؟ دوزخ کے عذاب میں ہلاکت و گرفتاری سے زیادہ سخت کوئی اور ہلاکت و گرفتاری ہے؟ خدا اور رسول خدا سے بڑھ کر کوئی سچ بولنے والا ہے؟ لہذا تیری توبہ کی صحت پر دل کی نرمی اور آنکھ کے آنسو گواہ ہیں۔

دوسری علامت معصیت کی مٹھاس سے دل کو پاک و صاف کرنا ہے اور گناہ کی طرف دل کے رجحان کو

Marfat.com

کراہت اور رغبت کو نفرت میں بدلنے میں مخلص ہونا ہے۔

اسرائیلیات میں منقول ہے کہ:

"بنی اسرائیل کے ایک نبی نے ایک شخص کی توبہ قبول کرنے کی اللہ تعالی سے دعا کی جس نے کئی سال متواتر عبادات کی تھی چنانچہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ اگر تمام زمین و آسمان والے اس کے حق میں سفارش کریں تو بھی ہم اس کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک اس کے دل میں گناہ کی لذت باقی رہے گی"۔

اے عزیز! اگرچہ عادی خواہشات اور محبوب اشیاء طبیعت کو خوب مرغوب ہوتی ہے نفس اس کی تلخی کا تصور مشکل سے کرتا ہے کوئی شخص شہد کھاتا ہے جس میں زہر گھول دیا گیا ہو وہ شہد کی لذت میں زہر کی تلخی اور خاصیت کا ادراک نہیں کر سکتا جب زہر کے اثرات جسم میں سرایت کر جاتے ہیں اور اسکے جسم کے بال جھڑنے لگتے ہیں فالج اس کے اعصاب کو بے کار اور بے قرار کرنا شروع کرتا ہے۔ اب دوسری بار جب وہی شہد اس کے سامنے رکھا جائے تو وہ دل سے ہی اس شہد سے نفرت کرنے لگے گا حالانکہ اسے اس زہر آلود شہد کی مٹھاس پر کلی یقین بھی ہے۔ اسی طرح تائب صادق یقین کی مدد سے یہ معلوم کر لیتا ہے کہ حلاوتِ معصیت زہر آلود شہد کی حلاوت کی مانند ہے اور اس کا نقصان بھی زہر آلود شہد سے زیادہ تباہ کن ہے جس سے ایک طویل عرصے تک علاج معالجے کے بغیر نجات نہیں مل سکتی۔ تو اس میں لذت گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ صحت توبہ کی حلاوت اسی یقین کا حصول ہے جسے ایمان بھی کہہ سکتے ہیں چونکہ یہ یقین ہر کس و ناکس میں نہیں پایا جاتا یہی وجہ ہے کہ تائب صادق بہت ہی کم تعداد میں ہوتے ہیں اور اکثر لوگ خواہشات اور مالوفات میں کھوئے رہتے ہیں گناہان صغیرہ کو معمولی سمجھ کر وہ خدا سے اعراض کر جاتے ہیں اور انہیں خبر بھی نہیں ہوتی۔

ای بدنیا بی سر و پا آمده
باد در کف خاك ، بی ما آمده
نی بهشیاری ترا از خود خبر
نی به مُردن ازوجودت هیچ اثر
خویش را گم کردهٔ ای رازجو
پیش ازان کت جان برآید بازجو
عشوهٔ ابلیس از تلبیس تست

Marfat.com

در تو یك یك آرزو ابلیس تست
تا کنی یك آرزوی خود تمام
در تو صد ابلیس زاید و السلام

☆ یعنی اے شخص! تم ہم کو چھوڑ اندھا دھند دنیا کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہو تمہاری آرزوئیں خاک میں مل جانی چاہئیں۔

☆ تمہیں ہوشیاری میں اپنی خبر ہے نہ موت آنے کی فکر کا کوئی اثر۔

☆ تم نے خود کو دنیا میں کھو دیا ہے موت آنے سے پہلے اس سے باز آنا چاہیے۔

☆ ابلیس تمہارے فریب کا نتیجہ ہے تمہاری ہر خواہش شیطانی ہے۔

☆ جو بھی آرزو تم پوری کرتے ہو جس کی پاداش میں سینکڑوں ابلیس جنم لیتے ہیں۔

تدارک مافات

اے عزیز! جان لے کہ گناہوں سے بچنے کا عزم ندامت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اس ارادت (عزم) کی حقیقت مافات کا تدارک ہے اور اس کے تین حکم ہیں۔

۱۔ پہلا حکم حال سے تعلق۔

۲۔ دوسرا حکم ماضی سے تعلق۔

۳۔ تیسرا حکم مستقبل سے تعلق۔

۱۔ پہلا حکم حال سے تعلق۔ ان ممنوعات کو فوراً ترک کرنا ہے جن کا وہ مرتکب ہوا ہے اب ہر فرض کی ادائیگی کے وجوب کا اسے یقین ہو جاتا ہے۔

۲۔ دوسرا حکم ماضی سے تعلق۔ گذشتہ فرد گذاشتوں اور کوتاہیوں کا تدارک کرنا ہے۔

۳۔ تیسرا حکم مستقبل سے تعلق۔ ہمیشہ طاعت میں مصروف رہنے اور معصیت کو آخری سانس (عمر) تک چھوڑنے کا پختہ عزم کرنا اور اسی پر قائم رہنا ہے۔

ماضی کے ساتھ جو شرط صحت متعلق ہے وہ یہ ہے کہ بالغ ہونے سے توبہ کرنے تک کی مدت کو دیکھے کہ اس دوران اس کی عمر کا کتنا عرصہ گزر گیا ہے؟ ماہ و سال اور ایام میں کس قدر اور کس قسم کی طاعت اس کی رہ گئی ہیں؟ کس قسم کی معصیت اور گناہ کا مرتکب ہوا ہے؟ کس قدر مال و دولت اور عزت و ناموس میں زیادتیاں کی ہیں؟ اور اس کے ذمے کیا کیا واجب الادا ہیں؟ ان تمام کو پورا کرنے تقصیرات کے تدارک کرنے اور مظالم کو واپس کرنے میں مشغول رہے مثلاً جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں ان کا شمار کرے بالغ ہونے سے توبہ کرنے تک جتنی نمازیں بنتی ہیں ان

Marfat.com

میں سے جن کے ادا کرنے کا یقین ہو ان کی نفی کرے اور باقی نمازیں قضا بجالائے۔اگر سفر میں رمضان کے روزے چھوڑ دیئے ہوں اور اب تک قضا بجا نہ لایا ہو یا عمداً روزہ توڑ ڈالا ہو اور قضا بجا نہ لایا ہو تو سب کا حساب کرے اور قضا بجالائے۔اسی طرح زکوۃ اور حج کی بھی اگر ہوں تو قضا بجالائے۔

گناہوں کا تدارک

تدارکِ گناہ کے لئے چاہیے کہ بالغ ہونے کے بعد سے تا حال ساتوں اعضاء کے کردہ جرائم کی چھان بین کرے اور وہ سات اعضاء آنکھ، کان، زبان، پیٹ، شرم گاہ، ہاتھ، اور پاؤں ہیں شاید آپ نے سنا ہو کہ دوزخ کے بھی سات دروازے ہیں۔:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (الحجر: ۴۴)	جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے اپنے الگ الگ حصے ہیں

ہر دروازے کی چابی ان اعضا میں سے کسی عضو کا جرم ہے لہذا سالک راہ حق کو چاہیئے کہ اپنے گذشتہ دنوں اور اوقات کا حساب تفصیل سے لگائے اور تلافی مافات کے ذریعے اپنے گناہوں کی معافی تلافی کا اہتمام کرے

حقوق اللہ سے متعلق معصیت کا تدارک

جب ظاہر اور پوشیدہ چھوٹے اور بڑے تمام گناہوں سے باخبر ہو جائے تو دیکھے کہ یہ سب اسکے اور اللہ تعالی کے درمیان ہیں نہ کہ خلق کے ساتھ مثلا بلا وضو قرآن شریف کو چھونا، بلا غسل مسجد میں بیٹھنا، شراب پینا، لہو لعب میں مشغول رہنا، اور اعتقادِ بدعت رکھنا وغیرہ۔ان کے تدارک میں مصروف رہے۔

اقسام تدراک:

تدارک کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اول یہ کہ ندامت اور افسوس کیساتھ توبہ کرنا۔

۲۔ دوم یہ کہ ہر گناہ کے اثر کو مناسب اعمال حسنہ کے ذریعے مٹا دینا۔

کیونکہ:

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّـئَاتِ (ھود: ۱۱۴)	بلاشبہ نیکیاں برائیوں کے اثرات کو مٹا دیتی ہیں

وہ اس طرح کی مثلا لہو ولعب سننے کے اثر کو قرآن حکیم اور مجالس ذکر کو سننے کے ذریعے بلا غسل مسجد میں بیٹھنے کے اثر کو مسجد میں اعتکاف اور عبادت کے لئے بیٹھنے کے ذریعے، بلا طہارت قرآن چھونے کے اثر کو قرآن کو بوسہ

Marfat.com

دینے اور عزت واحترام سے اس کی تلاوت کے ذریعے، شراب نوشی کی گناہ کو مشروبات حلال کے صدقہ کے ذریعے غیر محرم کو دیکھنے کے اثر گناہ کو پاکدامن رہنے اور قرآن حکیم کو دیکھنے کے ذریعے اسی طرح دوسرے گناہوں کے بارے میں بھی مناسب اور موزوں اعمال وافعال کا اہتمام کرے۔

تجربے سے معلوم ہوا کہ امراض جسمانی کا علاج اضداد کے استعمال سے ہی ممکن ہے اسی طرح امراض معاصی کی کثافت کو جو آئینہ دل پر بیٹھ جاتی ہے، زائل کرنا شربت حسنہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جس جنس کا ضد جنس گناہ ہو اس طرح تدارک کرنا اذکیا کا طریقہ ہے اگر چہ کسی بھی طاعت پر ہمیشہ عمل کرنا دل کو جلا بخشنے اور معصیت کے کفارے کا موجب ہے مگر جلد از جلد سابقہ مخدوش حالات کو بدلنا اور دل کو صفائی اور نورانی چمک سے آراستہ کرنا ضروری ہے جس کے لئے اول الذکر طریقہ زیادہ کارآمد اور زود اثر ہے حدیث شریف:

مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ هَمٌّ وَلَا غَمٌّ وَلَا اَذًى اِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَايَاهُ (حدیث نبوی)	کسی مومن کو غم وفکر میں تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں دور کرتا ہے

اسی معنی پر شاہد ہے۔

اس معنی کی حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی محبت ہی ہر گناہ کی جڑ ہے اس کی محبت اور اس کے ملنے پر خوشی ومسرت مرغ جان کے لئے پھندا ہے فکر وغم اور تکلیف اس مالوف ومحبوب میں نقصان کی وجہ سے ہوتی ہے جو تمام گناہوں کی جڑ ہے کسی چیز کی محبت گناہ ہو تو اس چیز سے محرومی اس گناہ کا کفارہ ہوا کرتا ہے لہٰذا اگر کسی کو دنیا سے محبت ہو اور وہ اس کی محرومی کی سعادت سے محروم رہے تو اس کا گناہ کمال کو پہنچ جائے گا یہ سب وہ گناہ تھے جو بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہیں۔

گناہ متعلق بحقوق العباد

وہ گناہ جن کا تعلق بندوں کے ساتھ ہو۔ یہ دو قسم کی ہیں۔

۱۔ اول مظالم۔

۲۔ دوم امر حق کی مخالفت کا ارتکاب۔

گناہ متعلق بحقوق العباد کا تدارک

زیادتی (مظالم) کا تدارک ندامت کا اظہار ہے البتہ ظلم کا تدارک یہ ہے کہ ایذا کا احسان اور معافی مانگنے کے ساتھ، ناممکن واپسی مظالم کی رخصت طلب کرنے کے ساتھ، غصب کے مال کا مال حلال کے صدقہ کے ساتھ، غیبت کا دعا وتعریف اور اچھی عادتوں کی تشہیر کے ساتھ اور قتل کا غلاموں کی آزادی کے ساتھ تدارک کرے

Marfat.com

غلام کی آزادی اس لئے کہ کسی شخص کے وجود کی حقیقت اس کا اختیار اور ارادہ ہے اور یہ بات غلاموں میں مفقود ہے۔ بلکہ یہ ان کے آقاؤں کے پاس ہوتا ہے کیونکہ غلام پر آقا کو کلی اختیار ہوتا ہے لہذا درحقیقت غلام کا آزاد کرنا اس کو نئی زندگی دینے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں قتل مومن کا کفارہ غلام کو آزاد کرنا قرار دیا ہے البتہ قتل خطا میں توبہ کرنے کیساتھ ساتھ مقتول کے ورثاء کو دیت (خون کا بدلہ) دینا ہے اگر عمداً قتل کیا ہو اور قاتل اپنے ولی کے پاس اس کا اعتراف بھی کرتا ہو تو چاہئے کہ اس معاملے میں وہ اپنا حاکم مقرر کرے تا کہ اگر وہ چاہے معاف کرے یا چاہے قصاص لے اس معاملے کو چھپانا نہیں چاہئے شراب نوشی ، بدکاری اور چوری وغیرہ کو پوشیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ ان جرائم کے مرتکب کے لئے اپنے نفس کو ان جرائم کی پردہ داری کے ذریعے رسوا کرنا لازم نہیں ہے بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ مختلف ریاضات اور مجاہدوں کے ذریعے نفس پر حد قائم کرے اور اللہ تعالیٰ کی پسند" ستر،، کے ذریعے اس بات کو پوشیدہ ہی رکھے۔

احتساب اور تدارک کے مختلف طریقے

۱۔ جو شخص زندگی میں نفس کا معمولی احتساب کرتا ہے قیامت کے دن حساب کتاب کی سختی میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے۔ افسران، حاکموں اور تاجروں کے لئے یہ کام بہت زیادہ دشوار اور مشکل ہے کیونکہ ان کے دشمن (ستم رسیدہ) مختلف ملکوں اور شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں ان کو معاف کرانا بہت مشکل امر ہے لہذا انہیں چاہیے کہ مظالم کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ نیکی کرتے رہیں اور عمر کی اس مدت کے لحاظ سے کریں جو ظلم و زیادتی میں گزاری ہو کیونکہ گزشتہ زندگی ظلم و زیادتی میں گزر گئی ہے اور یہ معلوم نہیں کہ باقی عمر ان ناانصافیوں کی تلافی اور تدارک میں وفا کرتی ہے یا نہیں؟

۲۔ اگر زیادتی ایسی ہو جس کا ذکر مظلوم کو اور بھی تکلیف دیتا ہو اس زیادتی کا ذکر اس کی تکلیف میں اضافہ کا سبب بنتا ہو مثلاً کسی کی بیوی یا لونڈی سے زنا کرنے کا ذکر یہ اس قسم کے جرائم کی تصریح کرنا مزید گناہ کرنے کے مترادف ہے بلکہ اس قسم کے جرائم کا کھل کر ذکر کئے بغیر مبہم طریقے سے معافی حاصل کرنا واجب ہے ۔

۳۔ میت اور غائب پر کی گئی زیادتی کی تلافی نیکیوں کے ذریعے کرے۔

۴۔ جب زیادتی کرنے والا زیادتی سہنے والے کے سامنے اپنی زیادتیوں کا ذکر کرلے اور وہ دشمنی کی وجہ سے معاف نہ کرے تو معاف کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ مہربانی اور احسان سے پیش آئے اس کی خدمت کرے اور اس کی ضروریات کو پورا کرے۔ کیونکہ آدمی کی عام عادت ہے کہ وہ احسان کا بندہ ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے (کسی جرم کی وجہ سے) متنفر کو مائل کیا جاسکتا ہے جب تکلیف کے برابر احسان و اکرام کے ذریعے اس کو خوشی و مسرت پہنچانے کی سعی کرے تو دشمن کی ناراضگی کا کوئی اعتبار نہیں باقی رہتا مثلاً کوئی آدمی کسی کا مال ضائع کرتا

Marfat.com

ہے لہذا اس کو ویسا مال بدلے میں دے دیتا ہے مگر دشمن اسے قبول نہیں کرتا تو حاکم اسکے لینے یا نہ لینے کا حکم صادر کرسکتا ہے اللہ تعالی کا حکم بھی قیامت کے دن ایسا ہی ہوگا۔

تائب اور مجاہد میں کون افضل؟

ارباب طریقت نے اس بات میں اختلاف کیا ہے ایک آدمی توبہ کرتا ہے اس نے آبِ ریاضت کے ذریعے شہوت کی آگ کو بجھا دیا ہے اور اس کا نفس شرائط توبہ پر قائم ہے گناہ کے ارتکاب کا کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ دوسرا آدمی جس میں نفسانی خواہشات موجود ہیں مگر وہ اپنی کوشش اور جہد وجہد کے ذریعے نفس کو ارتکاب گناہ سے باز رکھتا ہے ان دو قسم کے لوگوں کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ جہد وجہد کرنے والا (دوسری قسم) زیادہ فضیلت کا حامل ہے کیونکہ اسکو جہاد کرنے کی فضیلت حاصل ہے بعض کہتے ہیں کہ متمکن (پہلی قسم) افضل ہے کیونکہ وہ سلامتی ایمان کے زیادہ نزدیک ہے۔

قول فیصل

اس معنی کی حقیقت کا انکشاف تایب کے احوال کی معرفت کے حصول پر موقوف ہے تائب متمکن (پہلی قسم) دو حال سے خالی نہیں ہے اول یہ کہ گناہوں سے اس کی علیحدگی اس کے نفسانی شہوات میں خرابی کی وجہ سے ہے چنانچہ توبہ کے بعد مرض نامردی کا ظہور تائب کو زنا کرنے سے باز رکھنے کے لئے مصمم ارادے کا سبب بنا ہے لہذا اس شخص کے مقابلے میں مجاہدہ کرنے والے کا مرتبہ افضل و اعلی ہے کیونکہ اس کی جہد وجہد اور نا جائز امور سے بچنے کا عزم اس کی قوت یقین اور اس کے دین کی بلندی پر دلالت کرتا ہے۔ دوم یہ کہ اس نے قوت یقین کے بل بوتے پر نا جائز امور کو باطل قرار دیا ہے اور اس کے سچے مجاہدے نے اس کے شہوانی ہیجان کا قلع قمع کر دیا ہے اور کتے کی مانند نفس کو آداب شرع سے مودب بنا دیا ہے تو اس قسم کا تائب اس رنج اٹھانے والے مجاہد سے کہیں بہتر اور افضل ہے۔

اگر چہ صاحب مجاہدہ کو جہاد کرنے کی فضیلت حاصل ہے مگر حقیقت میں نفس جہاد مقصود نہیں بلکہ جہاد میں دشمن پر کامیابی مقصود ہے جو خواہشات اور شیطان کے لشکر ہیں لہذا اس شخص کا مرتبہ جس نے کتے کی مانند نفس کو اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنالیا ہے ، شریعت کے آداب سکھادئے اور لشکر اعداء پر فتح وظفر پا چکا ہے اس شخص کے مقابلے میں ضرور زیادہ بلند ہے جو ہنوز فتح وظفر کی تلاش میں ہے اور اسے ابھی معلوم بھی نہیں ہے کہ وہ اس پر غالب آئے گا یا ہار جائے گا؟

Marfat.com

گناہ یاد رکھنا افضل یا فراموش کر دینا؟

اسی طرح گناہ کو فراموش کرنے اور مدنظر رکھنے کے بارے میں مشائخ سلف رحمہم اللہ علیہم نے اختلاف کئے ہیں۔

اے عزیز! جان لو کہ عام غافل آدمی کے لئے گناہ کو مدنظر رکھنا ہی بہتر ہے یہ اسلئے کہ معصیت کے اندیشے کی یاد خوف وحزن کا موجب بنتی ہے اور اس کی کثرت سے یاد آدمی کو گناہ کی طرف پھر رجحان کرنے سے روکتی ہے مگر اس گناہ کو بھول جانا ہی بہتر ہے جو آدمی کی شہوت کا محرک بنتا ہو۔

اما سالک کے حق میں گناہ کو یاد کرتے رہنا نقصان دہ ہے کیونکہ حالت استغراق میں سالک ابتداء ہی میں انوار یقین کے انکشاف، حقائق وعرفان کی روشنی کے ظہور، واردات غیبی کی خوشبوں اور اسرار قدسی کی تجلیات کے وصول کی وجہ سے ماضی حال اور مستقبل سے بے نیاز ہو جاتا ہے

تا کی باشد یادِ غیری در حساب
ذکر مولی باشد از تو درحجاب
تا بود یك ذره ای هستی بجائی
کفر باشد گرنهی در عشق پائی
تا تو باخویشی عدد بینی همه
چون شوی فانی احد بینی همه
دولت دین گر میسر گرددت
آفرینشن جمله چاکر گرددت

☆ یعنی جب تک غیر حق کو یاد کرتے رہو گے ذکر الٰہی تم سے پردے میں رہے گا۔
☆ جب تک ذرہ بھر تیری ہستی موجود ہے عشق میں قدم رکھنا تمہارے لئے حرام ہے۔
☆ جب تک تمہیں خود نظر آئے گا کثرت دیکھو گے جب تم فانی ہو گے تو سرف وحدت دیکھو گے۔
☆ اگر تجھے دولت دین حاصل ہوگئی تو کائنات کا ذرہ ذرہ تمہارا نوکر بن جائے گا۔

تائبین کے چار درجے

اے عزیز! توبہ کرنے والوں کے چار درجے ہیں۔

Marfat.com

درجۂ اول توبۂ نصوح

توبۂ نصوح یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کرے اوراس کے شرائط پر ثابت قدم رہے دوبارہ گناہ کرنے کا ارادہ تک دل میں نہ لائے مگر رسوائی کو جدا کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے اس توبہ کا نام توبۂ نصوح ہے اوراس طریق پر توبہ کرنے والا سابقین کی جماعت میں سے ہے۔ نفس مطمئنہ کا مالک ہے وہ محل رِضْوَانٌ مِنَ اللّٰہ کی طرف رجوع کرے گا جو جنتیوں کے اعلیٰ درجوں میں سے ایک اعلیٰ درجہ ہے۔

اس قوم کے درجے مختلف ہیں یہ کبھی نفس کے ساتھ برسرپیکار رہنے اوراس کے مذموم صفات کے ساتھ نبرد آزما رہنے میں کمی وبیشی کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور کبھی مختلف مجاہدوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے۔ تاہم سابق اس شخص کو کہتے ہیں جس کی آتش شہوات جو دراصل خواہشات کی سواری ہوتی ہے، قہر عرفان سے مقہور ہو چکی ہو اسکے یقین کی ٹھنڈک بشریت کے نازونخرے کو سرد کر چکی ہو۔ اس حال کے مالک کو نفس کی بقاء میں مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ طاعت میں کمی وبیشی اور عمر میں کوتاہی اور طوالت کے لحاظ سے فضل وکرم دیا جائے۔

بعض کہتے ہیں کہ ''اگر کوئی آدمی دس بار ایک ہی گناہ کا ارتکاب کر چکا ہو تو اس کی تکفیر اس طرح کرے کہ دس بار اس گناہ کے اسباب پیدا کرے اور عین گناہ سرزد ہونے کے وقت پوری شہوت اور مکمل قدرت کے باوجود اس سے اجتناب کرے،، یہ طریقہ اگرچہ مضبوط ایمان والوں سے ممکن ہے مگر توبہ کے لئے شرط صحت نہیں ہوسکتا کیونکہ اسباب معصیت کے حصول کے لئے آتش شہوت کو بھڑکانا اور عنانِ نفس کو ہاتھ سے چھوڑ دینا پھر عصمت کی امید رکھنا، سلامتیٔ ایمان سے بہت دور کی بات ہے بلکہ اسباب کے تمام تر راستوں کو مسدود کرنا اور اس کے اسرار سے شروع ہی میں راہ فرار اختیار کرنا واجب ہے۔

درجۂ دوم تائب غیر مستقیم

اس میں تائب کے بارے میں کہا گیا ہے جو توبہ پر قائم رہنے کے باوجود گناہ صغیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ توبہ کرنے والا اطاعت میں ہمیشگی کرنے اور کبائر سے بچنے کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے مگر لمبے اوقات اور رسمی احوال کے جریان میں بعض گناہ صغیرہ کا مرتکب ہو جاتا ہے حالانکہ اس گناہ کی طرف قدم بڑھانے کا ارادہ تک نہیں ہوتا لیکن جب ان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو نفس کو ملامت کرنے، ندامت وافسوس کا مظاہرہ کرنے اور اس کے نتائج وعواقب سے بچنے کے لئے تجدید عزم میں سفر کرتا ہے۔ ان صفات کا حامل صاحب نفس لوامہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کی پیدائش میں صفات جمالی وجلالی کا امتزاج ہے اوراس کا نتیجہ خیروشر کی صورت میں ظاہر ہوتا رہتا ہے اور توبہ کرنے والوں میں سے اکثر کے حالات یہی معنی رکھتے ہیں یہ قوم

Marfat.com

خواہشات کے غلبے کی صورت میں نفسانی گندگیوں، اور شیطانی وسوسوں کی مختلف قسموں میں تیر بلا کا نشانہ بنتی رہتی ہے اور ہمیشہ اپنے احوال کو بلند بنانے اور ان صفات کے آثار کو زائل کرنے میں کوشاں رہتی ہے وہ لوگ اس بہترین وعدے کے مخصوص لوگ ہیں۔:

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ (النجم :۳۲)	وہ لوگ جو گناہ کبیرہ اور فواحش سے بچتے ہیں مگر گناہ صغیرہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے بیشک ان کی احتیاط کی بنا پر تیرا رب وسیع مغفرت والا ہے

یہ آیت کریمہ انہی لوگوں کی تعریف میں مذکور ہے۔:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا	(مومن) جب کوئی فحش کام کر کے خود پر ظلم کرتا ہے تو وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے
لِذُنُوْبِھِمْ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ (آل عمران: ۱۳۵)	پس ان کے لئے استغفار کروان کے گناہ اللہ کے سوا اور کون بخشنے والا ہے ؟

یہ درجہ والے درجۂ سابق والوں سے کم درجے کے ہیں مگر درجۂ عالیہ والے ہیں کیونکہ:

خِیَارُکُمْ کُلُّ مُفْتِنٍ تَوَّابٍ (حدیث نبوی)	تم میں بہترین شخص وہ ہے جو آزمودہ اور تائب ہو

درجۂ سوم توبہ توڑنے اور رجوع کرنے والا تائب

تیسرا درجہ یہ ہے کہ جب توبہ کرنے والا ایک عرصہ توبہ پر قائم رہتا ہے اور اس کی شرائط پر ہیشگی کرتا ہے۔ اچانک خواہشات کی بھٹی میں شہوات کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے جو نفس کی روح ہے جب توبہ کرنے والے کے حوصلے میں اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی اور جلد ہی نفس کے جاذبۂ شہوت کے غیض وغضب کا نشانہ بن کر رہ جاتا ہے اور کسی گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے مگر پھر بھی وہ شہوات ومخالفات کو ترک کرتا اور طاعات پر قائم رہتا ہے معصیت سے ناخوش رہتا ہے اور اس کے اصل وجڑ کے قلع قمع میں مصروف رہتا ہے۔ گناہ کے ارتکاب کے فوراً بعد نادم وشرمسار ہوتا ہے مگر شہوت کا غلبہ اس کے توبہ کرنے میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔ اس قوم کی صفت ارشاد باری تعالیٰ میں موجود ہے۔:

Marfat.com

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْابِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ۔ (التوبہ ۱۰۲:)	کچھ لوگ ایسے ہیں جو گناہ کا اعتراف کرتے ہیں پھر نیک اور برے عمل دونوں کو خلط ملط کرتے ہیں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے توبہ کو قبول فرمائے

اس قوم کا معاملہ طاعت پر قائم رہنے اور گناہوں سے نفرت کرنے کی وجہ سے عفو و درگزر کے قریب نیز غلبہ شہوات اور توبہ میں تاخیر کی وجہ سے محرومی و تذلیل کے خطرے کے بھی نزدیک ہے یعنی یہ لوگ خوف و رجا کے درمیان مشیت کی مذبذب منزل میں رہتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت شامل حال ہو اور اس کے بدبختی کی طاقت کو توڑا تو توبہ کے ذریعے اس کے حال کا تدارک ہو جائے گا اور درجہ دوم والوں سے مل جائے گا اور اگر نفس اور اس کی خواہشات کے قبضے میں رہا تو معصیت کی کشش اس کو ابدی بدبختی اور دائمی گھاٹے کی طرف کھینچ کر لے جائے گی۔

درجۂ چہارم توبہ شکن تائب

درجۂ چہارم ان لوگوں کا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور ایک مدت تک توبہ کے شرائط پر قائم رہتے ہیں پھر شہوات، خواہشات اور نفس امارہ کی لذتوں کی کشش اس کو ایک بار پھر معصیت کی حالت پر لے جاتی ہیں عین بصیرت پر غفلت اور اندھے پن کا غلبہ ہو جاتا ہے مخالفت کے میدان میں مختلف گناہوں کے ارتکاب پر اصرار کرتا ہے آئینۂ دل پر نفس امارہ کے اثرات کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ وہ پھر سے چمکائے جانے کے قابل نہیں رہتا اور توبہ، ندامت اور افسوس کے ذریعے دل کو چمکانے کی قدرت نہیں ہوتی۔ لہذا اگر مشیت ازلی اور قضائے الٰہی اس کے عمل کے مطابق حکم صادر کرے تو اس کے عمر کی پیشانی پر شقاوت دائمی کی مہر لگا دیتی ہے اور اس کے حال کے ماتھے پر دائمی خسارے کا دھبہ لگا دیتا ہے اگر عنایت ایزدی نے اس کے حال کا تدارک کیا اور اصل ایمان غارت اور آوارہ ہونے سے سلامت رہ جاتا ہے۔ جس قدر آئینۂ دل پر میل کچیل ہوگی اسی قدر دوزخ کی بھٹی میں پگھلایا جائے گا جس کی مدت ایک ساعت سے سات ہزار سال تک ہو سکتی ہے۔

بسا اوقات پوشیدہ اسباب میں سے کسی سبب سے کمزور اُمید اور ہٹ دھرم جہالت کو بے علت، رحمت خداوندی کی موجوں کے تھپیڑے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر کا سمندر اس بدنصیب کی بداعمالیوں کو دھو ڈالتا ہے یہ ایسا ہے جیسے کسی غریب کو کسی ویرانے سے خزانہ مل جائے مگر یہ معاملہ بہت نادر پیش آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ایک طریقہ ہے کہ تجارت اور کسب کا نام مال کا حصول ہے طاعات پر قائم رہنا اور مخالفت

Marfat.com

سے پرہیز کرنا جنت کی نعمتوں کے حصول کے ذرائع ہیں اور یہ بلند درجات کامیابی ہے چنانچہ اگر کوئی اپنے گھر کو ویران اور مال کو یہ سوچ کر تہہ وبالا کرے کہ اسے وہاں سے خزانہ مل جائیگا (گو بعض کو تو اتفاقاً مل بھی گیا ہے) تو دنیا کے عقلمند لوگ اس کو بیوقوف اور پاگل کہیں گے۔ اسی طرح کوئی آدمی مغفرت کی امید میں رہے اور بلند درجات کی خواہش کرتا رہے، ارباب قلوب اور اہل تحقیق اس کو غرور ونخرے کی ہلاکت کا مارا شمار کرینگے۔ اس مغرور کی حماقت تعجب خیز ہے جو ساری زندگی دنیائے فانی کے ریزوں کی خاطر ہلاکت ورسوائیاں مول لے، سمندری سواریوں اور سفر کی مشقتوں میں عمر گزارتا ہے حالانکہ وہ سمجھتا ہے کہ مرکب عمر آندھی کی طرح تیزی سے گزرنے والی ہے اور مقصد کی دستیابی مشکوک ہے پھر بھی وہ دن و رات معصیتوں کے ارتکاب اور خانہ آخرت کی تخریب میں کوشاں رہتا ہے اور اپنے آپ کو ہمیشہ رہنے والی دولت اور قائم رہنے والی نعمتوں سے محروم رکھتا ہے نفس کی فریب کاریوں اور شیطنت کی جھوٹی رنگینیوں میں آکر سوچتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کریم ہے بڑے بڑے گناہوں سے بھی اُس کو کیا نقصان پہنچے گا،، وہ مغرور یہ نہیں جانتا کہ دنیا اور آخرت دونوں کا وہی ایک پروردگار ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ دنیا کا مال بلا کسب وتجارت کسی کو حاصل نہیں ہوتا اسی طرح دائمی نعمت اور اخروی دولت اوامر ونواہی کی متابعت اور طاعت وعبادت پر قائم رہے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔:

هر که فرمان برد از خذلان برست
از همه دشواریٔ آسان برست
کار فرمان راست درفرمان گریز
بنده ای تو در تصرف بر مخیز
طاعتی بر امر در یك ساعتت
بهتر از بی امر عمری طاعتت
آن چه درصورت ترا رنجی نمود
در صفت بیننده را گنجی نمود

☆ جس نے اطاعت کی وہ ذلت سے بچ گیا اور اس کے لئے تمام دشواریاں آسان ہوگئیں۔
☆ حاکم حکم دینے سے گریزاں ہیں تو بندہ ہے اس لئے تصرف کے لئے اٹھ نہ بیٹھو۔
☆ حکم کے ساتھ ایک ساعت کی طاعت بلا امر عمر بھر کی طاعت سے افضل ہے۔
☆ جس صورت حال سے تجھے تکلیف محسوس ہوا حقیقت میں اسی میں خزانے ہیں۔

Marfat.com

گناہ کی جگہ نیکی

اے عزیز! جب تم نے شرائط توبہ معلوم کر لیا ہے اب جان لو کہ تمام شرائط پر کما حقہ کوئی قائم نہیں رہ سکتا اس وجہ سے سب کو بیکار سمجھ کر چھوڑ نہیں دینا چاہیے مثلاً معصیت کا ترک کرنا واجب ہے۔ اسی طرح اس معصیت کی جگہ طاعت پر قائم رہنا بھی واجب ہے لہذا اگر نفس غلبۂ شہوت کی وجہ سے ترک معصیت کا ساتھ دے تو چاہیے کہ اسی نیکی کو اس برائی کے مقابلے میں غنیمت سمجھے تا کہ وہ بھی شمار کی جا سکے:۔

وَيَدْرَؤُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ (الرعد: ۲۲) وہ لوگ برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں

اور چاہیے کہ ہر عضو کی برائی کا اس سے متعلق نیکی سے تدارک کرے۔اور یقین جانے کہ کوئی بھی خیر کا ذرہ اثرِ نیک و بد سے خالی نہیں ہے:۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (زلزال: ۷۔۸)	جو ذرہ بھر نیکی کرے اسے جزا ملے گی اور جو ذرہ بھر برائی کرے وہ بھی اس کے ذمے ہوگی۔

بلکہ دنیا کے عام اجسام اپنی تمام تر وسعتوں کے ساتھ ذروں کے مجموعے سے حاصل ہوئے (بنے) ہیں۔

استغفار زبانی اور ذکر باللسان

پس اگرچہ زبانی استغفار کو دلی ندامت کے بغیر، استغفار کامل جو زبانی استغفار اور دلی ندامت و تاسف کا مجموعہ ہے، کے مقابلے میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے پھر بھی توفیق الٰہی ساتھ نہ دے اور مرتبۂ اعلیٰ پر کمال کے ساتھ نہ پہنچے تو مرتبہ ادنیٰ بھی اثر سے خالی نہیں ہے جو صرف استغفار زبان کا نتیجہ ہے لہذا اسکو بھی ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

ایک دل سے غافل شخص ابو عثمان مغربی قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اور شکایت کرنے لگا کہ ''میں ایک عرصہ تک ذکر باللسان پر قائم رہا مگر میرے دل پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو پایا، شیخ نے فرمایا کہ ''تم شکر کرو کہ تم نے اپنے تمام اعضاء میں سے کم از کم ایک عضو (زبان) کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھا ہے''

شیطان کے مکر و فریب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تک طالب حق کو حضور دل حاصل نہیں ہوتا باطل کی فریب کاریوں میں مصروف رہ کر ذکر باللسان سے محروم رہتا ہے کہ غفلت کے ساتھ کیئے جانے والے ذکر میں

Marfat.com

کوئی بھلائی نہیں ہے اور بے فائدہ کسی کام میں زحمت برداشت کرنا حماقت ہے (چنانچہ آدمی اس قسم کے خیالات میں آ کر ذکر چھوڑ بیٹھتا ہے۔

ذکر الٰہی کرنے والے تین گروہ:

مخلوق کی اس معاملے میں تین قسمیں ہیں۔

(1) ظالم۔

(2) مقتصد۔

اور (3) سابق۔

اول ظالم ہے جو ذکر باللسان سے بھی جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے، پیچھے رہ جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ (اسے باور کراتا ہے کہ) وہ اس سے بلند درجے پر نہیں پہنچ سکتا (اس لئے ذکر بے سود ہے۔ چنانچہ اس کو ذکر سے باز رکھتا ہے یوں وہ) ادنیٰ درجے سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

دوم مقتصد ہے کہ شیطان کے مکروفریب میں پڑنے کے باوجود ذکر باللسان کرتا ہے یہ خاموش رہنے یا فضول باتوں میں مصروف رہنے سے بہت زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے لہذا اس کو غنیمت سمجھا جائے اور شیطان کے مکرو فریب کی طرف توجہ نہیں دینی چاہیے۔

سوم سابق ہے کہ شیطان کے مکروفریب کو محسوس کرے۔ اور حق بات جان لے مگر باطل کی کشش اسے اپنی طرف کھینچ لے پھر اس کے باطن (دل وروح) میں آتش غیرت شعلہ زن ہو اور دل کی حرکت زبان کی حرکت سے مل جائے اور شیطان لعین کے زخموں پر نمک پاشی کرے۔

گناہ معاف کرنے والے آٹھ اعمال:

بعض اہل تحقیق کہتے ہیں کہ اگر معصیت آٹھ نیکیوں کے ماتحت ہو جائے تو معاف ہو جانے کی امید کی جا سکتی ہے ان میں سے چار اعمال باطن ہیں اور چار اعمال ظاہر۔

چار اعمال باطن یہ ہیں۔

اول توبہ کا مکمل ارادہ۔

دوم اس معصیت کے خیال کا خاتمہ۔

سوم عذاب کا خوف۔

چہارم مغفرت کی امید۔

Marfat.com

چار اعمال ظاہر یہ ہیں۔

اول ہر معصیت کے فوراً بعد دو رکعت نفل پڑھے۔

دوم ستر بار استغفر اللہ پڑھے۔

سوم ایک دن روزہ رکھے۔

چہارم جو ملے صدقہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاَتْبِعْھَا حَسَنَۃً یُکَفِّرُھَا السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃَ بِالْعَلَانِیَۃِ (حدیث نبوی)	جب کوئی برا کام کرے تو نیکی کے ذریعے اس کا تدارک کرے خفیہ کا خفیہ کے ذریعے اور ظاہر کے ذریعے۔

☆☆☆☆

Marfat.com

باب چہارم

توبہ کے اسباب اور اصرار گناہ کا سد باب

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:۱۸)	اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ کل (قیامت) کے لئے تم نے ابھی تک کیا بھیجا ہے؟ بے شک اللہ تعالی ان سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو

اے عزیز! جان لے! آدمی دو قسم کے ہیں۔

(1) توبہ کرنے والے۔

(2) گناہ پر اصرار کرنے والے۔

جس طرح اصرار غفلت اور شہوت سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح توبہ علم اور صبر سے پیدا ہوتی ہے پس معصیت غفلت اور شہوت کا خمیر و مرکب ہے جس طرح معصیت کا مادہ شہوت اور غفلت کے مرکب کا خمیر ہے اسی طرح طاعات مقربہ جن میں توبہ بھی شامل ہے ، خمیر ہے علم اور صبر کے مرکب کا۔

امراض معاصی کو زائل کرنے اور شفاء توبہ کو حاصل کرنے کیلئے اس خمیر سے بہتر اور مؤثر کوئی دوا نہیں جو علم کی مٹھاس اور صبر کی تلخی سے ترکیب دیا گیا ہو جس طرح طبی علوم کی عام قسمیں جسمانی امراض کے علاج معالجے کیلئے مفید ہیں مگر مخصوص امراض کے لئے خاص علم درکار ہے اسی طرح تمام دینی علوم امراض قلوب کے لئے دوا ہیں مگر یہاں بھی مخصوص امراض کے لئے اس کا خاص علم درکار ہے۔ جس طرح شروع میں مریض کو اس بات پر یقین رکھنا ضروری ہے کہ مرض اور تندرستی کے اسباب ہیں اور وہ ان اسباب کی خاصیتوں کے مطابق ان مذکورہ دو کا حصول ہے اور یہی اصل طب پر یقین کرنا ہے اسی طرح بیماریٔ اصرار کے لئے بھی ضروری

Marfat.com

ہے کہ نیک بختی اور بد نصیبی کے اسباب پر یقین کرے جو حقیقت میں بیماری یا صحت ہے۔اور یہ کہ ان اسباب کی خاصیتیں اور درجے ہیں اور یہی اصل شریعت پر ایمان کے مترادف ہے۔

جس طرح مریض کیلئے علم کی عظمت اور طبیب کی مہارت پر یقین ضروری ہے تا کہ وہ توہم اور فریب سے محفوظ رہ سکے اسی طرح شفائے توبہ کے طالب کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم ، اولیاء کرام اور علماء دین کے اقوال اور علم پر یقین کرے جو امراض قلوب کے حکیم ہیں۔

جس طرح مریض کے لئے حقیقی معنوں میں ماہر طبیب کی معرفت کے بعد طبیب کی باتوں کو غور سے سننا ضروری ہے اور اسی طرح خورد و نوش میں پرہیز کے حکم پر عمل کرنا لازمی ہے جو مرض کے مواد میں زیادتی کا موجب بنتے ہیں اور مریض کو ان سے نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا ہے اسی طرح طالب توبہ کے لئے ان آیات اور احادیث کا سننا ضروری ہے جو تقوی کی ترغیب پر مشتمل ہوتی ہیں اور باطنی امراض سے خلاصی اور شفایابی کے موجب ہیں ۔نیز ارتکاب گناہ اور خواہشات کی پیروی سے باز رہے جو تمام تر ہلاکت ہیں تا کہ سالک کے خیال کو گناہ کی طرف جانے کا خوف نہ رہے کیونکہ یہ شقاوت کا مادہ ہے۔

جس طرح مریض کو کسی خاص بیماری میں ہر چیز سے پرہیز کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہر مفید دوا اس مرض کو فائدہ دیتی ہے بلکہ ہر بیماری کے لئے مخصوص دوا ہوتی ہے اور بیماری کے لئے مخصوص چیزوں سے پرہیز لازم ہوتا ہے اسی طرح مومن کسی مخصوص خواہشات میں مبتلا اور گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے لہذا اسکو اس کی آفتوں، دین میں اس کے نقصانات کی مقدار، اسکی تکفیر (وتلافی) کی صورتوں کا علم اس وقت پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے ان تمام کا علم حکمائے قلوب کے ساتھ مخصوص ہے جو اولیاء کرام اور علماء دین ہیں۔

دنیا بیمار خانہ (ہسپتال) ہے:

اے عزیز! دنیا بارگاہ خداوندی کا بیمار خانہ (ہسپتال) ہے اسکے اندر سب مردے اور باہر سب مریض ہیں اکثر معصیت کے مریض اور مرض غفلت کے بیمار اپنی بیماری سے بے خبر ہوتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی ہے جس کے چہرے پر ''برص،، کی بیماری ہے دیکھنے اور مشاہدہ کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی آئینہ نہیں ہے اور کوئی اسکو بتاتا بھی نہیں۔تو وہ شخص کبھی اپنی اس بیماری کا علاج نہیں کرے گا بلکہ بہت سی بیماریاں جنون کی طرح ہیں ان کا علاج جبرا کیئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

Marfat.com

حکام اور بادشاہوں کے فرائض

یہی وجہ ہے کہ تمام حکام اور بادشاہوں پر فرض عین ہے کہ وہ اپنی اپنی سلطنت کے شہروں اور دیہاتوں میں دیندار فقہاء کو متعین کرے تا کہ اس علاقے کے مکین ان سے آداب دین کی تعلیم حاصل کریں، لوگوں کو خواہشات کی پیروی کرنے اور بدعت وضلالت کو اختیار کرنے سے روکیں ، جہلاء کے نفس امارہ کی لگام کو امر الٰہی کی مخالفت کی راہ سے موڑلیں اور انہیں آداب شرع کے راستے اور راہ طاعات کی طرف دعوت دیں۔

امراض قلوب کے اسباب:

عام امراض قلوب کا سبب تین چیزیں ہیں۔

اول امراض معصیت کے مریض اپنی بیماری کی خبر نہیں رکھتے۔

دوم کیونکہ مرض معصیت کے انجام کا مشاہدہ اس دنیا میں نہیں کیا جاسکتا اور امراض بدن کے انجام کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو موت ہے لہذا وہ اس سے نفرت کرتا ہے اور خود بخود اس میں علاج معالجے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے مگر ہلاکت اخروی جو معصیت کا انجام ہے، موت کے بعد ہوتی ہے اور موت سے پہلے اس کا مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا لہذا جیتے جی طبیعت اس سے نفرت نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ آدمی جسمانی بیماری کو ختم کرنے کے لئے سب کچھ کر گزرتا ہے مگر قلبی اور دینی بیماری کے سلسلے میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہے اور اس مہلک بیماری کو ختم کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا۔

طبیب امراض قلوب کی کمیابی

سوم مہربان اور ماہر حکیم کا نہ ملنا اور یہ اولیائے کرام اور علمائے دین ہیں کیونکہ اس زمانے کے اکثر علماء خود حب دنیا کے مرض کی وجہ سے عادی محبوب اور مرغوب اشیا کی خواہش میں گرفتار ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ دوسروں کا علاج کرنے سے عاجز ہی نہیں بلکہ ان کی باتیں مرض میں اضافے کا سبب بنتی ہیں کیونکہ ریاء ، لالچ ،تکبر، عجب ،اور غرور سے ملے ہوئے ان کے پند ونصائح کے مرکب معجون (دوا) مرض شہوت اور اندھی غفلت کے بیماروں کی طبیعت میں گناہ کرنے کی جرائت، دل کی سختی، مایوسی اور خسارے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی۔

Marfat.com

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايِنَةِ (امثال عرب)	سنی باتوں پر یقین کرنے کی بجائے تجربہ کر کے خود ہی دیکھیے

ابن الوقت علماء وواعظین

دیکھیے کہ اکثر مشہور واعظ اور ابن الوقت علماء حضرات کس طرح عام لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے اور اہل غفلت کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے کا اہتمام کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ فاجر و فاسق لوگوں کی طبیعت اسباب اور مرتبے کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں اور فضل و رحمتِ الٰہی پر مشتمل باتوں کا ذکر اہل غفلت کے دلوں میں اتر جاتا ہے لہذا سامعین کی لذت کو دوبالا کرنے کی غرض سے ان کی اکثر باتیں لطائف وظرائف، نکات واشارات اور اشعار میں بیان ہوتی ہیں یہ سب اسباب رجا کے غلبے اور وسیع تر رحمت کے دلائل کے ذکر پر دلالت کرتے ہیں اس قسم کی مجلسوں میں غافل اور فاسق لوگوں کی شرکت ارتکاب گناہ کی جرات میں اضافہ اور معصیت و سرکشی میں گرفتار ہونے کا باعث بنتی ہے۔

کاش! یہ لوگ جب قوم کی اصلاح کی اہلیت نہیں رکھتے اپنی واہی تباہی باتوں کے ذریعے مخلوق میں فساد پیدا نہ کرتے! اے کاش جب یہ لوگ درست اور صحیح بات کہنے کی طاقت نہیں رکھتے تو خاموشی کی سلامت کو غنیمت سمجھ لیتے! یہ لوگ دیکھنے میں راستہ دکھانے والے مگر اندر سے گمراہ کرنے والے ہیں جو حقیقت میں جاہل اور دیکھنے میں حکیم نظر آتے ہیں کیونکہ حکمت کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کو اپنی جگہ رکھتی ہے۔

مایوس و ناامید کا علاج

اسباب رجا کا ذکر دو آدمیوں کے لئے مفید ہے ایک وہ جس نے آتش خوف کے غلبے کی وجہ سے دنیا سے منہ موڑ رکھا ہو اور اپنے آپ پر زندگی تنگ کر رکھی ہو اور وہ ایسا مجاہدہ کر رہا ہو جو اسکی طاقت سے باہر ہو۔ ایسے شخص کے آتش خوف کی صورت کو آب رجا کے ذریعے بجھا دینا اور اس کے گمان کی شدت کو اسباب رجاء کے ذکر سے اعتدال پر لے آنا بہت بڑا کام ہے۔

دوسرا وہ جس نے مختلف گناہوں پر بہت زیادہ اصرار کیا ہو اور جرائم ومعصیتوں کی زیادتی کی بناء پر رحمت حق کی وسعت اور قبول توبہ سے ناامید ہو چکا ہو اس قسم کے شخص کا علاج امید و رجا کے ذکر سے کرے اور

Marfat.com

اللہ تعالی کی وسیع رحمت کا ذکر اس تک پہنچائے تا کہ وہ سعادتِ توبہ سے مشرف ہو کر شرف قبول توبہ سے سرفراز ہو جائے تو یہ بھی بہت بڑا کام ہے ۔

غافلوں کا علاج:

ان غافل مغروروں اور بد بخت فاسقوں کا علاج جو پوری زندگی نفس امارہ کو مخالفت کے میدان میں بے لگام چھوڑے رکھتے ہیں اور غفلت کے بیابان میں مختلف گناہوں کے ارتکاب اور مختلف خواہشات کی تکمیل کو اپنا مقصود تصور کر رکھتے ہیں اسباب رجا کے ذکر کے ذریعے علاج کرنا ایسا ہے ۔جیسے عورت کے رسیا، سواری کے شوقین، بیابان غفلت میں کھوئے رہنے والوں اور لالچ و شہوت کے ویرانے میں سرگرداں رہنے والے بدبختوں کا علاج کرنا۔ان لوگوں کو ڈرانے اور باز رکھنے کے لئے ہزار تازیانے مارے جائیں تو بھی وہ ارتکابِ گناہ سے باز نہیں آتے تو اس قسم کے لوگوں کے لئے اسباب رجا کا ذکر کیا فائدہ دے گا؟

دوفرشتوں کی نداء:

حدیث شریف میں ہے کہ

”روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے دو فرشتے بلند آواز سے ندا دیتے ہیں ایک کہتا ہے کہ اے کاش! یہ مخلوق پیدا ہی نہ ہوتی اور دوسرا کہتا ہے کہ اے کاش !جب یہ پیدا ہوگئی تو یہ جانتی کہ کس لئے پیدا ہوئی ہے؟،،

حضرت آدم اوران کی لغزش

ایک اور حدیث شریف مروی ہے کہ:

”جب حضرت آدم علیہ السلام نے گندم کھالی اور وہ ابھی آپ کے خلق میں نہیں پہنچی تھی کہ بہشت کے کپڑے آپ کے جسم سے الگ ہونے لگے۔اور آپ کی شرم گاہ ننگی ہوگئی مگر تاج شرم کی وجہ سے آپ سے جدا نہیں ہوا یہاں تک کہ جبریل نے آ کر آپ کے

Marfat.com

سر سے اٹھالیا اور گردن سے طوق کھول دیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے آدم ! ہماری قربت سے دور ہو جا کیونکہ جو نا پاک ممنوعات میں ملوث ہو جاتا ہے وہ ہمارے قرب کے لائق نہیں رہتا،،۔

حضرت سلیمان کی لغزش

نیز ایک اور روایت میں ہے کہ:

'' جب حضرت سلیمان علیہ السلام عقوبت میں مبتلا ہوئے ان کی ایک زوجہ گھر میں ہوتی تھی۔ ایک قول کے مطابق اس نے عرض کی کہ حکم میں اس کے باپ کی خواہش پوری کرے آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا تاہم آپ کے دل میں یہ بات گزری کہ'' کاش کہ اس بڑھیا کے باپ کے حق میں حکم ہوتا،، اس سوچ کے نتیجے میں چالیس روز سلطنت آپ سے چھن گئی جب قہر الٰہی کے دبدبے کے ظہور کا مشاہدہ کیا تو بھاگ اٹھا بیانوں اور کوہستانوں کی طرف نکل گئے، خوب گھومے پھرے اور اپنی حالت پر خوب آہ وزاری کی۔ جب بھوک سے نڈھال ہوئے تو گھروں کے دروازں پر چلے گئے اور دست سوال دراز کیا لوگ سخت سست کہتے تو آپ فرمایا کرتے کہ میں سلیمان ہوں تو آپ کو مارتے سر پر خاک ڈالتے اور آپ کو زخمی کر دیتے۔

نقل ہے کہ:

ایک دفعہ ایک عورت نے آپ کو گھر سے باہر نکال دیا آپ کے چہرے پر تھوکا ایک مرتبہ ایک عورت نے بول و براز سے بھرے ہوئے برتن کو آپ کے سر پر انڈیل دیا جب آزمائش کی مدت ختم

Marfat.com

ہو گئی آپ کو پھر سلطنت مل گئی ان ظلم وستم کرنے والوں نے آپ
سے معذرت چاہی آپ نے فرمایا تمہارا کوئی قصور نہیں ہے یہ
آسمانی امر تھا جو نفس کی نحوست کی وجہ سے ظاہر ہوا،،۔

فکر آخرت سے بےخوفی احمقانہ

جب اللہ تعالی کا فضل وکرم بندے کے حال کا تدارک کرتا ہے تو اس کو خواب غفلت سے تازیانہ ادب کے ذریعے بیدار کرتا ہے۔ تعجب اس غافل کی حالت پر ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام کو نہیں دیکھتا کہ اتنے جلیل القدر اور کمال قرب کے باوجود ایک ہی لغزش پر انہیں کس قدر مصیبتیں پہنچیں؟ اور انہوں نے کتنی تکلیفیں برداشت کیں؟ ان تمام کے باوجود وہ آخرت کے خوف وخطرے سے بےخوف نہیں تھے اور یہ مغرور تو تمام زندگی خواہشات کا گھوڑا مخالفت کی وادی میں دوڑاتے رہتے ہیں اور مختلف گناہوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ عفو وکرم کی امید کے ذریعے اپنے دین کے کھلیاں میں شہوت کی آگ لگاتے رہتے ہیں اور ان تمام کے باوجود اپنی عقلمندی اور دانائی کا دعوی کرتے ہیں۔

فکر آخرت اصل دانائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے جھوٹے اور احمق شخص کے بارے میں گواہی دیتے ہیں:

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لِمَابَعْدَ الْمَوْتِ وَالْاَحْمَقُ مَنْ اِتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَاوَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ (حدیث نبوی)	دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو موت کے بعد والے کاموں کی طرف لے جائے اور احمق وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالی سے جنت کی استدعا کرے۔

اے عزیز! عاقل اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو بصیرت کی آنکھ سے دنیا کے مکروفریب اور اسکی آفتوں کا مشاہدہ کرسکتا ہو اور نور یقین سے دیکھ سکتا ہو کیونکہ یہاں ہر نعمت کا انجام رنج اور ہر آرام کا ثمرہ افسوس ہے اسی طرح ہر بقاء، فنا کا موجب ہے اور ہر عمارت ویرانی کی خبر دیتی ہے اور ہر بادشاہی کا نتیجہ ہلاکت برآمد ہوتا ہے ہر دنیوی حکم آخرکار منسوخ اور تبدیل ہوتا ہے ہر عزت والا ذلیل ہوجاتا ہے ہر وصل کا لگام ہجر کے ہاتھ میں ہوتا

Marfat.com

ہے اور ہر خوشی غم والم سے ہار جاتی ہے لہذا عقل اور نور ایمان کے حکم کے مطابق تعلق کا سامان فنا کے طوفانی راستے سے اٹھایئے دنیا کے اس ویرانے کو جو منزلِ غرور ہے، نابود سمجھئے عزم واستقلال کی کشتی پر سوار ہو جایئے اور آفات و حوادث کے دریا سے بسلامتی گزر جایئے۔ دل کا چہرہ ساحل نجات کی طرف کیجئے تاخیر کی رکاوٹوں کو ارباب قلوب کے مناجات کی حلاوت اور اہل کشف وشہود کی مانوس روحوں کے مشاہدے سے محروم نہ رکھئے۔

نَسْئَلُ اللہ الْکَرِیْمَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ اَنْ یُّرِیْنَا مَکَائِدَ النَّفْسِ وَ غَوَائِلَ الدُّنْیَا کَمَا اَرَاھَا عِبَادَہُ الصَّالِحِیْنَ بِفَضْلِہٖ وَرَحْمَتِہٖ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

مطبوعات ہارون بک ڈپو
مجموعہ چہل احادیث ہمدانی
ناشر
کتاب الاعتقادیہ
مجموعہ
اذکار و اوراد صوفیہ
خپلو سے ڈسٹرکٹ جیل سکردو
غلام حسن حسنو
ناشر
ہارون بک ڈپو خپلو
تاریخ بلتستان
(جلد اول)
جامع مسجد
مسلک نوربخشیہ کے
اختلافات اور ان کا حل
غلام حسن حسنو
ناشر
ہارون بک ڈپو خپلو
انسان نامہ
ہارون بک ڈپو اینڈ سٹیشنری
اشاعت
مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

مطبوعات ہارون بک ڈپو
مجموعہ چہل احادیث ہمدانی
ناشر
کتاب الاعتقادیہ
عربی فارسی اردو با مقدمہ
مجموعہ
اذکار و اوراد صوفیہ
تاریخ بلتستان
(جلد اول)
خپلو سے ڈسٹرکٹ جیل سکردو
غلام حسن حسنو
ناشر
ہارون بک ڈپو خپلو
مسلک نوربخشیہ کے
اختلافات اور ان کا حل
غلام حسن حسنو
ناشر
ہارون بک ڈپو خپلو
انسان نامہ
ہارون بک ڈپو اینڈ سٹیشنری
اسٹاکسٹ
مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com